قَالَ الَّذِي عِنْدَهُ عِلْمٌ مِنَ الْكِتَابِ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَنْ يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ

مکاشفاتِ اسرار

www.mukashifat.com



ا ب ج د ہ و ز
ح ط ی ک ل م ن
س ع ف ص ق ر ش ت
ث خ ذ ض ظ غ

אבגדהוז
חטיכלם
מנסעפ
צקרשת

ΑΒΓΔΕΖ
ΗΘΙΚΛΜΝ
ΞΟΠΡΣΤΥ
ΦΧΨΩ

ادارہ فیضان روحانیہ پاکستان

Ph. +92444774734 www.roohaniyat.com

مکاشفات اسرار

علوم بابلیہ، مصریہ، یونانیہ اور عربیہ کے تناظر میں اسرار الحروف، الواح الجواہر،
علم الاوفاق، جفر الآثار اور ریاضات و دعوات پر مبنی جامع الفوائد و نادر کتاب

تالیف

غلام الرسول میمن عائلی نقشبندی

ایم۔اے۔ثقافت اسلامیات

www.mukashifat.com

ادارہ فیضان روحانیہ پاکستان (ر)

اسلام نگر حویلی لکھا ضلع اوکاڑہ۔

Ph: طاہر بک ہاؤس

پریڈی اسٹریٹ صدر کراچی

فون: 2253305

انتساب

ابو البشر، خلیفۃ فی الارض حضرت آدم علیہ السلام کے نام کہ کائناتِ انسانی میں جسے سب سے پہلے تمام اسماء کا علم دیا گیا اور جو انسانوں کے ایسے جدّ امجد تھے جو عالم بھی تھے تو حافظِ اسماء بھی تھے، جن کے حافظے کا وہ اعجاز تھا کہ انہوں نے ملائکہ کو وہ تمام اسماء بتادیے، جن کا رب عظیم نے ان کو علم دیا تھا اور ان میں سے کوئی اسم ان کی یادداشت سے محو نہیں ہوا، اور جن کی بحیثیت پہلے انسان کے ایسی عظیم شخصیت تھی جو کہ بیک وقت پیغمبر بھی تھے پہلے انسان بھی تھے، جو جنت میں بھی رہے، جس نے ملائکہ کو بھی دیکھا، اور شیطان کو بھی دیکھا اور ان عوالم کو دیکھا جن کی عقل کوئی توجیہ پیش نہیں کرسکتی اور جن کی پاک زندگی ارتقاء کے نظریے کے منہ پر ایک طمانچہ ہے، اور مادہ پرستوں Matarialists اور ڈارون کی تھیوری Darwin ism کی موت ہے۔

عائلی نقشبندی
www.mukashifat.com

کشفی رازوں کا انکشاف

معروف روحانی سکالر علامہ حکیم غلام سرور شباب

ماہر علوم روحانی

"مکاشفاتِ اسرار" کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں۔

ہر لفظ توانائی کا ایک خزانہ ہے اندھیری رات میں کسی مظلوم کی پکار ہزاروں دلوں کو ہلا دیتی ہے۔ ایک بیمار کی کراہ روح کو چیر کر نقل جاتی ہے کسی آتش بیاں کی تقریر، اورنگ جہانبانی کو الٹ سکتی ہے۔ قرآن کی اس اصطلاح میں بیماری اور دکھ (غم، مرض، افلاس وغیرہ) دونوں کو "سَیِّـــءْ" کہتے ہیں۔ جمع ہے "سَیِّـــٰات" قرآن میں اس مضمون کی سینکڑوں آیات موجود ہیں کہ جب کوئی آدمی راہِ راست پر آجاتا ہے تو ہم اس کی "سَیِّـــٰات" (غم، مرض، افلاس وغیرہ) دور کردیتے ہیں۔ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَیِّاٰتِهِمْ (العنکبوت آیت ۷)۔

ترجمہ: جو لوگ ایمان لانے کے بعد پاکیزہ اعمال بن جاتے ہیں ہم ان کے تمام دکھ دور کردیتے ہیں"۔

پاکیزہ اعمال میں ذکرِ الٰہی کو بڑا مقام حاصل ہے اور ذکر کیا ہے؟ چند طاقت سے لبریز الفاظ و اسماء کی تکرار!

لفظ کی طاقت کا اس سے بہتر مظاہرہ کیا ہوسکتا ہے کہ خدا نے کہا:

"آجاؤ"!!

اور کائنات فوراً سامنے آگئی۔

By the Word of Lord Were the heavens made.

ترجمہ: ''یہ آسمان خدا کے ایک لفظ سے تعمیر ہوئے تھے''۔

God said, let there be ligth and there was light.

ترجمہ: خدا نے کہا ''اجالا ہو جائے اور اجالا ہو گیا۔ (پیدائش باب ا آیت ۳)

ماہرین روحانیت کے ہاں ہر حرف کا ایک خاص رنگ، اور اس میں ایک خاص طاقت ہوتی ہے۔ ماہرین نے حروف کو لکھ کر تیسری آنکھ سے دیکھا تو انہیں (الف) کا رنگ سرخ، (ب) کا نیلا، (د) کا سبز اور (س) کا رنگ زرد نظر آیا۔ پھر ان کے اثرات کا جائزہ لیا تو بعض الفاظ کے پڑھنے سے بیماریاں جاتی رہی بعض سے بچھو کے ڈنگ کی تکلیف غیب ہوگئی اور بعض سے سانپ تک پکڑ لئے گئے۔ آسمانوں میں خدا کے بعد سب سے بڑی طاقت حضرت جبرائیل علیہ السلام ہیں۔ وحی جبرائیل کا کلام ہے اور اسی لئے صحائفِ الہامی کا ہر لفظ قوت کا ایک خزانہ ہوتا ہے یوں کہہ لیجئے کہ الہامی الفاظ (Highly energised) ہیں۔

الہامی الفاظ اور اسماء الٰہی میں اتنی طاقت ہے کہ ان کے ورد سے ہماری پریشانیاں اور بیماریاں دور ہو جاتی ہے۔ مسلمان اس لحاظ سے خوش قسمت ہے کہ ان کے پاس اللہ کے صفاتی نام موجود ہیں جنہیں حسبِ حاجت پکارا جا سکتا ہے لیکن یہ سہولت دیگر مذاہب میں موجود نہیں ہے۔ عیسائیوں کے پاس صرف ''گاڈ'' ہے اور ہندوؤں کے پاس صرف ''اوم'' الفاظ کی یہ طاقت اصل حروف میں ہوتی ہے۔

انجیل مقدس (عہد نامہ جدید) میں یوحنا کی کتاب کی ابتدا اس طرح ہوتی ہے۔

''ابتدا میں کلام تھا، کلام خدا کیساتھ تھا اور کلام خدا تھا'' (باب ا آیت ا)

فانی بدایونی کی ایک رباعی کیا خوب ہے۔

یہ ارض و سما یہ انس و جاں ہیں الفاظ
الفاظ کے معنی بھی یہاں ہیں الفاظ
ایک معنی بے لفظ ہے عالمِ فانی
معنی کی لطافت پہ گراں ہیں الفاظ

کلام الفاظ کا مجموعہ یا بمعنی آواز کی ملفوظ صورت کے سوا کیا ہے؟ کلام کی اہمیت لفظ ہی کی اہمیت ہے۔ اس لئے کہ لفظ ''کُن'' سے کائنات تخلیق ہوئی۔ لفظ یا آواز تخلیق کائنات کا سبب ہوا۔ اس کا تعلق وجودِ کائنات کے لمحہ اول سے ہے یہ ماضی میں تھا مستقبل میں ہوگا اور لمحہ موجود یا حال میں بھی اس کا عمل اسی طرح جاری ہے اسی لئے حضرت علامہ اقبال نے فرمایا تھا:

یہ کائنات ابھی ناتمام ہے شاید
کہ آ رہی ہے دمادم صدائے کن فیکون

کُن ایک لفظ ہے کلام ہے آواز ہے جو کبھی میثاق کے وقت سوال کرتی ہے۔ ''الست بربکم'' اور اقرار کی آواز سنتی ہے ''قالو بلیٰ'' کسی لمحہ جلال میں دریافت کرتی ہے ''لمن الملک الیوم'' اور جواب سنتی ہے ''للہ الواحد القہار'' یہ سرمدی صدائیں کائنات میں گونجتی رہی ہیں۔ گونجتی رہیں گی اور آج بھی وہ گونج رہی ہیں۔ منزلِ حقیقت کا سراغ لگانے والے ان آوازوں کو سنتے رہے ہیں اور سالکانِ راہِ حقیقت کو ان آوازوں کو سننے کے طریقے بتاتے رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ''کُن'' کہہ کر کلام کیا اور اس سے پیدائش کا سلسلہ شروع ہوا۔ پھر

اُسی نے انسان کو کلام اور بیان سکھایا۔

"خَلَقَ الْاِنسَانَ. عَلَّمَهُ الْبَيَان" (الرحمٰن آیت ۳-۴)

کلام سے بیان تک ترتیب کچھ یوں متصور کی جا سکتی ہیں۔

۱۔ بے آواز کلام

۲۔ آواز

۳۔ حرف

۴۔ لفظ

۵۔ جملے (کلمات، بیان)

اول الذکر تو الہام والقاء سے متعلق ہے اور کسی حد تک دوسرا درجہ بھی جو محض آواز ہے مگر یہ ظاہر میں معنی کے اظہار کی ایک صورت ہو سکتی ہے۔ آواز پھر حرف میں ڈھل گئی تا کہ سمجھ میں آ سکے۔ بعد ازاں آوازوں یا حرفوں کو ملایا گیا تو لفظ بنے اور اُن کی ترتیب سے بیان پر تکمیل ہوئی۔ حضرت بلھے شاہؒ اپنی کلیات الف سے شروع کرتے ہیں اور فرماتے ہیں۔

اِکو الف پڑھو چھٹکارا ہے
اِک الفوں دو تن چار ہوئے
پھر لکھ کروڑاں ہزار ہوئے
پھر اوتھوں باجھ شمار ہوئے
ہک الف دا نکتہ نیارا ہے
علموں بس کریں او یار
اِکو الف تیرے درکار

علم نہ آوے وچ شمار
اِکو الف تیرے درکار

کہا جاتا ہے کہ انسانی تمدن کا ارتقا دراصل معلوم سے نامعلوم تک پہنچنے کی داستان ہے تو اِسی طرح اس داستان کے لباس کی کہانی لفظ بھی ہے یوں گویا لفظ کی تاریخ ہی درحقیقت انسان کی تاریخ ہے!

انسان نے جب لفظ اور معنی کو فنا سے بچانے اور محفوظ کرنے کی فکر کی ہو گی تو اس نے دیکھا ہو گا کہ اس کا بامعنی لفظ تو متعدد الاصوات ہے یعنی کئی ایک آوازوں سے مل کر بنتا ہے تو تب حضرت انسان نے حرف ایجاد کیا ہو گا اور یوں آواز کے لئے ایک ایک حرف وجود میں آیا۔ مگر عربی لفظ اور عربی سے تعلق رکھنے والی زبانوں فارسی اور اردو وغیرہ کے لفظ کے کئی کئی حروف تو ہم شکل ہیں ہی چنانچہ ان ہم شکل حروف میں فرق اور امتیاز کے لئے نقطے ایجاد کرنا پڑے۔ یہاں سے حروف کے لئے صنعت اعجام یعنی حروف پر نقطے لگانا اور صنعت اہمال یعنی حروف کو نقطوں کے بغیر چھوڑ دینا وجود میں آئیں۔ اسی لئے نقطوں والے حروف معجم اور نقطوں سے خالی حروف مہمل کہلائے۔ حرف کی یہ صنعتیں ہی لفظ کی داستان کے دلچسپ ابواب ہیں۔ جو پڑھنے اور سننے سے تعلق رکھتے ہیں، مگر یاد رکھنے کی بات یہ ہے کہ اگر حرف کے نقطے نہ ہو تو مہمل ہے جس کا مقابل معجم کہلائے گا۔ اور اگر لفظ کے معنی نہ ہوں تو وہ بھی مہمل ہے جس کے مقابل کلمہ یا کلام ہوتا ہے۔

"مکاشفات اسرار" کیا ہے؟ بابائے روحانیت حضرت فقیر غلام الرسول میمن نوشاد کی اُن تحریروں اور مضامین کا ایک حسین علمی گلدستہ ہے جس میں اُن کے مجاہدہ و مکاشفہ کی ایک داستان رقم ہے۔ حرف "لفظ" انسان اور کائنات کی تاریخ کا دوسرا نام "مکاشفات

اسرار' ہے۔ جسے کتابی شکل وصورت میرے روحانی بھائی فقیر غلام الرسول عائلی نقشبندی فقیر ثانی نے بخشی ہے، اور ساتھ میں اپنی تحاریر اس کتاب میں شامل کر کے اس کتاب کے حسن میں مزید اضافہ کیا ہے۔ فقیر ثانی موصوف بابائے روحانیت کے تربیت یافتہ چند احباب میں سے ایک ہیں۔ جنھیں ہم سے کہیں زیادہ حضرت صاحب کی خدمت کا موقع میسر آیا اور آپ نے تہہ زانوئے ادب ان سے اُن کے مجاہدات و مکاشفات سے بھرپور فیض حاصل کیا۔ اور اُن کی پہچان بن کر اس عالم رنگ و بو میں جلوہ افروز ہوئے۔

''مکاشفاتِ اسرار'' درحقیقت علم الحروف کے کشفی رازوں کا انکشاف ہے۔ جس میں علم الحروف کے بے شمار رازوں کو عیاں کیا گیا ہے۔ موصوف کے لئے میری دُعا ہے وہ نسلِ نو کے لئے ایسے اور بھی علمی گلدستے پیش کرتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اشاعتِ علوم و فنون کی توفیق بخشے۔ ''مکاشفاتِ اسرار'' مصنف موصوف کی برسوں کی محنت شاقہ کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ جسے آپ کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے ادارہ فیضان روحانیہ پاکستان کے ایگزیکٹو جناب محمد انور ندیم کی خدمات بھی قابل ذکر ہیں جنھوں نے اس عظیم علمی کتاب کی اشاعت کا اہتمام کیا ہے۔ ''مکاشفاتِ اسرار'' آپ کے ہاتھوں میں ہے اسے پڑھیں اور پڑھ کر روحانی فیض حاصل کریں۔

دُعا گو

حکیم غلام سرور شباب

چیئرمین: پہلی آل پاکستان علوم روحانیہ کانفرنس

تحریکِ تجدیدِ روحانیت پاکستان

ناظمِ اعلیٰ: ادارہ فیضانِ روحانیہ پاکستان۔

فنا فی الشیخ

عامل و حکیم علامہ پیر صوفی نذیر احمد طاہر یوسفی

مرکزی جنرل سیکریٹری: تحریکِ تجدیدِ روحانیت پاکستان

بانی و منتظم اعلیٰ: عالمی ادارہ تحقیق برائے روحانی و مخفی علوم چیچہ وطنی ضلع ساہیوال سے رقم طراز ہیں۔

گدائے میکدہ تھا ، اب ہوں شیخ حرم ساقی
کہیں ایسا نہ ہو، کوئی پہچان لے یہاں مجھ کو

معزز قارئین کرام! بعد از سلامِ مسنون!

میں اس تقریظ کو سات (۷) عنوانات کے تحت پیش کروں گا:

(الف) کتاب اور مسودہ کتاب۔

(ب) مطبوعہ مضامین میں دلچسپی لینے والی اہم شخصیات۔

(ج) مطبوعہ مضامین کے بارے میں عظیم لوگوں کے عظیم تأثرات۔

(د) مصنف کے بارے میں بڑے فقیر سائیں قبلہ کا بیان۔

(ھ) مصنف اور تحریکِ تجدیدِ روحانیت پاکستان۔

(و) مصنف کے بارے میں ہم عصروں کے تأثرات۔

(ز) مصنف کے بارے میں میری ذاتی رائے۔

(الف) کتاب اور مسودہ کتاب

معزز قارئین!

آپ کے ذہن میں سوال ابھرا ہوگا کہ زیرِ نظر کتاب مستطاب لاجواب مکاشفاتِ اسرار کیا ہے؟ عزیزانِ من! یہ کتاب دراصل بڑے فقیر سائیں قبلہ، (جناب فقیر غلام الرسول میمن ناشاد صاحب آف لاڑکانہ) اور فقیر ثانی قبلہ (جناب غلام الرسول عائلی نقشبندی صاحب آف لاڑکانہ) کی شاہکار تحریروں، مطبوعہ اور غیر مطبوعہ مضامین کی تشریحات یا شرح الشرح ہیں۔ درحقیقت یہ تشریحات کئی لحاظ سے مئے دو آتشہ ہی نہیں بلکہ سہ آتشہ کی مانند ہیں۔

یہ وہ تحریریں ہیں جو دورِ قدیم اور دورِ جدید کے نامور عاملین و کاملین اور جید روحانی حکماء کی عربی، فارسی، عبرانی، سریانی، سنسکرت اور اردو زبان کی نایاب کتب میں تشریح طلب امور پر مبنی ہیں یا ان کتابوں کی عبارات میں سے مبہم یا غلط عبارات کی نشاندہی، درستی اور جامع تشریح پر مشتمل ہیں۔

یہ وہ تحریریں ہیں جو مختلف موضوعات اور مختلف عنوانات کے تحت ملک بھر کے عاملین و کاملین، روحانی حکماء اور مشتاقانِ روحانیت کے محبوب ترین رسالے ماہنامہ فلکیات کراچی میں اس کے چیف ایڈیٹر صاحب، واجب الاحترام جناب عامل لیاقت منجم صاحب کی ذاتی دلچسپی سے پچھلی دہائی میں مسلسل شائع ہوتی رہی ہیں۔ اگر کسی وجہ سے بڑے فقیر سائیں قبلہ، کا مضمون رسالہ ہذا میں نہیں چھپتا تھا تو جنابِ محترم عامل لیاقت منجم صاحب ہی بتا سکتے ہیں کہ کس قدر خطوط کا تانتا بندھ جاتا تھا کہ حضرت صاحب کا مضمون کیوں نہیں چھپا؟

بڑے فقیر سائیں قبلہ جب سے مستقل طور پر دیارِ حبیب ﷺ (سعودی عرب)

تشریف لے گئے اور وہاں جا کر مکمل طور پر گوشہ نشینی اختیار کر لی، تو دوستوں نے فقیرِ ثانی قبلہ کو مجبور کیا کہ چونکہ آپ بڑے فقیر سائیں قبلہ کے تربیت یافتہ ہیں، لہٰذا آپ وہ سلسلہ تحریر جہاں سے حضرت صاحب نے چھوڑا تھا، وہیں سے شروع کریں۔ فقیرِ ثانی قبلہ نے لکھنا تو شروع کیا مگر اس شرط کے ساتھ کہ مضمون سے پہلے احتراماً ان کے استادِ محترم بڑے فقیر سائیں قبلہ (غلام الرسول میمن ناشاد۔ لاڑکانہ) کا نام چھاپا جائے۔ فلکیات کے صفحات گواہ ہیں کہ ہر مضمون کے آخر میں ایک معمولی سا اشارہ (عائلی) لکھا ہوتا تھا۔ ان دونوں فقراء صاحبان کا کوئی مضمون رسالہ مذکور میں شائع نہیں ہوتا تھا تو صرف میں خاکسار (پیر صوفی نذیر احمد طاہر یوسفی) اکیلا ہی نہیں بلکہ ملک بھر کے بڑے بڑے نامور عاملین حضرات کس قدر بے چین ہو جاتے تھے؟ اس کا اندازہ ابھی ابھی آپ چند سطور کے مطالعے کے بعد ہی کر سکیں گے۔ میں خود بڑے ذوق و شوق سے ان تحریروں کا عمیق مطالعہ کرتا رہا ہوں۔ جو جو بزرگ ہستیاں ان تحریروں میں بہت زیادہ دلچسپی لیتی رہی ہیں، اگر ان عظیم ہستیوں کے نام یہاں نہ لکھے گئے تو یہ ان کے خلوص اور محبت کی بے قدری کے مترادف ہوگا۔

(ب) مطبوعہ مضامین میں دلچسپی لینے والی اہم شخصیات

میرے محتاط اندازے کے مطابق درحقیقت یہ تعداد سینکڑوں میں ہے تاہم چند ایک نام تبرکاً تحریر کر رہا ہوں۔

(۱) قائدِ روحانی عامل و حکیم جناب غلام سرور شباب صاحب، آف حویلی لکھا (ضلع اوکاڑہ)

(۲) جناب صوفی محمد اسلم جعفری صاحب، آف حویلی لکھا۔ (ضلع اوکاڑہ)

(۳) جناب حکیم عبدالرشید جاوید صاحب، آف حویلی لکھا۔ (ضلع اوکاڑہ)

(۴) جناب سید محمد شہزاد گیلانی صاحب، آف اوکاڑہ کینٹ۔ (ضلع اوکاڑہ)

(۵) جناب علامہ قاری محمد یحیٰ فاروقی صاحب، آف دیپالپور۔ (ضلع اوکاڑہ)

(۶) جناب میاں عبدالرزاق ندیم سالک صاحب، آف حاصل پور۔ (ضلع بہاولپور)

(۷) جناب عطاءالمحسن عظیمی عظیم صاحب، آف بہاولپور۔

(۸) جناب عارف اللہ درانی صاحب ایڈووکیٹ، آف پشاور۔

(۹) جناب لیاقت علی خان درانی صاحب، آف نوشہرہ۔ (پشاور)

(۱۰) جناب ڈاکٹر راؤ خورشید احمد تاج صاحب، آف لاہور۔

(۱۱) جناب حافظ محمد طاہر عابد صاحب، آف لاہور۔

(۱۲) جناب غلام مصطفیٰ توگیروی صاحب، آف لاہور۔

(۱۳) جناب سید خالد محمود مظہر شاہ صاحب، آف سوات۔

(۱۴) جناب عبدالرشید اقبال صاحب، آف کویت۔

(۱۵) جناب محمد اشرف صاحب، آف کویت۔

(۱۶) جناب فقیر جیئل سائیں صاحب (ایم اے، ایل ایل بی) لاڑکانہ۔

(۱۷) جناب علی اکبر سومرو صاحب، لاڑکانہ۔

(۱۸) جناب منیر احمد سومرو صاحب، لاڑکانہ۔

(۱۹) جناب غلام الرسول میرانی صاحب، لاڑکانہ۔

(۲۰) جناب محمد علی صاحب، لاڑکانہ۔

(۲۱) جناب نیاز حسین صاحب، لاڑکانہ۔

(۲۲) جناب مصطفیٰ عادل صاحب، لاڑکانہ۔

(۲۳) غلام مرتضیٰ میمن، لاڑکانہ۔

ان تحریروں اور مضامین میں حد درجہ دلچسپی لینے والے یہ چند نام صرف ان عظیم شخصیات کے ہیں جنہیں میں ذاتی طور پر کسی نہ کسی حوالے سے جانتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ ان عظیم دوستوں کی اصل تعداد کتنی ہوگی؟ جن کو میں نہیں جانتا۔ ان مضامین کی وجہ سے ان حضرات کے دلوں میں دونوں فقراء صاحبان کے بیحد احترام، بے پناہ محبت و عقیدت ہو بلکہ در پردہ عاشقِ زار ہونے کے باوجود اظہارِ محبت کیلئے وہ اپنی زبان نہ کھول سکے ہوں۔

(ج) مطبوعہ مضامین کے بارے میں عظیم لوگوں کے عظیم تاثرات

قائدِ روحانی، علامہ حکیم جناب غلام سرور شباب صاحب آف حویلی لکھا (ضلع اوکاڑہ) ان تحریروں کے بارے میں کیا فرماتے ہیں، ملاحظہ فرمائیں: پاکستان بھر کے عاملین کاملین، روحانی حکماء اور شائقینِ روحانیت کا محبوب ترین رسالہ، ماہنامہ فلکیات کراچی۔ بابت ماہِ اپریل 1997ء صفحہ نمبر 33۔

﴿ قارئینِ فلکیات کو یاد ہوگا کہ اپریل 1992ء میں لاڑکانہ سندھ سے ایک بزرگ عامل محترم فقیر غلام الرسول میمن ناشاد صاحب نے اسرار الحروف کے نام سے ایک سلسلہ شروع کیا تھا۔ جس کی آخری قسط ماہنامہ فلکیات کراچی کے شمارہ بابت ماہِ ستمبر 1993ء میں طبع ہوئی تھی۔ جناب فقیر صاحب کی تحریریں اپنی نوعیت کی جامع اور منفرد تحریریں تھیں۔ اگر میں یہ کہوں کہ فقیر صاحب نے اسرار الحروف کی اٹھارہ اقساط میں قارئینِ فلکیات کو وہ علمی خزانہ دیا ہے جو آج تک کوئی دوسرا مضمون نگار نہ دے سکا۔ موصوف سے ان دنوں میرا ابھی رابطہ تھا۔ انہی دنوں ہی کافی سارے علمی رازوں کو انہوں نے مجھ پر

آشکار فرمایا۔ پھر نا معلوم کس وجہ سے انہوں نے فلکیات میں لکھنا بند کر دیا اور کسی سے بھی رابطہ رکھنا پسند نہ فرمایا۔ گذشتہ چند برسوں کے دوران کافی سارے احباب نے فقیر صاحب موصوف کی تحریروں میں علمی نقاط کی وضاحت کیلئے مجھ ناچیز سے رابطہ کیا۔ ﴾

﴿ فقیر سائیں جیئل صاحب (ایم اے، ایل ایل بی) آف لاڑکانہ۔

تحریروں کے بارے میں کیا فرماتے ہیں، ملاحظہ فرمائیں: پاکستان بھر کے عاملین کاملین، روحانی حکماء اور شائقین ِ روحانیت کا محبوب ترین رسالہ ماہنامہ فلکیات کراچی۔ بابت ماہِ جون 1997ء صفحہ نمبر 42۔ ﴾

﴿ کثافت کے اس عالم میں بہت کم لوگ لطافت کے حامل ہوتے ہیں ایسے لوگ قلب و دماغ پر انمٹ تأثر چھوڑ جاتے ہیں۔ جنہیں ہر وقت ذہن کے کمرے میں تصویر کی طرح رکھنے کو جی چاہتا ہے۔ ایسے ہی انسانوں میں حضرت فقیر غلام الرسول میمن ناشاد صاحب کا نام بھی آتا ہے۔ عرصہ گذر چکا کہ ان کی موتیوں بھری تحریروں سے فلکیات کے صفحے خالی پڑے ہیں۔ عجیب سی تشنگی کا احساس ہوتا ہے گو کہ سرزمین پاکستان روحانیت بھرے لوگوں سے خالی نہیں ہے۔ تاہم جانے کیوں اب بھی فقیر صاحب کی کمی شدت سے محسوس ہوتی ہے۔ شاید کہ اس عظیم المرتبت درویش صفت انسان سے برسوں ہماری وابستگی رہی ہے اور ابھی بھی ان کی کمی شدت سے کھائے جا رہی ہے۔

قارئین! برسہا برس ہم اس عجیب انسان کے ساتھ رہے ان کو بے انتہاء پرخلوص پایا۔ علم کا ایک مسئلہ پوچھو تو لاتعداد زاویوں سے اس کی توضیع وتشریح فرمایا کرتے تھے۔ گفتگو میں بیٹھتے تو گھنٹوں تک بلا تکان سمجھائے جاتے۔ ﴾

واجب الاحترام جناب عطاء المحسن عظیمی عظیم صاحب، آف بہاولپور ان

تحریروں کے بارے میں کیا فرماتے ہیں، ملاحظہ فرمائیں: پاکستان بھر کے عاملین کاملین، روحانی حکماء اور شائقین روحانیت کا محبوب ترین رسالہ، ماہنامہ فلکیات کراچی۔ بابت ماہ اکتوبر 1999ء صفحہ نمبر 29۔

﴿ اب تو سچی بات یہ ہے کہ حب اور بغض کے اعمال پڑھ کر، سن کر، دل دماغ تھک چکے ہیں، اکتا چکے ہیں یہی وجہ ہے کہ جب محترم فقیر غلام الرسول میمن ناشاد صاحب اور ان کے شاگردِ رشید برادرم عائلی صاحب نے فلکیات میں لکھنا شروع کیا تو علوم فلکیات میں ایک نئی روح پیدا ہو گئی تھی۔ لگتا تھا کہ علم اب زندہ ہوا ہے زندگی پر محیط اور علم پر پھیلا ہوا زنگ ختم ہو رہا ہے۔ (بلکہ ختم ہو چکا) اور اب تو یہ حال ہے کہ (محترم لیاقت منجم صاحب سے معافی چاہتے ہوئے) اگر کسی ماہ ان صاحب نیک نفسوں کے مضامین فلکیات میں شائع نہ ہوں تو لگتا ہے کہ ذہنوں پر دوبارہ زنگ چڑھنا شروع ہو رہا ہے۔ فلکیات خریدنے کو دل نہیں چاہتا مگر فلکیات سے ایسی وابستگی ہو چکی ہے کہ خریدے بنا چارہ نہیں رہتا۔ ﴾

(د) مصنف کے بارے میں جناب بڑے فقیر سائیں قبلہ کا بیان

فنائیت

محرم، خودی سے جس دم ہوا، فقر
تو بھی شہنشاہ، میں بھی شہنشاہ

تمہارے در کا گدا بنے گا   تمہیں پہ تن من فدا کرے گا
جو فرض ہے عاشق کا اے جاں!   وہ تمہارا دیوانہ ادا کرے گا

واجب الاحترام بڑے فقیر سائیں قبلہ، (جناب فقیر ناشاد صاحب مدظلہ العالی) نے بہت پہلے فقیر ثانی قبلہ کے بارے میں جو کچھ فرمایا تھا۔ قارئین کی دلچسپی کیلئے دوبارہ

پیش خدمت ہے: ماہنامہ فلکیات کراچی، بابت ماہِ اکتوبر 1993ء صفحہ نمبر 31، 32۔

﴿ قارئین! میں نے اپنی زندگی میں کچھ منفرد چیزیں پائیں ہیں، جنہیں اپنے ساتھ قبر میں لے جانے سے بچانے کیلئے ایک سلسلہ شروع کر رہا ہوں اور اس میں پیش کردہ تحائف منتہی اور صاحب علم حضرات کیلئے ہیں۔ اس سلسلے میں وہ بھی ہوگا جس سے میں بہرہ ور ہوا اور وہ بھی جسے میں نے پایا تو سہی لیکن کام کی بے پناہ زیادتی کے باعث کرنے کی فرصت نہ ملی۔

انسان کی زندگی عجیب وغریب اسراروں سے بھری پڑی ہے، ایسے اسراروں میں سے ایک اسرار، میرے اپنوں میں سے ایک رشتے دار غلام الرسول ہے۔ بچپن سے ہی اس سعادت مند بچے کی میرے ساتھ گاڑھی چھنتی رہی ہے، بچپن سے ہی میری صحبت کو ترجیح دینے لگا اور انتہائی معصومیت سے میری نقلیں کرتا رہا۔ میرے اس شاگرد کی مجھ میں بے پناہ فنائیت رہی کہ وہ میرے ہر اندازہ کا ایک انداز بن گیا، عقیدت کا انداز اس نہج پر کہ جس مہینے جس تاریخ کو میں نے شادی کی، اسی تاریخ کا انتظار کرکے اس نے بھی شادی کی حتیٰ کہ اپنے بچوں کے نام بھی میری اولاد کے ناموں پر رکھے، جب مجھ پر کام اور میری تحقیق کا زیادہ بوجھ پڑا تو اپنی ملازمت چھوڑ کر میرے ساتھ ہولیا۔ دنیائے علم میں جہاں تک میری رسائی تھی، میں نے اسے جزءً وکلیاً روشناس کرایا۔ اور تربیت میں کوئی دقیقہ تک نہیں چھوڑا اپنے تمام تر کاموں کا اسے مختار کردیا۔

یہ بھی کتنا عجیب اتفاق ہے کہ جس دن میرا بیٹا محمد غزالی مظہر دارِ بقا کی طرف کوچ کر گیا اس کے دو(۲) دن بعد اس کا چھوٹا بیٹا محمد غزالی نون بھی وفات پا گیا۔ إِنَّا لِلّٰهِ وَ إِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ اس کی اسی نہج پر آ کر میں تھرا گیا، علم وکردار میں ہم آہنگی نے کیسی عجیب فضا

اور فضا کو جنم دیا۔ میں حیران ہوں کہ میں آسمان علم کے شفق پر ہوں اور میرا اہم نام جو مجھ سے بچاس (50) برس کے قریب چھوٹا ہے وہ افق پر ہے، اگر آپ کا فقیر غلام الرسول میمن ناشادرات کے دھندلکوں میں کھو بھی گیا تو کیا ہوا غلام الرسول میمن تو زندہ رہے گا ہی۔ میرے وقت مقررہ گذرنے کے بعد میری وراثتِ فقیری اور ناشادیت اپنے نام میں لگا دے گا تو میں جیسے کہ مر کر بھی زندہ رہوں گا کہ وہی انداز وہی میرا طریقہ برقرار رہے گا کہ آپ رتی بھر بھی نہیں محسوس کر سکیں گے کہ یہ حضرت تو موجود ہیں چلے کیسے گئے!

اصول ہے کہ استاد کا علم دیکھنے کیلئے اس کے شاگرد کو دیکھنا پڑتا ہے، اس شاگرد پر میں نے جو محنت کی ہے مجھے اس پر پورا اعتبار ہے۔ اس کی تربیت کی تکمیل کے بعد پہلی مرتبہ دل میں خیال در آیا کہ شاید میں آج واقعی استاد بن گیا ہوں، آپ کے بہت زیادہ ارشادات کی تعمیل میں اپنے شاگرد کے تعارف سے پوری کر چکا۔﴾

اس دنیا میں تو، اپنا کہا تونے
محشر میں بھی کہہ دینا، وہ آیا میرا دیوانہ

(۵) مصنف اور تحریکِ تجدیدِ روحانیت پاکستان

اس قوم کو تجدید کا پیغام مبارک
ہے جس کے تصور میں فقط بزم شبانہ

12 جولائی 2003ء کو پہلی آل پاکستان علوم روحانیہ کانفرنس، منعقدہ حویلی لکھا، ضلع اوکاڑہ، میں جہاں اکثر شرکاء نے اپنے اپنے تحقیقی مقالہ جات پیش کئے، وہاں فقیر ثانی قبلہ، (فقیر غلام الرسول عائلی نقشبندی مدظلہ العالی) نے بھی اپنا تحقیقی مقالہ بعنوان ''علوم قدیمہ کی عصرِ حاضرہ میں ضرورت'' پیش کیا تھا۔ جسے اکیلے میں نے ہی نہیں بلکہ تمام

شرکائے کانفرنس نے بہت ہی پسند کیا تھا۔ اس کانفرنس میں کئی ایک قراردادیں منظور کی گئیں تھیں، جن میں ایک قرارداد یہ بھی تھی کہ قومی سطح پر ایک روحانی ادارہ قائم کیا جائے۔ فقیر ثانی قبلہ نے اس قرارداد کی بھرپور تائید کی، اور اپنی طرف سے اس ادارے کی ہر طرح کی مدد کا اعلان فرمایا تھا۔ پھر جب اس ادارے کے نام مرحلہ آیا تو ملک بھر سے احباب نے بے شمار نام ارسال کیئے تھے۔ ان تمام ناموں سے ایک نام، تحریکِ تجدیدِ روحانیت پاکستان (T.T.R.P) تھا۔ جو محترم حکیم پیر سید شفقت علی شاہ بخاری صاحب اور ان کے والد ماجد، قبلہ حکیم پیر سید جندن شاہ بخاری مدظلہ العالی، آف بہاؤلپور نے پیش کیا تھا۔ فقیر ثانی قبلہ نے اس نام کی بھی بھرپور تائید کی۔ فقیر ثانی قبلہ کا نام تحریک ہذا کے بانی ممبران میں سر فہرست ہے اور جب انہیں تحریک ہذا کیلئے سرپرستِ اعلیٰ کے عہدہ کی پیش کش کی گئی تو جناب نے اس عہدہ کو قبول فرما کر نہ صرف ہمارا بھرم رکھا بلکہ شب و روز اس تحریک کی ترقی کیلئے بڑھ چڑھ کر کوشش کر رہے ہیں اور اپنے حلقہء احباب سے کئی ایک دوستوں کو تحریک ہذا کا ممبر بنا چکے ہیں۔ انہیں کی کوششوں اور خصوصی تعاون سے T.T.R.P کی ویب سائیٹ (Website) انتہائی تیزی سے تیار کی جا رہی ہے۔ اور ویب سائٹ علوم روحانیہ پر دنیا کی وہ پہلی ویب سائٹ ہوگی، جو صرف اشتہارات پر مشتمل نہیں ہوگی بلکہ تمام علم اس پر آپ کو تفصیلات کے ساتھ ملے گا۔

(و) مصنف کے بارے میں ہم عصروں کے تاثرات

قائدِ روحانی جناب علامہ حکیم غلام سرور شباب صاحب، آف حویلی لکھا، (ضلع اوکاڑہ) نے پہلی دفعہ سن 1997ء میں، جناب چھوٹے فقیر سائیں (محترم غلام الرسول عائلی نقشبندی صاحب) کو بڑے فقیر سائیں قبلہ سے ان کی روحانی وابستگی، بے پناہ عقیدت

اور ان کی علمیت کے پیشِ نظر انہیں فقیر ثانی کا خطاب دیا تھا۔ جو کہ ماہنامہ فلکیات کراچی۔ بابت ماہِ اگست 1997ء صفحہ نمبر 37 پر شائع ہوا تھا۔ اس کے بعد محترم شباب صاحب ہمیشہ انہیں اسی خطاب کے ساتھ یاد فرماتے ہیں۔

12 جولائی 2003ء کو پہلی آل پاکستان علوم روحانیہ کانفرنس، منعقدہ حویلی لکھا، (ضلع اوکاڑہ) میں جب مجھے سٹیج سیکریٹری بنایا گیا تو مجھے تحریری طور قائدِ روحانی جناب شباب صاحب نے حکماً ارشاد فرمایا کہ جب بھی عائلی صاحب کا نام پکاریں انہیں فقیر ثانی کے خطاب سے پکاریں۔ جناب شباب صاحب کی طرف سے اس طرح کے پیارے خطاب سے صاف ظاہر ہے کہ جناب شباب صاحب کو فقیر ثانی قبلہ کی علمیت کے اعتراف کے ساتھ ساتھ ان سے دلی طور کتنی محبت اور عقیدت ہے۔

(ز) مصنف کے بارے میں میری ذاتی رائے

ماہنامہ فلکیات کراچی کے توسط تو میں فقیر ثانی قبلہ کو خوب جانتا تھا، مگر ان سے میری پہلی روبرو ملاقات جو 12 اور 13 جولائی 2003ء کو پہلی آل پاکستان علوم روحانیہ کانفرنس کے موقع پر ہی ہوئی تھی۔ اس دوران ان کی گفتگو اور رویہ سے میں نے انہیں واقعی ایک قابل ترین روحانی عالم، مخفی علوم کی ہر نوع کے ماہر، بڑے فقیر سائیں قبلہ کے حقیقی جانشین اور فنافی الشیخ کی منزل کو پہنچے ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ بذریعہ ٹیلی فون فقیر ثانی قبلہ سے جب بھی رابطہ ہوتا ہے، میں ان کی گفتگو میں حقیقی روحانیت کی چاشنی محسوس کرتا ہوں۔

میں یہ بھی کہوں گا کہ فقیر ثانی قبلہ نہ تو حادثاتی عامل ہیں اور نہ ہی پیشہ ور، نام نہاد یا نقال قسم کے لکھاری بلکہ وہ جو کچھ بھی ماضی میں پیش کرتے رہے ہیں یا اب اس کتاب مکاشفاتِ اسرار میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں یہ سب کا سب ان کے شیخ

کی تعلیم و تربیت اور نظر کرم کی بدولت ہے۔ انہیں فلکیات میں مضامین لکھنے کیلئے بھی دوستوں ہی نے مجبور کیا تھا اب ان کتابوں کے لکھنے کیلئے بھی دوستوں ہی کا اصرار تھا۔

مکاشفاتِ اسرار لکھوانے کا سہرا قائدِ روحانی جناب شباب صاحب اور محترم جمیل سائیں کے سروں پر ہے۔ ورنہ فقیر ثانی قبلہ کو ملازمت اور دیگر ذمہ داریوں سے فرصت کہاں! یہ بات میں ہی جانتا ہوں کہ فقیر ثانی قبلہ کو اس کتاب کے لکھنے کیلئے اپنی ملازمت کی ڈیوٹی سے کس کس طرح وقت نکال کر اس کتاب کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا ہے۔

مجھے یہ بات بانگ دہل کہنے میں کوئی باق نہیں ہے کہ اسرار الحروف اور اعمالِ حروف، سورۃ الفاتحہ کی خواتیم اور ایک نئے عنوان معمہ پر کرنا (Magic Square) کے بارے میں اتنی لاجواب اور جامع کتاب آئندہ کئی سالوں تک کوئی اور شخص ہرگز ہرگز پیش نہیں کر سکے گا۔

آخر میں میری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ فقیر ثانی قبلہ کی اس کتاب کو عام و خاص میں شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور عامۃ الناس کے بہترین مفاد میں اپنی دوسری کتابیں مکاشفاتِ نور اور مکاشفاتِ فقیر کو جلد از جلد منظرِ عام پر لانے کی توفیق عطا فرمائے۔
آمین ثم آمین۔ بجاہِ سید المرسلین ﷺ۔

دُعا گو، احقر العباد

عامل و حکیم علامہ پیر صوفی **نذیر احمد طاہر** یوسفی

چیچہ وطنی (ضلع ساہیوال)

پیر طریقت، واقفِ شریعت، صوفی باصفا، سالک راہِ حق و دین

قندیلِ اسرار و حکمت

صوفی با صفا، سالک راہ حق و دین، واقفِ طریقت

پیر محمد شہزاد جیلانی القادری

اوکاڑہ گیمبر سے رقم طراز ہیں۔

ہر بہترین تصنیف، مصنف کی شخصیت و کردار اور اس کے علم و عمل کا شاہکار ہوا کرتی ہے۔ کتاب کے تعارف کے ساتھ ساتھ لکھنے والے کا تعارف بھی از بس ضروری ہوتا ہے۔

درحقیقت مصنف کا تعارف ہی وہ راستہ متعین کرتا ہے۔ جس کے ذریعے کتاب کے مواد، اس کے حُسن اور اثر آفرینی کو جانچا جا سکتا ہے۔

"مکاشفاتِ اسرار" بلادِ اسلامیہ کی دو نامور شخصیات کی تحقیقت، اور اُن کے علم و عمل کی آئینہ دار ہے۔ مجھے اس بات کا اعتراف ہے کہ اِن حضرات کرام کا تعارف لکھنے سے قاصر ہوں۔ لیکن ان پاکیزہ نفوس کے ساتھ میرا جو محبت کا رشتہ استوار ہے۔ اس گہرے تعلق نے مجھے یہ سعادت ضرور بخشی ہے۔

توحید و رسالت کا نعرہ دنیا میں لگانے نکلے ہیں
نام ان کی چوٹی کا نغمہ گھر گھر میں سنانے نکلے ہیں
قرآن کی دولت سینوں میں سنت کا پھریرا ہاتھوں میں
گلہائے صداقت کی خوشبو دِل دِل میں بسانے نکلے ہیں
سجدہ تو صرف اللہ کو کریں تعظیم ہے اللہ والوں کی
گلدانِ عقیدہ میں ہم تو یہ پھول سجانے نکلے ہیں

یادگارِ اسلاف اک رہبر فرزانہ

آسمان روحانیت کے درخشاں آفتاب۔۔۔ علم وادب کے سرپرست۔۔۔ فن و کمال میں یکتا۔۔۔ خداشناسی کی رموز سے واقف۔۔۔ اسرار وجدان کے جاننے والے اربابِ یقین کے خلاصہ۔۔۔ مملکت ادب کے والی۔۔۔ طریق راہِ یقیں کے سالک۔۔۔ طالبانِ حق کے راہنما۔۔۔ ذکرِ خیر سے لب بستہ۔۔۔ لاف زنی سے رُوکش۔۔۔ تکلف سے بری۔۔۔ عزلت گزیں۔۔۔ گوشہ نشیں۔۔۔ محققوں کے بادشاہ۔۔۔ حاملِ اسمِ اعظم۔۔۔ حریمِ جلال کے محرم۔۔۔ بزمِ وصال کے شاہد۔۔۔ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے بزرگ، واقفِ شریعت حضرت فقیر غلام الرسول میمن ناشاد دامت فیوضہم العالیہ۔

آپ زہد وفقر میں یکتائے زمانہ ہیں۔

صاحبِ قال، صاحبِ حال اور صاحبِ مقامات عالیہ ہیں۔

تصوف ومعرفت اور مسائل توحید بیان کرنے میں اور معارف کو ادا کرنے میں مقتداء اور بے مثال ہیں۔ آپ نے ریاضات شاقہ اٹھائیں۔ تصرف نظری میں اعلیٰ مرتبہ رکھتے ہیں۔

اللہ جل جلالہٗ نے آپ کو کائنات میں تصرفات کی قوت بخشی ہے۔

آپ ایسی پاکباز ہستی ہیں۔ جن کی شخصیت کے نقوش عہد بہ عہد ثبت ہوتے چلے جاتے ہیں۔ کسے خبر تھی کہ لاڑکانہ شہر کے ایک گاؤں میں ایک ایسا شخص پیدا ہوگا جو اپنی حیات میں ہی شہرت عام اور بقائے دوام کے مرتبے پر فائز ہوگا۔

اور تاریخ لاڑکانہ تو کیا تاریخ پاکستان بھی جس کی مثال دینے سے قاصر ہوگی۔

چشم فلک نے دیکھا کہ چھوٹے سے گاؤں میں جنم لینے والا وہ شخص جس کے پاس

اہلِ علم خاندان کی نسبت تو تھی لیکن وہ عظیم مجاہدات وریاضات اور یک شخصی، تھکا دینے والی کاوشوں اور سعی مسلسل کے باعث شہرت اور ناموری کی اس معراج تک پہنچا کہ اس کی خاندانی نسبت بھی اُسے حیرت سے دیکھتی رہ گئی۔

آپ کی شخصیت میں ایسا سحر ہے کہ عوام وخواص آپ کی جانب کھنچ آنے کو سعادت اور آپ کے قُرب کو نعمت سمجھتے ہیں۔

آپ کے زیرِ سایہ لاتعداد لوگوں نے عظیم علوم سیکھنے کا شرف حاصل کیا۔ آپ نے لوگوں کو روحانی علوم سے نوازنے کے ساتھ ساتھ انہیں دینی تعلیم وتربیت سے بھی آراستہ کیا۔

آپ کے اردگرد اہلِ علم وفن، اہلِ بصیرت، اور اہلِ فکر وعمل ہمیشہ مجتمع رہے اور آپ کے فیضان سے سیراب ہوتے رہے۔

آپ اہلِ روحانیت کے سرخیل ہیں۔

تصوف ومعرفت اور دین متین کی تبلیغ واشاعت آپ کے خاندان کا پرانا دستور رہا ہے۔ اور یہی وصف آپ میں بھی بدرجہ اتم موجود ہے۔ بے شمار لوگوں نے آپ سے نظری و عملی فیض کے علاوہ ملفوظات اور قلمی تحریروں کے ذریعے بھی فیض حاصل کیا۔

پا گئی آسودگی کوئے محبت میں وہ خاک
برسوں آوارہ جو حکمت کے صحراؤں میں تھی

آپ نے نقشبندیہ فیضان سے بھرے ہوئے جام مریدانِ تشنہ کام کو پلائے۔

آپ کی نگاہ فیض سے ذرے مہ کامل بن کر روحانیت کے افق پر جگمگا رہے ہیں۔ کوئی علم جفر کی گتھیاں سلجھا رہا ہے تو کوئی روحانیت کے نئے جہان دریافت کر رہا ہے۔ اور کوئی عشق کی

پرواز کو تیز تر کر رہا ہے۔

میخانہ فقیر کے ساقی نے رباب زندگی کے سروں کو کچھ اس انداز سے چھیڑا ہے کہ ہر شان سے نعرہ مستانہ نکل رہا ہے اللہ اللہ کی صدائیں بلند ہو رہی ہیں اور الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے فضائیں معطر ہو رہی ہیں۔

آپ نے روحانیت کے علوم و نکات کو راز سربستہ بننے کی بجائے اسے سینے سے قرطاس میں منتقل کر دیا۔ تاکہ آنے والی نسلوں کو راہنمائی حاصل کرنے میں دقت پیش نہ آئے ایک عرصہ تک کراچی سے شائع ہونے والے ماہنامہ فلکیات میں ردِ سحر، اسرار الحروف، شعلہ عشق سیاہ پوش ہوا تیرے بعد، جواہر المستتر سر الصلوٰۃ، تاریخِ اسلام کے عنوانات سے آپ کے درخشاں مضامین شائع ہوتے رہے۔ آپ کے مضامین پڑھ کر ایسے محسوس ہوتا تھا کہ جیسے ہم ایک مکمل اور تحقیق شدہ کتاب پڑھ رہے ہیں۔ بلاشبہ آپ طالبان روحانیت کو مضامین کی صورت میں علوم مخفیہ کی کائنات عطا کی۔

آپ نے تصانیف اور تالیفات کے میدان میں بھی کارہائے نمایاں انجام دیے۔ آپ نے کل اٹھائیس کتب تصنیف کیں۔ جن میں بیس کتب علوم روحانیت و علوم مخفی کی مختلف شاخوں کے متعلق ہیں اور آٹھ کتابیں معاشرتی علوم و اصلاح پر مشتمل ہیں۔

حضرت فقیر ناشاد کے تلامذہ و محبین کو چاہیے کہ آپ کی تمام تصانیف جو ابھی تک زیورِ طبع سے آراستہ نہیں ہو سکیں اُن کی اشاعت کا اہتمام کریں۔

دوسری جانب ہم آپ کی شخصیت کے پرتو آپ کے جانشین جناب عائلی نقشبندی سے اس بات کی متقاضی ہیں کہ وہ آپ کے منقطع کردہ روحانی مضامین کے سلسلے کو پھر سے شروع کریں اور اسے پایہ تکمیل تک پہنچائیں اور آپ کے علم اور فیضان کو عام

کریں۔

حضرت فقیر ناشاد مدظلہ العالی کی پوری زندگی اتباع رسول اور عشق مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے عبارت ہے۔ آپ کا چلنا، پھرنا، اٹھنا، بیٹھنا الغرض ہر ہر ادا سنت مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے سانچے میں ڈھلی ہوئی ہے۔

استغناء و توکل آپ کی زینت، عاجزی و انکساری آپ کا طرہ امتیاز رہا ہے۔

او نہیں منگدا تخت تے تاج برّی جو محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) دے در دا فقیر ہووے۔

جلبِ زر اور طلب دنیا سے ہمیشہ پہلوتہی کی۔ جملہ دینی و روحانی خدمات فی سبیل اللہ انجام دیں۔

آپ نے عالم شباب میں حصول اسم اعظم کے لیے دعا کی تھی اور منت مانی تھی کہ جب مجھے اسم اعظم مل گیا اور تصرفات کائنات بھی حاصل ہو گیا۔ تو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے رسول اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیار پاک و مقدس کو اپنا مسکن بنالوں گا۔

اللہ جل جلالہ نے آپ کو اسم اعظم عطا کر دیا اور پھر کائنات میں تصرفات کا علم بھی بتدریج آپ پر کھل گیا۔ خالق کائنات سے ایفائے عہد کے لیے آپ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے دیار حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے گئے۔

دعا ہے اللہ رب العزت حضرت کے درجات مزید بلند فرمائے اور آپ کے فیضان سے ہمیں زیادہ سے زیادہ حصہ عطا فرمائے۔

اک عہد ساز شخصیت اک سالارِ کاروانِ روحانیت

دنیائے روحانیت کے تاجدار۔ ملت اسلامیہ کے عظیم فرزند۔ رسول اعظم (صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی امت کے گوہر نایاب۔مفکرِ اسلام۔تاریخ وثقافتِ اسلامیہ کے نقاد۔ ظاہری وباطنی علوم کے محقق۔عصر حاضر کے مقتداء۔اپنے وقت کے یگانہ۔صاحب مجاہدہ و ریاضت اپنے غیروں میں یکساں مقبول۔پیکر صدق ووفا۔اخلاق حسنہ کی مجسم تصویر حضرت فقیر ناشاد کے فیضان کے مظہر۔فقیر ثانی۔۔۔

حضرت فقیر غلام الرسول عائلی نقشبندی دامت برکاتہم العالیہ

آپ ایک تعلیم یافتہ پُرعزم نوجوان ہیں تحریک تجدید روحانیت کے سرپرست اعلیٰ ہیں اور پاکستان کے ایک بڑے بینک میں منیجر کے عہدہ پر فائز ہیں۔

آپ اپنے مرشد کریم کے جانشین اور اُن کے علم کے حقیقی وارث ہیں۔

آپ کے شیخ طریقت نے علم کی ہر جہت سے آپ کو روشناس کیا، کٹھن سے کٹھن ریاضتیں کروائیں اور اپنی مکمل تربیت دی ہے۔

حضرت فقیر ناشاد کا یہ روشن کیا ہوا چراغ آج ایک عالم کو منور کر رہا ہے۔آپ اپنی ذات میں ایک انجمن ہیں۔حسن اخلاق کی دولت سے مالا مال ہیں، خوش گفتار وخوش اطوار ہیں۔عجز وانکسار کے ساتھ طبع سعید رکھتے ہیں۔

ان کی انہی خوبیوں اور اوصاف حمیدہ کی بدولت زندگی کے ہر شعبہ کے تعلق رکھنے والی شخصیات آپ کی گرویدہ ہیں۔

علوم فلکی وروحانی پر کراچی سے شائع ہونے والے جریدے سے ماہنامہ فلکیات میں الواح الجواہر، اسرار الحروف، درالثلاثہ للحکماء الثلاثہ، روداد شب غم (علم جفر پر ایک عظیم تحقیق) ینابیع الحکمۃ فی السر الاوفاق (نقوش کے علم پر تاریخ انسانی واسلامی کی پہلی مبسوط اور ایک عظیم تحقیق) کے عنوانات سے آپ نے روحانیت کی تعلیمات کو نہایت خلوص،

دردمندی، اور نئی جدت کے ساتھ پیش کر کے عملی وتحقیقی حلقوں سے داد پا چکے ہیں۔

آپ نے طالبانِ روحانیت کو علم کی نئی نئی جہتوں سے روشناس کیا۔ملک کے نامور سکالر حکیم غلام سرور شباب مدظلہ العالی (ماہر علوم مخفیہ) چیئرمین تحریک تجدید روحانیت پاکستان نے ادارہ فیضانِ روحانیہ پاکستان حویلی لکھا اوکاڑہ کے زیر انتظام ۱۲ جولائی ۲۰۰۳ء کو ملکی سطح پر پہلی آل پاکستان علوم روحانیہ کانفرنس کا انعقاد کیا جس میں مرکزی خطاب آپ کا تھا اور مکالے کا عنوان تھا۔''علوم قدیم کی عصر حاضرہ میں ضرورت'' آپ کا فکر انگیز خطاب نصف گھنٹہ پر محیط تھا جسے لوگوں کے جم غفیر نے انتہائی سکون اور توجہ سے سنا۔آپ کے تحقیقی مقالہ پر روحانی ایوارڈ بھی دیا گیا۔

آپ کی پرمغز تحریریں لاتعداد صفحات پر پھیلی ہوئی ہیں۔

علوم روحانیت کی تمام اصناف میں آپ کی وجاہت مسلمہ ہے۔

جس کے ثبوت کے طور پر آپ کی پندرہ زیر طبع تصنیفات ہیں۔

(۱) مکاشفات اسرار (۲) مکاشفات نور (۳) مکاشفات قرآن (۴) اعدادِ متحابہ (۵) علم الطلسمات (۶) کلامِ عافیطورش (۷) علم الافلاطون (۸) اسرار النجوم (۹) جفر الاخبار (۱۰) الست بربکم (۱۱) اسماء الحسنیٰ (۱۲) علم الملائکہ (۱۳) مکاشفات فقیر (۱۴) علم الاوفاق (۱۵) علم الاقلام۔

''مکاشفات اسرار'' فقیر غلام الرسول عائلی نقشبندی اور ان کے استاد حضرت فقیر ناشاد دامت فیوضہم العالیہ کے فروری ۲۰۰۳ء تک شائع ہونے والے روحانی مضامین سے ترتیب دی گئی ہے۔

کتاب کیا ہے علومِ روحانیت کا ایک سیل ہے جو طالب کو اپنے اندر جذب کر لیتا

ہے۔

فقیر عائلی کا قلم سلاست دو لی کا خوگر ہے۔

حقائق و معارف کو نہایت خوبصوت انداز میں بیان کیا گیا ہے۔

حروف کی تمام عزیمتیں اور سورۃ فاتحہ کی تمام خواتیم کو بھی شامل کیا گیا ہے۔

عبارات عمل کی تمام کتابت کی غلطیوں کو درست کرنے کے ساتھ ساتھ تمام مضامین میں کہیں بھی کوئی رموز تھی اس کی تشریح کر دی گئی ہے۔

ردِ سحر کے چند منفرد اعمال جو شائع ہونے سے رہ گئے تھے انہیں بھی شامل کیا گیا ہے۔ بلادِ عرب کے ممتاز خطاط طٰہٰ دمشقی کے خوبصورت انداز میں قرآنی آیات بینات کو تحریر کیا گیا ہے۔

حروف کی تشریح و اعمال کتاب کی زینت ہیں اور طالب کے دل پر دستک دیتے ہیں۔ راز مبہم در عمل قرطاس جو اسرار غیبی سے متعلق ہے مثال دے کر حل کر دیا گیا ہے، اٹھائیس حروف ملفوظی سے جو اٹھائیس اسماء الحسنٰی نکلتے ہیں جن سے راز اسرار الحروف حل ہوتا ہے کہ اگر ان اسماء پر مجاہدہ کر لیا جائے تو کرامات کا ظہور ہوتا ہے۔ ہماری ان سے درخواست ہے کہ وہ بھی عوام الناس پر آشکار کریں۔

علمِ نقوش اور علم الاوفاق کی تفہیم کے لئے میرے روحانی بھائی کا تمثیلی اور نکتہء آفرینی پر مبنی اسلوب اوجِ کمال پر دکھائی دیتا ہے۔

مزید براں حقیقت اسم اعظم کا تذکرہ و تشریح کتاب کی عظمت میں اضافہ کر دیتا ہے ''مکاشفاتِ اسرار'' دنیائے روحانیت میں ایک مفید اور تاریخی اضافہ ہے جسے بے شمار عنوانات کے ساتھ مزین کیا گیا ہے۔ ہر شخص اپنی ضرورت اور پسند کے موضوع کے بارے

میں حتمی، ٹھوس اور حقیقی علم حاصل کر کے اپنی پیاس اور ظرف کے متعلق سیرابی حاصل کر سکتا ہے۔

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ مصنف کے علم و عمل اور عمر میں برکت عطا فرمائے اور اس طرح موصوف کی رشحاتِ قلم سے علمی، عملی اور تاریخی تصنیفات صفحہ قرطاس پر ہمیشہ کے لیے مرقسم ہوتی رہیں۔

یہ علم تو میرے آقا ﷺ کی بارش کی برستی بوندیں ہیں۔
تسنیم نبوت کے کاسے بس پینے پلانے نکلے ہیں۔

پیر محمد شہزاد جیلانی القادری

آستانہ عالیہ قادریہ محلہ اسلام پورہ گیمبر اوکاڑہ کینٹ

عائلی میرا بھائی

غلام مرتضیٰ، ناظم کاتب پبلشرز رقم طراز ہیں

اس رات میں جب کچھ کاغذات ٹائپ کر کے بھائی صاحب کو دینے آیا تو بھائی صاحب "الست بربکم" پر لکھ رہے تھے، اور اپنے کام میں بڑے ہی منہمک تھے میں نے ان کی محویت کے پیش نظر دخل اندازی مناسب نہیں سمجھی اور خاموشی سے قریب کی کرسی پر بیٹھ گیا، اور بڑے غور سے ان کی کیفیات کو دیکھ رہا تھا ایک عجیب قسم کی مسرت اور ایک نور سا ان کے چہرے پر چھایا تھا۔ کافی دیر کے بعد انہوں نے لکھنا بند کر دیا تو "ابتدائیہ" میرے حوالے کیا۔ میں نے جب پڑھا تو میں بڑا ہی حیران ہو گیا۔ اس وقت دل میں ایک خیال پیدا ہوا کہ کاش کہ بھائی صاحب مجھے بھی اجازت دیں تا کہ میں بھی چند سطور لکھ سکوں، اس وقت بھائی صاحب نے مجھے غور سے دیکھ کر مسکرا کر کہا "بھئی اگر تمہارا دل کرتا ہے تو تم پوری ایمانداری کے ساتھ لکھو"، میں بڑا گڑ بڑا گیا، اور کہا بھائی میں کیسے لکھ سکتا ہوں مجھے تو اتنا علم آتا ہی نہیں۔ انہوں نے کہا نہیں! جن کو علم آتا ہے انہوں نے علم کے حوالے سے لکھا ہے، اچھی بات ہو گی کہ تم نے جو مجھے پایا وہ لکھو مگر بغیر کسی خوف کے، اور مجھے بڑی خوشی ہو گی اگر صاحب کتاب کے نجی حوالے سے بھی اگر کچھ لکھا جائے، نیز یہ بھی فرمایا کہ اطمینان کے ساتھ لکھو جب تک کہ لکھ پاؤ۔ مجھے کوئی جلدی نہیں۔

میں نے ان کے مسودے کے کاغذات اٹھائے اور اجازت طلب کر کے نیچے چلا آیا۔

اور میں مسلسل سوچتا رہا کہ میں لکھوں تو کیا لکھوں، کون سے الفاظ استعمال کر لوں بھائی جان کے لئے؟ کیا مثال پیش کروں ان کی جو خود ایک مثال ہیں۔ آخر میں نے قلم

اٹھا ہی لیا اور پروردگار کے حضور دعا کی کہ فی الوقت مجھے ان میں سے بنا جو کوئی بھی نیک کام شروع کرتے ہیں تو کرتے ہی جاتے ہیں نہ کہ ان میں سے بنا جو شروع کرنے کے انتظار میں ہی وقت گذار بیٹھتے ہیں (بھائی صاحب پر لکھنا میں نیک کام اور سعادت سمجھتا ہوں)۔

حقیقتاً ہمارے بھائی کی تحقیقیں ان کی تخلیقات ان کے اسباق دنیا کے اکابرین کے لئے کسی معجزے سے کم نہیں۔ بھائی جان علم کا وہ سمندر ہیں کہ جس کی تہہ کو چھونے کے لئے شاید کئی عمریں صرف کرنی پڑیں۔ ہم جب علم ان کی زبانی سنتے ہیں تو چند لمحوں کے لئے ایسا محسوس کرتے ہیں اگر یہ باتیں ہم بھائی جان سے نہیں سنتے تو شاید کبھی بھی کسی سے سن نہیں پاتے۔ یا اگر ان کی تحریر سے نہ معلوم کرتے تو گذرے ہوئے ادوار تو کیا! آنے والے ادوار کے کسی بھی شایع ہونے والی کتب سے حاصل نہ کر پاتے۔

کبھی کبھی ہمیں یقین نہیں آتا کہ ہمارے بڑے بھائی جان جیسی عظیم شخصیت چوبیسوں گھنٹے ہماری آنکھوں کے سامنے واقعی بھی رہتی ہے! اور ہم کتنے کم ظرف ہیں کہ ان سے کچھ پانے کے لئے اپنا وقت تک کھونے کو تیار نہیں۔ بس یہ ہی اپنا فرض سمجھ بیٹھے ہیں کہ ان سے لینا بھی گویا ان پر احسان کرنے کے برابر ہے۔

یہاں پر میں ایک حرف شکایت ضرور زبان پر لاؤں گا، وہ یہ کہ ہمارے بھائی ہم لوگوں کو کوئی وقت نہیں دیتے، اور تو اور اپنے بچوں اور گھر والوں تک کو بھی وقت نہیں دیتے، ایک تو ان کی ملازمت ہی ایسی عدم فرصت والی ہے اور دوسرا یہ کہ وہ جو وقت گھر پر صرف کرتے ہیں وہ تنہائی میں گذار دیتے ہیں۔ انہوں نے علوم کی دنیا میں اپنے آپ کو اتنا غرق کر لیا ہے کہ کبھی تو یہ احساس تک بھی نہیں ہوتا کہ ہمارے کوئی بڑے بھائی بھی گھر پر رہتے ہیں، میں اگر یہ کہوں کہ گھر کے اگر کچھ افراد اپنے رشتے داروں سے ملنے کو جاتے ہیں اور وہ

وہاں ٹھہر کر واپس بھی آتے ہیں تو بھائی جان کو پتہ تک نہیں چلتا کہ کون کب گیا اور کب واپس آیا، اور تو اور ہم لوگ ایک گھر میں ٹھہرنے کے باوجود ہفتوں تک نہیں ملتے۔ اور جب ملتے ہیں تو اس طرح جیسے کوئی مہمان سے ملتا ہے۔ یہ ان کی بیگانہ پن کی انتہا نہیں تو اور کیا ہے۔ کبھی کبھار تو اس طرح بھی ہم نے دیکھا ہے کہ دفتر سے واپسی پر وہ جونہی اپنے مطالعے کے / ریاضت کے کمرے میں جاتے ہیں تو پوری رات وہاں صرف کر کے صبح کو تیار ہو کر دفتر چلے جاتے ہیں اور ایک پل کے لئے بھی نہیں سوتے۔ ان کی اس قبیل کی محنت اور شب بیداریوں کے باعث ان کی طبیعت بہت جلد خراب ہو جایا کرتی ہے۔

ان کو کوئی ہم میں سے کسی بھائی میں کام ہوتا ہے تو وہ فون پر ہی کہہ دیتے ہیں، اور کام کی بات کہہ کر فون رکھ دیتے ہیں۔ ان کی اسی بات کے پیش نظر ہم لوگ کبھی ان کو بہت ہی سخت گیر انسان سمجھتے تھے، لیکن میں جانتا ہوں کہ ان کے پاس اتنا وقت ہی نہیں ہوتا کہ وہ ماسوائے علم کے کوئی بات کریں، وہ ایک عملی انسان ہیں محض زبانی محبت کے قائل نہیں۔ انہوں نے اپنی زندگی میں جو کچھ بھی دنیاوی لحاظ سے پایا وہ ہم تمام اہل خانہ کے نام کیا، ان کے اپنے نام کوئی چیز نہیں سوائے ان کے اپنے نام کے۔ اگر ان کا اپنا بس چلتا تو شاید وہ بھی اپنے پاس نہیں رکھتے۔

وہ ہم لوگوں کے ساتھ صرف ان اوقات میں بیٹھتے ہیں جب کوئی خاندان میں اہم مسئلہ پیدا ہوتا ہے یا پھر رشتہ دار آتے ہیں۔

ہمارے تمام رشتہ دار ہمارے بھائی سے بے انتہا محبت کرتے ہیں اور دل کی گہرائیوں کے ساتھ اسے دعائیں دیتے رہتے ہیں، جن کے وہ بالیقین مستحق بھی ہیں۔ معاشرتی حوالے سے بھی اتنے اچھے عہدے پر فائز ہونے کے باوجود وہ طبعاً سادگی پسند

ہیں، سادہ سے کپڑے پہنتے ہیں۔ شان و شوکت سے گریز کرتے ہیں۔ بہت ملنسار ہیں، مہمانوں کے آنے پر بہت خوش ہوتے ہیں۔ کبھی کبھار ہی وہ ہماری پریس پر آتے ہیں اور اس وقت عجیب سماں ہوتا ہے جب علم کی یا دین کی کوئی بات چھڑ جاتی ہے، اور وہ ہی وقت ہوتا ہے جب ہم گھنٹوں ان کی صحبت سے فیضیاب ہوتے ہیں۔ وہ ایسا وقت ہوتا ہے جب ہم کچھ دریافت کرتے ہیں تو ان کی زبان سے نکلے ہوئے موتیوں کو ہم سمیٹتے رہتے ہیں۔

ہمارے بھائی جیسا علم (جو اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے ان کو اپنی نعمتوں کے طور پر عطا کیا ہے) شاید ہی کسی کے پاس ہو۔ ویسے بھی ہر انسان اپنے اچھے کرموں اور انتھک محنتوں سے ہی اپنی منزلیں پالیتا ہے اور پھر یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ بھی ہے کہ ''ہم شکر کرنے والوں کو اور زیادہ عطا کرتے ہیں''۔

ہمارے بھائی خوش اخلاقی اور مہمان نوازی کی اعلیٰ ترین مثال ہیں ان کی باتیں اور ان کی چاہنے والوں سے ملاقاتیں ایک عجیب سا منظر رونما کرتی ہیں۔ مجھے آج بھی وہ شام اچھی طرح یاد ہے جب کراچی سے ایک آدمی بھائی صاحب کے دفتر آیا اور شام کو وہ ان کو ساتھ لیے ہوئے پریس پر آئے۔ ان کا جو کام تھا وہ کیا، جب وہ آدمی اجازت لینے لگا تو بھائی صاحب کو کچھ ہدیہ دینے لگا تو بھائی صاحب نے ارشاد فرمایا کہ ''یہ کیا! تمہارے تو حالات پہلے سے ہی خراب ہیں، انہیں اپنے پاس رکھو تمہیں سفر میں کام آئیں گے نیز یہ بھی بتادو کہ اگر سفر کے خرچے میں کمی محسوس کرتے ہو تو بھی بتادو تاکہ تمہیں تکلیف نہ ہو''۔

بھائی صاحب کا اتنا ہی کہنا تھا کہ وہ شخص بلک بلک کر رونے لگا۔ اور فرط عقیدت سے جانے کیا، کیا کہہ رہا تھا۔ اور وہ شخص روتے ہوئے بھائی صاحب سے رخصت ہو گیا تھا۔

ہاں! میرے بھائی کی اعلیٰ صفات میں سے ایک صفت یہ بھی ہے کہ وہ لالچی نہیں ہیں، روپے پیسے کو اتنی حد تک ضروری سمجھتے ہیں کہ ان کے بقول "تین وقت کا چولہا جلتا رہے یہی کافی ہے"۔ وہ عموماً سائلوں سے کچھ نہیں لیتے اور اس صورت میں قطعاً نہیں کہ جب وہ بہت سی گردشوں میں پھنسے ہوئے ہوں۔

ہمارے گاؤں کی ایک بیوہ عورت جس کی ایک ہی بیٹی ہے، جو زچگی کے دوران اپنی نظر کھو بیٹھی، ڈاکٹروں نے اسے لاعلاج قرار دیا۔ قدرت خدا کی تھی کہ وہ بھائی صاحب کے روحانی علاج سے وہ دو دنوں میں ٹھیک ہوگئی۔ جس نے لگ بھگ دو مہینے اندھیرے میں گذارے۔ جب وہ خوشی کے مارے آئی تو بھائی صاحب نے ان سے نذرانہ لینے سے انکار کردیا۔ کہا تمہارا بیٹا تو لکڑہارا ہے، یہ جانے اس کے کتنے دنوں کی کمائی ہے جو بے دردی سے تم مجھے دے رہی ہو۔ جب اس عورت نے بہت ہی اصرار کیا تو اسے فرمایا کہ اگر تم بیٹی کے نور کے برابر جو قیمت ہے وہ مجھے دے دو، اگر تمہیں دینا ہی ہے۔ وہ عورت ساون بھادوں کے قطرے میرے بھائی کو نذرانہ دے گئی۔ میں جب غور کرتا ہوں تو مجھے محسوس ہوتا ہے کہ میرے بھائی نذرانے کی حقیقت سے واقف ہیں اور وہ جو نذرانہ لیتے ہیں، شاید ہی کوئی لیتا ہوگا۔

ہم تمام بھائیوں میں سے وہ مجھ سے اس وجہ سے بھی زیادہ تعلق رکھتے ہیں کہ میں ان کے علم کے کاموں میں مدد کیا کرتا ہوں، اور مجھے اس بات پر فخر بھی ہے۔

اپنے علم کو آپ لوگوں تک من وعن منتقل کرنے کے لئے انہوں نے جب علم کو حصص میں تقسیم کیا تو لگ بھگ پندرہ کتابوں تک یہ سلسلہ پہنچتا ہے۔ میری دعا ہے کہ خدا انہیں عمر دراز عطا فرمائے اور انہیں اتنی صحت دے کہ وہ اپنے اس عظیم علم کو جو قدرت نے

انہیں وافر مقدار میں عطا کیا ہے وہ ہم لوگوں کو ایک کامل صورت میں عطا کریں۔ اب ان کا علم یا تو ان کے ذہن میں ہے یا ان کے نا ترتیب شدہ مسودوں میں، مثال کے طور پر پورے قرآن کی ایک ایک آیت کا حساب ان کے پاس ہے اور ہماری دسترس میں بھی ہے۔ لیکن کرنا کیا ہے وہ تو وہی بتائیں گے۔ اس طرح ان کے دریافت شدہ چالیس اعداد متحابہ اور ان کے مراتب جن کے بارے میں ان کا فرمان ہے کہ روز قیامت تک علم جتنا بھی ترقی کرجائے ہم جتنے بھی مراتب بتادیں گے ان کے درمیان کوئی بھی شخص کوئی ایک بھی نیا مرتبہ دریافت نہیں کرسکے گا۔ اسی طرح کلام عافیطورش کے جتنے بھی کلام اور ابواب ہیں وہ سب میں نے ٹائپ کرلیے ہیں مگر رہے تو پھر بھی اجزاء کی صورت میں، تاوقتیکہ اسے پوری تفصیل کے ساتھ سمجھایا جائے۔ میں آخر میں یہی کہوں گا کہ میرے بھائی اس دور کے افلاطون ہیں اور آپ اس عہد کے مجدد ہیں۔ اور مجھے افتخار ہے کہ میں اس عہد حاضرہ کے مجدد روحانیات کا بھائی بھی ہوں اور ان کی صحبت سے مستفیض بھی ہوا ہوں، گوکہ میں اس لائق نہیں۔ اور مجھے اس بات کی بھی بیحد خوشی ہے کہ مجھے یہ شرف حاصل ہے کہ میں نے اپنے بھائی کی نجی زندگی پر کچھ باتیں آپ لوگوں تک پہنچا رہا ہوں۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف۔

غلام مرتضیٰ میمن

ناظم: کاتب پبلشرز لاڑکانہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کچھ اس کتاب کے بارے میں

ناموں میں بعض اوقات ایک حیرت انگیز مطابقت ہوتی ہے اور اس سلسلے میں وہ اور بھی اہمیت اختیار کر جاتی ہے جبکہ ایسے نام رکھنے والوں کا آپس میں کوئی علمی رشتہ موجود ہو۔ اور اسے معرضِ تحریر بھی لایا جا رہا ہو۔ قبل ازیں ایک حیرت انگیز مشاہدہ تاریخِ اسلامیہ میں ریکارڈ کیا گیا ہے، وہ ہے شیخ جلال الدین محلیؒ کی تفسیرِ قرآن جسے اس کے شاگردِ رشید جناب جلال الدین سیوطیؒ نے پایۂ تکمیل تک پہنچایا وہ ہے ''تفسیر جلالین''۔ اب بھی بہت حضرات کو صرف یہی پتہ ہے کہ تفسیر جلالین جناب جلال الدین سیوطیؒ کی تصنیف کردہ ہے جب کہ امر واقعہ یہ ہے کہ یہ دونوں شیوخ کی مشترکہ کاوش ہے، لیکن نسبت جس شخص کے حصے میں آئی وہ وہی تھا جس نے اسے پایۂ تکمیل تک پہنچایا یعنی جناب جلال الدین سیوطیؒ۔ تاریخ نے پھر اپنے آپ کو دہرا دیا اور پھر اس کی شرح لکھی گئی جو کہ تفسیر کمالین کے نام سے تفاسیر کی فہرست میں شامل ہے، جس کو کمال الدین نامی دو اشخاص نے لکھا ہے۔

اس کتاب کو درحقیقت 'مکاشفاتِ فقیرین' ہونا چاہیے تھا، لیکن اس کتاب کا نام ''مکاشفاتِ اسرار'' تجویز کیا گیا۔ کیونکہ یہ بے انتہا اسراروں کی حامل ہے۔

ستمبر ۲۰۰۳ء کے سفرِ ارضِ مقدسہ کے بعد ہم نے بوجوہ حضرت صاحب کا نام استعمال کرنا ترک کر دیا۔ یہ ہماری مجبوری ہے کہ اس کتاب کو ہم حضرت صاحب کے نام سے شایع نہیں کر سکتے۔

ہر شخص جو شعبہ ہائے زندگی میں سے کسی بھی دنیاوی یا روحانی شعبے سے تعلق رکھتا

ہے، اس کی اپنی ایک نجی زندگی بھی ہوتی، جو خاص اس کی ذات سے تعلق رکھتی ہے۔ اس لئے اگر کسی وقت کوئی یہ سمجھتا ہے کہ اب اسے آزادی چاہیے، اکیلائی و تنہائی چاہیے تو یہ اس کا حق ہے۔

ہم کسی کو چاہتے ہیں، اسے اپنے دل کی گہرائیوں میں بٹھاتے ہیں تو وہ بھی ہماری مرضی ہے ہم پر کسی نے اجارہ داری قائم نہیں کر رکھی ہے۔

ہم ایک امر کے تحت مجبور ہیں اور اس وجہ سے حضرتِ صاحب کے اس تعارف کو ہی کافی سمجھتے ہیں جتنا کچھ احباب تقریظات میں آپ کو مطلع کر چکے ہیں۔

یہ کتاب جو آپ کے پیشِ نظر ہے۔ اس میں آپ کو علم کا ایک بحرِ بے کنار ملے گا۔ وہ علم جو آج تک صرف بعض سینوں تک محدود تھا۔ آج ایک برہانِ قاطع کی طرح آپکی نظر کے زیب کے طور پر اور آپکی علمی تڑپ کے جواب میں آپ کے سامنے ہے۔

علم دراصل بہت ہی مستور رہا ہے اور سچی بات تو یہ ہے کہ بعض اوقات اس کی حیثیت شجرِ ممنوعہ کی سی بھی رہی ہے۔ مختلف ادوار میں اس پر قدغنیں لگائی گئی ہیں اسے اتہام کا نشانہ بھی بنایا گیا ہے۔ اور بعض اوقات اسے تضحیک کا نشانہ بھی بنایا گیا ہے۔ اس طرفہ تماشے میں قصور عوام کا نہیں۔ کیونکہ کہتے ہیں کہ ''عوام کالانعام'' اصل قصور ان لوگوں کا ہے جن کو اس علم کے بحرِ بے کنار سے چند قطرے بھی ملے۔ تو انہوں نے اسے روزی روٹی کا مسئلہ بنا لیا۔ میں مانتا ہوں کہ اس حد تک ضرور ہے کہ معاش کا مسئلہ کسی قدر حل ہو۔ لیکن اس پر تکیہ کرنے سے پرہیز ہونی چاہیے۔ اور ان عامل حضرات کی حیثیت کچھ اس طرح رہی جس طرح جیبیوں نے تاش کے پتوں کو ایک باقاعدہ پیشے کی حیثیت سے اپنائے رکھا اور جب بات باقاعدہ ایک پیشے کی ہو اور وہ پیشہ کسی خاص فن سے متعلق ہو تو اس پیشے میں ایسی جدتیں

پیدا کر کے علم کا حصہ بنا دیا جاتا ہے جو کہ لوگوں کو پسند ہوں اور بات علم کے بنیادی اسوس سے ہٹ کر لوگوں کی ذاتی پسند و ناپسند پر جا کے ختم ہو تو اس علم کا حشر کیا سے کیا ہو جاتا ہوگا۔ یہ اہلِ بینش سے پوشیدہ نہیں ہے۔

جتنے بھی علوم جن کو ہم علوم مخفیہ سے موسوم کرتے ہیں ان کے ساتھ بھی یہی حشر ہوا۔ ان کے قواعد کو ان کے اثرات و نتائج کو لوگوں کی پسند اور ان کی مرضی اور ان کی خوشنودی کے سانچے میں ڈھال لیا گیا، نتیجتاً علوم اپنے ناموں کے ساتھ زندہ تو ضرور رہے لیکن ان کی اصلیت و حقیقت کچھ سے کچھ ہو کر رہ گئی۔ اور بعد ازاں یہ علوم کی تبدیل شدہ صورت نام نہاد پڑھے لکھے لوگوں کی تضحیک کا نشانہ بن گئی۔

لوگوں کے علم کا تو یہ حال ہے کہ پوچھو تو آپکا ستارہ "STAR" تو جواب دینے والا کوئی پاکستانی معروف شخص ہو یا مغرب کا بزعم خود دعوے دار عقل کل۔ آپکو یہی جواب دے گا کہ میرا اسٹار اسکارپیو SCORPIO ہے یا جیمنی GEMNI ہے وعلیٰ ھٰذ القیاس۔

جن لوگوں کو اتنی بھی تمیز نہیں ہے کہ وہ ستارے اور برج میں فرق جان سکیں وہ بھی کہتے ہیں کہ یہ علم خرافاتِ محض ہے۔ اب ایسے لوگوں کی عقل پر جتنا بھی ماتم کیا جائے وہ بہت ہی کم ہے۔ الیکٹران اور پروٹان کے نظریے کو سمجھنے کے لئے بھی برسہا برس چاہییں۔ لیکن ان علوم کو کوئی چند لمحوں میں کیسے جان سکتا ہے۔ جن علوم کو سمجھنے میں عمریں صرف ہو گئیں اور ان کے قواعد کو منضبط ہونے میں قرن ہا قرن صرف ہوئے۔

ہمارے ہاں ایسے بقراط اور سقراط بھی ہیں جنہوں نے کبھی رمل یا نجوم یا جفر یا اسی قبیل کے علوم کی کوئی ایک مستند کتاب بھی نہیں پڑھی وہ بھی جھٹ سے کہتے ہیں کہ اجی ہم تو

ان خرافات کو نہیں مانتے۔ اس حالت میں اور اس ذہنیت کی عالی ظرفی پر کفِ افسوس ملا نہیں جائے تو اور کیا کیا جائے۔ لیکن میں پھر بھی یہی کہوں گا کہ اس میں سارا قصور ان علوم کے دعوے داروں کا ہے۔ جو علوم کے فوائد کو لوگوں پر آشکار نہیں کر سکے۔

تمام تر علوم بلاشبہ بذریعہ کسب بھی حاصل کیے جا سکتے ہیں لیکن بعض ایسے معاملات بھی ہوتے ہیں جو کہ قطعاً وہبی ہوتے ہیں۔ کبھی کبھار اس طرح بھی ہوتا ہے کہ بعض روحانی اعمال کا صرف ایک پہلو بتا دیا جاتا ہے اور دوسرے پہلوؤں کا علم نہیں ہوتا اس لئے جب نتائج مختلف نکلتے ہیں تو آدمی انگشت بدنداں رہ جاتا ہے۔ راقم الحروف نے ایک مرتبہ ایک روحانی عمل کی اپنے استاد محترم کی نگرانی میں ریاضت کی تھی۔ اس عمل کو میں کسی اور نتیجہ خیزی یا کسی اور مطلب کے لئے کر رہا تھا لیکن کشفِ عالم کھل گیا اور جتنا عرصہ وہ چیز رہی میرے لئے جینا دوبھر ہو گیا تھا۔ علیم بذات الصدور ہونا اس ذاتِ خداوندی کو ہی زیب دیتا ہے جو بیک وقت اربوں کی تعداد میں انسانوں کے سینے میں چھپے ہوئے عجیب و غریب اور لایعنی ہوس اور خواہشات بے جا کو جانتا ہے۔ انسان میں اتنا ظرف کہاں کہ وہ اس عظیم بوجھ کو سہار سکے۔ اس عظیم عذاب سے اس وقت تک جان نہیں چھوٹی جب تک کہ اس کی مراجعت کا دورانیہ پورا نہ ہوا۔ وہ لوگ جو کشفِ خلق کے لئے سرگرداں ہے اور وہ لوگ جو محض نام و نمود کے لئے اس قبیل کے اعمال طالب علموں سے کرواتے ہیں وہ کشف کی الف بے سے بھی قطعاً واقف نہیں۔ اس لئے اس قسم کے اعمال جو کتبِ علومِ روحانیہ میں بکھرے پڑے ہیں وہ محض قیاسات پر مبنی ہیں۔ میرا ایمان ہے کہ اگر ان مصنفین کو ذرا برابر بھی اس پنڈورا کی پٹی کا علم ہوتا۔ تو وہ اپنی اسی تحریر سے مراجعت اختیار کر کے تائب ہو جاتے۔

اسی طرح لوگ تسخیر روحانیہ کے بارے میں شائق ہوتے ہیں لیکن ان کو اس بات

کا پتہ نہیں ہوتا۔ کہ بعض اوقات تسخیرات کے وقت بالکل عام سے حالات درپیش ہوتے ہیں، جبکہ ہم اپنے اندر میں اپنے تصورات میں الف لیلوی قسم کے مناظر کی عکس بندی کا عندیہ کیے ہوتے ہوئے ہیں۔

میں پیر جو گوٹھ میں جب اپنی خلوت سے فارغ ہوا تب خیال آیا کہ کیوں نہ کچھ تسخیر پریاں کا عمل کیا جائے۔ میں اپنے بغیر سلے ہوئے چھ گز کا کپڑا اٹھا کر گاؤں سے دور خودرو جھاڑیوں میں نکل جاتا اور یہ وقت صبح صادق کا ہوتا وہیں پر اپنے کپڑے اتار کر وہ کپڑا احرام کی طرح آدھا تہبند کی طرح باندھ لیتا اور آدھا شانوں پر لپیٹ لیتا اور بیٹھ کر عمل کرتا تا وقتیکہ پو پھٹنے کے آثار نمایاں ہوتے تو میں عمل ختم کر کے واپس آ جاتا۔ اسی طرح چند روز گذر گئے۔ ایک دن ایسا ہوا کہ جب میں جائے عمل پر پہنچا اور اپنے کپڑے جھاڑیوں پر رکھے اور احرام نما کپڑے باندھنے کی تیاری کرنے لگا تو ناگاہ دیکھا کہ تقریباً ایک میری ہم عمر لڑکی وہیں کھڑی ہے اور مجھے دیکھ کر مسکرا رہی ہے۔ میں نے مجوب سا ہو کر وہ کپڑا جلدی سے خود پر لپیٹا۔ اور چونکہ عمل تو میں نے شروع ہی نہیں کیا تھا اس وجہ سے میرے ذہن میں علم و عمل کا کوئی خیال نہیں آیا۔ بس ایک ہی خیال آیا کہ یہ لڑکی اس طرح اس وقت صبح صادق کو شاید گھر سے کسی وجہ سے بھاگ کر آ گئی ہے۔ اور اس کے لواحقین ضرور اس کے پیچھے ہوں گے اگر اس وقت مجھے اور اسے دیکھیں گے تو ''کاروکاری'' کا چکر کھڑا ہو جائے گا میں نے فوراً واپس اپنے کپڑے پہنے اور وہ لڑکی اس پورے عرصے کے دوران میں مسکراتی ہی رہی اور میں اسی معاشرتی خوف کے عالم میں تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا اس کو مسکراتا چھوڑتا ہوا واپس روانہ ہوا۔ اور تا وقتیکہ میں جائے مسکن پر پہنچا مجھے یہی خیال دامن گیر رہا کہ اگر اس وقت اس لڑکی کے ساتھ مجھے کوئی بنی بشر دیکھ لیتا تو میری عزت تو خاک میں مل جاتی اور لوگ

کیا سوچتے کہ ان کے گاؤں میں، میں کیا گل کھلانے آیا ہوں۔ جس طرح میں عرض کر چکا کہ دورانیہ عمل پو پھٹنے تک تھا۔ جب دن چڑھا تو میرے ذہن میں خیال آیا کہ دیکھوں تو سہی کہ وہ لڑکی پھر اس مقام عمل پر آنے کے بعد کہاں گئی۔ بڑی ہی حیرت کی بات تھی کہ اس کچی زمین پر جو شب کی نمی کے باعث میرے قدموں کے نشانات تھے بس وہی تھے اور کوئی بھی کف پا کا نشان تک نہ تھا۔ نتیجہ میرے خیال کے برعکس تھا۔ میں نے سوچا تھا کہ ایک بگولہ آئے گا اس میں سے کوئی پری نکل کر مجھے آداب کہے گی یا کسی تخت پر اڑتی ہوئی آئے گی اور آ کر میری اطاعت کا دم بھرے گی۔ لیکن اس طرح نہیں تھا۔

یا ایک ایسا ہی اور واقعہ وہاں پر رونما ہوا جب میں خلوت میں تھا۔ تو کبھی کبھار اکیلے میں چہل قدمی کے لیے نکل پڑتا تھا۔ دوپہر کا وقت تھا۔ میں پکی سڑک سے گذر رہا تھا مجھے گلابوں کی سی مہک آئی۔ میں ٹھٹھک کر چند ثانیوں تک کھڑا اسی مسحور کن فضا میں کھڑا رہا۔ پھر سوچا کہ شاید کھڑے رہنا مناسب نہیں میں آگے کو چلا تھوڑی دور تک ہی چلا تھا کہ وہ خوشبو فضا سے ختم ہو گئی۔ میں پھر واپس ہوا وہی خوشبو تھی۔ اسی طرح کئی مرتبہ اس جگہ آیا اور گیا وہ خوشبو بس اسی ایک مقام سے متعلق تھی پھر کافی دیر تک میں اندر ہی اندر میں اپنے اوراد پڑھتا رہا اور بعد ازاں واپس چلا۔ پھر دوسرے روز گیا تیسرے روز بلکہ جب تک میرا وہاں پر قیام تھا روز جاتا مگر وہ بات پھر کبھی نظر نہیں آئی اور وہ خوشبودار فضا جس کا خوشگوار تصور آج بھی میرے ذہن کے نہاں گوشوں میں من و عن موجود ہے۔ وہ یقیناً میرے کسی بھی مقصود عمل کے نتیجے میں نہیں تھا۔ جانے وہ کن پاک ارواح کا طائفہ اور انکا وقتی قیام تھا۔

اسی طرح کا ایک واقعہ اس سے بھی پہلے کا تھا۔ میں اپنی بائیسکل پر لاڑکانہ سے شاہ یارو گاؤں کی طرف گیا عصر کا وقت تھا۔ ان دنوں وہ کچی سڑک تھی چار پانچ انچ گرد کی

تھہ سے اٹی ہوئی۔ ایک دوراہا آتا ہے جہاں سے ایک راستہ شاہ یارو کی طرف جاتا ہے اور ایک راستہ سامٹیہ گاؤں کی طرف جاتا ہے اور درمیان سے پھر ایک راستہ نکلتا ہے جو ہمارے گاؤں کی طرف جاتا ہے۔ مجھے جانا تو شاہ یارو ہی کی طرف تھا جہاں پر میرے اعزاء و اقارب رہتے تھے۔ لیکن میرے جی میں جانے کیا آئی میں سامٹیہ کے راستہ کی طرف آپ ہی آپ مڑ گیا چند ہی گز تک بمشکل پہنچا کہ مجھے ایک ایسا شخص نظر آیا جس کی عمر اندازاً ساٹھ پینسٹھ برس کے قریب ہوگی عجیب شخص تھا وہ سر کے سفید بال بکھرے ہوئے اور داڑھی بے ترتیب سرخ آنکھیں۔ میری عادت تھی کہ جس شخص کے پاس سے گذرتا تھا تو اسے سلام کرتا تھا۔ مجھے ایسی دہشت ہوئی کہ اسے سلام تک نہ کر سکا۔ اور پیڈل چلاتا ہوا بائیسکل کو بڑھا گیا پھر خیال آیا کہ میں نے اس شخص کو (جو ہمارے علاقے کا نہیں لگتا تھا) سلام کیوں نہیں کیا۔ میں نے سائیکل کو کھڑا کیا کہ اس کو سلام کروں مگر میری حیرت کی انتہا تھی وہ شخص موجود نہیں تھا۔ پھر میں واپس آیا اس شخص کے ننگے پاؤں کے نشانات تھے لیکن محض چند گز کے فاصلے تک۔ میں نے سوچا کہ شاید وہ زیتونوں کے باغات میں اتر گیا ہو۔ (یاد رہے کہ ہم لوگ امرود کو زیتون کہتے ہیں) میں پھر اندازاً اس مقام تک گیا جہاں سے میری پہلی نظر اس شخص پر پڑی تھی، ٹھیک وہیں سے قدموں کے نشانات تھے اور وہاں تک تھے جہاں میری بائیسکل کے پہیوں کے نشانات تھے۔ اور پھر وہ نشانات معدوم تھے، نہ شمال کی طرف کے باغات کی طرف جاتے تھے نہ جنوب کی طرف کے باغات کی طرف۔ خدا جانے اس کو زمین نگل گئی یا آسمان کھا گیا۔ مجھے آج تک اس بات پر تحیر ہے اور اس بات پر پچھتاوا بھی ہے کہ میں نے ان اس سے بات کیوں نہیں کی۔

یا پھر بعض اوقات اس طرح ہوتا ہے عمل میں ایسے مواقع پیدا ہوتے ہیں کہ پتہ

ہی نہیں چلتا۔ اسی کتاب میں موجود ایک مضمون کے حاشیے پر میں نے ایک محترم دوست محمد علی کا ذکر کیا ہے۔ اس حوالے سے ایک بات یاد آئی کہ میں ان دنوں میں ہمزاد کے عمل کو کر رہا تھا تو ایک روز جب اس سے ملاقات ہوئی تو اس نے کہا کہ یار تم ہمزاد کا عمل تو کر رہے ہو۔ کیا تمہیں پتہ ہے کہ یہ تمہاری ہی قوت کا ایک نام ہے کوئی خارجی چیز نہیں۔ نیز اسی قسم کی باتیں کر کے اس نے مجھے قائل کر دیا کہ اگر میں ہمزاد کے عمل میں کامیاب ہو جاتا ہوں تو پھر میں شادی کے قابل نہیں ٹھہروں گا۔ بات تو عجیب ہے کہ شادی بھلا اس وقت کونسا موضوع سخن تھا۔ لیکن میں اس کی بات پر قائل ہو گیا کہ ہمزاد کا عمل کر کے میں دنیا کا ایک کامیاب عامل تو بن سکتا ہوں لیکن ٹھہروں گا تو نامرد ہی۔ ان دنوں اچھے خاصے ہمزاد کے اثرات بھی رونما ہو رہے تھے۔ بعض اوقات عجیب سے واقعات رونما ہوتے۔ لیکن چونکہ نکاح تو ہو چکا تھا صرف رخصتی باقی تھی۔ اس وجہ سے میں اس کی باتوں میں آ گیا اور ان دو گھنٹوں کی ملاقات میں، میں نے ہمزاد کے عمل چھوڑ دینے کا وعدہ کیا۔ اور میں نے اپنے وعدے کو ایفاء بھی کیا۔ پھر کئی ایک روز کے بعد جب ان سے ملاقات ہوئی، تو میں نے ان کو بتایا کہ حاجی صاحب میں نے آپکے مشورے کے مطابق عمل ہمزاد چھوڑ دیا تھا۔ وہ بڑا حیران ہوا کہ کون سا عمل ہمزاد تم کس کی بات کرتے ہو میں اس سے خفا ہو گیا۔ کہ کمال کی بات ہے ایک تو مشورہ دیتے ہو پھر مانتے بھی نہیں ہو۔ اس نے کہا یہ کیا عجیب بات ہے "یاد کرو کہ تم نے دوران عمل مجھ سے کبھی ذکر کیا کہ میں یہ عمل کر رہا ہوں میں نے کہا نہیں، تم نے ہی ذکر چھیڑا تھا۔ اس نے کہا مجھے کب الہام ہوا تھا۔ کہ تم ہمزاد کو مسخر کر کے نامرد بن جاؤ گے۔ میں پھر بھی اپنی بات پر قائم رہا۔ جب اس نے قسم اٹھائی کہ میں تو اس وقت سے تم سے نہیں ملا ہوں جبکہ تو نے کہا تھا کہ میں کسی عمل میں بیٹھ رہا ہوں۔ میں بھونچکا رہ گیا۔ ہمزاد بڑی ہی

خوبصورت عیاری سے مجھ سے جان چھڑا گیا۔

دراصل علوم مخفیہ کی راہ میں بڑی ہی رکاوٹیں ہوتی ہیں۔ بڑے ہی مسائل ہوتے ہیں۔ کبھی کبھار ایسے ایسے حالات درپیش آتے ہیں کہ مادی علوم جن کی کوئی توجیہ پیش نہیں کر سکتے۔ اسی طرح علم میں حصار کی بھی اپنی ایک اہمیت ہوتی ہے۔ اس کتاب میں بکھرے ہوئے موتیوں میں حصار اور اس کی اہمیت پر بھی اتنا تو لکھا گیا ہے جو کم از کم آدمی کی ضروریات کے لئے کافی ووافی ہے۔ سردست ایک ایسے واقعے کا اظہار کرنا ضروری سمجھتا ہوں گو کہ بظاہر تو شرم کی سی بات ہے۔ مگر جب تک تجارب کو منظر پر نہیں لایا جائے گا۔ حتمی نتائج پر پہنچنے میں مدد نہیں ملے گی۔ سردیوں کے دن تھے میں شمس القرامید کا عمل کر رہا تھا۔ ابھی چند روز ہی عمل کو گذرے تھے وہ عمل میں ایک لکڑی کے صندل پر بیٹھ کر پڑھتا تھا اور سوتا بھی اسی پر تھا۔ قریب ہی مغربی دیوار کے طاقچے میں میں کچھ کتابیں بھی ہوتی تھیں، جب کی بات ہے جب کہ ہمارا پرانا مکان تھا جو کہ ان دنوں نیا تھا۔ ایک مرتبہ کوئی کتاب پڑھ رہا تھا۔ پڑھتے پڑھتے اچھا خاص وقت گذر گیا مجھے احساس ہوا کہ وقت کافی گذر چکا ہے کہیں عمل کا مخصوص وقت گذر نہ جائے۔ میں نے کتاب رکھ کر بتی بجھا کر حصار کا عمل کیے بغیر عمل کو اس کی مقرر کردہ تعداد میں پڑھا۔ اور پھر جانے کس وقت آنکھ لگ گئی۔ آنکھ اس وقت کھلی جب میں چھت سے لٹک رہا تھا۔ وہ دو ہاتھ تھے جو مجھے پکڑ کر چھت سے ملائے ہوئے تھے۔ پھر چند عورتوں کی آوازیں سنائی دیں۔ ایک نے ہنسی کے ساتھ کہا کہ اس کی حالت تو دیکھو ہمیں چلا ہے مسخر کرنے۔ ایک نے کہا کیوں نہ ہاتھ چھوڑ دوں جب سر کے بل گرے گا تب ہم مسخر ہوں گے۔ پھر ایک آواز آئی نہیں اس طرح تو یہ بیچارہ مرجائے گا۔ ایک نے کہا کہ پھر اس کو کیا، کیا جائے، اس نے کہا چھوڑ دیں میرے خیال میں اس کے لئے اتنا سبق ہی کافی ہے۔

یاد رہے کہ ان کی گفتگو سندھی زبان میں ہو رہی تھی۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے جو عامل کی زبان ہوتی ہے وہی روحانیوں کی زبان بھی ہوتی ہے۔ یہ نہیں کہ آپ کی مادری زبان اردو نہیں پھر بھی وہ آپ سے اردو میں گفتگو کریں گی۔ اور میں مارے خوف کے تھر تھرا رہا تھا کہ اب گردن ٹوٹی کہ ٹوٹی۔ اس وقت دہشت کا وہ عالم تھا کہ نہ تو آیت الکرسی یاد آ رہی تھی نہ ہی کوئی عمل، بس میں سوچ رہا تھا کہ اس بلا سے اب کیسے بچوں جو کہ خود میں نے اپنے لئے بُلا کر رکھی ہے۔ بس اتنی ہی آواز میرے قلب کے گہرائیوں سے نکلی کہ یا اللہ مجھے بچاؤ۔ پھر انہوں نے مجھے چھوڑ دیا لیکن چھت سے نہیں بلکہ زمین سے کوئی چار پانچ فٹ سے لگ بھگ فاصلے سے اور میں ٹھیک کمرے کے وسط میں آن گرا۔ اور کئی گھنٹوں تک وہاں پڑا رہا۔ پھر اٹھ کر روشنی کی اور کمرے کا دروازہ کھول دیا۔ اس وقت سے لیکر اب تک پھر شمس القرامید کو مسخر کرنے کا خیال تک نہیں کیا۔

بات یہ نہیں ہے کہ مسخرات نہیں ہوتے، ہوتے ہیں لیکن سچی بات ہے کہ بڑی مسخریوں کے بعد۔

اصل بات اس قبیل کے مسخرات نہیں ہیں، مسخرات کے انہی مروجہ طرائق کے علاوہ بھی عالم روحانی میں بہت کچھ ہے۔ دراصل قدرت کی عنایات کسی عمل کی پابند نہیں ہوتیں۔ حالانکہ اعمال روحانی میں بہت طاقت ہوتی ہے اور اس صورت میں تو اور بھی زیادہ قوت پیدا ہوتی ہے، جبکہ وہ خالصتاً قرآن پاک کی آیات اور سورہ جات پر مشتمل ہوں۔

روحانی علوم اور اس کے لوازم ایک الگ بات ہیں اور مادی ونفسیاتی علوم اور ان کے لوازم الگ بات ہیں۔ اور ان میں آپس میں کوئی ربط تک نہیں ہے جو لوگ روحانی علوم کو کھینچ کر مادی علوم سے ملاتے ہیں وہ سخت غلطی پر ہیں۔ جن کے پاس روحانی علوم ہیں اور

مادی علوم بھی وہ ان کے لئے کچھ اچھا شگون نہیں۔ مادی علوم سے روحانی علوم کے شیشے میں بال آ جاتا ہے۔ اس لئے فلسفے کے الجھے ڈورے کا سرا کبھی بھی نہیں مل سکتا اور اگر ملے بھی تو وہ گنجلک فلسفہ کبھی بھی سلجھ نہیں پائے گا اور آدمی ابدی حسرتوں کا شکار ہو کر رہ جائے گا۔

سورہ مزمل کا ایک عظیم طریقہ قطب عالم سید جلال الدین جہانیاں جہاں گشت اور خواجہ نظام الدین اولیاءؒ کی وساطت سے ہمارے خاندان تک منتقل ہوتا ہوا آیا ہے۔ یہ قدرت کی ایک عجیب عنایت تھی کہ میں سورہ مزمل کے اس طریقے میں جس کے اخیر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ندا دی جاتی ہے میں بچپن سے اس وقت سے پڑھتا آیا تھا جب مجھے اتنا بھی شعور نہیں تھا کہ عمل کیا ہوتا ہے اور اس کے لوازم کیا ہوتے ہیں۔ اور وہ سورہ مقدسہ اس طرح میرے ذہن پر میرے قلب پر مرتسم ہو گئی کہ اٹھتے بیٹھتے یوں کہیں کہ سوتے جاگتے میرے شعوری کیفیات میں اس کا ورد رہتا تھا۔ یہ سلسلہ اس وقت تک چلا جب تک میری بدنصیبی میٹرک کرنے کے بعد ہپناٹزم کی صورت میں میری زندگی میں داخل ہوئی، تب تک وہ کیفیت ہو گئی تھی کہ جہاں جانے کا خیال ہوتا تھا تھوڑی دیر کے بعد میں اپنے آپ کو وہیں پاتا۔ لیکن یہ ہمیشہ نہیں ہوتا تھا بلکہ کبھی کبھی ہوتا تھا کہ کہیں جانا ہوتا تھا تو گھر سے نکلتا اور ایک ثانیہ تک اندھیرا سا محسوس ہوتا اور پھر اپنے آپ کو وہاں پاتا۔ جو کہ میری مطلوبہ جگہ ہوتی تھی۔

وائے افسوس کہ میں شعوری اور لاشعوری کیفیات کے بارے میں پڑھ پڑھ کر اپنے ذہن کو خراب کر بیٹھا۔ اور میں نہیں سمجھا کہ طی الارض تو قدرت کی ایسی عظیم عنایت اور اس کا ایسا وہب ہے جس کا کوئی نعم البدل نہیں۔ میرے مادی علم نے مجھے اندھا کر کے مجھے سوچنے پر مجبور کیا کہ میرے حواس معطل ہو جاتے ہیں۔ میرا اپنا انقطاع میرا اپنا تعطل مجھے

زندگی بھر کے لئے تڑپاتا رہے گا یہ میں نے کبھی سپنے میں بھی نہ سوچا تھا۔ ہاں! میں نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ میں اپنے پاؤں پر خود کلہاڑی مار رہا ہوں اور اب گو کہ قویٰ میں پہلی سی قوت باقی نہیں رہی لیکن اگر ہے بھی تو وہ معصوم زبان اب میں کہاں سے لاؤں جو دنیاوی مروتوں اور آداب سے نابلد صرف یادِ خدا پر مشتمل تھی اب میں فطرت کی وہ آزادی کہاں سے لاؤں اب تو خاندان کے بوجھ نے ہی کندھوں کو تھکا دیا ہے۔ اور مادی مسائل جب ذمہ داری اور بوجھ برداری کی صورت میں گلے میں آن پڑے ہیں۔ اب تو اتنی ہمت بھی نہیں کہ بن باس کیا جا سکے۔ حالانکہ بن باس عنایات الٰہی سے مشروط نہیں مگر اپنی کوتاہیوں کی پاداش تو ہے۔

میرے نانا حضرت فقیر عبدالرحیم ولی کامل نے جن کو ہم نے ایسا قائم اللیل دیکھا کہ ہم نے ان کی جائے نماز کے پاؤں کے مقام اور مقام سجدہ کو کبھی جائے نماز کا حصہ نہیں دیکھا بلکہ زمین کا حصہ دیکھا۔ میری والدہ ماجدہ سے فرمایا کہ بیٹی میں تمہارے بیٹے میں ایسی علامتیں دیکھ رہا ہوں کہ وہ چٹیل میدانوں میں ایسا گھنا شجر بنے گا جس کی چھاؤں میں بہت سے تھکے ہوئے مسافر بیٹھ کر راحت لیں گے۔ مگر میرے حضرت! میرے مربی! میرے دادھیال کے خاندان میں علم کی ضیاء پھیلانے والے! میں اپنے آپ میں بے حد کمی پاتا ہوں میں شب زندہ دار سہی لیکن نہ قائم اللیل ہوں نہ صائم النہار نہ صائم الدہر کاش کہ میری عبادت میرا زہد آپ کی طرح ہو۔ کاش کہ میری نظر بھی اتنی تیز ہو کہ جتنی آپ کی نظر کو سالوں کے فاصلے کو آن واحد میں طے کرتے دیکھتے تھے۔

کچھ حسرتیں کچھ امیدیں ایسی ہوتی ہیں جن کا پرتوِ ڈھونڈنا بہت ہی مشکل ہوتا ہے۔ بس یونہی ذرا سی غیر رسمی سطور قلم زد ہو گئیں جو کہ شاید آپ کے کام کی نہ ہوں۔ ہم لوٹتے ہیں اپنے مقصد کی طرف۔

مکاشفاتِ اسرار کے نام سے جس کتاب ہٰذا کا آپ مطالعہ کرنے جا رہے ہیں اس کو ہی درحقیقت مکاشفاتِ فقیر ہونا چاہیے تھا۔ لیکن ہم نے سوچا کہ زندگی کے دوران ہمیں جتنے بھی اعمال ملے جو انتہائی اہمیت کے حامل رہے۔ ان میں ایسے بھی تھے جن کو ہم اپنے معمول میں لائے اور ایسے بھی جو متقدمین کی تحاریر سے ہمیں ملے اور ہم نے توفیقِ الٰہی سے ان کی نوک پلک درست کی اور ایسے بھی اعمال جو ہمیں عصرِ حاضرہ کے کامل حضرات سے ملے جن میں سے اکثر اس سرائے فانی سے مکانِ جاوداں کی طرف کوچ کر گئے یا پھر ایسے اسرار کے حامل اعمال جن کو دیکھ کر اور جن کی اثر پذیری کے عجائبات دیکھ کر آدمی عش عش کر اٹھے۔ ان کو زندگی بخشنے کے لئے ہم نے کاغذ پر محفوظ کرنے کا قصد کیا ہے، اور وہ مکاشفاتِ فقیر کی صورت میں آپکے سامنے لایا جائے گا۔

اس کتاب میں وہ مضامین جو تاریخ اسلام سے متعلق تھے اور جو ''تذکرۃ الاشخاص والاماکن فی القرآن'' کے نام سے لکھے گئے تھے وہ شامل نہیں کیے گئے۔ محض اس وجہ سے کہ چونکہ وہ موضوع ایسا طویل ترین تھا کہ اس کے لئے ایک پوری کتاب کی ضرورت تھی اور اس کتاب کو گو کہ کمپوز کرایا جا چکا ہے لیکن ابھی وہ نظرِ ثانی کے مرحلے سے نہیں گذری۔ دراصل زندگی واقعی بہت مختصر ہے اور کام جو کہ تحقیق کا بھی حامل ہو، اس کے لئے تو ایک اچھا خاص وقت چاہیے۔ ادھر ہم ہیں کہ بس جیسے تیسے کر کے زندگی کے ساتھ ڈھلتے جاتے ہیں کہ اب تو زندگی کا نصف النہار ڈھل بھی چکا اور شفق کے سائے پھیلے جاتے ہیں۔ خدا کرے کہ ہمیں اتنا وقت ملے کہ ہم اپنی تمام تر حاصلات کے عرق کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی امت تک پوری ایمانداری اور خلوص کے ساتھ پیش کر سکیں۔ اور کچھ احباب کا اصرار بھی اور ان کا مجھ گنہگار کے بارے میں حسنِ ظن بھی کہ میں ان تمام تر مخفی علوم کی شاخوں پر وہ کتابیں لکھوں

جو کہ عہد ساز ہوں اور جن کو بنیاد بنا کر آنے والی نسلیں مزید اس بے کراں دنیا کے نئے نئے گوشوں کو دریافت کر سکیں، ہم نے صدقِ دل سے اس بات کی حامی بھر لی ہے اب آگے اگر خدائے عزّ وجل کی منشاء ہے کہ یہ امانت میری تحاریر میں خوش اسلوبی سے اہلِ دنیا تک منتقل ہو سکتی ہے تو میں بحضورِ دل لبیک کہتا ہوں۔

علم کی راہ درحقیقت ہے بڑی کٹھن اور ہم جیسے دنیا دار آدمی کے لئے اس پر چلنا اور بھی مشکل اور بات صندل ہو گئی کہ صندل سردرد کے لئے مفید سہی مگر صندل کو گھسنا بھی ایک دردِ سر ہے۔ اور میں جس پیشے سے متعلق ہوں اس میں رہ کر بھی سالہا سال تک علم کے نشیب و فراز کے متعلق جستجو کرنا اور دن تو دن ہے ہی رات کو بھی دن بنا کر اس میں کام کرنا درحقیقت قدرت کا ہی کرم ہے۔ اور اس کا ہی اعجاز ہے۔

روحانی علوم میں، ہم لوگ کوئی معاونت کرنے کے لئے تیار نہیں اس وجہ سے روحانی علوم اپنی اقدار کھو رہے ہیں ہم لوگ کھیل تماشوں کے لئے وقت تو نکال لیتے ہیں مگر علوم کے لئے ہمارے پاس وقت نہیں اور مزے کی بات ہماری حکومت کا رویہ بھی ہے کہ کھلاڑیوں کے لئے تو ان کے پاس مراعات ہیں، اہلِ علم کے لئے نہیں۔ ان دشوار گذار حالات میں اہلِ علم کے لئے یقیناً آزمائش اور امتحان کی گھڑیاں ہیں علم تو علم ہے کوئی کھیل تماشا نہیں کہ اگر اس عصر کی حکومت اس کی پشت پناہی نہیں کرے گی اور اس دور کے مخیّر حضرات اس سلسلے میں اپنے قدم آگے نہیں بڑھائیں گے تو علم ختم ہو جائے گا۔ نہیں! علم کا اپنا اسلوب ہے۔ وہ پھر بھی جیتا رہے گا اور بڑھتا رہے گا لیکن بڑی دشوار گذاریوں کے ساتھ اور بہت سست روی کے ساتھ۔ ہم ان سطور میں اہلِ فکر کے لئے کچھ سوالیہ نشان چھوڑ رہے ہیں اور اربابِ اختیار کو اہلِ علم کے بابت اپنے نظریے پر نظرِ ثانی ڈالنے کی دعوت

دیتے ہیں۔

"کچھ کتاب کے بارے میں" اور "کچھ اپنے بارے میں" میں عموماً خصوصاً اس طرح نہیں لکھا جاتا کہ جس طرح آپ "کچھ کتاب کے بارے میں" پڑھ رہے ہیں لیکن ہم نے وہ رواج وہ رسم وہ طور وہ طریقہ روا نہیں رکھا محض اس وجہ سے کہ "صاحب کتاب اور کتاب کے قاری" کے مابین ایک ہم آہنگی ہو اور یہ حقیقت ہے کہ جب خیال کو بیان ہی نہیں کیا جائے گا تو ہم آہنگی کیسے پیدا ہوگی۔

اخیر میں ایک بات کہ مروجہ طریقوں سے بالکل ہٹ کر اس کتاب کی ٹائپ کو گھٹایا گیا ہے تا کہ کم صفحات میں اور کم قیمت میں اہل علم تک علم پہنچایا جا سکے۔ اگر اس کتاب سے آپ نے ذرہ برابر بھی علم سیکھ لیا تو بھی راقم کے لئے یہ باعثِ خوشی ہوگا کیونکہ راقم کے نزدیک اس سے زیادہ افسوس ناک کوئی بات نہیں کہ پوری کتاب بھی پڑھ چکنے کے بعد آدمی کو کوئی گُر کی ایک بات بھی سمجھ میں نہ آ سکے۔

میری دعا ہے کہ اللہ بزرگ و برتر آپکو علم سے بہرہ ور کرے اور آپکے ادراک سے حجاب اٹھادے تا کہ اس ایک مشعل سے ان گنت مشعلیں جل سکیں اور ظلمات کی تاریکیوں کو اپنی ضیا سے منور کر سکیں۔

والسلام

عائلی نقشبندی

www.mukashifat.com

ابتدائیہ

زبانیں الفاظ سے بنتی ہیں اور الفاظ حروف سے، یوں سمجھیں کہ زبان اگر کلیات ہے تو حرف جزئیات ہیں۔ اس لئے کسی بھی زبان کی بنیادی اکائی Primary Unit حرف ہوتا ہے تبھی تو افلاطون نے کہا تھا کہ اگر حرف نہ ہوتا تو پروردگار نہ پہچانا جاتا۔

افلاطون کے اس قول میں کتنی نہ عجیب حکمت پوشیدہ ہے جو انسان کو اپنے رب کی معرفت دلاتی ہے۔

اب ہم اس حکمت بالغہ کی شرح کرتے ہیں جس سے پروردگار عالم نے ہم کو مطلع فرمایا۔

کائنات کا پہلا حرف "ا" الف ہے۔ اور ذاتِ خداوندی نے جب عالم رنگ و بُو کو تخلیق فرمایا تو انسان کی اصل یعنی ارواح کو جب مخاطب فرمایا تو پہلا حرف "ا" الف ارشاد فرمایا۔ یعنی:

اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ (کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں)

آپ نے ملاحظہ فرما لیا کہ اس کائنات میں السنہء انسانیہ میں اس ترتیب سے حروف کی ادائیگی پہلے پہل کی گئی۔

ا۔ل۔س۔ت۔ب۔ر۔ب۔ک۔م : ۹ حروف

یعنی گنتی بھی اس میں آ جاتی ہے۔ اس لئے کہ گنتی بھی ایک سے لیکر نو تک ہی ہوتی ہے۔ اور اس ایک سے لیکر نو تک کے اعداد کے بعد جتنا بھی بڑا عدد ہوتا ہے وہ ان ہی اعداد کے اجزائے ترکیبی پر مشتمل ہوتا ہے۔

جولانیٔ طبع اس بات کی متقاضی ہے کہ آپ کو اس سلسلے میں ہم مزید معرفت سے بھی آگاہ کر دیں۔ کیونکہ زندگی فانی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے کلمات کی شرح سے جتنا ہم واقف ہیں وہ من وعن بتا دیں، بجائے اس کے کہ ہم اس کو سینے میں لیتے ہوئے اس سرائے فانی سے کوچ کر جائیں۔

تو سنیے:

الف سے کلمہ شروع ہوا اور میم تک ختم ہو گیا۔ میرے خیال میں آپ کو اب سمجھ آ ہی گئی ہوگی کہ اس کلمہ میں حروف کس حقیقت کو ظاہر کرتے ہیں۔ دامنِ عشق سنبھالیں کہ الف اللہ سے بات شروع ہوتی ہے اور میم محمد ﷺ تک بات ختم ہو جاتی ہے، شاید عشقِ محمدی ﷺ کی وہی لہر تھی جو عاشق کی زبان سے تڑپ کر باہر نکلی کہ:

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

اور بات یہاں تک پہنچ کر ختم نہیں ہوتی۔ ابھی عالمِ حیرت کے اور بھی پردے وا ہو جاتے ہیں۔ ابھی اور بھی حجابات رفع ہوتے ہیں۔ دیکھیے اللہ پاک نے فرمایا۔ الست بربکم، تو ہم نے دیکھا کہ یہ کلمہ نو حروف سے بنا ہے۔

ال س ت ب ر ب ک م۔ مگر ایک بات شاید آپ نے نوٹ نہیں کی وہ یہ کہ اس کلمہ میں، ایک حرف ہے جو مکرر (Repeat) ہوا ہے اور وہ حرف ہے ''ب'' اب اس ''ب'' کے تکرار کی کیا حکمت ہے۔

دیکھیے کہ کلمے کو حروف سے ہی بننا ہے اور حروف کی تکرار بھی ایک لازمی امر ہے۔
پھر بھی جب ہم غور کرتے ہیں تو ہمیں ایک عظیم اسرار سے آگاہی ہوتی ہے۔ وہ یہ کہ جب ارواح کو تخلیق کے بعد شعور عطا کیا گیا تو ان کو ''ب'' کی تکرار سے بتایا گیا کہ میرے اس حکم یا

اس جملہ کا تمہارے پاس کیا جواب ہونا چاہیے۔ اور آپ کو حیرت ہوگی کہ انسان نے جواب دیا کہ ''بلیٰ'' یعنی ہاں۔

ملاحظہ فرمائیے کہ ارواح نے جو پہلا حرف ادا کیا وہ ''ب'' تھا اور جملہ حروف یہ تھے ''ب۔ل۔ی''۔

یعنی اللہ نے جب الست بربکم کہا تو ارواح نے کہا ''بلیٰ''۔

اب یہاں پر ایک بات آتی ہے وہ یہ کہ ارواح کو علم کل نہیں تھا۔

ملاحظہ کیجیے: وعلم آدم الاسماء کلھا (اور ہم نے آدم کو تمام اسماء کا علم دیا) کیسے دیا یہ اس کی ہی حکمت بالغہ ہے اور ہم اسرار میں سے مختصراً جتنا ہمیں علم ہوا وہ بتاتے ہیں اور وہ بھی حروف کے حوالے سے۔

اب خدا اور ارواح کے مکالمے کی تاریخی داستان جس کا راوی خود خدا ہے۔

دیکھیے اپنے اور عالم ارواح کے بابت کیا فرماتا ہے۔

الست بربکم قالو بلیٰ

اب ہم نے اوپر جتنی بھی شرح کی اس میں درمیانی لفظ ''قالوا'' نہیں ہے۔ اب دیکھیے ق ال و کا ''ق'' اس قادر مطلق کی قدرت کی انتہا کو ظاہر کرتا ہے کہ اس نے ارواح کو قدرت بخشی اور قوت گویائی عطا کی۔ اور ''قاف القدرۃ'' ہے۔ اور یہی قدرت یہاں پا کر انہوں نے کہا ''بلیٰ''۔ نیز یہ بھی دیکھیے کہ قالوا کا زبان عربی میں مادہ ''ق ول'' ہے۔

اب آپ دیکھیے کہ ارواح نے جو لفظ ادا کیا وہ تین حروف پر مشتمل ہے یعنی ب ل ی: ۳ حروف۔

اب دیکھیے اللہ پاک کے حروف کی کتنی تعداد تھی۔ پھر سے دیکھ لیجیے:

ال س ت ب ر ب ک م: ۹ حروف

اور ارواح کے جواب کی:

ب ل ی: ۳ حروف

ارواح کا کلمہ خدا تعالیٰ کے کلمے کا ایک ثلث ہے۔ اور وہ بھی کامل ثلث یعنی وہ ثلث ناقص نہیں ہے۔

اب دوسری نظر سے دیکھیے کہ ارواح کے کلمے کا مضروب فیہ خدا کا کلمہ ہے یعنی ۳x۳=۹۔

اب بتایئے کیا انسان سرِ خداوندی نہیں ہے؟

کیا من عرف نفسہ فقد عرف ربہ۔ انسان کی اللہ سے ایک خاص نسبت کو بیان نہیں کرتی جو باقی تمام مخلوق میں سے کسی کے حصے میں بھی نہیں آئی۔

اب ہم ۳x۳=۹ کی بابت آپ کو آگاہی دیتے ہیں۔ مگر اس سے پہلے ہم چاہتے ہیں کہ آپ کو ب ل ی=۳ کی حقیقت سے آگاہ کر دیں۔ انسان کے تین ادوار ہیں یا یوں سمجھیں کہ انسان تین ایسے ادوار سے گذرتا ہے کہ جس کے ہر دور کا آپس میں ربط ضرور ہے مگر یہ کہ ہر دور کا جداگانہ عالم ہے اور وقت کی ایک مطلق لکیر تینوں عوالم کو ایک دوسرے سے جدا کرتی ہے۔

پہلا دور: جب انسان ارواح میں سے تھا۔

دوسرا دور: جب انسان اس موجودہ ہیئت میں ہے۔

تیسرا دور: جب انسان اخروی زندگی میں ہوگا۔

آپ نے دیکھ لیا کہ تینوں ادوار کا آپس میں ایک ربط ہے ایک تعلق ہے مگر ایک

خطِ فاصل بھی ہے۔ بلکہ یوں کہیں تو انسب ہوگا کہ ایک بعدِ زمانی درمیان میں حائل ہے۔ کیسے؟ ملاحظہ فرمالیجیے:

ارواح: عالم ارواح انسان کا ماضی ہے۔

انسان: بنی آدم ہونا انسان کا حال ہے۔

بعثت: انسان کا مستقبل ہے۔

اب اس کی مختصر مثال دیکھ لیں۔

ان تین ادوار میں دو طرح کی کیفیات ہیں۔

ملاحظہ ہو "ب" کی کلمہ خداوندی میں تکرار۔

"ب" اول اس کے بعد "ب" اخریٰ:

دور اول مرحلہ اول: جب وہ کچھ نہ تھا۔ ولم یکن شیئا۔ (زمانہ ماضی)

دور اول مرحلہ دوم: جب اسے مٹی سے تخلیق کیا گیا: ھو الذی خلقکم من طین۔ (زمانہ ماضی)

دور ثانی مرحلہ اول: انسان پیدا ہو رہا ہے۔ (زمانہ حال)

دور ثانی مرحلہ دوم: انسان مر رہا ہے۔ (زمان حال)

دور ثالث مرحلہ اول: انسان کی بعثت ہوگی۔ (زمانہ مستقبل)

دور ثالث مرحلہ دوم: انسان کی دائمی کیفیت ہوگی چاہے وہ سزا کی ہو یا جزا کی اسی حالت میں اسے ابدی طور پر رہنا ہے۔ (زمانہ مستقبل)

اب ہم پھر آتے ہیں ۳x۳=۹ پر۔

ہم نے اوپر عرض کیا تھا کہ ۹ عدد ۳ عدد کا مضروب فیہ ہے۔ اب مضروب فیہ کیا ہے

یہ بھی ہم حکمت کی بات بتاتے ہیں کہ ایک ایسا عدد جس کو ہم حساب کے زمرے میں لائیں تو پہلے اس کی تخصیص کرلیں پھر اسی عدد کو عددِ اول مان کر اسی عدد کو پھر عدد اخری کے طور پر رکھ کر آپس میں ضرب دیں تو اس عدد اول کی انتہائی قوت نکل آئے گی۔

ارواح x ادوار: حضورِ خداوندی میں باریابی۔

اب دیکھیے خدا تعالیٰ کیا کہتا ہے۔

وَ ان الیٰ ربکم لمنتھی "النجم" تمہاری آخری منزل رب ہے۔

اب لوٹتے ہیں حروف پر۔

اللہ کا پہلا حرف "ا" تھا۔

ارواح کا پہلا حرف "ب" تھا۔

ان دونوں حروف کو اولیت ہے۔

دیکھیے۔ابجد شمسی یا حروف تہجی عربی:

اب ت ث ج ح خ د ذ ر ز س ش ص ض ط ظ ع غ ف ق ک ل م ن و ہ ی۔

ابجد قمری اب ج د ہ و ز ح ط ی ک ل م ن س ف ص ق ر ش ت ث خ ذ ض ظ غ۔

آپ نے دیکھ لیا کہ الف اور ب دونوں میں مشترک ہیں آگے چل کر دونوں کی ترتیب تبدیل ہو جاتی ہے۔

عالمِ ارواح اور حیاتِ انسانی اور حیاتِ اخروی پر آپ کو تمام تر تفاصیل ہماری آئندہ آنے والے کتاب "الست بربکم" میں ملیں گی، ہم نے یہاں ان سطور میں آپ کو جن اسرار سے آگاہی دی وہ دنیا کی کسی بھی کتاب میں آپ کو نہیں ملیں گی یہ وہ مرموز معمے تھے جن کو سمجھنے کا قدرت نے ہمیں وقوف بخشا اور ہم نے ایمانداری کے ساتھ آپ لوگوں تک

منتقل کر دیا۔

سردست ہم اسرار الحروف کا تذکرہ کر رہے ہیں اس لئے ایک اور راز سے بھی آپ کو آگاہ کرنے چلیں۔آپ نے ابجد شمسی دیکھ لیا ملاحظہ کیجئے:

۲۲،۲۳،۲۴،۲۵ کی ترتیب پر موجود حروف۔ک ل م ن۔

اب قمری میں دیکھیں ۱۱،۱۲،۱۳،۱۴ کی ترتیب پر موجود حروف۔ک ل م ن۔

اب دیکھیے کہ ابجد قمری میں حرف ک گیارہواں حرف ہے تو شمسی میں بائیسواں یعنی گیارہ کا عدد لے کر اس میں گیارہ کا سو فیصد عدد ڈالیں گے تو بائیس نکل آئے گا۔اس لئے کہ گیارہ کا سو فیصد گیارہ ہی ہوگا۔

قمری ک+۱۱:	ک شمسی
قمری ل+۱۱:	ل شمسی
قمری م+۱۱:	م شمسی
قمری ن+۱۱:	ن شمسی

اب دیکھیے مزید ایک مزے کی بات وہ ہے: زبان انگریزی۔

ABCDEFGHIJKLMNOPQRSTUVWXYZ

اس میں بھی وہی قدر مشترک قائم ہے یعنی پہلے "A" ہے پھر "B"۔اس کے بعد KLMN اکٹھے ہیں۔یعنی کلمن اور لطف کی بات تو یہ بھی ہے کہ انگریزی کی A,B اور KLMN اور ابجد قمری میں۔اب اور ک ل م ن سو فیصد عدد مراتبی کے لحاظ سے مشترک ہیں۔یہ کلمن مشتق ہے کلام سے اب پھر طویل بحث ہوگی کہ کلام کیا ہے۔سردست اتنا سمجھیں کہ اسرار خداوندی بہر صورت قائم ہیں۔اب اس کو وہ ہی سمجھ سکتا ہے جسے وہ چاہے۔

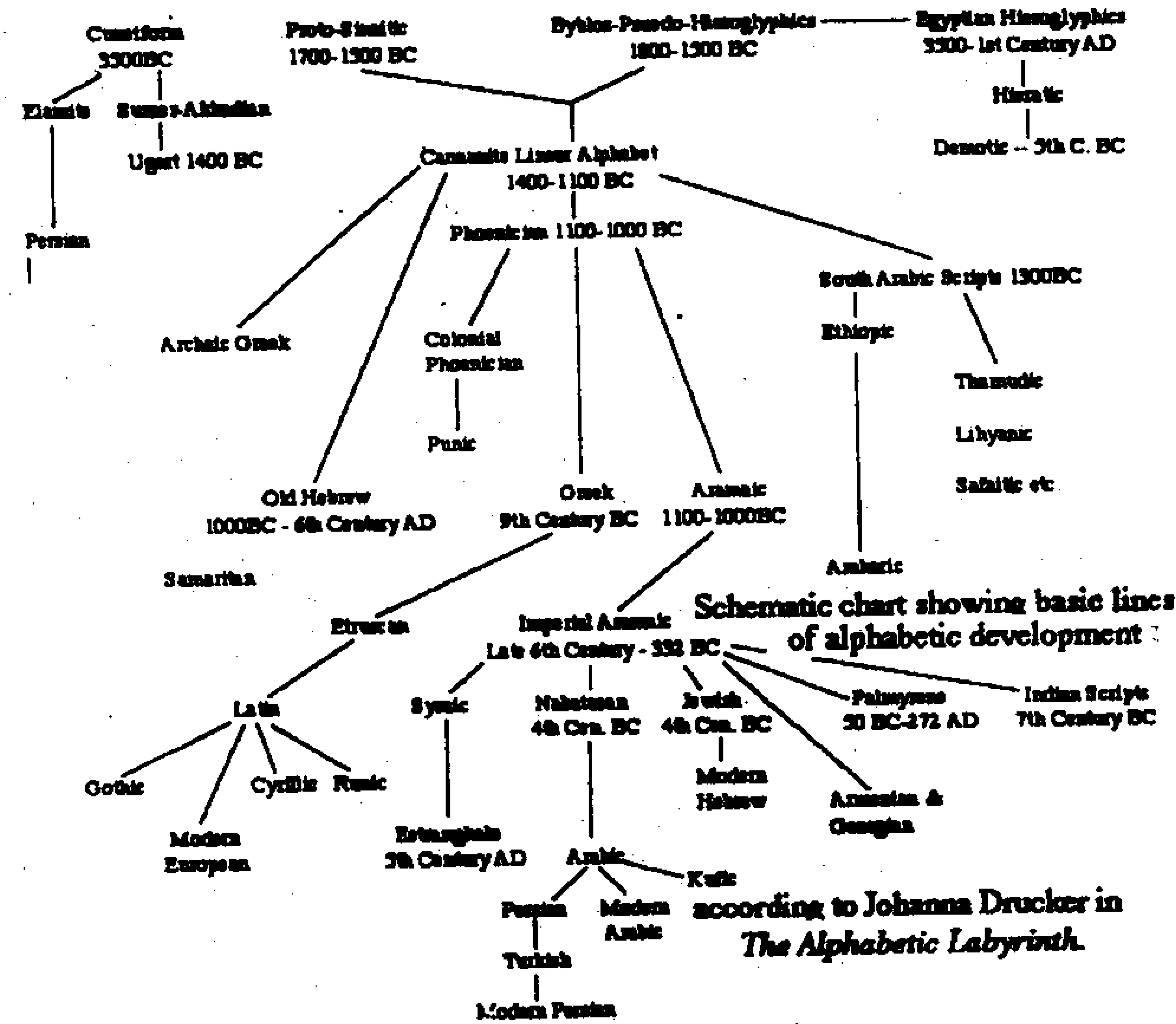
اب چار ایسے اور بھی حروف ہیں جو ابجد اور انگریزی زبان میں ایک ہی ترتیب پر ہیں اور وہ یہ ہیں ق ر ش ت =QRST اور زبان انگریزی کہاں سے آئی، اس متعلق ایک نئ تحقیق اس کتاب کے ایک مضمون کے حاشیے میں آپ کو ملے گی۔ تو بات ہو رہی تھی کہ زبانیں کہاں سے آئیں اور انہوں نے کیا وجود پایا۔

زبانوں کی ابتداء کے بارے میں سائنس کے نظریات۔

محققینِ مغرب کا ماننا ہے کہ دنیا کی قدیم ترین تحریر تصویری ہے جس کا نام انہوں نے ہیروگلف (Hiero Gylph) رکھا۔ ہیروگلف کو آپ یوں سمجھ لیں کہ اگر لاٹھی لکھنا مقصود ہو تو لاٹھی کی شکل بنادی جائے اگر اونٹ لکھنا ہو تو اونٹ کی تصویر جیسا چھوٹا سا خاکہ بنایا جائے۔ یہ طریقۂ تحریر قدیم مصر میں رائج تھا۔ (اس کتاب کے سرورق کے پس منظر میں اصل ہیروگلف تحریر درج ہے، جو مصر کے ایک کتبے سے لی گئی ہے)۔

علمائے مغرب کا خیال تھا کہ انسان نے صدیوں کی ریاضت اور لگاتار تجربات کے بعد ایک زبان ایجاد کی پھر اس زبان کے اظہار کے لئے صدیوں کی تلاش و جستجو کے بعد وسائل اور اوزار تخلیق کیے اور پھر صدیوں کی کوشش کے بعد تصویری زبان کے ذریعے ابلاغ کا قرینہ سیکھا اور پھر صدیوں کی کوششوں کے بعد تصویری زبان رفتہ رفتہ، درجہ بدرجہ تحریر کی صورت میں ڈھلتی گئی اور زمانہ قدیم کی کچھ قوموں نے اپنا ایک رسم الخط ایجاد کیا پھر ان قوموں سے دوسری شاخیں نکلیں اور انہوں نے رسم الخط میں جدت پیدا کی اور اس طرح رسم الخط تبدیل ہوتا رہا، اور یہ تبدیلی آج کے رسم الخط پر جا کے منتج ہوئی۔

ملاحظہ ہو علمائے مغرب کے ماہرین لسانیات کا پیش کردہ نقشہ:



Schematic chart showing basic lines of alphabetic development according to Johanna Drucker in *The Alphabetic Labyrinth.*

کیا ماہرین لسانیات کا نظریہء ابتدا درست ہے؟

زبانوں اور قوموں کے اس شجرہ کو ہم جب دیکھتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس مفروضے پر یقین رکھتے ہیں کہ خالق کائنات نے انسان کو بے زبان پیدا کیا، اور ماسوائے انسانوں کے تمام جانوروں کو شروع سے ہی ایک مخصوص حد تک زبان کی نعمت سے آراستہ کیا جس سے ہر جانور دوسرے جانور کی زبان سمجھ سکتا تھا، مگر انسان کے سلسلے میں اس طرح نہیں تھا۔ انسان جانوروں کا اور مختلف بے ساختہ آوازوں کا محتاج رہا اور محتاجی کی ایک طویل رات جو صدیوں پر مشتمل و محیط تھی۔ آخر کار روشن دنوں میں تبدیل ہوگئی، اور انسان نے تحریر ایجاد کی جو تصویری تھی، پھر آہستہ آہستہ اس میں ارتقاء پیدا ہوا اور مختلف قوموں نے

اپنے لئے ایک تحریر ایجاد کی پھر اس قوم سے دوسری قومیں نکلیں پھر ان کا اپنا ایک رسم الخط تھا اور اس طرح یہ سلسلہ چلتا رہا تا آنکہ آج کا زمانہ آ گیا۔

اس سلسلے میں کیے گئے تاریخ کے اہم تجربات

آپ کو یہ جان کر حیرانگی ہوگی کہ اس سلسلے میں چار بادشاہوں نے دلچسپ تجربات کیے کہ وہ یہ جان لیں کہ انسان کی فطری زبان کیا ہے؟ اس کے لئے انہوں نے نو زائیدہ بچوں کو تنہائی میں رکھ کر ان کی زبان سننے کی کوشش کی۔ کیونکہ ان بادشاہوں کو انسان کی سب سے پہلی یا فطری زبان جاننے کی خواہش تھی۔ اس خواہش کی تکمیل کے لئے انہوں نے نوزائیدہ بچوں کی جنگل میں اس طرح پرورش کرائی کہ ان کے کانوں میں کسی زبان کا کوئی لفظ نہ پڑ سکے، اس قسم کے چار تجربات کیے گئے۔

۱۔ قدیم مصری بادشاہ سیمائی دیکاہوس (Psammidicahos) نے دو بچوں کو جنگل میں پرورش کرایا۔ کچھ سال بعد جب یہ بچے دربار میں پیش کیے گئے تو ان میں سے اک بچے نے صرف ایک لفظ کہا جو بیکوس تھا جو فریجین زبان میں روٹی کو کہتے تھے، تو اس سے یہ نتیجہ نکالا گیا کہ فریجین ہی اصلی زبان ہے، حالانکہ ہوا یہ ہوگا کہ یہ لفظ کسی دن روٹی دینے والے فریجینی خادم کے منہ سے نکل گیا ہوگا۔

۲۔ تیرھویں صدی کی ابتداء میں شاہ فریڈرک دوم نے بھی ایسا ہی ایک تجربہ کیا لیکن یہ بچے گویائی سیکھنے سے قبل ہی مر گئے۔

۳۔ پندرہ سو عیسوی کے لگ بھگ اسکاٹ لینڈ کے بادشاہ جیمس چہارم نے بھی دو بچوں کو نظر بند رکھا۔ آخر میں انہوں نے فیصلہ کیا کہ یہ بہت اچھی عبرانی بولتے تھے۔ (چونکہ وہ کمرے میں نظر بند تھے اس وجہ سے خوراک پہنچانے والوں کی آپس کی گفتگو سے انہوں

نے زبان سیکھ لی ہوگی)۔

۴۔ اکبر بادشاہ نے بھی جنگل میں کچھ بچوں کی پرورش کا اہتمام کیا مگر یہ گونگے ثابت ہوگئے۔

یہ بات انتہائی حیرت انگیز ہے کہ جن بچوں کو بھی جنگل میں چھوڑ دیا گیا وہ جنگل میں پرندوں کی آواز میں سننے کے باوجود اور مختلف بولیاں سننے کے باوجود بھی ان بچوں نے ان آوازوں کے اشتراک یا اختلاط اور آمیزے سے کچھ الفاظ تخلیق کرنے کی کوشش نہیں کی اور وہ گونگے ہی رہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اگر اللہ نے انسان کو بے زبان پیدا کیا ہوتا تو انسان آج تک گونگا ہی رہتا۔ لیکن اس طرح نہیں ہے، تمام تر مخلوقات میں سے اللہ پاک نے انسانوں کو یہ صلاحیت بخشی ہے یا یوں کہیں کہ ان میں ودیعت کی ہوئی ہے کہ وہ معاشرے میں رہ کر اپنی زبان کو تکمیل تک پہنچائے۔ مختصراً یوں سمجھیں کہ یہ صلاحیت ان میں وہبی ہے لیکن زبان سیکھ لینا یا بول لینا کسبی ہے۔

اس سلسلے میں مزید ایک بات بتانا آپ کی دلچسپی میں اضافہ کرے گا کہ مشہور مسلمان، مفکر و فلسفی ابنِ طفیل نے اسی موضوع کے تناظر میں ایک کتاب لکھی تھی جس کا نام تھا ''حی بن یقظان'' جس کا اردو میں بھی ترجمہ ہوا تھا جس کا نام تھا ''جیتا جاگتا'' اس میں انہوں نے ایک ایسے بچے کی ارتقاء کو بیان کیا تھا جسے جنگل میں چھوڑ دیا گیا تھا، جہاں پر وہ پرورش پاتا ہے (اور مختلف تجربات کرتے کرتے جوان ہو جاتا ہے) اور اس بچے سے ایسی محیر العقول تجربات کی قطار منسوب کی کہ آج کا مہذب بچہ بھی باوجود تمام وسائل کے اور پورے ترقی یافتہ معاشرے میں رہ کر بھی ان نتائج تک نہیں پہنچتا۔ جن پر ابن طفیل کا بیان کردہ بچہ پہنچا تھا، حقیقت ابن طفیل کے اس روداد کی محض ایک داستان اور ایک فلسفیانہ

موشگافی سے زائد کچھ بھی نہیں۔

قرآن کیا کہتا ہے؟

قرآن کریم میں آدم علیہ السلام کو نام سکھانے کا ذکر آیا ہے۔

"وعلم آدم الاسماء کلھا"

ترجمہ: "اور ہم نے آدم کو تمام اسماء کا علم دیا"۔

اور پھر جب اللہ تعالیٰ نے آدم کو اسماء سکھا کر پھر ان موسوم شدہ چیزوں کو فرشتوں کو دکھا کر پوچھتے ہیں کہ کیا تم ان چیزوں کے نام بتا سکتے ہو؟ فرشتے اپنی بے علمی کا اعتراف کرتے ہیں کہ اس بارے میں ہمیں کچھ نہیں معلوم۔ پھر آدم علیہ السلام ان فرشتوں کو ان چیزوں کے نام بتا دیتے ہیں۔

حضرت آدم علیہ السلام کے اس واقعے سے اسماء کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے اور یہی اسماء حروف والفاظ کی صورت میں زبان کی تعمیر وتشکیل کرتے ہیں اس لئے حیاتِ انسانی کے آغاز میں ہی ایک مکمل زبان سے آدم وحوا علیہم السلام کو واقف کرا دیا گیا تھا۔

قرآن کریم نے انسان کے بارے میں بیان فرمایا کہ **"لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم"** "ہم نے انسان کو بہترین ہیئت پر پیدا کیا"

اس کے ساتھ یہ بھی **"خلق الانسان علمه البیان (رحمٰن)"** "ہم نے انسان کو پیدا کیا اور اسے بولنا سکھایا"۔

لہٰذا اللہ پاک نے انسانیت کا آغاز زبان و بیان کی اعلیٰ ترین صلاحیتوں کے ساتھ کیا اور یہ ایک الہامی نقطہ نظر ہے اور بالکل درست نقطہ نظر ہے سائنس اس کی تردید نہیں کر سکتی اور اس کی تردید کی کوئی حیثیت بھی نہیں۔ سائنس کو اس طریقے سے رد کرنے پر کچھ

لوگوں کو حیرت ہوگی لیکن اس حیرت کی کوئی وجہ نہیں کہ سائنس کے نظریات آئے دن بدلتے رہے ہیں۔

مثلاً: پہلے سائنسدانوں کا خیال تھا کہ آدم علیہ السلام کی تخلیق اور دنیا کی تخلیق کو ساڑھے سات ہزار سال ہوئے ہیں اور بعض مورخین کی تحقیقات کے مطابق دنیا کی معلوم تاریخ ساڑھے سات ہزار سال کا احاطہ کرتی ہے جبکہ فی الحقیقت دنیا کے آغاز کو کتنی صدیاں گذر چکی ہیں؟ اس کا ادراک ذہنِ انسان کی رسائی سے ماورا ہے۔ ۱۹ ویں صدی تک دنیا کی عمر لاکھوں سال میں بیان کی گئی تھی اور بیسویں صدی میں اس کی عمر کچھ اور بڑھ گئی لیکن تازہ ترین تحقیقات کے مطابق دنیا کی عمر ڈھائی کروڑ سال سے زیادہ ہے۔

سائنس دان ابھی تک اس بات کا فیصلہ نہیں کر سکے کہ کائنات کا آغاز کب ہوا؟ ہر نیا دن کائنات کی عمر کے بارے میں ایک نیا نظریہ پیش کرتا ہے اور عموماً یہ نقطہ نظر کائنات کی عمر میں اضافے کا ہی نقطہ نظر ہے، لیکن عین ممکن ہے کہ کچھ عرصے بعد کائنات کی عمر کم کرنے کا نقطہ نظر قابل قبول ہو جائے لہٰذا سائنس دانوں کے پاس کروڑوں سال پہلے کی معلومات موجود نہیں اور وہ محض قیاسات کی بنیاد پر تحقیق پیش کرتے ہیں، لسانیات کے حوالے سے بھی ان کی تحقیقات محض مفروضات، خواہشات اور قیاسات کا دفتر ہے۔

لامحالہ ہمارے پاس لسانیات کے حوالے سے اہم ترین اور بنیادی ترین ماخذ مذاہب عالم کی کتابیں ہیں جن کو دنیا کے مختلف خطوں میں قرن ہا قرن سے نسل در نسل پڑھا جا رہا ہے اور کوئی محقق ان کتابوں کا انکار نہیں کر سکا۔

مذاہب سے قطع نظر ہم دنیا کی اہم زبانوں کے حروف تہجی کا تحقیقی مطالعہ کرتے ہیں تو وہاں بھی وہی صورت حال نظر آتی ہے کہ ان میں حروف تہجی کی حیرت انگیز مماثلت

پائی جاتی ہے۔ ذیل میں عبرانی، یونانی، حبشی، عربی، انگریزی زبانوں کے حروف تہجی تحریر کیے جارہے ہیں۔

حروف تہجی کی یکسانیت اہم زبانوں میں

	عربی	عبرانی	یونانی	حبشی	انگریزی
١	الف	الف	الفا	اَلف	a
٢	با	بیت	بیتا	بیت	b
٣	جیم	گیمل	گاما	جیمیل	c
٤	دال	ذالت	دیلتا	دینت	d
٥	ھا	ہے	ایپ سی لون	ہونی	e
٦	واؤ	واؤ	واؤ	واوے	f
٧	زا	زین	زیتا	زائی	g
٨	حا	حیت	ایتا	حانوط	h
٩	طا	طیت	تھیتا	طنیط	i
١٠	یا	یود	اَیوتا	یمن	j
١١	کاف	کاف	کاپا	کاف	k
١١	لام	لامد	لامدا	لاوے	l
١٣	میم	میم	مو	مائی	m
١٤	نون	نون	نو	نحاس	n
١٥	سین	سامکھ	سی	ست	o
١٦	عین	عین	اومیکرون	عین	p
١٧	فا	فے	پائی	ایف	q
١٨	صاد	صادے	سان	صادائی	r
١٩	قاف	قوف	کوپاً	قاف	s
٢٠	را	ریش	رہو	ریس	t
٢١	شین	شین	سگما	شانوت	u
٢٢	تا	تاؤ	تاؤ	تاوے	v

اب ایک اور چارٹ آپ حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے یہ عربی، عبرانی، سیریائی اور یونانی زبان کے اصل حروف پر مشتمل ہے، اس میں آپ ملاحظہ کریں

گے کہ عربی کی مروجہ تہجی کہ جس کو ہم عموماً ابجد شمسی کے نام سے موسوم کرتے ہیں، اس کی ترتیب علیحدہ ہے برخلاف زبانوں کے حروف سے جو نسبت قائم کی گئی ہے وہ لکیروں سے واضح کی گئی ہے۔ اس مثالی آٹھ حرفی چارٹ میں ت، ث اور خ کے مماثل حروف نہیں ہیں۔

Arabic		Hebrew		Syriac		Greek	
'alif	ا	'ālep̄	א	'ālap̄	ܐ	alp^{h}a	A
bā'	ب	bēṯ	ב	bēṯ	ܒ	bēta	B
tā'	ت	gimel	ג	gāmal	ܓ	gamma	Γ
ṯā'	ث	dāleṯ	ד	dālaṯ	ܕ	delta	Δ
ǧīm	ج	hē	ה	hē	ܗ	ep^{s}ilon	E
ḥā'	ح	wāw	ו	waw	ܘ	waw'	F
ḫā'	خ	zayin	ז	zayn	ܙ	z^{d}ēta	Z
dāl	د	ḥēṯ	ח	ḥēṯ	ܚ	ēta	H

لیکن جب ہم حروف تہجی کو اس کے عددی فارم میں لے کر آتے ہیں تو ہمیں جو نسبت ملتی ہے وہ سو فیصدی مماثلت رکھتی دکھائی دیتی ہے۔ اس کے بعد آپ سمجھ سکیں گے کہ ابجدی قمری کی ترتیب ہی درحقیقت اعداد کی اولیٰ صورت ہے اور باقی صورتیں جتنی بھی ابا جد کی اقسام کی ہیں وہ درحقیقت اسی اساس پر قائم کی گئی ہیں ملاحظہ کیجئے۔ ابجدی ترتیب جو کہ عدی ترتیب ہے اور مثال وہی سابقہ چارٹ ہے۔

یہ نقشہ آئندہ صفحے پر درج ہے۔

Arabic		Hebrew		Syriac		Greek		Value
'alif	ا	'ālep̄	א	'ālap̄	ܐ	alp^{h}a	A	1
bā'	ب	bēṯ	ב	bēṯ	ܒ	bēta	B	2
ǧīm	ج	gimel	ג	gāmal	ܓ	gamma	Γ	3
dāl	د	dāleṯ	ד	dālaṯ	ܕ	delta	Δ	4
hā'	ہ	hē	ה	hē	ܗ	ep^{s}ilon	E	5
wāw	و	wāw	ו	waw	ܘ	waw'	F	6
zāy	ز	zayin	ז	zayn	ܙ	z^{d}ēta	Z	7
ḥā'	ح	ḥēṯ	ח	ḥēṯ	ܚ	ēta	H	8

ابجد کا ایک تاریخی ماڈل:

پہلی عربی تہجی کی تحریر جو ۵۱۲ عیسوی میں (۱۱۲ قبل ہجری) لکھی گئی تھی وہ شام کے زبد علاقے سے دریافت ہوئی ہے اور یہ بائیس حروف پر مشتمل ہے۔ یہاں پر ہم آرامی زبان، نبطی زبان اور شامی زبان کے اصل حروف کے ساتھ ان کی مماثلت دیکھیں گے جبکہ آخر میں انگریزی زبان کے حروف کے ساتھ عربی حروف کی مطابق دی گئی ہے۔

1	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
2	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
3	ا	ب	ج	د	ہ	و	ز	ح	ط	ی	ك	ل	م
4	ܐ	ܒ	ܓ	ܕ	ܗ	ܘ	ܙ	ܚ	ܛ	ܝ	ܟ	ܠ	ܡ
5	'	b	g	d	h	w	z	ḥ	ṭ	y	k	l	m

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ں	س	ع	ف	ص	ق	ر	س	ٮ
ܢ	ܣ	ܥ	ܦ	ܨ	ܩ	ܪ	ܫ	ܬ
n	s	'	p/f	ṣ	q	r	š	t

(۱) آرامی (۲) نبطی (۳) عربی (۴) سیریائی (۵) انگریزی۔

اس چارٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ آرامی زبان نے کس طرح نبطی اور سیریائی زبان کی صورت اختیار کی اور پھر نبطی سے عربی تہجی بنی۔

یہاں پر ایک بات کی وضاحت کرنا ہم انسب سمجھتے ہیں کہ ہم جو سمجھتے ہیں کہ عبری سے عبرانی زبان بنی پھر عبرانی سے عربی تو اس سے مراد الفاظ ہیں نہ کہ حروف مثال کے طور پر عبرانی کی جاسمین عربی میں یاسمین ہوئی یا عبرانی کے بیت اور عربی کے بیت میں کوئی فرق نہیں ماسوائے اس کے کہ بیت عربی میں ٹھیک اسی طرح لکھا جاتا ہے جس طرح آپ پڑھ رہیں جبکہ ادائیگی اور معنوی لحاظ سے عربی کے مطابق ہوگی۔ تو اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ چونکہ عبرانی اور عربی کا محل وقوع ساتھ ساتھ ہے اس وجہ سے ان کے بیشتر الفاظ معنوی اور ادائیگی کے لحاظ سے مشترک ہیں لیکن تجنیس خطی میں البتہ فرق موجود ہے۔

تو ہم بتا رہے تھے کہ عربی کی الفابیٹ (تہجی) درحقیقت نبطی کی تہجی سے ماخوذ ہے۔

یہ نبطی کون ہیں اس کی یہاں پر تفصیل دی جا رہی ہے۔

۶۰۰ سے کے ۵۰۰ قبل مسیح تک شمالی سامی (North-Semetic) قبائل ہجرت کر کے پیٹرا (Petra) کے علاقے میں اپنی بادشاہت کی جہاں پر آج یمن واقع ہے۔ یہ لوگ جن کو ہم نبطیوں کی نام سے جانتے ہیں (وہ نبط قبیلے سے تعلق رکھتے تھے اسی بناء پر قبیلے کے نام کے پیچھے اب ان کی قوم کا نام ہے) وہ عربی ہی کے انداز میں بولتے تھے۔

دوسری صدی عیسوی میں نبطی تہجی (الفابیٹ) کی تحریر ریکارڈ کی گئی ہے۔ جو آرامی زبان میں تھی (آرامی زبان ان دنوں مواصلات اور تجارت میں عام استعمال ہوتی تھی) لیکن اس کا انداز کافی حد تک عربی سے ملتا جلتا تھا۔ نبطی جو بولتے تھے وہ لکھتے نہیں

تھے، بلکہ وہ آرامی میں لکھتے تھے۔ یہاں تک کہ ان کی تحریر دو حصوں میں تقسیم ہوگئی، ایک مونو مینٹل نبطی (یاد دلانی والی) اور دوسری وہ جو (Papyrus) پر لکھتے تھے اور ان کی یہ لکھے جانے والی زبان ان کے یاد دلانے والی زبان سے متاثر ہوئی (ان کی زبان جو لکھی جاتی تھی وہ حروف ملا کر لکھی جاتی تھی) اور آہستہ آہستہ عربی کی صورت اختیار کرگئی۔

اسلام سے پہلے کی عربی کے نقوش:

عربی زبان اسلام سے پہلے کے دور Pre Islamic Era کی تحاریر سے متاثر ہوئی، جو کہ اس کے اطراف میں رائج تھیں جن کی مثال آپ یہاں ملاحظہ کریں گے۔

شمال میں ثمودی (Thamudic) لحیانی (Lihyanic) اور سفطائی (Safaitic) زبانیں رائج تھیں۔

جنوب میں صابئی (Sabaen) اور ہمیاری (Himyaritic) وغیرہ زبانیں رائج تھیں اور ان کا عربی پر مستند اثر مانا جاتا ہے۔ نبطی تحریر جو آرامی سے ڈھل کر بنی اور پھر عربی کی صورت اختیار کرگئی اور بالخصوص شامی طرز تحریر سے زیادہ متاثر ہوئی اس وقت تک حروف پر نقاط نہیں ہوتے تھے بلکہ خالی اور صامت ہوتے تھے۔ جیسا کہ آپ عربی، آرامی، نبطی اور شامی زبانوں والے نقشے میں آپ ملاحظہ کرچکے ہیں۔ نیز یہ بھی کہ نبطیوں نے ان کو ملا کر لکھنے کا رواج پیدا کیا۔

(نبطی قوم اور پیٹرا کے بارے میں کچھ اور بھی تفاصیل ہیں جو کہ مولانا ابوالکلام آزادؒ کی کتاب ''اصحابِ کہف اور یاجوج ماجوج'' میں درج ہیں، اگر مزید جاننا ضروری ہو تو آپ وہاں ملاحظہ فرما سکتے ہیں)

عربی زبان کے نئے حروف:

عربوں نے بھی کچھ حروف ایجاد کیے اور وہ ہیں:

ث، خ، ذ، ض، ظ، غ۔

یہ چھ کے چھ حروف عربوں کی خالص ایجاد ہیں، لیکن آپ ملاحظہ فرمالیں گے کہ یہ چھ کے چھ حروف اسی شامی حروف تہجی سے ماخوذ ہیں فرق ہے تو صرف اتنا کہ ان میں نقاط کی تبدیلی کی گئی ہے۔

عربی زبان جن ارتقائی مدارج سے گذری ان سے آپ کو روشناس کرایا گیا ہے، اور کوشش اس تفہیم میں یہ رکھی گئی ہے کہ آپ حضرات کو پتہ چلے کہ زبانیں کس طرح کسی مخصوص ڈھانچے میں ڈھلتی ہیں، اور امید ہے کہ آپ اس ''ابتدائیہ'' کو پڑھنے کے بعد بلکہ یوں کہیں کہ بغور پڑھنے کے بعد آپ احسن طریقے سے سمجھ گئے ہوں گے۔

حروف کی ترتیب ابجدی درحقیقت دنیا کی تمام الفابیٹوں (Alphabets) میں مشترک ہے اور ابجد قمری کی ترتیب درحقیقت یونیورسل کوڈ (Universal Code) پر مشتمل ہے اور زیر نظر کتاب کی اسی ترتیب کے حسابات پر اور فلسفہ پر اساس قائم کی گئی ہے۔ ہماری دعا ہے کہ آپ ان عظیم تحقیقات سے نہ صرف خود استفادہ کریں بلکہ ہر طالب علم تک منتقل بھی کردیں کہ ان کا بھی ہم پر استحقاق ہے۔

وما علینا الا البلاغ المبین۔

عائلی نقشبندی
www.mukashifat.com

حصہ اول

مضامین حضرت ناشاد

حقیقتِ سحر مع ردِ سحر

ابتدائے آفرینش سے ہی وقتاً فوقتاً خوارق العادات انسان پیدا ہوتے آئے ہیں۔ اور وہ ہمیشہ ان نادیدہ قوتوں سے استفادہ کرتے آئے جو کہ فطرت نے ان میں ودیعت کی ہوئی تھیں۔ اور وہ آدمی اسی طاقت کے بل بوتے پر کسی دوسرے کو شفا بخشتے یا بیمار کردیتے، تو ان کے ایسے کام کردکھانے سے قدیم زمانے کے انسانوں کے ناپختہ ذہنوں میں ایک ہی بات آئی، وہ یہ کہ ان کرشماتی کام دکھانے والوں کے ساتھ آسمانی قوتیں ہیں اور وہ بھی عوام الناس کی سادہ لوحی کا فائدہ اٹھا کر اور اپنی قوت کا سہارا لے کر خود کو عام انسانوں سے ممتاز سمجھنے لگے۔

انسان جو ازل سے فطرت کے ظہور کو سمجھنے کے لیے کوشاں تھے۔ ان کو ان واقعات پر سوچنے اور فکر کرنے کے لیے جیسے ایک مواد سا مل گیا۔ یوں انہوں نے لاتعداد دیوی، دیوتاؤں کی تخلیق کی، جن میں پتھر کے خود ساختہ بُت بھی تھے اور عام انسان بھی تھے، جن کے کلام کو ماورائی کلام کا درجہ دیا گیا، ایک طرح سے جادو کے فلسفے کی ابتدا اسی وقت سے ہی ہوگئی تھی۔

زمانہ عدم سے لے کر تخلیق کائنات تک ہر چیز مثبت دھارے میں چل رہی تھی لیکن جب تخلیقِ آدم ہوئی تو اس مثبت (رحمانی) قوت کے مدِ مقابل منفی (شیطانی) قوت ہوگئی لیکن فقط عالم انسانی کے لئے (ان منفی قوتوں کا مظاہر کائنات پر کسی قسم کا بھی اثر نہیں ہے)۔ یوں خلق خدا دونوں قوتوں کے دھارے پہ بہنے لگی۔

دونوں قوتوں میں خاص فرق یہ تھا کہ جو خالص رحمانی یا خیر کی قوتیں تھیں وہ

حاصل کرنا بہت ہی کٹھن تھیں۔ شیطانی یا شر کی قوتیں حاصل کرنے میں بہت آسان تھیں۔ رحمانی قوتوں والے برگزیدہ بندے اور پیغمبر کہلائے۔ شیطانی قوتوں (استدراج) والے دیوتاؤں کے محبوب اور اوتار مانے گئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح تشریح سے مضمون طول پکڑ رہا ہے۔ لیکن ان ابتدائی باتوں اور حقائق کا اظہار کرنا بے حد ضروری تھا، اس وجہ سے مختصر ذکر کیا گیا۔ اب آتے ہیں اصل موضوع پر۔

قارئین کرام! جاننا چاہیئے کہ جادو کا فلسفہ تو بہت قدیم ہے لیکن باقاعدہ علمی و عملی طور پر مکمل سحر پانچ ہزار برس قبل مسیح میں بابل سے شروع ہوا، جبکہ ہاروت و ماروت کا زمین پر شکل و فطرت انسانی میں نزول ہوا۔ انہوں نے ہی لوگوں کو سحر کی وہ تعلیم دی جس میں چند الفاظ کی مخصوص بندش سے شیطانی قوتوں سے استمداد لی جاتی اور حسب منشا حالات وقوع پذیر ہوتے۔ اور زمانہ قدیم کے انسانوں نے شدت سے اس علم پر توجہ دی۔

جادو یا سحر وہ علم ہے جس کے ذریعے سے افعال اور اعمال خوارقِ عادات بغیر امدادِ الٰہی کے ظہور میں آسکتے ہیں۔ چونکہ سحر کے خفیہ اسباب، عالم میں کئی اقسام کے ہیں۔ اس لئے جادو کی بھی کئی قسمیں ہوئیں۔ خفیہ اسباب یا تو روحانیات کی تاثیر سے یا جسمانیات اور روحانیات کی مشتملہ قوت کی تاثیر سے، یا جسمانیات کی مطلق تاثیر سے، کبھی کواکب و افلاک کی روحانیات پر قبضہ پانے سے۔ کبھی روحانیاتِ عناصر پر، کبھی روحانیاتِ جن و شیطان و نفوس مفارقہ بنی آدم پر تصرف حاصل کرنے سے افعالِ عجیبہ کا اظہار ہوتا ہے۔

سحر کی حقیقت کے ضمن میں یہ جدید تحقیق ہے، جسے علمائے مشارقہ و مغاربہ نے بڑے ہی غور و خوض سے مرتب کیا ہے۔

علم السحر کو مجموعی طور پر دو حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

نمبر۱۔ چند الفاظ کی مخصوص بندش سے حالات میں تصرف پیدا کرنا۔

نمبر۲۔ نباتات کی مخصوص اجزائے ترکیبی سے حالات پر تصرف پیدا کرنا۔

نمبر۱۔ یہ جادو دو طرائق پر ہوتا ہے۔

(الف) خواتیم، طلاسم اور عزائم لکھنے سے۔

(ب) جو عورتیں کرتی ہیں۔

نمبر۲۔ نباتات کی مدد سے۔

چونکہ یہ طے شدہ ہے کہ ماورائی قوتوں سے کام لینا ہر کس و ناکس کی بات نہیں۔ جب علم طب کے معجزہ نما اثرات عام ہوئے تو بندگانِ خدا نے ان سے مدد لے کر اپنی فطری کمزوریوں پر قابو پالیا۔ اور جادو کا یہ حصہ ریمیا کہلایا۔ مسلمانوں میں جب علمی تحقیق کا زمانہ آیا تو انہوں نے (فلاحت النبطیہ) جو نباتات و جادو پر مشتمل تھی۔ اس کا صرف نباتات کی پیدائش و اجزاء و فوائد وغیرہ کا ترجمہ کیا اور جادو کا حصہ شرعاً ممنوع ہونے کے باعث ضائع کر دیا۔ ہر دو حصوں میں اصل فرق یہ ہے کہ متذکرۃ الصدر کے اثرات دیرپا ہوتے ہیں جبکہ ان کا واحد علاج اعمال قرآنی ہیں، جو کہ سحر کی ہمیشہ کے لئے بیخ کنی کر رہے ہیں، جبکہ متذکرۃ الآخر سے تھوڑے وقت کے لئے جی بہلانے کے سامان مہیا کیے جاتے ہیں، ساتھ میں عقل کے افلاطون حضرات نے شعبدہ بازی کے اس علم سے بھی خیر و شر کے پہلو نکالے۔ تاہم اس کے اثرات تھوڑی بہت تدبیر سے ٹل جاتے ہیں۔

جادو کے موضوع پر جو بھی کتابیں مسلمان فاتحین کو ملیں انہوں نے انہیں نسیاً منسیاً کر کے رکھ دیا۔ اور وہ ہی کتابیں باقی رہیں جو ان کی دسترس سے باہر رہیں، اور قرائن سے پتہ چلتا ہے کہ ان کو جو کتابیں ہاتھ لگیں تھیں ان میں سے بھی بعض کا متن چوری چھپے اور سینے

سینے ابھی تک جاری ہے،ان میں بالخصوص وہ کتابیں شامل ہیں جو علم ریمیا پر مشتمل ہیں۔چونکہ عموماً ریمیا کے علم میں عبارات سحر اور عزائم کا دخل نہیں ہوتا اس وجہ سے یہ کتب تقریباً محفوظ رہیں، جو آج تک کسی نہ کسی صورت میں تواتر سے چلی آ رہی ہیں۔

اب بھی بہت سے لوگ ایسے بھی ہیں جو ذرا سی رنجش کی بناء پر سحر سے ڈسوائے گئے ہیں، جن کے ہنستے بستے گھر اُجڑ گئے ہیں۔جن کے جی دنیا سے اچاٹ ہو گئے ہیں۔

آپ کی خدمت میں، جو زیرِ نظر مضمون ہے، وہ انہی سحری اثرات کو بالکل باطل کرنے کے لئے ہے، جو حضرت انسان کو اپنی لامتناہی گردشوں اور مصائب و آلام میں پھنسائے ہوئے ہیں۔میری کوشش وارادہ پہلے پہل تو یہی تھا کہ آپ کی خدمت میں وہ سحری اعمال مع ردِ سحر بیان کئے جائیں۔بعد میں سحری اعمال کی سیف برہنہ کا سوچ کر خیال ترک کیا کہ اس سے شر وفتنہ پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔اور یہ اعمال میں تو برائے معلومات پیش کر دیتا۔اگر کسی نااہل کے ہاتھ لگ جاتے تو مقصد تحریر فنا ہو جاتا اور خلق خدا جو پہلے ہی نالاں ہے، وہ اور پریشان ہوتی اور وہ بھی ناحق۔اسی لئے سحری اعمال پیش کر دینے سے معذور ہوں۔

پاکستان بھر میں عاملوں کی کوئی کمی نہیں۔یقیناً ان کی عملیاتی پرواز مجھ سے کہیں بلند ہوگی۔مگر پھر بھی میرے جیسے کچھ صاحب ضرور ہوں گے جو اس سے فائدہ اٹھا کر خلق خدا کی خدمت کریں گے۔

سحر کے ناپاک اثرات تو بہت ہیں تاہم وہ عمومی اثرات جو آج کل بالکل مروّج ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

ا۔کسی شخص کو ایک جگہ قرار نہ آئے۔یا کوئی عورت ماری ماری پھرے اور اسے کئی

بار طلاق مل چکی ہو۔

۲۔عورت کے خوبصورت ہونے کے باوجود کوئی شخص اسے نکاح میں لانے کا قصد نہ کرے۔

۳۔کسی کی عقل سلب کی گئی ہو۔

۴۔شوہر بیوی سے نفرت کرنے لگے۔

۵۔بیوی شوہر سے نفرت کرنے لگے اور دشمن محسوس کرے۔

۶۔کسی کے بچے زندہ نہ رہیں۔

۷۔عورت مرد کے نیچے فراش نہ ہو۔

۸۔مرد عورت پر قادر نہ رہے۔

۹۔عورت مرد سے کھنچی کھنچی رہے۔

۱۰۔عورت اپنے مرد سے ہمبستری کرنے سے بھاگے۔

۱۱۔عورت اور مرد دونوں کی صحبت بے کیف ہو۔

۱۲۔کسی کی صورت بدل گئی ہو۔

۱۳۔ماہانہ حیض آنے کے باوجود عورت اولاد پیدا کرنے کے قابل نہ رہے۔

۱۴۔گھر کے افراد میں نااتفاقی ہو۔

۱۵۔کوئی لوگوں کی نظر سے گر جائے، اور عہدے سے اُتر جائے۔

۱۶۔عورت کو نکاح میں لانے کا پیغام دے کر ناراض ہو جائیں۔

۱۷۔کسی سبب سے مال واسباب میں استحکام نہ ہو اور وہ فنا ہو جاتا ہو۔

۱۸۔چوپایا مال کثرت سے مرجائے۔

۱۹۔ کسی کے گھر پہ وبا نازل ہو۔

۲۰۔ کسی کو بوتہ ڈال دیا گیا ہو۔ جس سے وہ علیل رہتا ہو۔

یہ تو تھے جادو کے مروجہ اقسام اب فرداً فرداً ہر ایک سحری عمل کا ردّ (توڑ) انشاء اللہ آئندہ قسط میں پیش کر دیا جائے گا۔

فلکیات بابت ستمبر ۱۹۹۱ء

ردّ سحر

جاننا چاہیئے کہ قرآنی اعمال میں بہت بڑی قوتیں پوشیدہ ہیں، یہ اعمال صرف ردِّ سحر ہی نہیں بلکہ رجعت عملیات میں بھی کام آتے ہیں۔ ساتھ ہی عام حالات میں بھی جبکہ مذکورہ صورت حال ہو میں نے انہیں بے حد مؤثر پایا ہے یہ اعمال آپ ہر جگہ آزمائیں بفضلِ خدا، آپ کلام خداوندی کو بے حد مؤثر پائیں گے۔

اب ردِّ سحر کے عملیات پیشِ خدمت ہیں۔ آپ انہیں تیار کر کے خلق خدا کی پریشانیوں کا ازالہ کریں۔

۱۔ روکنے کے لئے

کوئی عورت ماری ماری پھرتی رہے اور جہاں جہاں یہ شادی کرے وہاں سے اسے طلاق ملے اور اسے خود بھی کسی ایک جگہ سکون نہ آئے۔ یا کوئی ایسا شخص ہو جو سدا نقل مکانی کرتا رہا ہو اور اسی تبدیلیِ مقامات میں اپنی عافیت سمجھتا ہو۔ یا حالات سے بے حد دل برداشتہ ہو یا کسی کی طبیعت میں سیمابی پن پیدا ہو، اور وہ خواہ مخواہ اِدھر اُدھر بلا کسی خاص وجہ گھومتا پھرتا رہے۔ تو اس عمل سے طبیعت میں ٹھہراؤ پن وسکون پیدا ہو جائے گا۔

یہ لکھنے میں مجھے کوئی عار نہیں کہ میرا بھی چند برس ہوئے، اچانک کچھ ایسا ہی حال پیدا ہو گیا کہ کام کے مرحلے تو رہ جانے لگے ذہن میں ہر دم ایک تغیر سا برپا رہتا کہ بس جونہی کوئی خیال پیدا ہوتا فوراً اسی کے دھارے میں بہہ جاتا، ہر دم تحرک میں رہنے سے روزانہ اوراد.. ں بھی فرق آنے لگا۔ تب میں نے اسی قرآنی عمل کا انتخاب کیا۔ اور یہ کلام خداوندی کا اعجاز ہی ہے کہ پھر پہلے جیسا ٹھہراؤ پیدا ہو گیا۔ یہ پہلا عمل ان مبتدیوں و عاملوں کی

خدمت میں بھی ایک تحفہ ہے، جن کے ساتھ خدانخواستہ ایسے حالات ہوں، کہ کسی بھی کام میں دل نہ لگے، یا کسی بھی عمل کے لئے طبیعت میں استحکامت قائم نہ رہتی ہو۔

وَ مثلاً کلمۃُ... سے ... فی السّمآء تک۔(پارہ۱۳،رکوع۱۶،آیت۲۴)

یہ آیت مبارکہ جمعہ یا پیر کے دن سورہ اخلاص، سورہ قریش اور معوذتین کے ہمراہ لکھ کر عرق گلاب سے دھو کر پی جائے۔ ساتھ میں انہی سورتوں کے نقوش ذوالکتابت زعفران سے لکھ کر بطریقہ تعویذ پہنیں اور ذیل کے نقوش لکھ کران سے غسل کریں۔

چال نقوش

۱	۱۴	۱۱	۸
۱۲	۷	۲	۱۳
۶	۹	۱۶	۳
۱۵	۴	۵	۱۰

۷۸۶

۲۰۳	۲۸۴۲	۲۲۳۳	۶۱۲۴
۳۴۳۳۶	۱۴۲۱	۴۰۶	۲۶۳۹
۱۲۱۸	۱۸۲۷	۳۲۴۸	۶۰۹
۳۰۴۵	۸۱۶	۱۰۱۵	۲۰۳۰

۷۸۶

۳۱۹	۴۴۶۶	۳۵۰۹	۲۵۵۲
۳۸۲۸	۲۲۳۳	۶۳۸	۴۱۴۷
۱۹۱۴	۲۸۷۱	۵۱۰۴	۹۵۷
۴۷۸۵	۱۲۷۶	۱۵۹۵	۳۱۹۰

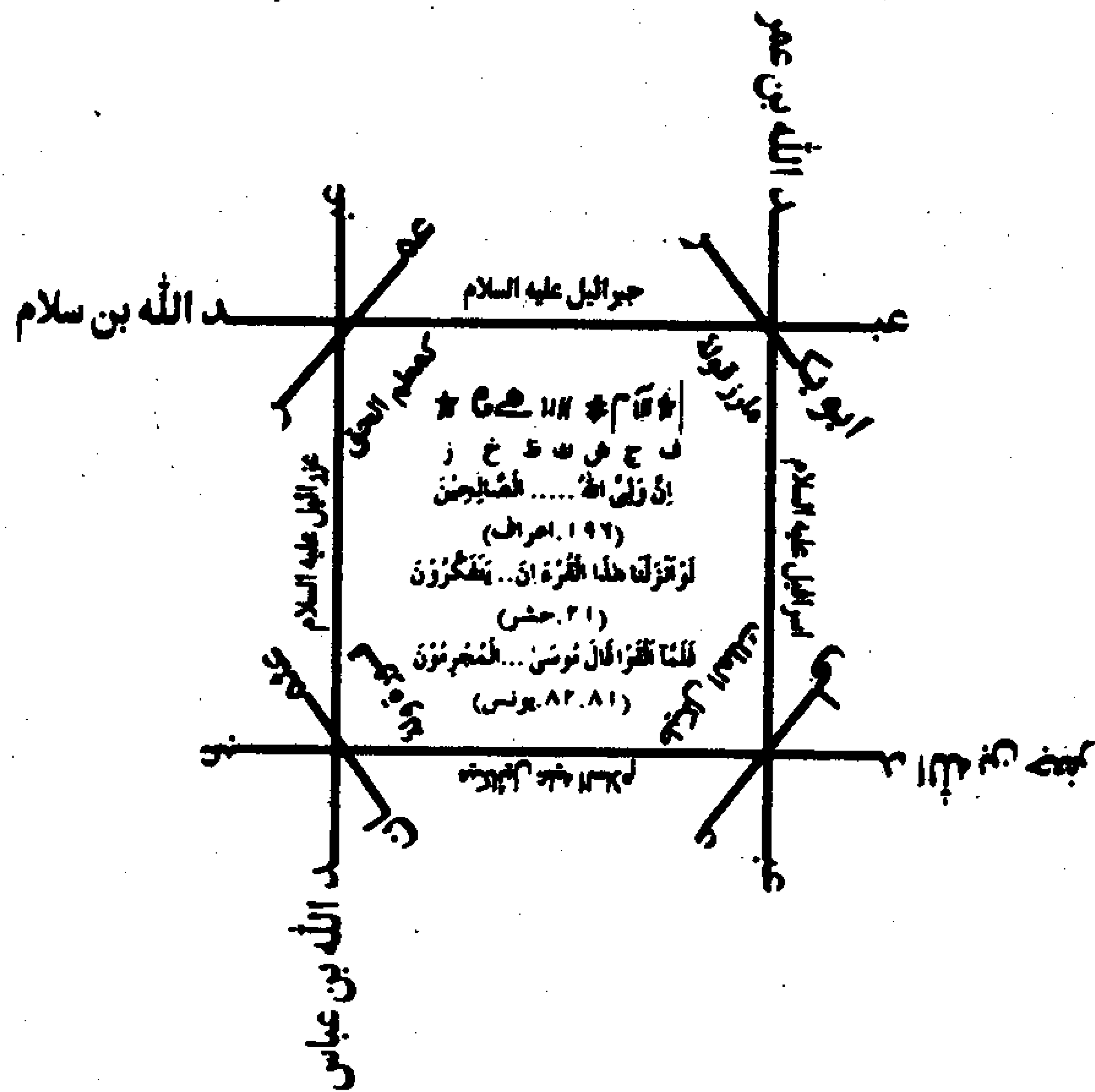
۷۸۶

۱۰۸	۱۵۱۴	۱۱۸۸	۸۶۴
۱۲۹۶	۷۵۶	۲۱۶	۱۴۰۴
۶۴۸	۹۷۲	۱۲۲۸	۳۲۴
۱۶۲۰	۴۳۲	۵۴۰	۱۰۸۰

۲. نکاح کے لئے

بعض عورتیں اگر چہ بہت خوبصورت اور سلیقہ مند بھی ہوتی ہیں پھر بھی انہیں کوئی

نکاح میں لانے کا قصد نہیں کرتا۔ ایسی غرض مند عورت کے لئے عامل کو چاہیے کہ سورہ حشر لکھے اور جمعہ کے دن جبکہ امام مسجد منبر پہ ہو۔ تو وہ عورت غسل کرے اور یہ سورہ دھو کر پیئے۔ ساتھ میں یہ حجاب گلے میں لٹکائے۔ اس عورت کے لئے پیغام آ جائے گا۔ اور وہ عورت لوگوں کی آنکھوں میں دلہن کی طرح پیاری ہو جائے گی۔



فائدہ: یہ حجاب مال، دوکان اور گھر میں رکھنے سے چوری سے بھی امان میں رکھتا ہے۔

۳. عقل سلب شدہ کے لئے

اچھے بھلے آدمی کی عقل اچانک سلب ہو جاتی ہو۔ اور وہ آدمی ہمیشہ بہکی بہکی باتیں

کرتا ہے۔ بات کرے تو بیٹھی ہوئی اور پھٹی ہوئی آواز میں۔ ابھی پانی پینے کے احتیاط اور اصول بیان کرے تو اگلے ہی لمحے کائنات کے بنائے جانے پہ اعتراض کرنے لگے تو یہ بھی سحر کی ایک شدید نوعیت ہے۔

اسی سلسلے کے کیسوں میں عرصہ ہوا ایک افسر کی بیوی بھی لائی گئی جس میں مندرجہ بالا تمام علامات تھیں بلکہ اس سے بھی کچھ زیادہ۔ میں نے جب اپنے طور پر چھان بین کی، تو مجھے اس کے گھر میں سے سحر کا کوہِ ہمالیہ ملا۔ ایک لحظہ کے لیے میں خود بھی حیران ہوگیا کہ آیا خلقِ خدا کے پاس اتنا بھی وقت ہوتا ہے کہ وہ کسی اپنے ہی جیسے انسان کی بربادیوں کے سامان مہیا کریں۔ بعد میں مَیں نے یہی عمل اس عورت پر کیا، خدا کے فضل وکرم سے وہ عورت بالکل ٹھیک ہوگئی اور اس کا دماغ پھر سے سالم ہوگیا۔

میرا ان چند ایک واقعات کا تذکرہ کرنا اپنی عاملیت کا رعب جھاڑنا نہیں ہے، بلکہ مجھے اپنی کم علمی کا پُرزور الفاظ میں اعتراف ہے، لکھنے کا مقصد صرف یہی ہے کہ یہ سب وہ اعمال ہیں جو عموماً وخصوصاً میرے تجربات میں رہتے آئے ہیں۔ اور ان عملیات میں نام کا دخل نہیں بلکہ کام کا دخل ہے۔

عقل سلب کے مریض کے لئے یہ آیت مبارکہ پڑھی جائے۔ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ ☆ (۲۴۔ابراھیم) اس کے ساتھ اسماءِ قمر (لیاخیم، لیاغو، لیافور، لیارث، لیاروغ، لیاروش، لیاشلش) اور اسماء رؤس اربعہ (مارز، کمطم، قسورۃ، طیکل) اس پر بلا تعداد معینہ پڑھے جائیں، اس وقت تک جب تک کہ وہ ہوش میں آجائے۔ پھر مندرجہ بالا آیت مبارکہ مع اسماءِ قمر ورؤس اربعہ اور سورۃ ''عادیات'' کے لکھ کر مریض کے گلے میں تعویذ بنا کر

ڈالا جائے۔ بعد میں ''سورہ رحمٰن'' چینی کے برتن میں لکھ کر پانی سے دھو کر اس پانی میں عرق لہسن وروغن کنجد ملا کر مریض کے سر میں مالش کرائی جائے۔ بحکم خدا تعالیٰ سات روز میں مکمل فائدہ ہو جائے گا۔ بعد میں اگر تھوڑی بھی علامات باقی رہیں تو اسی تیل کی مالش مسلسل جاری رکھنی چاہیے۔ جب تک وہ حادثہ خود سے دُور نہ ہو جائے اور عقل مکمل طور پر واپس ہو جائے۔

۴۔ بیوی سے شوہر نفرت کرنے لگے

کسی عورت کو انتقاماً بذریعہ سحر اپنے مرد سے جدا کر دیا گیا ہو۔ یا بعض فاحشہ عورتیں مرد کو قید کر لیتی ہیں اور مرد اپنی بیوی سے متنفر ہو جاتا ہے۔ تو ایسے حالات میں ذیل کا عمل نہایت مفید پایا گیا ہے۔

یہ دو آیتیں قَالَ مُوسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ ☆ وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ☆ (۸۱.۸۲.یونس) اور عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ عَادَيْتُمْ مِّنْهُمْ مَّوَدَّةً وَاللّٰهُ قَدِيْرٌ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ☆ (۷.ممتحنہ) مرد کو پینے کے لئے دی جائیں اور اس مربع کو لکھ کر اس کے گرد اسی طرح آیتیں لکھیں جس طرح درج ہیں پھر ''عود'' کا بخور دے کر عورت کو گلے میں پہننے کے لئے دیا جائے۔ انشاء اللہ وہ عورت پھر سے شوہر کی نظروں میں محبوب ہو جائے گی۔

نقش اگلے صفحے پر درج ہے۔

فَاَمَّا رَاَيۡنَهٗ

۴۰	۱	۵۰	[illegible]
۵۰	۷۰	[illegible]	[illegible]
۷۰	۵۰	۱	۴۰
۱	۴۰	۷۰	۵۰

۵. شوہر سے بیوی نفرت کرنے لگے

اسماءِ قمر جن کا عمل نمبر تین کے ضمن میں ذکر ہو چکا ہے۔ سات چھوہاروں یا سات عدد انجیروں پہ لکھ کر مرد کو کھلائے جائیں اور مرد کو "سورہ یوسف" عرق گلاب و زعفران سے لکھ کر دی جائے تا کہ وہ اپنے گلے میں پہنے۔ اس عمل کے کرنے سے مرد میں ایک انجانی سی کشش اور فطرتی وجاہت میں بے حد جاذبیت پیدا ہوگی۔ جس سے عورت بے تحاشا اپنے مرد کو پسند اور پیار کرنے لگے گی۔

٦. کسی کے بچے زندہ نہ رہیں

"سورہ واقعہ"، چھ آیات شفا جو آپ کو عملیات کی کسی مبسوط کتاب میں مل جائیں گی (اب یہ آیات اس کتاب کے آخری باب "مفتاح الاستخراج کے فصل پنجم" میں مل جائیں گی) اور ننانوے اسماء الحسنیٰ کسی سفید کاغذ پر زعفران سے لکھ کر عورت کے گلے میں وہ تعویذ باندھ دیں (کاغذ کو حتی الامکان چھوٹا لپیٹ کر پہنائیں)۔ اور بطلان جادو کی آیت
قَالَ مُوسٰى مَا جِئۡتُمۡ بِهِ السِّحۡرُ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبۡطِلُهٗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصۡلِحُ عَمَلَ

الۡمُفۡسِدِيۡنَ ☆ وَيُحِقُّ اللّٰهُ الۡحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوۡ كَرِهَ الۡمُجۡرِمُوۡنَ ☆ (۸۱.۸۲.یونس) سات چینی کی پلیٹوں میں لکھ کر دیں۔ ہر روز طلوع آفتاب سے قبل ایک پلیٹ دھو کر وہ عورت سات دن تک نہار منہ پیئے، اور یہی بطلان جادو کی آیہ ۷۰ مرتبہ اس عورت پر دم کی جائے۔

خدا کے فضل و کرم سے معمولہ کی اولاد سالہا سال زندہ رہے گی۔ وہ عورتیں جن کے حمل اسقاط ہو جاتے ہوں یا ان کی اولاد مر جاتی ہو، ان کے لئے ایک نعمت ہے۔ گو ان اعمال کے بنانے میں تکلیف تو ضرور محسوس ہوگی لیکن عظیم فائدے اور سالہا سال کی مامتا کی ویران گود کو مدِ نظر رکھ کر، اگر کیے جائیں تو چند گھنٹوں کی تکلیف کوئی بڑا مسئلہ نہیں جو کسی محروم مراد کی جھولی گوہر مراد سے بھر جائے۔

۷. بیوی شوہر سے کھنچی کھنچی رہے

"سورہ یوسف" لکھو اور سات مرتبہ یہ آیت فَلَمَّا رَاَيۡنَهٗۤ اَكۡبَرۡنَهٗ وَقَطَّعۡنَ اَيۡدِيَهُنَّ وَقُلۡنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا اِنۡ هٰذَاۤ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيۡمٌ ☆ (۳۱.یوسف) لکھ کر اس عورت کے سر سے باندھو۔ عورت بالکل تابعدار ہو جائے گی۔ اور راغب ہوگی۔ ساتھ میں کسی شیرینی پر آیت وَمِنۡ كُلِّ شَىۡءٍ خَلَقۡنَا زَوۡجَيۡنِ لَعَلَّكُمۡ تَذَكَّرُوۡنَ ☆ (۴۹.ذاریات) دم کر کے کھلائی جائے۔ یقیناً اپنے شوہر کے سوا نہ رہ سکے گی۔

ماہنامہ فلکیات بابت اکتوبر ۱۹۹۱ء

ردِّ سحر

۱۱۔ کسی کی صورت بدل گئی ہو

صورت بدل جانے سے یہ مراد ہرگز نہیں کہ کسی چوپائے یا پرندے جیسی شکل ہوجائے، بلکہ یہ ہے کہ اچانک ہی کسی کی صورت پہ پھٹکار سی برسنے لگے اور چہرہ سیاہ پڑجائے، آنکھیں بالکل سفید ہوجائیں، الغرضیکہ جس کے چہرے کو دیکھتے ہی زباں پہ بے اختیار استغفراللہ آجائے اور وہ آدمی بسلسلہ روحانی علاج آجائے تو ذیل کا عمل تیار کیا جائے۔

''سورہ اعلیٰ'' پارہ (۳۰) دس مرتبہ اس کے سر پہ دم کی جائے اور اسی سورہ کی سات پلیٹیں لکھی جائیں، بخور عود اور جاوتری کا روشن رکھیں۔ عشبہ، شہد اور عرق گلاب ملا کر ایک پلیٹ دھوکر نہار منہ پی جائے۔ ہفتہ عشرہ میں مکمل فائدہ ہوجائے گا۔ بالفرض کچھ کمی رہ بھی گئی ہو تو ۲۱ دن مسلسل پلیٹیں پی جائیں۔ وہ مسحور شخص پہلے سے زیادہ خوبصورت ہوجائے گا۔ اس کا بدن صحیح اور جسم کے رگ و ریشے مطہر ہوجائیں گے۔

۱۲۔ سلب اولاد کے لئے

یہ بھی سحر کی ایک شدید نوعیت ہے۔ مختصراً اس عمل کی توضیح ہم اس طرح کرتے ہیں کہ ماہواری آنے کے باوجود کوئی عورت اولاد پیدا کرنے سے قاصر رہ جائے تو وہ بانجھ تو نہیں کہلائی جاسکتی۔ بانجھ تو درحقیقت وہ ہوتی ہے جیسے حیض بالکل نہ آئے۔ اس سحری عمل کا ردّ پیش خدمت ہے۔

''سورہ جمعہ'' کسی برتن میں لکھ کر پانی سے دھوکر مریضہ کو پندرھویں قمری تاریخ پلائی جائے اور بہترین قسم کی کھجور (ٹھیڑی کی کھجور دستیاب ہوجائے تو بہت اچھا) کے سات

دانے لے کر ہر ایک پر ان اسماء باری تعالیٰ میں سے ایک ایک اسم لکھو۔

''اللہ۔ الوہاب۔ الرزاق۔ الفتاح۔ الخالق۔ المصور۔ البدیع۔'' اور ہر روز ایک کھجور نہار منہ کھائے۔ پس چالیس دن بھی نہ گزر پائیں گے تو حمل ان اسموں کی برکت سے بطن میں قرار پائے گا۔ پھر ''سورہ مُلک'' معہ آیت بطلان جادو عرق گلاب و زعفران سے کاغذ پر لکھ کر عورت کو باندھی جائے بحکم خدا وہ عورت ضرور حاملہ ہوجائے گی۔

۱۳۔ گھر کے افراد میں نا اتفاقی ہو

ایک ہی گھر کے اہل خانہ کا ایک دوسرے سے خداواسطے کا بیر رکھنا۔ بچوں کا بڑوں کے فرمان سے باہر جانا۔ غرضیکہ خانہ جنگی کی صورت حال عروج پر ہو۔ تو یہ عمل آپس میں صلح کروانے کے لئے بے نظیر ہے۔ ''سورہء نسآء'' لکھ کر سائل/سائلہ کو دیں تاکہ اسے دھوکر کھانے پینے کی چیزوں میں ملا کر ان افراد کو پلائے، عمل کے پانی کا ایک قطرہ بھی جس کے پیٹ میں پہنچے گا وہ اپنے گھر والوں سے صلح رکھے گا۔ اس کے بعد آیۃ بطلان جادو قال موسیٰ آخر تک لکھ کر اس گھر کی چوکھٹ کے اوپر کی طرف دیوار میں رکھو۔ آپس میں سارے اہل خانہ شیروشکر ہوجائیں گے۔

۱۴۔ کوئی عہدہ سے اُتر جائے اور لوگوں کی نظروں میں حقیر ہوجائے

گردش ایام کا کوڑا ہو یا سحر کے ناپاک اثرات، بدخواہوں کے مذموم عزائم ہوں یا رجعت عملیات۔ جس وجہ سے بھی یہ صورت حال پیش ہو تو اس عمل قرآنی کا اعجاز دیکھیں۔

اِلَیۡهِ یَصۡعَدُ الۡکَلِمُ الطَّیِّبُ وَالۡعَمَلُ الصَّالِحُ یَرۡفَعُهٗ ☆

(۱۰۔ فاطر) ساتھ میں ''آیۃ الکرسی'' اور بطلان جادو کی آیۃ لکھ کر اس شخص کو باندھنے کے لئے دیں۔ اس شخص کی ہمت بندھ جائے گی اور انشاء اللہ اپنا کھویا ہوا مقام ضرور پائے گا۔

۱۵۔ عورت کو نکاح میں لانے کا پیغام دے کر ناراض ہو جائیں

بعض مخالفین جب اپنی مطلوبہ لڑکی کا رشتہ لینے سے محروم رہ جاتے ہیں تو وہ بدلہ لینے کی ٹھان لیتے ہیں اور سحری اعمال کرواتے ہیں تاکہ "ہم نے نہ چکھا تو پیالہ توڑ دیں گے"۔ کے مصداق کوئی دوسرا بھی اس جگہ رشتہ طے نہ کر سکے۔ اور نتیجتاً جو بھی رشتہ لے کر آئے اور بدگمان ہو کر جائے۔ ایسی غیر محسوس رکاوٹیں پیدا ہوتی رہیں تو نتیجہ اختلاف رائے کی صورت میں نکلتا ہے اور لڑکی بے چاری بس سپنے ہی دیکھتی رہ جاتی ہے۔ اس سلسلے میں یہ عمل نہایت مفید پایا گیا ہے۔

اس لڑکی پر اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ ☆ (۱۲۲۔انعام) اور ساتھ میں "سورہ الکوثر" سات مرتبہ دم کر دیں پھر "سورہ الم نشرح" لکھ کر اس عورت کے نام معہ والدہ کو لکھیں اور یہ عبارت زیادہ کریں۔ يَا جَمَاعَةَ الرِّجَالِ سَلَبَتْ عُقُوْلَكُمْ فِلَانَةُ (نام عورت مع والدہ) كَسَلْبِ الثَّمْرَةِ مِنْ شَجَرَتِهَا وَالْحَبَّةَ مِنْ اَكْمَامِهَا وَالزَّهْرَةِ مِنْ هَيَاكِلِهٖ وَاَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مُحَبَّةً وَعَطْفًا حَنَانًا وَّتَخَيُّلًا وَّعِشْقًا وَّتَخْيِيْلًا لَاطَاقَةَ لَكُمْ بِالْجُلُوْسِ وَلَا بِالْعُقُوْدِ حَتّٰى يَتَزَوَّجَهَا اَحَدٌ مِّنْكُمْ وَاَبْطَلَتْ تَعْطِيْلَهَا وَ وَان تَزْوِيْجُهَا يَا اَهْلِ عَانِيَةَ حَرِّكُوْا الْاَرْوَاحَ الرُّوْحَانِيَةَ السَّاكِنَةَ فِيْ قُلُوْبِ الْاَجْنَبِيْنَ ہ فَيَنْظُرُوْا اِلٰى فَلَانَة (نام عورت مع والدہ) فَيُبْصِرُوْنَهَا فِيْ اَعْيُنِهِمْ كَالشَّمْسِ الْمُنِيْرَةِ اَوْ كَنَظْرِ زُلَيْخَا لِيُوْسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامِ قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ ☆ وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ☆ (۸۱۔۸۲۔یونس) عطارد کی ساعت میں لکھیں۔ جس کی ساعت میں وہ

عورت غسل کر کے یہ تعویذ الم نشرح و عبارت والا پہن لے۔ سات دن بھی پورے نہ ہوں گے تو اس عورت کا نکاح ہو جائے گا۔

راقم الحروف آپ کی خدمت میں عرض پرواز ہے کہ تلاش علم کے دوران ایک باکمال بزرگ شخصیت نے، جن کی عمر ایک سو پانچ برس تھی، مجھے بلا کر چند اعمال بطور خاص بخشش کیے اور اپنی ساری ریاضت اس حقیر پُرتقصیر کے نامزد کی۔ اور نو (۹) دن بعد اجل کا جام پی کر ابدی نیند سو گئے۔ انہوں نے مجھے جو کچھ بھی دیا، میری اپنی اوقات سے کچھ زیادہ ہی تھا۔ ان میں "سورہ ناس" کا عمل بھی تھا۔ جس کا میں نے پہلا تجربہ ایک جاننے والے کے اسی قسم کے کیس پر کیا۔ رشتوں کی تلاش بسیار کے باوجود کوئی بھی رشتہ ایسا نہیں آتا جو اس لڑکی کو اپنانے پر آمادہ ہوتا۔ میں نے "سورہ ناس" کا ذوالکتابت نقش لکھ کر نیچے لڑکی کا نام معہ والدہ اور مقصد لکھا۔ اس کے والدین کو کہا کہ، اس نقش کو معطر کر کے قرآن پاک کی "سورہ نساء" میں رکھیں۔ اور تاکید کی کہ بوقت تہجد دو رکعت نفل برائے قضائے حاجت پڑھ کر نقش ہاتھ میں لے کر خشوع و خضوع کے ساتھ دعا کریں۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔

قدرت خدا کی صبح سویرے جہاں سے وہم و گمان تک نہ تھا رشتہ آیا بات پکی ہو گئی۔ شام کو وہ خوشی خوشی مٹھائی اور ہار لے کر آن پہنچا۔ اسی سورہ مبارکہ سے میں نے بارہا مختلف نوع کے کام لیے۔ یہ کبھی نہ سوچا کہ مطلوبہ مقاصد سے سورہ مطابق رکھتی ہے یا نہیں۔ بس اول و آخر یہی خیال رہا کہ جو بھی ہے کلام خداوندی ہے اور موجودات میں سے ہر چیز پر حاوی ہے۔ اور میں قرآن پاک کی طاقت کے لامتناہی اثرات کے متعلق اپنے لاریب تیقن کی وجہ سے تمام مقاصد میں کامیاب بھی رہا۔

سردار عالم جنتری بابت ۱۹۹۲ء ع

ردِّ سحر

۱۷۔ کسی سبب سے مال و اسباب میں استحکام نہ ہو

کوئی زمانہ ایسا ہوتا تھا کہ ایک آدمی کماتا تھا دس آدمی بیٹھ کر اس ایک آدمی کی کمائی کھاتے تھے۔ اور آج کا تو ایسا عجیب زمانہ ہے کہ دس کماتے ہیں تو بھی ایک کو نہیں کھلا سکتے، اس پر مستزاد یہ کہ اگر کوڑی کوڑی کو محتاج کرنے کے لیے کسی اپنے کی مہربانیاں شامل ہوں، تو اس انپوری کی آگ کو اور ہوا لگ جاتی ہے۔ اس طرح کے مال و اسباب کے عدم استحکام کی صورت میں یہ عمل بہت مفید ثابت ہوا ہے۔

وَذَاالنُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِى الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ☆ (۸۷۔الانبیاء) کسی پاکیزہ برتن میں لکھ کر متاثرین کو دھو کر پلائیں۔ بطلان جادو کی آیہ مبارک قال موسیٰ الخ۔ کا نقش بنا کر جائے وقوع پر آویزاں کردیں اور یہ آیت مروجہ شرائط تعویذ کے ساتھ لکھ کر پینے کے لئے دی جائے۔

اَللّٰهُ الَّذِىْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَّكُمْ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِىَ فِى الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهَارَ☆ وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَآئِبَيْنِ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ☆ وَءَ اتَاكُمْ مِّنْ كُلِّ مَاسَاَلْتُمُوْهُ. ☆ (۳۲.۳۳.۳۴.ابراھیم) خدا کے فضل و کرم سے عدم استحکام کی شکایت ختم ہو جائے گی۔

۱۸۔ پالتو مال کثرت سے مر جائے

کسی کا بھیڑ، بکریوں، بھینسوں، مرغیوں وغیرہ کا کاروبار ہو۔ اور اسی میں مندا اس صورت میں ہو کہ پالتو مال کثرت سے مر جائے تو یہ عمل اس واسطے مطلق تدارک ہے۔

''سورہ دخان'' کا نقش معظم مع آیت بطلان جادو لکھ کر ہوا میں لٹکائیں۔ جہاں جانور باندھے جاتے ہوں۔ جانوروں میں برکت پڑ جائے گی۔ ساتھ میں ان کی اصلاح بھی ہو جائے گی۔

چال نقش

۸	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

۲۳۳۳۸	۲۳۳۵۱	۲۳۳۵۴	۲۳۳۴۰
۲۳۳۵۳	۲۳۳۴۱	۲۳۳۴۷	۲۳۳۵۲
۲۳۳۴۲	۲۳۳۵۶	۲۳۳۴۹	۲۳۳۴۶
۲۳۳۵۰	۲۳۳۴۵	۲۳۳۴۳	۲۳۳۵۵

۱۹۔ کسی کے گھر پر وبا نازل ہو

یہ فطرت انسانی ہے کہ ہر انسان وہی ہتھیار (حربہ) استعمال کرتا ہے جہاں تک اس کی رسائی ہوتی ہے۔ اور جس سلسلے میں کسی کو سحری اعمال نہیں ملتے تو وہ قہری قرآنی

آیتوں (جن میں خدا کے غضب کی نشاندہی کی گئی ہے) کو بھی مقصد کے موافق استعمال کرنے سے گریز نہیں کرتا۔ اگرچہ یہ سب کچھ شرعاً ممنوع ہے پھر بھی انتقام لینے والے یہ سب کچھ کب سوچتے ہیں۔ سحری اعمال اگرچہ اصل صورت میں بہت تھوڑی مقدار میں ہیں اور جو بھی ہیں وہ مسلم عاملین کی بہ نسبت غیر مسلم عاملین کے ہاں اکتسابی و موروثی لحاظ سے وافر مقدار میں موجود ہیں۔ ایک بات عرض کرتا چلوں کہ تخریبی اعمال صرف اور صرف سحر سے ہی منسوب ہیں اور مسلمان عاملین اسی کمی کو پورا کرنے کے لئے مخصوص اوضاع فلکی میں قرآن پاک کی قہری آیات سے کام لیتے ہیں۔ میری اس بات کی تصدیق جملہ عملیات کی کتابوں سے مل جائے گی جہاں اس طریقے کے اعمال بہت توضیحی انداز میں درج ہیں۔

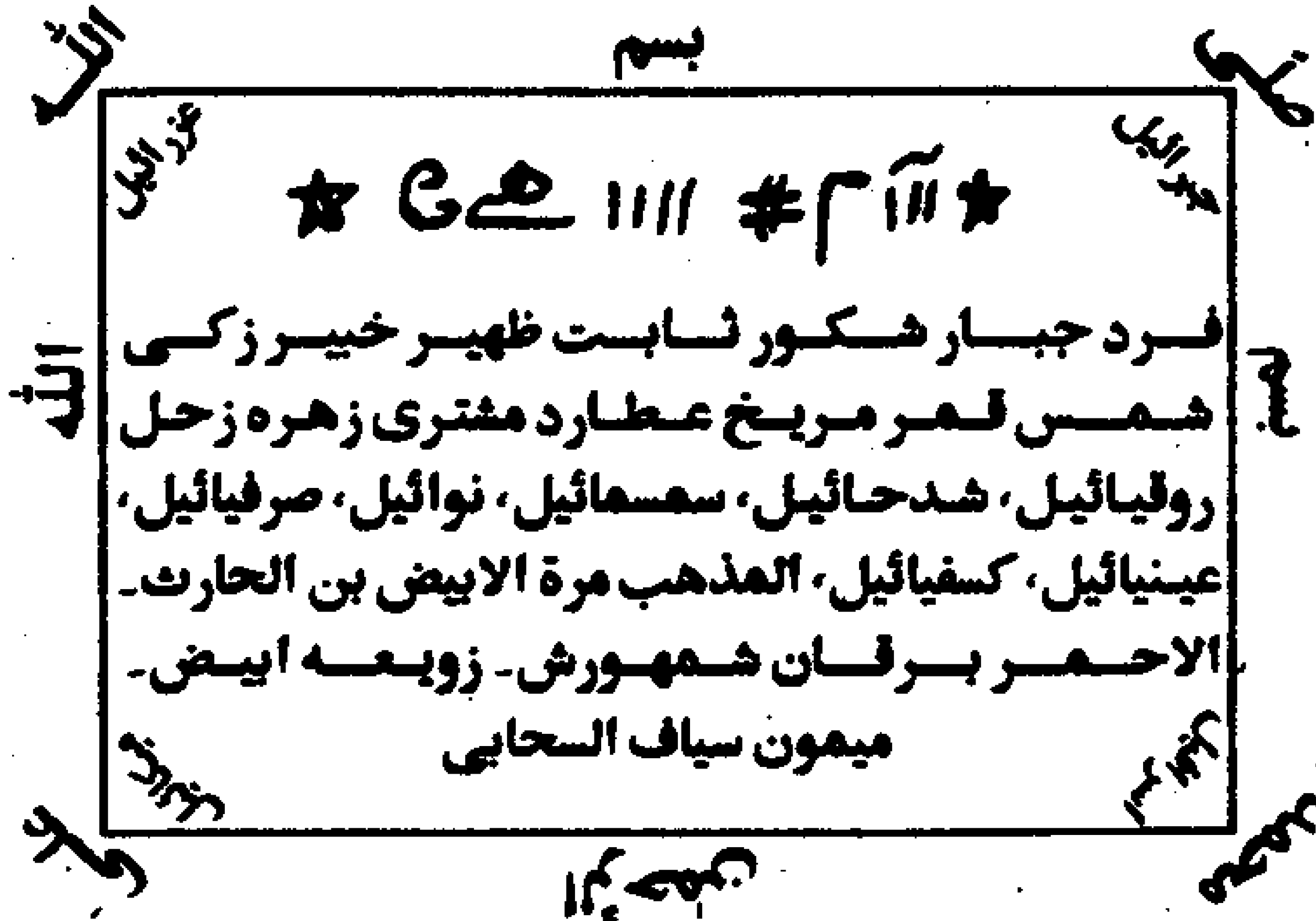
قرآن مجید میں رطب و یابس سبھی کچھ ہے۔ قہری قرآنی اعمال کا رد بھی رحمانی قرآنی اعمال ہیں۔ جیسا کہ ابو العباس احمد بن علی بونی" اپنی عربی تصنیف عظیمہ "شمس المعارف الکبریٰ" کے جزء اول ص ۷۸ پر تحریر کرتے ہیں کہ:

اللہ تعالیٰ نے ارواح پیدا کرنے سے ستر ہزار برس پہلے (جبکہ اس سال کا ایک دن ہمارے حساب سے پچاس ہزار برس کا ہے) ایک کتاب لکھی جس کا علم اس کے سوا کسی کو نہیں ہے۔ مگر سیدنا محمد کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مطلع کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان پیدا کرنے سے ستر ہزار برس قبل ایک کتاب لکھی ہے۔ جو عرش پر اس کے پاس ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ میری رحمت میرے عذاب و قہر پر سبقت لے گئی ہے۔

اعمال کی قوت آفرینی مسلمہ ہے۔ اعمال کے ذریعے کسی کے گھر پہ وبا نازل کرنا تو معمولی بات ہے، پوری بستی یا پورے شہر کو بھی زیر عذاب و مقہور کیا جا سکتا ہے۔ زیر تذکرہ عمل انہی ساری وباؤں کا مکمل انسداد ہے۔ خدانخواستہ اگر کہیں بھی ایسی صورت حال ہے

بے خوف و خطر آزمائیں اعجاز کلام ربانی دیکھیں۔ پھر دیکھیں کہ یہ کیسے ممکن ہے۔

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَاعَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ☆ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ☆ (۱۲۸. ۱۲۹. توبہ) ۔آیۃ الکرسی۔ معوذتین اور آیہ بطلان جادو کا حصار متاثرہ جگہ یا علاقہ کا کریں۔ مناسب تو یہی ہے کہ پڑھتے جائیں اور لکیر بھی مطلوبہ مقام کے گرد کھینچتے جائیں۔ اگر رقبہ بڑا ہے یا لکیر کھینچنے میں کچھ پس و پیش محسوس ہونے لگے تو آپ اپنی حس کے تمام عوالم کو مجتمع کر کے یہی آیات پڑھتے جائیں اور تین یا سات مرتبہ انگلی ہوا میں گھمائیں یہ تصور بے حد ضروری ہے کہ میں اس جگہ کے گرد ایک دیوار کھڑی کیے دیتا ہوں جو تمام بلاؤں کی روک ہے۔ اور چاروں اطراف (گھر، بستی یا شہر کے) یہ چار عدد نقوش لکھ کر شمال، مغرب، جنوب اور مشرق کی طرف ہوا میں لٹکائیں اور ایک اس جگہ کے وسط میں لٹکائیں۔ بفضلِ خدا وبا ختم و ناپید ہوجائے گی۔ بشرطیکہ خدا کی طرف سے نہ ہو۔ وبائے خداوندی کا بس ایک ہی حل ہے۔ درود اور استغفار۔ اس کے سوا نہ تو کوئی عمل کام دے گا نہ ہی کوئی اور چارہ ہے (خدا پناہ میں رکھے)



اس نقش کے نیچے پوری ''سورہ ملک'' بلا اعراب لکھی جائے۔ یا ایک بڑے کاغذ پر اس نقش کے چوگرد لکھی جائے۔ جیسے بھی آسانی محسوس ہو۔

گھر کے سلسلے میں یہ عمل آزمودہ ہے۔ خدا کی امان سے کبھی بستی یا شہر کی نوبت ہی پیش نہیں آئی۔

۲۰. کسی کو بوتہ ڈال دیا گیا ہو

کسی کی حالت دن بدن زبوں ہوتی جارہی ہو، رنگ پھیکا پڑتا جارہا ہو۔ اور الٹی ہوگئیں سب تدبیریں کچھ نہ دوا نے کام کیا۔ کے مصداق حالت ہو تو آپ یہ عمل تیار کر کے دیں۔ بفضلِ خدا موت کی طرف گامزن مریض روبصحت ہو جائے گا۔

ہر مریض کے لئے آیۃ قطبی شمالی

ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَآئِفَةً مِّنْكُمْ وَطَآئِفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجٰهِلِيَّةِ يَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَيْءٍ قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ يُخْفُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِيْنَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ وَلِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ☆ (۱۵۴. آل عمران) اور قطبی جنوبی

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ

شَطْـَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ☆ (۲۹. فتح) اور آیہ بطلان جادو کے ساتھ تعویذ کی صورت میں زعفران و عرق گلاب سے لکھیں۔ اور روزانہ نہار منہ ایک نقش پانی میں دھو کر پینے کی تاکید کریں۔ شافیٔ مطلق کے حکم سے جاں بلب مریض صحت یاب ہو جائے گا۔

قارئین! جادو حاضر کرنا (جلب جادو) اور جادو کرنے والے کی طرف عمل لوٹا دینا (رجعت السحر) کے اعمال بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہیں۔ یہ دونوں طریقے خاصے طویل ہیں اور فلکیات کے صفحات اسی قسط میں اتنے بار کے متحمل نہیں ہو سکتے۔ اللہ کے فضل و کرم سے بشرط حیات آئندہ کسی نشست میں ان کے بارے میں مطلقاً اعمال پیش کیے جائیں گے۔

عزیزان! فطرت ہمیشہ سادگی میں پوشیدہ ہوتی ہے وہ دقیقوں میں تلاش کرنے سے نہیں ملتی۔ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم۔ آئمہ مطہرین اور بزرگان دین کے اعمال بھی ہمیشہ سادہ ہوتے تھے۔ لوگ بھول بھلیوں میں بھٹکنا اور الجھنا بہت پسند کرتے ہیں۔ اور لمبے چوڑے مراحل طے کر کے پھر کہیں منزل مقصود تک پہنچتے ہیں۔ جہاں تھوڑی سی چوک بھی ہوئی سارا عمل درہم برہم ہو جاتا ہے یہ سادہ سے اعمال بھی آپ آزمائیں۔ یقیناً بحکم اللہ آپ کامیاب ہوں گے۔

ان سارے اعمال میں بس دو شرائط ہیں۔ ایک تو کامل مرشد و کامل استاد سے فیضیاب ہونا ضروری ہے اور دوسرا یہ کہ خود بھی ریاضت کے چند مراحل طے کیے گئے ہوں۔ اور یہ دونوں باتیں ویسے بھی ہر طالب علم و عامل کے لئے ضروری ہیں۔

فلکیات بابت دسمبر ۱۹۹۱ء

عمل بندش اجرائے خون

زخم لگا کر مجروح کرنا تو معمولی بات ہے۔ زخموں کو مندمل کرنا بہت مشکل ہے۔

سحر کے اثرات اگرچہ خود میں تابناکی اثر سموئے ہوئے ہیں۔ لیکن اس کی سب سے شدید نوعیت کا اطلاق عورت پر ہوتا ہے جبکہ اس کا لہو جاری کر دیا جاتا ہے۔

علمائے فن نے پیڑا چھوٹنے کے اعمال اس لئے وضع کیے تھے کہ اگر کوئی بدقماش عورت ہو اور باصد کوشش اس امر سے باز نہ آتی ہو تو ایسے حالات پیدا کیے جائیں تا کہ وہ اس فعل مذموم سے باز رہ سکے۔ یوں سیہہ کا تکلا، ببول کا کانٹا، لیموں، پارہ اور ریٹھا وغیرہ پر غور وفکر کر کے اعمال وضع کیے۔ یاد رکھیں اعمال کوئی بھی بطن مادر سے سیکھ کر نہیں آتا۔ اور نہ ہی اعمال کتب آسمانی کے ساتھ نازل ہوئے۔ یہ سب انسانی فکر کی پرواز کا نتیجہ ہیں۔ اعمال جتنے بھی آج موجود ہیں وہ کسی نہ کسی ضرورت کے پیش نظر ہی تیار کئے گئے ہیں۔

جب نقش، گنڈے، منتر، تنتر، اثر دکھانے سے معذور ہو گئے۔ خواہشیں نامکمل رہ گئیں۔ غیر ضروری ارمان ادھورے رہ گئے یا برادری دشمنی پیدا ہو گئی۔ شادی مطلوبہ جگہ پر نہ ہو سکی۔ تو جھوٹے حلف اٹھا اٹھا کر عامل حضرات سے امداد لی اور دشمنی پر کمربستہ ہو گئے۔ اور خون کا اجراء ہو گیا۔ پتہ تب چلا جبکہ عورت جان سے ہاتھ دھو بیٹھی۔

لہو جاری کرتے وقت یہ نہ سوچا کہ اس عورت کی جملہ تکالیف مدنظر رکھیں تا کہ بات جب قابو سے باہر ہو جائے تو فوراً تقاضائے انسانیت کے پیش نظر امداد کی جائے۔

مطلوبہ عورت تو کوسوں دور رہی۔ ادھر یار لوگ سمجھ بیٹھے کہ عمل ناکام گیا۔ کف افسوس اس وقت ملنا پڑا جب پانی سر سے گذر گیا، تو صاحبان نے ٹھنڈی سانس لی اور اس کی تقدیر! کہہ

کر چپ سادھ لی۔

اب لواحقین کیا کریں، کس جگہ فریاد کریں، کون فریاد سُنے اور رسائی کرے، بے چاروں نے تو پوری کوشش کی۔ ماہر ڈاکٹروں کے پاس گئے۔ خون کی بوتلیں دیں۔ نتیجہ وہی ڈھاک کے تین پات۔ کسی نے بھی نہ سوچا کہ اس وقت کسی عامل کامل کے پاس چلیں تا کہ روحانی اعمال سے استفادہ حاصل کیا جائے۔ اگر گئے بھی تو عاملان اس صورت میں یہی سوچتے ہیں کہ اب وہ اعمال کے ترکیبی اجزا کہاں سے لائے جائیں جو کہ خون تھے۔

اور پھر تلاش بسیار کے باوجود کما حقہ، محروم رہ گئے۔ اجزاء ترکیبی سے، علاج طبیب سے اور اعمال عامل سے۔

قارئین! یہ بات شدت سے محسوس ہونے لگی ہے کہ اُس اصل امر کی وضاحت ضروری ہے۔ سو میں اس امر کی مطلق توضیح پیش کرتا ہوں۔ باوجود اس کے کہ سحر سے سحری اعمال کے توڑ کی کوئی ضرورت نہیں اعمال قرآنی ہی کافی ہیں۔ تاہم اب غور سے سمجھیں کہ سحر کی جو نوعیت ہو۔ اور ایسی صورت حال پیدا کرنے والا بھی کوئی عمل ہو تو اس کو معکوس (الٹا) کر کے پڑھیں اثرات باطل ہو جائیں گے۔ مثلاً جس نفس مضمون کو ہم بیان کر رہے ہیں اسی کی ہی تشریح کرتے ہیں۔ جیسا کہ عملیاتی دنیا کا مشہور عمل ہے۔

عمل: کارابیرا کارابان فلانی کو لگے لوہا چلے مسان۔

اب اسے معکوس کریں: ناسم یلچ اهول یگلوك فلانی ناباراك اربب اراك۔

ایک تعویذ باندھ دیں اور چند مرتبہ دم کریں یا لکھ کر پلا دیں اثرات کلیاً باطل ہو جائیں گے۔ سحری اعمال کوئی بھی ہوں بس موافق مقصد ہوں۔ بس اسی بات کا اطلاق سحر

کی ہر نوعیت پر مکمل ہے۔ جب دل چاہے اور کوئی مرحلہ درپیش آئے، تو آزمائیں اور پھر بتائیں کہ کیا ایسا بھی ہوتا ہے؟ جب آپ تجربہ کریں گے تبھی تو محولہ بالا ساری مثال سمجھ میں آجائے گی۔

رڈ سحر کے نام سے جو مضمون میں نے شروع کیا تھا۔ اس میں سے تین اعمال فلکیات میں شائع ہونے سے رہ گئے تھے۔ اب جو صاحب رڈ سحر کو دہرا رہے ہیں ان سے استدعا ہے کہ اس کمی کو پورا کر دیں کیونکہ بار بار رڈ سحر کا ڈنکا پیٹنا کچھ اچھا نہیں لگتا۔ ورنہ بصورت دیگر پھر کسی نشست میں بیان کردوں گا۔

قارئین! اب اس صدری طریقہ کار کو پیش کرتا ہوں۔ کسی کی زندگی بچانے کی جدوجہد کیجئے بلا کسی معاوضہ! اس لئے کہ زندگی کا معاوضہ بھی بھلا کوئی دے سکتا ہے کیا؟ معاوضہ کو خدا پر رکھیں اور دعاؤں کے سایہ عاطفت میں زندگی بسر کریں۔

عمل یہ ہے:

سب سے پہلے لوبان، اسپند، صندل سفید دہکتے کوئلوں پر جلاؤ اور مریضہ کو لحاف یا چادر لپیٹ کر مکمل دھونی مریضہ کے جسم کو پہنچائیں اور ذیل کی عزیمت پڑھتے جائیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم: توکلوا یا ابرو طاشٍ یادردیائیل یا جبریقیل یا قصمائیل یادشویائیل یا تینی بسحرِ فلانة بنت فلانة سواءٌ کان تحت الْمَاءِ اَوْمُعَلَّقًا بِالْاَشْجَارِ بِحَقِّ وَقِيْلَ يَا اَرْضُ... سے مائک تک (سورہ ھود رکوع ۴ پارہ ۱۲) اِفْعَلُوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ وَاقْضُوا حاجَتِی فِیْ اِسْرَعِ وَقْتٍ كَالْبَرْقِ الْخَاطِفِ وَلَاتضرُوا اَحَدًا بِحَقِّ الْوَاحِدِ الْاَحَدِالْفَرْدُ الصَّمَدُ. (یہ عزیمت بندش کے لئے ھی مخصوص ھے)۔

جب تک بخور نا قابل برداشت ہوجائے تو تب تک متذکرۃ الصدر عزیمت پڑھتے رہو۔ بعدہٗ سورہ ملک پارہ ۲۹ کے دوسرے رکوع کی آخری آیت قَالَ اَرَاَیتُم.. سے ... مُعِیْن۔ تک کاذوالکتابت نقش متسع (9x9) تیار کر کے ایک پہننے کے لئے دیں۔ خون اسی وقت بند ہوجائے گا شرطیہ۔ اور جاں بلب مریضہ روبصحت ہوگی۔ بعد میں مریضہ کو آرام کی ہدایات دیں اور اگر اللہ تعالیٰ نے توفیق دی ہے تو فی الفور عمل سے مریضہ کے جسم میں فوری طور پر توانائی پیدا کریں تا کہ بندش خون کے بعد جسم بھی توانائی سے پُر ہوجائے۔

فوری طور پر جملہ امراضِ جسمانی سے فائدہ افلاک سبعہ کی منعکس کردہ کاسمک شعاؤں، ان کی روحانی قوتوں وموکلات سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔ میں نے اشارہ کردیا ہے۔ طریقہ آسان ہے ضرورت صرف غور وفکر کرنے کی ہے۔

فلکیات بابت اکتوبر ۲۰۰۳ء

حقیقت الاباجد مع اسرار الحروف

کوئی بھی علم یا کوئی بھی چیز دوطرح سے دیکھی جاتی ہے ایک تو اس کی تاریخی حیثیت، دوسری ہے قصے اور کہانیاں، جو اسلاف نے اس کی ذات سے وابستہ کی ہوئی ہوتی ہیں۔ دونوں کو مدنظر رکھ کر جو تیسری چیز استفادے کے قابل ظہور پذیر ہوتی ہے اس کا نام ہے اصلیت، اس بار ہم اسی نظریہ پر حروف کے تاریخی پس منظر میں جا کر یہ دیکھنے کی کوشش کرتے ہیں کہ حروف کیا ہیں؟ کیا تھے؟ اور کب سے ہیں؟

حروف دراصل مختلف نوعیت کے آوازوں کی اشکال ہیں اور ان کا تاریخی پس منظر اتنا قدیم ہے کہ ہمارے اذہان اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ اس لئے کہ جب لحم وجسد کا نام ونشاں تک نہیں تھا۔ اور آدم علیہ السلام کا بت خاکی بھی تیار نہیں ہوا تھا۔ تو ہمارے اصل نے سب سے پہلے جن حروف کی تحکمانہ ادائیگی (آواز خداوندی) سنی تھی کہ "اَلَستُ بِرَبِّکُمْ" تو ہماری آوازیں اٹھیں کہ "قالُوا بَلیٰ" باقی اور فانی کا ربط تو بڑی ہی لمبی مدت کے بعد شروع ہوا۔

حضرت آدم علیہ السلام ہندوستان کی سرزمین پر اتارے گئے، جہاں پر انہیں جو صحیفہ نازل ہوا۔ وہ ہندی (قدیم سنسکرتی) زبان میں تھا۔ اور حضرت شاہ محمد غوث گوالیاریؒ اپنی تصنیف جلیلہ میں بھی یہی رقم طراز ہیں کہ آدمؑ پر زبان ہندی میں صحیفہ نازل ہوا۔ یہ صحیفہ دراصل قدیم سنسکرتی زبان میں تھا جس کے الفاظ کا دائرہ اٹھائیس سے بھی بہت زیادہ یعنی باون کی تعداد پر مشتمل تھا اور اس کی یہی تعداد قدیم وجدید زبان ہر براعظم کی اور وحشی وننگ دھڑنگ انسانوں سے لے کر تہذیب یافتہ قوموں تک سب کی زبان کے اُچار (تلفظ) کا

احاطہ کیے ہوئے تھی اور کیے ہوئے ہے اور یہ بات بعید از قیاس بھی نہیں اس لئے کہ آج جتنی بھی نسل انسانی ہے۔ ہر ایک کا تلفظ ایک دوسرے سے بہت مختلف ہے۔ تو ضرورت تھی ایک ہی ایسی جامع زبان کی جو منقسم ہو جاتی اور لطیف وکثیف حروف کا جمل ہوتی۔ اور یہ بات قدیم سنسکرت میں واضح طور پر تھی۔ دنیا میں کوئی ایسا آواز کا تلفظ باقی نہیں رہتا جو کہ باشکل حرف سنسکرت میں نہیں تھا۔

سنسکرت تو انحطاط زمانہ کے باعث مٹ کر تو ضرور رہ گئی۔ لیکن ایسی زبان کی بنیاد رکھ گئی جس میں اسی کے سارے الفاظ سموئے ہوئے ہیں اور وادی مہران کی زبان سندھی سنسکرت کا بدلا ہوا روپ ہے جو کہ مکمل باون الفاظ اور ان کی حروفی اشکال رکھتی ہے۔ ہندی زبان میں ایسی کوئی خصوصیت نہیں اس لئے کہ ہندی میں جو حروف کی اشکال ہیں وہ محض آواز کی ادائیگی پر مشتمل ہیں۔ جیسے کہ (ا۔ع) کی (س۔ص۔ث) کی (ط۔ت) کی (ہ۔ح) کی اور (ج۔ز۔ذ۔ض۔ظ) کی ایک ہی شکل ان کے پاس موجود ہے، اسی طرح تھوڑے الفاظ سے کام نکالا گیا ہے اور یہ ایک فنی کھوٹ اور قابل ذکر کمی ہے۔

یہاں پر اگر ہم مضمون کے تسلسل کو مدنظر رکھتے ہوئے آپ کو قدیم اور اولین زبان کون سی تھی اس کے متعلق چند اہم حقائق سے آگاہی کراتے چلیں تو میرے خیال میں یہ بہت ہی مناسب ہوگا۔

شعبہ تصنیف وتالیف وترجمہ جامعہ کراچی نے عہد ساز تحقیقی وتجزیاتی مطالعات پر مشتمل (سن ۲۰۰۴ع) میں تین کتب شایع کی ہیں۔

جریدہ (جلد ۲۲)، جریدہ (جلد ۲۳)، جریدہ (جلد ۲۴)۔ ہر تین کتب میں اس بات کو واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ دنیا کی سب سے پہلی زبان موہن جو دڑو کی زبان

ہے۔

بلا شبہ یہ ایک حیرت انگیز تحقیق ہے، جو تاریخ کا رخ موڑ دے گی، ہم ذیل میں ان کتب میں سے صرف ایک کتاب جریدہ (جلد۲۲) سے تھوڑا سا اقتباس پیش کرتے ہیں۔ تا کہ موضوع تشنہ طلب نہ رہے۔

مولانا ابوالجلال ندوی نے سب سے پہلے سندھی تہذیب وتمدن، معاشرت و تاریخ اور رسم الخط کو عربی تناظر میں پڑھنے، پرکھنے، سمجھنے اور جانچنے کی کوشش کی، جس کا تفصیل سے ذکر آچکا ہے۔ اس اہم ترین موضوع پر ان کے مضامین افسوس یہ ہے کہ اردو میں شائع ہوئے اور دنیا اس سے بے خبر رہی حالاں کہ مولانا ابوالجلال ندوی عربی، عبرانی، فارسی، سندھی، انگریزی و دیگر مقامی زبانون پر عبور رکھتے تھے اگر وہ اردو کے بجائے کسی اورزبان کو ذریعہ اظہار بناتے تو ان کے مضامین کی گونج مغرب ومشرق کے ماہرین آثار قدیمہ کو ششدر کر دیتی۔

مولانا ابوالجلال ندوی کی تحقیقات کا ماحصل ان کے اپنے الفاظ میں یہ تھا کہ ''موئن جوداڑو کے رسم الخط کا رشتہ قدیم عبرانی اورعربی زبانوں سے ملتا ہے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وادیءسندھ کی اس تہذیب کا دوسرے انبیاء کی امتوں اور مسلم تہذیب سے گہرا تعلق ہے''۔ اس موقف کی مزید وضاحت مولانا ابوالجلال ندوی کی ایک غیر مطبوعہ تحریر میں ملتی ہے جو درج ذیل ہے۔

''۱۹۵۰ء اور اس سے دو ایک سال پہلے میں دو بار دہلی گیا۔ ایک بار چند روز اپنے مرحوم دوست مولانا عبدالرزاق ملیح آبادی کے پاس مقیم رہا۔ ان کے پاس مولانا ابوالکلام آزاد کے معتمد خاص جناب اجمل خان سے ملاقات ہوی۔ ان دنوں میرا مضمون

''سندھ کی قدیم مہریں'' ماہ نو میں چھپ چکا تھا۔ اس کا ذکر آیا تو اجمل صاحب نے پوچھا اب تک آپ نے کیا ثابت کیا ہے؟ کیا ثابت کرنا چاہتے ہیں؟

میں نے کہا جو ثابت کرنا چاہتا ہوں وہ کچھ اور ہے لیکن جو ثابت کر چکا ہوں وہ صرف تین باتیں ہیں۔

(۱) وادیءسندھ کی زبان تحریر نہ ہی سنسکرت ہے نہ درواڑی ہے بلکہ شمسو ایلونا اور سدوم کی زبان ہے یعنی چار پانچ ہزار برس پہلے کی عربی زبان۔

(۲) چینی کو چھوڑ کر براہمی، سبائی، حجازی، ثمودی، سینائی، مصری، فنقی، یونانی، لاطینی، رومن اور حد تو یہ ہے ہماری اردو اور دیوناگری تک کی ابجدوں کا سلسلہ نسب ہڑپا کے نوشتوں سے جاملتا ہے۔

(۳) سندھی نقوش تین طرح کے ہیں

(الف) تصاویر اشیاء

(ب) تصاویر اشیاء کی بدلی صورتیں جو رموز افکار یعنی آئیڈیا گراف بن گئیں۔

(ج) چینی کے سوا جو میرے لیے نامعلوم ہے تمام ابجدوں جیسے نقوش۔

جو ثابت کرنا چاہتا ہوں ممکن ہے ثابت کرسکوں، ممکن ہے ثابت نہ کرسکوں۔

اجمل صاحب نے پوچھا وہ کیا ہے؟

میں نے کہا کہ وادیءسندھ میں پہلے عرب بستے تھے پھر یہاں سے وہ عرب میں جا بسے۔ عراق کے وہ باشندے جو عربی فنقی زبان بولتے تھے جس کا قرآنی نام قوم ابراہیم ہے، تمام بنوسام کے اسلاف کا ابتدائی وطن وادیءسندھ میں تھا۔ بنوقحطان، بنو اسماعیل، بنو اسرائیل سب کے مشترک مورث کا وطن ہڑپا اور موئن جوداڑو اور آس پاس تھا۔

مرحوم بھائی عبدالرزاق ملیح آبادی نے کہا اس باؤلے پن کا جواب نہیں، عربوں اور عبرانیوں کے مشترک مورث اور سندھ میں آباد۔

اجمل خان نے کہا ''نا معلوم کو ہمیشہ باؤلوں ہی نے معلوم کیا ہے۔ اگر اتنا ہی ثابت ہو جائے کہ تمام قوموں کو لکھنا پڑھنا سندھ والوں نے سکھایا تو یہی کافی ہے''۔

اجمل صاحب کے ان الفاظ نے میری ہمت بلند کر دی۔

میں نے کہا قصہ زمین برسرِ زمین اس مقصد سے کراچی میں قیام کا ارادہ ہے۔

اجمل خان یا مرحوم بھائی عبدالرزاق نے کہا بہتر ہے کہ یہ کام دہلی میں رہ کر انجام دو۔ یہاں تم کو ہر طرح کی مدد یہاں کے اہلِ علم دیں گے۔ حکومت دے گی۔ ضروری مواد مہیا کیا جائے گا لیکن کراچی میں کوئی تم کو قابل خطاب تک نہ سمجھے گا، وہاں مشاہیر کی اور اپنی ستائش آپ کرنے والوں کی قدر کی جاتی ہے۔ تم کو کراچی جا کر پچھتانا پڑے گا۔

افسوس میں نے ان دوستوں کی بات نہیں مانی اور یہاں آ ہی گیا اور واقعی مجھے پچھتانا پڑا کہ ناقدروں کے دیس میں کیوں آیا۔ یہاں کسی قسم کا تعاون حاصل کرنے میں ناکام رہا۔ اخبارات اور رسائل کی بابت اور جن اہلِ علم سے تعاون کی امید تھی، ان کی بابت اپنی زبان کو صامت رکھنا بہتر ہے۔ یہ مضمون بھی صرف اس لیے قلم بند کرتا ہوں اب نہیں تو آئندہ میرے مرنے کے بعد کوئی اسے پڑھے گا اور میرے طریق کے مطابق میرے ادھورے کام کو مکمل کرے گا''۔

ان الفاظ میں مولانا ابوالجلال ندویؒ کے علم و فضل کی درد بھری داستان پڑھ کر کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ اپنی زندگی میں انہیں ماہ نو کے سوا کوئی رسالہ نہ ملا جو ان کے نہایت عالمانہ مضامین شائع کرتا۔

مولانا ابوالجلال ندویؒ نے اپنے اس دعویٰ کے ثبوت میں بے شمار مضامین لکھے ہزاروں صفحات ابھی تک غیر مطبوعہ ہیں اور اب ان کی تحریریں سمجھنا تو درکنار درست طریقے سے پڑھنے والے بھی بہت کم رہ گئے ہیں۔ مولانا نے عرب سندھ و ہند کے روابط پر داد تحقیق دینے کے ساتھ ساتھ وادیءِ سندھ سے ملنے والی دو ہزار مہروں کی قرأت کی اور عبرانی و عربی کے ذریعے اس تحریر کو پڑھ لیا۔ ان کا موقف تھا کہ وادیءِ سندھ میں جو زبان اور رسم الخط رائج تھا وہ عربی کی انتہائی ابتدائی شکل ہے اور عرب سندھ سے عرب گئے تھے۔ ان کا یہ دعویٰ اگر مزید براہین و آثار سے موکد ہو جائے تو زبانوں کی تاریخ پر اب تک ہونے والا تمام تحقیقی کام از سر نو نظر ثانی کا محتاج ہوگا اور مغربی ماہرین کی بہت سی تحقیقات معرضِ خطر میں پڑ جائیں گی۔ بالفاظ دیگر ہمیں یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ سندھ کی تہذیب رسم الخط اور زبان دنیا بھر کی تہذیبوں، زبانوں اور رسم الخط کا اصل ماخذ معدن مخزن اور سرچشمہ ہے کیوں کہ ابھی تک وادیءِ سندھ سے قدیم کسی تہذیب کے آثارِ قدیمہ دریافت نہیں ہو سکے۔

یہ دعویٰ کہ چین کو چھوڑ کر براہمی، سبائی حجازی، ثمودی، سینائی، مصری، فینقی، یونانی، لاطینی، رومن، اردو اور دیوناگری تک کی ابجدوں کا سلسلہ نسب ہڑپا کے نوشتوں سے جا ملتا ہے بہت بڑا دعویٰ ہے اور اس کے لیے مزید تحقیقات ضروری ہیں۔ اس دعویٰ کو اگر تفصیل سے واضح کر دیا جائے تو لامحالہ یہ بات تسلیم کرنا پڑے گی کہ وادیءِ سندھ کی تہذیب و تمدن کا دوسرے انبیاء کی امتوں اور مسلم تہذیب سے گہرا تعلق تھا۔ مسلم تہذیب کی اصطلاح سے ہم لوگ عموماً خاتم المعصومینؐ کے دور کا تصور کرتے ہیں جب کہ اس کائنات کے پہلے انسان ابوالبشر حضرت آدمؑ تھے جو اللہ کے پیغمبر تھے۔ پیغمبروں کا یہ سلسلہ دنیا کے تمام خطوں میں صدیوں تک جاری و ساری رہا اور خاتم النبیینؐ کے وصال کے ساتھ ہی یہ سلسلہ منقطع

ہو گیا لہٰذا اسلام کائنات کے آغاز کے ساتھ ہی روئے زمین کا مذہب تھا اس کی دلیل قرآن کریم کی آیات ہیں جو کسی تاریخی حوالے کی محتاج نہیں۔

اسی طرح مولانا ابوالجلال ندوی نے ثابت کیا ہے کہ انگریزی زبان بھی درحقیقت قدیم سندھی زبان کی مرہونِ منت ہے اور وہ کہتے ہیں کہ یورپ میں حروفِ تہجی کے نقوش آج وہی ہیں جو موئن جودڑو کی مہروں میں موجود ہیں اور یہ یونانیوں کے توسط سے وہاں پر پہنچے، جنہوں نے ۱۰۰۰ ق م اور ۸۰۰ ق م کے درمیان فنیقیوں سے فنِ تحریر سیکھا۔ اس لیے ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ سندھی مہروں پر فنیقی حروف موجود ہیں۔ ملاحظہ کیجئے مولانا کی پیش کردہ جدول۔ (صفحہ ۱۴۵-۱۴۴ جریدہ)

شمار	رومن حرف	سندھی	حوالہ نمبر	تحریر
۱	A	A	ہڑ H۱۴	[illegible]
۲	B		وس ۳۳۶	[illegible]
۳	C	C		[illegible]
۴	D	D	وس ۵۹۴	[illegible]
۵	E	E	ہڑ H۴۳	[illegible] دوسری جانب [illegible]
۶	F	[illegible]	وس	[illegible]
۷	G	[illegible]	وس ۱۴۵	[illegible]
۸	H	H	وس ۲۰۱	[illegible]
۹	h	h	وس ۶	[illegible]
۱۰	I	I	ہڑ H۱۰۴	[illegible]
۱۱	J	J	وس C۱۱۲	[illegible]
۱۲	K	K	وس ۳۳۶	[illegible]
۱۳	L			ممکن ہے کسی نادیدہ مہروں پر ہو
۱۴	M	M	مارشل ۳۲۵	[illegible]
۱۵	N	[illegible]	وس ۲۳۳	[illegible]
۱۶	O	O	وس ۹۹	[illegible]
۱۷	P	P		انتھراپولوجیکل پیپرس امریکن میوزیم آف نیچرل ہسٹری ج ۲۵ ص ۱۴
۱۸	Q	[illegible]	تحریز وس	[illegible]
		[illegible]	مارشل ۳۶۰	[illegible]
۱۹	R	R	۳۳۲	[illegible]
۲۰	S	S		[illegible]
۲۱	T	T	مارشل ۴۰	[illegible]
۲۲	U	U	ہڑ H۱۰۱	[illegible]
۲۳	V	V	ہڑ H۱۱۳	[illegible]
۲۴	W	W	وس ۵۸۹	[illegible]
۲۵	X	X	وول ۱۱	[illegible]
۲۶	Y	Y	وس ۸۳۳	[illegible]
۲۷	Z	Z		[illegible]

مولانا ابوالجلال ندوی کی تحقیق کے مطابق چوں کہ تمام تہذیبوں اور رسم الخط کا اصل مرکز سندھ ہے۔ اس نتیجے کو اگر مغرب تسلیم کرے تو اسے اپنے اس نظریے سے دستبردار ہونا پڑے گا کہ انسان نے دورِ ظلمات میں آنکھیں کھولیں اور جہالت سے آغاز کیا اور رفتہ رفتہ ترقی کی منازل طے کیں۔

کائنات و انسان کے آغاز و ارتقاء سے متعلق مشرقی مغربی مفکرین کے یہ فلسفے قرآن کی روشنی میں ناقابلِ قبول ہیں کہ کائنات کا آغاز اندھیرے، لاعلمی، جہالت وحشیانہ طرزِ زندگی اور جاہلیت کے گہوارے میں ہوا، لیکن رفتہ رفتہ انسان نے تجربات، مشاہدات، حادثات اور واقعات سے سبق سیکھتے سیکھتے عہد بہ عہد ارتقاء کی منزلیں طے کیں جس کے نتیجے میں زبانیں، تہذیبیں، تمدن اور مذاہب وجود میں آئے۔ اس تحقیق کا دوسرا مطلب قرآن

کریم کی بے شمار آیات کا انکار ہے جس میں خالق کائنات نے فرمایا کہ ہم نے انسان کو روشنی اور صراطِ مستقیم اور احسن تقویم کے ساتھ زمین پر بھیجا۔ یہ بات رفتہ رفتہ ثابت ہو رہی ہے کہ تمام زبانیں ایک ہی آب وگل سے ڈھل کر نکلی ہیں کیوں کہ کائنات کے پہلے انسان ایک پیغمبر تھے اور پیغمبر زبان اور کتاب کے بغیر ظہور نہیں فرماتے۔ جب کائنات کا آغاز روشنی، کتاب رسالت کے ساتھ ہوا تو تہذیب وتمدن کے ارتقاء پذیر ہونے کے لیے صدیوں منتظر رہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ وادیٔ سندھ کے ہڑپا اور موئن جو دڑو میں کئی ہزار سال قبل مسیح میں کشادہ سڑکیں، ہوادار گھر، فراہمی آب ونکاسی آب کا بہترین انتظام موجود تھا جو آج بھی سندھ کے دیہی علاقوں، بلوچستان، سرحد، پنجاب، افریقہ، عرب، لاطینی امریکا، ہندوستان، چین اور دنیا کے بہت سے علاقوں میں آج بھی میسر نہیں ہے۔

سوال یہ ہے کہ مغربی تہذیب جس کی تاریخ چند سو سال سے زیادہ قدیم نہیں ہے اس کی آمد سے ہزاروں سال قبل یہ تمام سہولتیں اور آسائشیں وادیٔ سندھ کے لوگوں کو کیسے میسر تھیں۔ آکسفورڈ، کیمبرج، سوربون اور بون یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کیے بغیر اس عہد کے انسانوں نے محیر العقول تہذیب وتمدن اور عمارات کیسے تیار کیں؟

مغرب جس کا دعویٰ ہے کہ سائنس نے پوری کائنات کو تسخیر کر لیا ہے ابھی تک اہرامِ مصر میں مدفون رازوں سے پردہ اٹھانے میں ناکام رہا ہے۔ اہرامِ مصر میں جو پتھر استعمال کیا گیا ہے اس کے ذریعے دنیا کے گرد تین مرتبہ دیوارِ چین بنائی جا سکتی ہے، اتنا پتھر کیسے آیا کیسے لایا گیا؟ کاری گر کون تھے؟ اہرامِ مصر کی صناعی میں حساب، الجبرا اور جومیٹری اور ٹرگنومیٹری کے جو شاہکار ہیں ابھی تک سائنس ان کی حقیقت تک پہنچنے سے قاصر ہے کہ چار ہزار سال پہلے کی تہذیب اتنی ترقی یافتہ کیسے تھی؟ یہ محض اتفاق اور حسن اتفاق نہیں۔

اتفاق اور حسن اتفاق کی اس بحث کو عقلِ سلیم اور قلبِ منیب کے ساتھ مکمل کیا جائے تو مغربی تہذیب خالقِ کائنات اور اس کے رسولوں پر بے ساختہ ایمان لائے گی۔

حروف کی ترتیب کے بارے میں موجودہ وقت تک عموماً جو بات دہرائی گئی ہے۔ وہ یہ کہ یہ ترتیب عرب کے ابن مرہ کے چھ بیٹے ہیں جو کہ ابجد۔ ہوزح۔ طیکل۔ منسع۔ فصقر۔ شتخ ہیں۔ اور ذ۔ ض۔ ظ۔ غ (چار حرف) عربوں کی ایجاد ہیں۔ ابن مرہ حضرات سے تو دنیا خالی نہ ہوگی۔ لیکن جو ابن مرہ تاریخ کے اوراق میں قیامت تک محفوظ ہو گیا۔ اسی کا تذکرہ کرنے کے لیے جب ہم تاریخ کو لیتے ہیں تو اول خیر القرون خاندان قریش میں پیغمبر آخر الزمان آقائے دو جہاں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا حضرت عبد المطلب کے دادا حضور حضرت عبد المناف کے دادا حضور حضرت کلاب ہی ابن مرہ ہیں جن کے چھ بیٹے ابجد، ہوزح وغیرہ نہیں تھے بلکہ ان کے ایک ہی بیٹے قصی تھے جو حضرت عبد المناف کے والد شریف تھے۔

دورِ جدید میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ فلک البروج کے اطراف میں چوگرد اٹھائیس منازل ہیں اور عقلائے روزگار نے ان منازل میں سے ہر ایک کو ایک حرف دیا ہے۔ اور شرطین سے الف کی تقسیم کی ہے (اس کے باوجود کہ ان منازل کے نقطۂ آغاز ونقطۂ انتہا کا علم خدا کے سوا کسی کو نہیں) مشرقی علم نجوم میں نقطۂ آغاز کا قیاس غالب شرطین تھا۔ اور یہی مروجہ ہے۔ حروف واقعی منازل پر منقسم ہیں۔ اس بات کا ہم ان کے آثار سے مشاہدہ کر چکے ہیں۔ سوچنے کی بات یہ ہے کہ اگر یہ منازل یہودیوں یا یونانیوں کے دورِ عروج کے زمانے میں دریافت ہوتیں اور ان پر حروف کو تقسیم کیا جاتا تو آخر کس طرح؟ جب کہ ان کے پاس اٹھائیس حروف بھی نہیں تھے۔ بائیس اور چوبیس تھے۔ ہم اس بات سے انکار نہیں کر سکتے کہ

کتب الہامی ماقبل قرآن مجید میں حروف کم بھی ہو سکتے تھے اس لئے کہ کتب خطوں کے لحاظ سے اتاری گئیں تا کہ وہاں کے باشندے انہیں با آسانی سمجھ سکیں۔

تا ہم ہمیں قدیم الفاظ کو فراموش نہیں کرنا چاہیئے جو باون (۵۲) کی تعداد میں تھے۔ قرآن مجید میں سب لطیف اٹھائیس حروف لئے گئے ہیں باقی ۲۴ ثقیل حروف کو چھوڑ دیا گیا ہے۔

حروف کی اصلی تاریخ وحقیقت یہ فقیر اپنی تلاش بسیار کے بعد ذاتی تحقیق سے پیش کر چکا ہے امید ہے کہ آپ سمجھ گئے ہوں گے۔ اب آتے ہیں حروف کی ترتیب پر کہ ابا جد کیا معنی رکھتی ہیں۔

چونکہ زبانِ عربی و فارسی بلکہ کل زبانیں انہی ابجد کے کلموں سے مرتب ہیں اور حساب اعداد اور تاریخ وغیرہ کا مرجع یہی ہیں لہٰذا ان کا مجمل بیان لکھا جاتا ہے۔

جناب اکرم حضرت آدم علیہ السلام کو جو اسماء کا علم خدا تعالیٰ نے دیا اور اس پر صحیفہ نازل فرمایا تو انہوں نے اسے پڑھانے کے لئے منجملہ حروف کی ترتیب کی اور سات لفظ تصنیف کیے۔ ابتث۔ جخد۔ ذرزس۔ شصضط۔ ظعغف۔ قکلم۔ نوہی۔ اور اسی کا نام ابجد آدم ہے جو عصر حاضر میں ابجد شمسی کے نام سے پہچانا جاتا ہے۔ اور اسی کو ہم مبادیاتی حروف تہجی مان کر کتب زمانہ وکتب الٰہی پڑھنے کے لئے پہلے پہل سیکھتے ہیں۔ یہ اس لئے کہ جو صحیفہ آدم علیہ السلام پر نازل ہوا یا بعد میں نازل ہوتے رہے تو ان میں حروف کی کوئی خاص ترتیب نہیں تھی۔ یوں سمجھیں کہ ہم جو ابتدائی اب ت ث الخ سے لکھنا پڑھنا سیکھتے ہیں تو یہ ترتیب بھی حضرت آدمؑ ہی کی ہے جو کہ ابتدائے نسل سے لے کر ابھی تک جاری ہے۔

قرآن مجید میں بھی یہی اٹھائیس حروف ہیں۔ جنہیں حروف عربیہ بھی کہا جاتا

ہے۔ حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے حروف معجمہ کی بابت سوال کیا کہ وہ کیا ہیں تو آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ یہ ہیں۔ اب ت ث ج ح خ د ذ ر ز س ش ص ض ط ظ ع غ ف ق ک ل م ن و ہ لا ء ی۔ اور یہ تیس الفاظ بہ لحاظ تلخیص اٹھائیس ہیں۔ ابجد شمسی کے اعمال وزکات نہ ہونے کے برابر ہیں اور سچ تو یہ ہے کہ یہ ایک طرح سے مفقود ہیں۔ میری آئندہ یہ کوشش رہے گی کہ اس زبان عام وخاص پر جاری مگر نایاب وقوی الاثر ابجد کی زکات واعمال پر مفصل مضمون پیش کیا جائے۔

اب بات آتی ہے مروجہ ابجد قمری کی ترتیب تو پھر یہ کہاں سے آئی۔ جس کسی سے پوچھا لاعلمی کا اظہار کرنے لگتے ہیں اور بندگان خدا اسی کے پیچھے پڑے ہیں جنہیں کہ وہ جانتے بھی نہیں یہ بات عوام الناس تک ہی محدود نہیں ہے خواص میں شمار حضرات بھی اس بارے میں بہت کم جانتے ہیں اور جو اگر جانتے بھی ہیں تو کسی کو بتانے میں تامل کرتے ہیں۔ آیئے ہم اس راز عظیم سے بلا دریغ پردہ اُٹھاتے ہیں۔

ہرمس الہرامسہ حضرت اخنوخ یعنی ادریس علیہ السلام نے ان کلمات (ترتیب آدم) کو مدنظر رکھ کر آٹھ الفاظ بامعنی بنائے ہیں۔ وہ یہ ہیں:

۱۔ ابجدای ابی و جدنی المعصیه. یعنی میرا باپ جو آدمؑ تھا اس سے گناہ صادر ہوا۔

۲۔ ھوز ای تبع ھواہ. یعنی پیروی کی خواہش نفس کی۔

۳۔ حطی ای حط ذنبه بالتوبه و الاستغفار ۔ یعنی کم کیا گیا اس کا گناہ بہ سبب توبہ واستغفار کے۔

۴۔ کلمن ای تکلم بکلمة فتاب علیه بقبول و الرحمة. یعنی کلام کیا

ساتھ کلمہ کے پس قبول ہوئی توبہ اس کی اور رحمت ہوئی اس پر۔

۵۔ سعفص ای ضاق علیہ الدنیا فا قبض ۔یعنی تنگ ہوئی دنیا اوپر اس کے۔

۶۔ قرشت ای اقر بذنبہ فشرف بالکرامۃ. یعنی اقرار کیا اپنے گناہ کا پھر بزرگی پائی۔

۷۔ ثخذ ای اخذ من اللہ القوۃ. یعنی اللہ تعالیٰ سے قوت حاصل کی۔

۸۔ ضظغ ای سدعنہ نزغ الشیطان و بالعزیمۃ. بند ہوا اس سے مکر شیطان کا ساتھ عزیمہ یعنی کلام حق اور توحید سے۔

پس اس کے بعد اس با معنی ترتیب حروف کا یہ عالم رہا کہ مذکور ہوا جب کلام ربانی ''رفیع الدرجات'' تو معلوم ہوا کہ رفیع الدرجات یعنی جملہ درجات ارض وسماء کے رفیع (۳۶۰) ہی ہیں۔

اس سلسلے میں ایک بات یاد آئی کہ راقم الحروف کی کسی زمانے میں ایک صاحب کشف بزرگ سے ملاقات ہوئی۔ جب اعمال کی بات چلی تو اس نے بتایا کہ میں ابجد کا عامل ہوں اور یہ سارا کشف اسی کے مرہون منت ہے۔ جب اس سے پوچھا کہ کیسے، تو انہوں نے فرمایا کہ ان آٹھ کلمات ابجد کو فرداً فرداً ان کی تعداد کے مطابق۔ پہلا کلمہ ابجد اتوار کی رات دس مرتبہ۔ پیر کی رات ہوز اٹھارہ مرتبہ علیٰ ہذا القیاس اسی طرح اتوار کی رات کو ختم کیا جائے۔ بعدہٗ مجملہ کلمات کے اعداد کے مطابق باموکل کل حروف کو آٹھ روز تک پڑھا۔ اب اگر میری نظر اٹھتی ہے تو ہندوستان تک بھی پہنچ جاتی ہے بس یہی ہے راز۔ انہوں نے تجربہ بھی کر کے دکھایا۔ باقی ذاتی طور پر مجھے اس کی نوبت ہی پیش نہیں آئی۔ واللہ

اعلم بالصواب۔ کہ جو کر کے دیکھے وہی صاحب اس کے بارے میں مطلع کر سکتا ہے۔

قارئین فلکیات ابجد قمری کی ترتیب کے کافی عرصہ بعد حکیم [illegible] نے [illegible] حذف کر کے ایقغ ۔ بکر۔ جلش الخ کی اصطلاح بنائی۔ اہل فہلوہ نے بھی ایک تحریر ایجاد کی تھی جس کے ذریعے وہ اپنے علوم کو رمز و کنایہ کے طور پر لکھتے تھے۔ (اس سلسلے میں مرتب عائلی نقشبندی عرض پرواز ہے کہ دنیا کے تمام قدیم اقلام وتحاریر کو جامع انداز میں سکھانے کے لئے کام جاری ہے۔ انشاء اللہ بہت جلد ایک کتاب آپ کے سامنے ہوگی جو نہ صرف قدیم زبانوں کی تحریر پر مشتمل ہوگی جن تحریروں کو نہ صرف آپ پڑھ بھی سکیں گے بلکہ لکھ بھی سکیں گے۔) اسکے بعد حروف کی دنیا میں بہت بڑا انقلاب آیا ابجد آدم (شمسی) کو آگے پیچھے کر کے علیحدہ ستائیس اباجد بنائی گئیں اور ستائیس اباجد ابجد قمری سے بنائی گئیں اور یہ ملا کر چون (۵۴) اباجد ہوئیں۔

امام بونی بھی اس ضمن میں بول اٹھتے ہیں کہ اگرچہ اس حروف کے تقدم وتاخر کو لوگ اپنی عمدہ ایجاد تصور کرتے ہیں لیکن یہ فعل میرے نزدیک بہت بڑی غلطی اور جرم ہے جس کا سخت وبال ان پر نازل ہوگا کیونکہ اس میں ترکیب الٰہی بدل جاتی ہے۔

احقر کی بھی یہی استدعا ہے کہ ہمارے لیے یہی ابجدیں (شمسی وقمری) کافی ہیں تو باقی کے پیچھے پڑنے سے کیا فائدہ۔

چونکہ معنوی لحاظ سے حضرت ادریس علیہ السلام کی ترتیب حروفی زیادہ مستند قرار پائی اس لیے ہم بھی اس کی عددی قوتوں کا اپنے بیان میں ذکر وشرح کریں گے۔

ماہنامہ فلکیات بابت اپریل ۱۹۹۲ع

حقیقت الابجد مع اسرار الحروف

حروف کے بارے میں اگرچہ بہت پہلے بھی لکھا جا چکا ہے اور ہمارے لائق دوست اب بھی لکھ بھی رہے ہیں۔ لیکن اب بھی بہت سی باتیں ایسی ہیں جن کو احاطہ تحریر میں لانا لازم ہے۔ علوم سینہ آج بجائے سفینہ کے دفینہ بنے جا رہے ہیں۔ مختصر وقت میں اپنا زیادہ سے زیادہ علمی سرمایہ کوئی ایک شخص بھی عوام الناس کو دینے پر تیار نہیں۔ جب یہ خیال ذہن میں تقویت پکڑ گیا کہ اس طرح اس روش کے اختیار کرنے سے تو یہ علم ناپید ہو جائے گا۔ اور اس علم کے اس طرح ضایع ہو جانے کے احساس کے پیش نظر ہی اس حقیر نے چھپے ہوئے پہلوؤں کی توضیح کرنے کو مناسب جان کر یہ سلسلہ شروع کیا ہے۔

ابجد کے نکات و حروف سے اسرار الٰہی سمجھنے اور عوامل امدادی لینے والے حضرات تو کافی ہونگے۔ لیکن جس نظریے سے میں یہ سلسلہ مرتب کر رہا ہوں اس نئے میرے نزدیک یہ ضروری ہے کہ الفاظ کی تشریح کرتے ہوئے ان کے اقسام و اوصاف بھی بیان کرتا چلوں تا کہ آپ اس سے استفادہ کر سکیں اور زحمت تلاش سے بھی بچ جائیں اس لئے کہ یہ تمام باتیں آپ کو عملیات کی کسی بھی کتاب میں یکجا طور پر کبھی بھی نہیں ملیں گی۔ اس لیے محض اپنی کتابوں سے لائبریری قائم کرتے ہوئے زحمت تلاش میں ورق گردانی علیحدہ کرنی پڑے گی۔ اور یہ مضمون امید ہے کہ آپ کو ان سب دشواریوں سے محفوظ رکھے گا۔

ذیل میں ہم جن اقسام حروف کا تذکرہ کریں گے ان کی تعداد تیس ہے۔ تعداد حروف و اعداد حروف اس لیے درج کئے گئے ہیں تا کہ آسانی رہے اور غلطی کا احتمال بھی نہ رہے۔

نمبر	اقسام حروف	شمولیت حروف	تعداد حروف	اعداد حروف
۱	حروف شمسی (نہاری)	ت ث د ذ ر ز س ش ص ض ط ظ ل ن	۱۴	۴۰۵۰
۲	حروف قمری (لیلی)	ا ب ج ح خ ع غ ف ک ق م و ہ ی	۱۴	۱۹۴۵
۳	حروف نورانی (مقطعات)	ا ہ ح ط ی ک ل م ن س ع ص ق ر	۱۴	۶۹۳
۴	حروف ظلمانی	ب ج د و ز ف ش ت ث خ ذ ض ظ غ	۱۴	۵۳۰۲
۵	حروف صوامت	ا ح د ر س ص ط ع ک ل م و ہ	۱۳	۵۴۳
۶	حروف ناطق	ب ج ز ی ن ف ق ش ت ث خ ذ ض ظ غ	۱۵	۵۴۵۲
۷	حروف زبر	ب ج و ز ح ط ک س ع ص ق ر ش ت ث خ ذ ض ظ غ	۲۰	۵۷۷۴
۸	حروف بینات	ا ل م ف ی د و ن	۸	۲۲۱
۹	حروف مفرد (وتر)	ا ج ہ ز ط ی ل ن ع ص ق ش ث ذ ظ غ	۱۶	۳۷۷۵
۱۰	حروف مرکب (شفع)	ب د و ح ک م س ف ر ت خ ض	۱۲	۲۲۲۰
۱۱	حروف تسخیر	ا و ح ک م س ف ق ر ش ت ث خ ذ ض ظ غ	۱۷	۵۷۱۳
۱۲	حروف تفرقات	ب ج ہ ذ ط ی ل ن ع ص	۱۱	۲۸۲
۱۳	حروف شفا	ا ب [illegible] ک ل ی	۱۰	۱۹۵۲
۱۴	حروف علت	[illegible] ر ز س ش ص ض ع غ ق م ن و ہ	۱۸	[illegible]
۱۵	حروف مواجہ	[illegible]	۶	۹۱۹
۱۶	حروف استعلاء	ع ص ض ط ظ غ ق	۷	۳۳۹۹
۱۷	حروف حوائج	ق ب ص ف ظ ک ض	۷	۱۹۹۲
۱۸	حروف نواحیہ	ب ت ث ح خ د ذ ر ز س ش ص ض ط ظ ع غ	۱۷	۵۶۵۰
۱۹	حروف طلسماتی	ب ج د ق ف ث ش ز خ ض ظ	۱۲	۴۰۹۶
۲۰	حروف جلالی	ا ہ ط م ف ش ذ ب و	۹	۱۱۴۳
۲۱	حروف جمالی	د ح ل ع ر خ غ ن ی	۹	۱۹۷۲
۲۲	حروف مشترک	ج ز ک س ق ث ظ ض ت ص	۱۰	۲۸۸۰
۲۳	حروف اعظم	ا د ہ ح ط ک ل م ش ع ص	۱۱	۳۳۷
۲۴	حروف ملفوظی	ا ج د س ش ص ض ع غ ق ک ل	۱۳	۳۱۷۸
۲۵	حروف مکتوبی	م ن و	۳	۹۶
۲۶	حروف مسروری	ب ت ث ح خ ر ز ط ظ ف ہ ی	۱۲	۲۷۳۱
۲۷	حروف اوتاد	ا ب ج د ہ و ز ح ط	۹	۴۵
۲۸	حروف مائل اوتاد	ی ک ل م ن س ع ف ص	۹	۴۵۰
۲۹	حروف زائل اوتاد	ق ر ش ت ث خ ذ ض ظ غ	۱۰	۵۵۰۰
۳۰	حروف ختانیم	ا ف ق ک ل م ن د ہ ی	۱۰	۳۴۴

یہ تو حروف کی وہ اقسام ہیں جو کہ عموماً اصطلاحاً و عملاً مستعمل رہتی آئی ہیں۔ ان

کے سوا عیر توابع اور عناصر و بروج وسیارگان اور افلاک ومنازل کے حروف وغیرہ بھی ہیں۔ ساتھ میں انسانوں، حیوانوں وغیرہ کو بھی بہ لحاظ درجات مختلف حروف کے ساتھ منسوب کیا گیا ہے۔ جن کے بارے میں جان بوجھ کر طوالت مضمون سے بچنے کے لحاظ سے احتراز برت رہا ہوں اور اس لئے بھی کہ عملیات سے واسطہ رکھنے والا ہر شخص ان کو ازبر زبان یاد کیے ہوئے ملتا ہے۔

ہمارے فاضل دوست حروف کے متعلق بہت کچھ تحریر کر چکے ہیں اور فرداً فرداً ایک حرف کے متعلقہ خواص پیش کر چکے ہیں۔ چند حروف ملا کر جو قوت اخذ کی جاتی ہے اس کے بارے میں اکثر بے توجہی برتی گئی ہے۔ حروف صوامت، حروف نورانی و حروف ظلمانی اور حروف شفا پر ہی نگاہیں مرکوز کی گئی ہیں۔ باقی کے چھبیس قسم کے حروف سے منسوبہ خواص و اعمال پر بہت کم مواد ملتا ہے اس کی کیا وجہ ہے۔

قارئین۔ میری کوشش ہے کہ کم الفاظ میں ان حروف کے بارے میں جامع اعمال و تشریح پیش کر دی جائے جو کہ آثار کے علاوہ اخبار پر بھی مشتمل ہیں۔ کیونکہ ان حروف کی تقسیم سے متصلہ بھی وابستہ ہوتا ہے۔ ساتھ میں ہر شخص کی فطرت کا اندازہ ان حروف کی مدد سے جس توضیح سے ہوتا ہے وہ بروج وستاروں اور علم الاعداد سے بھی کہیں زیادہ تفاصیل کا حامل ہوتا ہے۔

ماہنامہ فلکیات بابت مئی ۱۹۹۲ء

اسرار الحروف

(بیان حروف شمسی و قمری)

قسم اول: حروف شمسی۔ ت ث د ذ ر ز س ش ص ض ط ظ ل ن

تشریح۔ قواعد عربیہ کے مطابق وہ الفاظ جن میں الف لام شامل ہوتا ہے مگر لام نہیں پڑھا جاتا وہ حروف شمسی و نہاری ہیں۔ جیسے کہ التاء، الثاء، الدال، الذال، الراء، الزاء، السین، الشین، الصاد، الضاد، الطاء، الظاء، اللام، النون۔ ان حروف میں سے دس حروف سعد ہیں۔ ث۔ د۔ ذ۔ ر۔ ز۔ س۔ ش۔ ط۔ ل۔ ض۔

اور چار حروف نحس ہیں۔ ت۔ ص۔ ظ۔ ن۔

علیحدہ علیحدہ سعدیت و نحوست کے لحاظ سے اور جملہ حروف سے بھی تعمیری اور تخریبی ہر دو کام لیے جاتے ہیں۔

ا۔ اتوار کے دن سعد حروف شمس کی ساعت میں ۲۲ مرتبہ اضلاع بنا کر درمیان میں سرخ کاغذ پر لکھیں۔ بخور شمس کا جلا کر۔ بازو (داہنے) میں سرخ کپڑے میں سی کر باندھ دیں۔ اور اس نقش کے نیچے اپنا مقصد دیں۔ بفضل خدا روزگار کی راہیں کھل جائیں گی۔

۲۔ اگر کسی دشمن کا روزگار بند کرنا ہو یا کسی بھی حرام کا کاروبار کرنے والے بندے کا۔ یا اس کاروبار کو جس سے لوگوں کو ناحق تکلیف پہنچتی ہو تو کوڑے کرکٹ سے ایک سرخ رنگ کا کپڑا اٹھا کر لائیں۔ اس پر حروف نحس ۴۴ مرتبہ لکھ کر نیچے دشمن کا نام معہ والدہ یا والد یا پھر جس نام سے مشہور ہے لکھ کر نیچے لکھ دیں کہ فلاں کا کاروبار بند ہو جائے اور ان

حروف کو ۴۴ مرتبہ باوضو کل دم کر کے مقصد بھی فی دفعہ بیان کرتے جائیں، بخور مرچ سیاہ وہینگ کو جلادیں اور دیوار دکان دشمن میں گاڑ دیں، چند ہی روز میں اس کے اثرات ظاہر ہوں گے۔ ناحق کسی کو پریشان مت کریں۔ کیونکہ یہ اعمال جتنے سادہ ہیں اتنی ہی شدید اثرات کے حامل ہیں جو کہ ناحق استعمال ہونے پر رجعت کرتے دیر نہیں کرتے۔

۳۔ شفائے امراض دموی وعوارضات قلبی کے لئے۔ سعد حروف کو چینی کی پلیٹوں پر عرق پودینہ وزعفران سے لکھ کر پینے کے لئے دیں تا کہ نہار منہ پیئے۔ یادرہے کہ چینی کی پلیٹوں پر یہ حروف ۴۷ مرتبہ لکھنا ہیں بلا کمی وبیشی کے۔ پہلے پلیٹوں کے درمیان آیہ مبارک **فِيهِ شِفَاءٌ لِلنَّاسِ** لکھ دیں باقی حروف دائرے میں لکھے جائیں گے۔ **انشاءاللہ العزیز ہفتہ عشرہ میں افاقہ ہو جائے گا۔**

۴۔ دشمن کو عوارضات قلبی میں مبتلا کرنا ہو تو ان نحس حروف کو دشمن کے نام میں اس طرح امتزاج دیں۔ کشتہ کردم قلب فلاں بن فلانہ۔ ان حروف کو مفرد کر کے قاعدہ امتزاج کے مطابق نحس حروف سے امتزاج دیں۔ نحس حروف ختم ہو جائیں تو پھر سے دہرائیں۔ اب ایک سرخ کاغذ پر کسی بھی نحس ساعت زحل یا مریخ یا شمس میں بدبودار بخور جلائیں۔ ایک خالی انڈے کے چھلکے میں ہمراہ نمک بند کر کے سورہ فیل مع مقصد متذکرۃ الصدر ۹۵ مرتبہ پڑھ کر دم کردیں اور آگ میں دفن کر دیں کہ حرارت برابر پہنچتی رہے۔ دشمن کا دل اتنا کمزور ہو جائے گا کہ دشمنی کا نام تک بھول جائے گا۔

انتباہ۔ یادرہے کہ دشمن بھی آخر ہم جیسا ہی انسان ہے وہ کسی دوسرے کرہ کی مخلوق نہیں یا ہم سے کوئی جداگانہ حیثیت نہیں رکھتا۔ اگر آپ دشمنی کا ہدف بن گئے ہیں تو مسلمان ہونے کی صورت میں پہلے پہل تو عفو و درگزر سے کام لیں۔ اگر معاملہ ٹھنڈا پڑ جائے

تو بہت بہتر اور اگر پانی سر سے گذرنے لگے تو بحالت مجبوری آپ اس سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ ہمارا مقصد چونکہ حروف کے اسرار کی عقدہ کشائی کرنا ہے۔ اس لئے ہم خلوص دل سے حقیقت پیش کر رہے ہیں۔ بار بار اس تاکید کرنے کا مقصد صرف یہ ہے کہ خلق خدا کو تھوڑی تھوڑی بات پر پریشان کرنے کی کوشش مت کریں۔ آئندہ میں تاکید نہیں کروں گا۔ مجھے آگاہ کردینا تھا سو کردیا۔ میں بری الذمہ ہوں۔ اگر غلط کریں گے تو آپ کی گردن پر ہوگا۔

۵۔ کوئی عورت شوہر سے خفا خفا رہتی ہو یا اسے خاطر میں نہ لاتی ہو یا راہ سے بھٹکی ہوئی ہو یا کوئی مرد بازاری عورتوں کے چکر میں ہو یا خواہ مخواہ کا سودائے خام دماغ میں سمائے ہوئے ہو تو اتوار کے روز جب کہ برج اسد طلوع ہو۔ اور ساعت شمسی ہو تو بہت بہتر ورنہ ساعت مشتری میں ان سعد حروف کو ۱۸ مرتبہ زعفران میں بھگوئے ہوئے کاغذ پر لکھ کر دیں فلاں بن فلاں **اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ** بخور شمس کا جلائیں۔ بخور بالفرض کسی وقت موجود نہ ہو یا دستیاب نہ ہو سکے تو خالی اگربتی سے ہی کام چلالیں کافی ہے۔ ایک تعویذ اس مرد/عورت کے سونے کی جگہ دفن کردیں یا سرہانے کو اُدھیڑ کر اس میں چھپادیں اور ایسے ہی تین تعویذ پلانے کے لئے دیں انشاءاللہ باشرم وباحیا ہو جائیں گے۔

۶۔ اگر کسی قسم کا کوئی مقابلہ ہو تو ان حروف کو ۲۲ مرتبہ لکھ کر سائل کو باندھنے کے لئے دیں اور فریق ثانی (سرکردہ) کے نام اور حروف زحل میں نحس حروف کو امتزاج دے کر فریق ثانی کی طرف زمین کھود کر دبادیں یا پھر وزن تلے رکھ دیں۔ بفضلِ خدا کامیابی قدم چومے گی ہمارے شب و روز کے مستعمل عملیات میں سے مجرب عمل ہے۔

۷۔ شمس جب شرف یا اوج کے درجات میں ہو تو ان حروف کو سونے کی انگشتری پر نقش کردیں۔ ہم عصروں و حکام بالا میں بے حد مقبول رہیں گے اور ان سے جو بھی حاجت

وابستہ ہوگی وہ ضرور روائی کر دیں۔ یاد رہے کہ سوزن تانبے کی ہو۔ لکھنے والا بھی عامل ہو۔ وقت نصف النہار ہو اور ساعت بھی سعد ہو۔ وہ اثرات ہوں گے کہ بس جی خوش ہو جائے گا۔

قسم دوم: حروف قمری "لیلی"

اب ج ح خ ع غ ف ک ق م و ہ ی۔

تشریح: عربی قواعد کے مطابق وہ حروف جن میں اگر الف لام شامل ہو تو پڑھا جاتا ہے۔ جیسے کہ الالف۔ الباء۔ الجیم۔ الحاء۔ الخاء۔ العین۔ الغین۔ الفاء۔ القاف۔ الکاف۔ المیم۔ الواو۔ الھاء۔ الیاء۔

یہ حروف بھی سعد و نحس ہر دو حصوں میں تقسیم ہیں۔ حروف قمریہ میں چھ حروف سعد ہیں۔ ا ج ح خ ع غ ک اور آٹھ حروف نحس ہیں۔ ب ح ف ق م و ہ ی۔

اب ان حروف کے چیدہ چیدہ عملیات پیش خدمت ہیں۔

۱۔ اگر کوئی بہت ہی سخت دل ہو یا غرور و تکبر میں مخمور ہو۔ بے جا تحت حشمت کہتا ہو۔ اپنی ہر جائز و ناجائز بات منوانے والا ہو۔ تو رات کے بارہ بجے ان حروف کو سبز یا نیلے کاغذ پر لکھ دیں اور اطراف میں سورہ لہب لکھ لیں۔ زیادہ سے زیادہ تین تعویذ پلانے سے وہ شخص سرکشی سے باز آ جائے گا۔ اگر کوئی ایسا شخص ہو جسے پلانا محال ہو تو اس کے بستر پر چھڑک دو۔ یہ بھی نہ ہو سکے تو دروازے پر چھڑک دو۔ اگر اتنی بھی پہنچ نہ ہو۔ تو پھر مطلوبہ شخص کا تصور کرتے ہوئے اگر عورت ہے تو مادہ خرگوش اور مرد ہو تو نر خرگوش کو پلا دیں۔ ساتھ ہی ساتھ میں یہ عمل بھی پڑھتے جائیں۔

ڈونگر بیٹھ مانگر کاتی بیٹھ کلال

یا کبیر انت ذوالجلال انت ذوا جلال

مذکورہ تعویذ پی تو جانور جائے گا مگر حشمت و اعتماد قوت دل اس مطلوبہ بندے کا ہوا ہو جائیگا۔

قارئین! ہر عمل کے نیچے مجرب ہے مجرب اگر بے کی بچ میں نہیں لگا رہا۔ یوں سمجھیں کہ یہ اعمال بڑی حد تک تجربہ شدہ اور مستند ثابت ہوئے ہیں۔ جو تجربے میں نہیں آئے تو ان کا مطلب یہ نہیں کہ وہ بے اثر ہیں یا مجھے ان میں شک ہے۔ بس اگر بالفرض کوئی عمل کسی اور طریقے سے یونہی مطلوبہ مقصد حل ہو جانے کی صورت میں نہیں کیا تو یہ بھی ہو سکتا ہے۔ اس لئے کہ ہزاروں اعمال ہیں۔ فرداً فرداً سبھی کو ہم یک وقت تو استعمال کرنے سے رہے۔ سو اگر کسی بھی عمل کے نیچے یہ نہ لکھا ہو کہ سینکڑوں مرتبہ کا تجربہ شدہ ہے تو آپ دل برداشتہ نہ ہوں۔ آپ پسند کے اعمال منتخب کر کے آزمائیں۔ امید واثق ہے کہ اعمال بے اثر کبھی نہیں جائیں گے۔

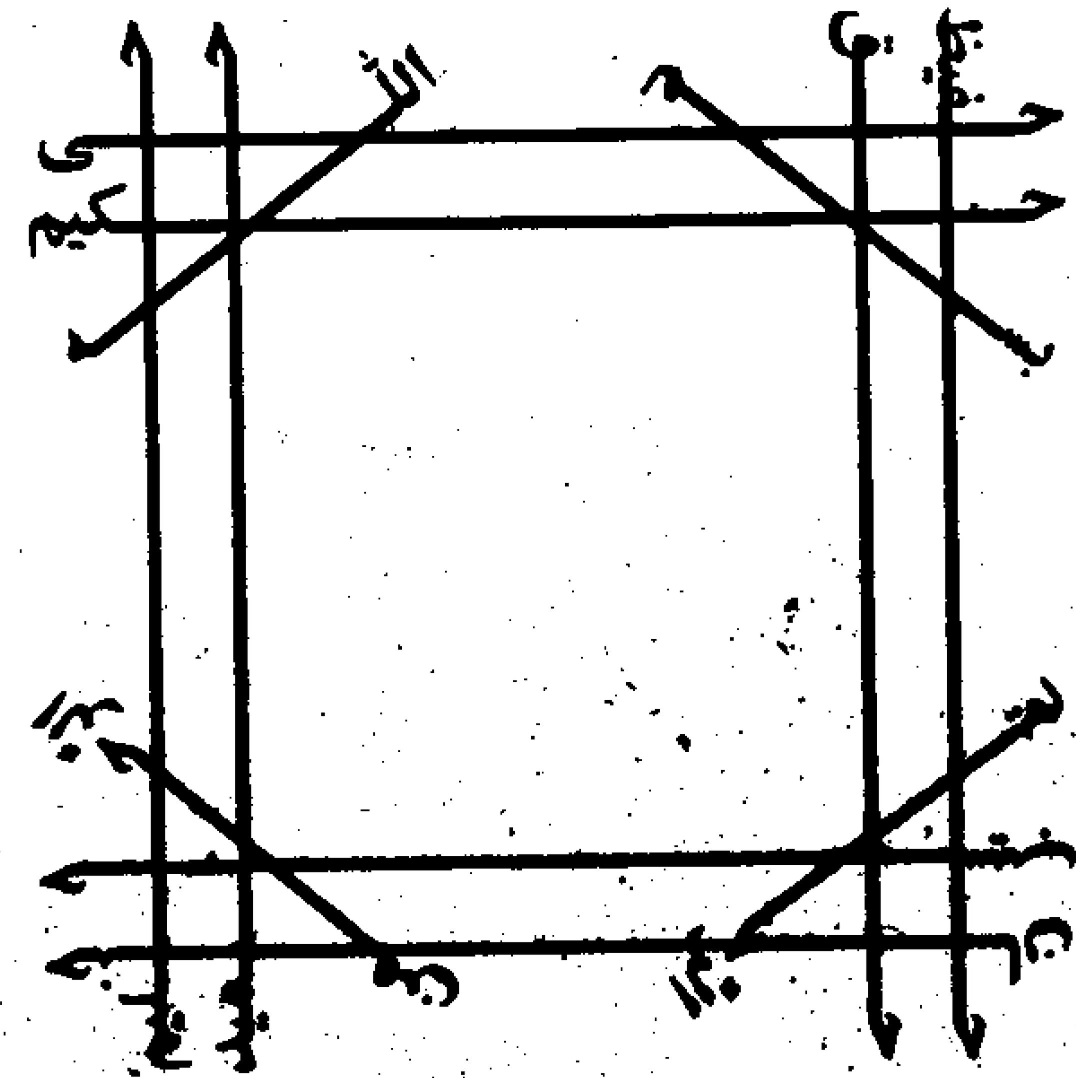
۲۔ فشار خون (بلڈ پریشر) کے لئے یہ حروف اسماء حائیہ مراتبیہ کے درمیان قمر کے برج شرف ثور میں ہونے کے دوران رات کے وقت میں بخور قمر جلا کر چاندی کی انگشتری پر کندہ کریں اور دائیں ہاتھ کی چھنگلیا میں رات کے وقت اور بائیں ہاتھ کی چھنگلیا میں دن کے وقت پہن لیا کریں۔ پاکیزگی از حد ضروری ہے ہو سکے تو ان اسماء کا ورد آئندہ شرف قمر تک معمول بنائے رکھیں۔

یا پھر ایسے ہی نقش بنا کر آئندہ شرف قمر تک پی لیا کریں امید ہے کہ فشار خون کم ہو جائے گا۔

اگر دباؤ خون کا زیادہ ہو جائے اور کنپٹیاں دُکھنے لگیں اور دماغ سائیں سائیں

کرنے لگے تو اسی انگشتری کو منہ میں زبان تلے رکھ لیں۔ پاک پروردگار کے حکم سے دباؤ کم ہو جائے گا۔

نقش انگشتری اور پینے والا یہ ہے۔



اس نقش کے درمیان حروف قمریہ لکھنے ہیں۔

۳۔ زراعت کے لئے: کھیتی میں برکت کے لئے یہ حروف معہ مؤکلات خوش خط لکھ کر دل ہی دل میں چار چار مرتبہ ہر لکھنے والے حرف کو پڑھتے جائیں۔ ایسے چار تعویذ لکھیں اور موم میں اچھی طرح سے بند کر کے کھیت کے چاروں کونوں میں رات کے وقت دبائے جائیں۔ بفضل خدا زمین اور فصل نقصان سے محفوظ رہیں گے۔ ساتھ میں اس کھیتی میں برکت بھی ہو گی۔ نقش دباتے وقت یارحمٰن یارحیم بلا تعین تعداد پڑھتے رہیں۔

۴۔ حروف سعد کو بعد از نماز عشاء ۱۲۲ مرتبہ با مؤکل پڑھیں اوّل و آخر درود شریف پڑھیں۔ مقصد دل میں رکھنے کے ساتھ ساتھ فی مرتبہ حروف کے پڑھنے کے بعد خفیف آواز میں بیان بھی کر دیں۔ بہترین قسم کا استخارہ ہے۔ ہر قسم کے پوشیدہ امور با

آسانی عالم نیند میں منکشف ہو جائیں گے، اور اگر مسلسل ورد رکھا جائے اور نیت دل میں کشف ہمہ خلق و زمان کی رکھیں اور خفیف آواز میں یہی مقصد دہرا بھی دیں۔ مبالغہ نہیں کہ عالم ہوش و حواس میں ہی ہر امر عیاں ہو جائے۔ یوں سمجھ لیں کہ کسی وائرلیس کی طرح خبریں دل پر اترا کریں گی۔

۵۔ اعمال شر میں سے ایک ہی عمل پر اکتفا کرتا ہوں کہ اگر کسی کو بیمار کرنا مقصود ہو۔ یا ذہنی ابتری کا شکار کرنا ہو۔ بدبختی کا کسی پر دورہ ڈالنا ہو۔ یا خونی امراض پیدا کرنا مقصود ہو تو۔ مطلوب کا استعمال شدہ کپڑا یا کاغذ غرضیکہ جو بھی چیز دستیاب ہو سکے۔ اس پر جب قمر ہبوط میں ہو یا قران شمس و قمر ہو یا تربیع قمر و زحل ہو۔ نیل اور سرکے کی روشنائی بنالیں اور ببول کے کانٹے کی نوک توڑ کر اس پر حروف نحس ۳۴ مرتبہ تحریر کر دیں آخر میں دشمن کا نام معہ والدہ لکھیں اور نیچے لکھ دیں کہ فلاں بیماری میں مبتلا ہو۔ بخور سُرخ مرچ و ہینگ کا جلا دیں۔ ابتری و تباہی کے لئے کسی شہید کی قبر میں پاؤں کی طرف دفن کر دیں۔ اور خونی امراض کے لئے آگ میں دفن کر دیں۔ قمر گردش کرتا ہوا پھر اسی جگہ پر بھی نہیں پہنچے گا کہ دشمن اپنی صحت وحیثیت کھو بیٹھے گا۔ یہ عمل کسی کے لئے بھی ناجائز طور پر نہ کریں۔ ورنہ کوئی اثر نہیں ہو گا۔

باقی حروف کے سلسلے میں فلکیات ہی میں آئندہ اقساط ہر نئے ماہ کے شمارے میں پڑھیں آپ کو وہ کچھ مل جائے گا جو برسوں عامل صاحبان و استادانِ فن کی خدمت کے بعد بھی اتنے سلیس پیرایہ میں نہیں مل سکے گا۔ ناجائز کے لئے ہرگز ہرگز اجازت نہیں۔ جائز کے لئے ہر خاص و عام کو اجازت ہے۔

ماہنامہ فلکیات بابت جون ۱۹۹۲ع

اسرار الحروف

بیانِ حروف نورانی و اسم اعظم حقیقی

قسم سوم: حروف نورانی۔ ا ہ ح ط ی ک ل م ن س ع ص ق ر

تشریح: حروف نورانی وہ حروف ہیں جو قرآن مجید کی ۲۹ سورہ شریفوں کے اوائل میں ہیں، انہیں حروف مقطعات بھی کہا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں ان کی ترتیب تخیص شدہ یہ ہے۔ الٓر کٓھٰیٰعٓصٓ طٰسٓ حٰمٓ قٓ نٓ = ۶۹۳

حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ "ہر چیز کا علم قرآن مجید میں ہے اور قرآن کریم کا علم ان حروف میں ہے جو سورتوں کے شروع میں ہیں"۔ بعض عالمین نے انہی حروف کو اسم اعظم قرار دیا ہے جو باطناً وظاہراً ہے، اور مشائخ، اہل تحقیق، ائمہ دین اور علمائے شریعت فرماتے ہیں کہ اسم اعظم اسمائے ظاہرہ میں سے ہے۔ مراد یہ کہ اسم اعظم ظاہر ہے لیکن پردہ کے پیچھے ہے۔ بہرحال یہ طے شدہ بات ہے کہ قرآن شریف کے یہ حروف مفاتیح العلوم جمیعہ معلومہ وغیر معلومہ عوام الناس ہیں۔ ان حروف میں ایک راز یہ بھی ہے کہ ان حروف کی معنی و مفہوم سوائے اللہ پاک کے کوئی نہیں جانتا۔ یہ ایک طرح سے قدرتی مخففات (کوڈورڈز) ہیں۔ جن میں حضور صلعم سے بات کی گئی ہے۔ انہیں تو بھیجنے والا اور جسے بھیجے گئے ہیں وہی کامل واکمل وجود جانتے ہیں (کہ یہ ان کی آپس کی راز و نیاز کی باتیں ہیں) حتیٰ کہ پیغام لانے والا وحی جبرائیل بھی انہیں نہیں جانتا۔ حقیقت ماہیت الحروف کی اعجاز یہ طور پر حاملین اسم اعظم کو تفویضی الہام ہوئی۔ اور انہوں نے صدیوں سے لاینحل عقدہ کی کشائی کی بھی تو اپنے آپ تک محدود رکھا اور آنے والی نسلوں کے لئے کوئی دقیقہ تک

بھی وضاحت کے لئے نہیں چھوڑا۔ اور متقدمین میں سے کافی بزرگان اسلام نے اپنی بساط کے مطابق تشریح بھی کی ہے جیسے کہ حضرت ابن عباسؓ سے ایک روایت منسوب ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ الٓمٓ کی معنی "میں اللہ ہوں اور میں چاہتا ہوں"، اور الٓمٓر کی معنی ہے "میں اللہ ہوں جانتا اور دیکھتا ہوں" اور یہ تشریح بجائے خود وضاحت طلب ہے۔

اس لئے کہ اگر الٓمٓ کی معنی "میں اللہ ہوں اور میں چاہتا ہوں" تو الٓمٓر کی معنی میں الٓـــمٓ کا ترجمہ پہلے آنا چاہیے، یعنی "میں اللہ ہوں اور میں چاہتا ہوں" اس کے بعد "را" کا ترجمہ آنا چاہیے، پھر چاہے وہ جانتا ہوں ہو یا دیکھتا ہوں ہو، جبکہ اس طرح نہیں ہے۔

ابوالعالیہ کہتے ہیں کہ ان حروف میں سے ہر حرف اسمائے الٰہی میں سے ایک قسم کی کنجی ہے اور ان کا خیال حضرت عبداللہ بن عباسؓ ہی کے ترتیب کردہ ان حروف کے اسماء سے ماخوذ ہے جیسے کہ الف سے "اللہ" ل سے "لطیف" م سے "ملک" ص سے "صبور" ر سے "رحیم" ک سے "کریم" ھ سے "ھادی" یہ سے "یؤد" ع سے "عالی" ط سے "طیب" س سے "سمیع" ح سے "حاکم" ق سے "قیوم" ن سے "نافع" اور دعا مانگنے میں ان اسماء عظام کو وسیلہ گروانے کے لئے کہا ہے۔

میری اصل سے یہی کوشش ہوتی ہے کہ جس مضمون کو لکھا جائے اسے کسی بھی پہلو سے تشنہ نہ رہنے دیا جائے۔ اس لئے اب میں حروف کے اس خاص الخاص راز سے آپ کو آگاہ کرتا ہوں کہ آپ بلاشبہ سب اعمال چھوڑ دیں اور اٹھائیس حروف کے اٹھائیس اسماء کو لے لیں تو وہ موجودات میں سے ہر امر پر تصرف کے لئے کافی ہیں۔ (یہ اسماء آپ کو ہماری کتاب اسماء الحسنیٰ میں ملیں گے)۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے منسوب یہ تحقیق سر اسم کی حد تک تو صحیح ہے لیکن

مندرجہ بالا اسماء ان حروف پر دال نہیں یہ حقیقت ہے اور یہی اس فقیر کے تجربہ و مشاہدہ کا نچوڑ بھی ہے۔ اس لئے کہ حروف کے جو اسماء ہیں وہ انہی کے اعداد ملفوظی کے برابر ہیں۔ جیسے کہ غ (غین)، غنی (۱۰۶۰)، ش (شین)، رفیع (۳۶۰)، ا (الف)، کافی (۱۱۱) علیٰ ہذالقیاس۔ اسی طرح اٹھائیس حروف ملفوظی سے اٹھائیس اسماء نکالیں اسی سے راز اسرار الحروف حل ہوگا اور اس سلسلے میں ایک وضاحت کرتا چلوں کہ اٹھائیس حروف میں سے بارہ حروف مسروری کو ملفوظی کرنے سے آخر میں الف کے بجائے ''ی'' آجاتی ہے اور اسی طرح ان کو حروف قائمہ بھی کہا گیا۔ مثلاً حاء۔ (حی) طاء۔ (طوئے) فاء۔ (فی) علیٰ ہذالقیاس۔ مجھے کہیں بھی واضح طور پر حقیقت نہیں ملی۔ جہاں کہیں بھی کوئی بات ہوئی تو مبہم سی۔ ملفوظی کا یہ متضاد مسئلہ میں نے اس طریقے سے حل کیا ہے کہ مثلاً حروف نورانی کی کٓھٰیٰعٓصٓ تو یہ اس طرح پڑھنے میں آتا ہے کہ کاف، ھا، یا، عین، صاد۔ اس طرح نہیں ہے کہ کاف ھی یے عین صاد۔ اس لئے یہ بات ذہن نشین کرلیں کہ حروف مسروری اسی طریق پر درست ہیں کہ ان کے آخر میں حرف ''ی'' کے بجائے ''الف'' آئے، لہٰذا ''ی'' قائمہ کا نظریہ سو فیصد غلط ہے، اور اس اساس پر قائم کیے جانے والے تمام تر اعمال محض ایک ذہنی اختراع ہیں اور اس سے زائد ان کی کوئی حیثیت نہیں ہے، اس بات کو آپ نے ملحوظ نگاہ رکھنا ہے۔ اور اسی طریقے سے آپ کو اسماء نکالنے ہیں کہ آپ حروف مسروریہ میں بینات میں الف تصور کریں نہ کہ ''ے'' اور ان ہی اسماء پر مجاہدہ کرلیں۔ اگر حقیقت کی طرف ادراک پہنچ گیا تو بالیقیناً کرامات ظہور میں آئیں گی۔

ان حروف کے معروف خواص جو کہ ہم تک پہنچے۔

حضرت ابن حنیفہ سے کسی شخص نے کٓھٰیٰعٓصٓ کے معنی دریافت کیے تو فرمایا کہ اگر

میں تم کو بتلادوں تو پانی پر چلے اور تیرے پاؤں تر نہ ہوں۔ سہیل بن عبداللہؒ کہتے ہیں کہ حضرت خواجہ ابراہیم بن ادھم بلخیؒ کے پاس ایک شخص آیا اور عرض کیا کہ یٰسٓ کی نسبت آپ کیا فرماتے ہیں۔ فرمایا اس میں ایک ایسا اسم ہے جو شخص نیک و فاسق اس سے دعا کرے قبول ہو۔ حدیث صحیح ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا جب کل تم دشمن سے ملاقات کرو تو یہ کہو'' حٰمٓ یُنْصَرُوْنَ'' حضرت علیؓ بھی اسی طرح دعا کرتے تھے۔ اَللّٰھُمَّ۔ کٓھٰیٰعٓصٓ وَیَا حٰمٓ عٓسٓقٓ واغفرْ لَنَا وَارْحَمْنَا۔ اور فرمایا کہ تم میں سے جو شخص اس کے ساتھ دعا کرے قبول ہو۔ ان حروف میں سے بعض کو ننانوے اسمائے حضرت محمد ﷺ میں بھی شامل کیا گیا ہے اور دس حروف کٓھٰیٰعٓصٓ اور حٰمٓ عٓسٓقٓ کو مفاتیح الاعمال والاحکام بھی کہا گیا ہے۔ قرآن ایک بحر بے کنار ہے اس میں سبھی کچھ موجود ہے اور ان دس حروف کا راز بعض بزرگان کو قرآن مجید ہی میں سے ملا اور ایسی پانچ آیات نکل آئیں جن کے

اول میں ک اور آخر میں ح ہے
اول میں ھ اور آخر میں م ہے
اول میں ی اور آخر میں ع ہے
اول میں ع اور آخر میں س ہے
اول میں ص اور آخر میں ق ہے۔

انہی آیات کو اگر کسی نقش یا طلسم پر دم کیا جائے تو اس کے اثرات کے فوری طور پر رواں ہونے میں کوئی شبہ باقی نہیں رہتا۔ خالی ان آیات کو بھی مقصد تصور میں رکھ کر پڑھا جائے تو فوراً مقصد ظہور پذیر ہوتا ہے۔ چچ نامہ کے بارے میں ایک روایت ہے کہ محمد بن قاسم کے ہندوستان آنے سے کچھ عرصہ پہلے ایک عورت کے بارے میں مشہور تھا جو ایک

دن میں بُعد الطرفین سے ہو کے آتی تھی۔ (طئی الارض) جس نے یہی بتایا کہ میں کاف سے لے کر قاف تک سفر کرتی ہوں۔ ایک صاحب نے حجاب الابصار کے لیے بھی ان آیات کو مفید جانا ہے۔ ان دس حروف کے بارے میں حضرت علیؓ کے اشعار بھی ہیں جن میں ان حروف پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

قارئین! حروف نورانی کے بارے میں جو کچھ بھی اس تحریر ہٰذا سے پہلے پیش کیا جا چکا ہے، ہم اسے دہرانا نہیں چاہتے۔ لہٰذا ان سب کو ایک طرف رکھ کر چند امور کی اس قسط میں وضاحت کرتے ہیں۔ یہ وضاحت اختصاراً درج کی جاتی ہے جو کہ حقائق کا پہلو لیے ہوئے ہے۔ فلکیات کے عام پڑھنے والے اب اتنی سمجھ بوجھ تو رکھ ہی گئے ہیں کہ وہ ان کو سمجھ سکیں۔ حروف نورانیہ سے کام لینے کے چار طرائق پیش خدمت ہیں۔

طریقہ اول: پہلے پہل ایک جدول حروف نورانی کی پیش کرتا ہوں یہ قران میں موجود حروف نورانیہ کا انسائیکلو پیڈیا ہے۔

شمار	سورہ نمبر	مقطعات	نام سورہ	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	
-	-	-	-	ا	ل	م	ص	ر	ک	ہ	ی	ع	ط	س	ح	ق	ن	
۱	۲	الٓمٓ	البقرہ	۴۵۰۲	۳۲۰۲	۲۱۹۵												۹۸۹۹
۲	۳	الٓمٓ	آل عمران	۲۵۲۸	۱۸۸۵	۱۲۵۱												۵۶۶۴
۳	۷	الٓمٓصٓ	الاعراف	۲۵۷۲	۱۵۲۳	۱۱۶۵	۹۸											۵۳۵۸
۴	۱۰	الٓرٰ	یونس	۱۳۶۳	۹۱۳			۲۵۷										۲۵۳۳
۵	۱۱	الٓرٰ	ہود	۱۴۰۲	۷۸۸			۳۲۴										۲۵۱۴
۶	۱۲	الٓمٓرٰ	یوسف	۱۳۲۵	۸۱۲			۲۵۸										۲۳۹۵
۷	۱۳	الٓمٓرٰ	رعد	۶۲۵	۴۷۹	۲۶۰		۱۳۷										۱۵۰۱
۸	۱۴	الٓرٰ	ابراہیم	۵۸۵	۴۵۲			۱۶۰										۱۱۹۷
۹	۱۵	الٓرٰ	الحجر	۴۹۳	۳۲۳			۹۶										۹۱۲
۱۰	۱۹	کٓہٰیٰعٓصٓ	مریم				۲۶		۱۳۷	۱۶۸	۳۴۵	۱۲۲						۷۹۸
۱۱	۲۰	طٰہٰ	طٰہٰ							۳۱۴			۲۸					۳۴۲
۱۲	۲۶	طٰسٓمٓ	الشعراء			۴۸۹							۳۳	۹۳				۶۱۵
۱۳	۲۷	طٰسٓ	النمل										۲۷	۹۳				۱۲۰
۱۴	۲۸	طٰسٓمٓ	القصص			۴۶۱							۱۹	۱۰۰				۵۸۰

۱۵	۲۹	الٓمٓ	عنکبوت	۷۸۴	۵۵۴	۳۴۷												۱۶۸۵
۱۶	۳۰	الٓمٓ	الروم	۵۴۵	۳۹۶	۳۱۸												۱۲۵۹
۱۷	۳۱	الٓمٓ	لقمان	۳۴۸	۲۹۸	۱۷۷												۸۲۳
۱۸	۳۲	الٓمٓ	السجدہ	۲۶۸	۱۵۴	۱۵۸												۵۸۰
۱۹	۳۶	یٰسٓ	یٰسٓ								۲۳۷			۴۸				۲۸۵
۲۰	۳۸	صٓ	صٓ				۲۸											۲۸
۲۱	۴۰	حٰمٓ	مؤمن			۳۸۹									۶۴			۴۵۳
۲۲	۴۱	حٰمٓ	سجدہ			۲۷۶									۴۸			۳۲۴
۲۳	۴۲	حٰمٓ عٓسٓقٓ	الشوریٰ			۳۰۸						۹۹		۵۳	۵۳	۵۷		۵۷۰
۲۴	۴۳	حٰمٓ	الزخرف			۳۲۷									۱۵			۳۴۲
۲۵	۴۴	حٰمٓ	الدخان			۱۵۰									۱۲			۱۶۲
۲۶	۴۵	حٰمٓ	الجاثیہ			۲۰۰									۳۱			۲۳۱
۲۷	۴۶	حٰمٓ	الاحقاف			۲۲۷									۳۷			۲۶۴
۲۸	۵۰	قٓ	قٓ													۵۷		۵۷
۲۹	۶۸	نٓ	والقلم														۱۳۳	۱۳۳
				۷۲۹۹	۱۱۷۸۰	۸۶۸۲	۱۵۲	۱۲۳۵	۱۳۷	۴۸۲	۵۸۲	۲۲۱	۱۰۷	۳۸۷	۳۰۴	۱۱۴	۱۳۳	بلا تعداد

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ غزوہ بدر سے ایک دن پہلے میری ملاقات خواجہ خضر علیہ السلام سے ہوئی۔ میں نے کہا مجھے کوئی ایسی دعا بتایئے کہ جس سے میں دشمنوں پر غالب آسکوں۔ حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا یہ دعا پڑھو۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ الٓمٓ و الٓمٓ و الٓمٓصٓ و الٓرٰ و الٓرٰ وَالٓمٓرٰ وَالٓمٓرٰ و الٓرٰ و الٓرٰ و كٓهٰيٰعٓصٓ و طٰهٰ وطٰسٓمٓ وطٰسٓ و طٰسٓمٓ و الٓمٓ و الٓمٓ و الٓمٓ و الٓمٓ و يٰسٓ و صٓ و حٰمٓ و حٰمٓ و حٰمٓ عٓسٓقٓ و حٰمٓ و حٰمٓ و حٰمٓ و حٰمٓ و قٓ و نٓ يا مَنْ هُوَ هُوَ يامَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّاهُوَ اغْفِرْلِيْ وَانْصُرْنِيْ اِنَّكَ عَلٰى شَيْءٍ قَدِيْرٌ ☆ آپ نے غور فرما لیا ہوگا کہ اسی جدول کا یہ کالم نمبر تین (اوپر سے نیچے) ہے۔ اسی جدول سے کام لینے کے بے شمار طرائق ہیں۔ فی الوقت باقی سلسلوں پر غور کر کے کام نکالنا آپ پر چھوڑتا ہوں۔

طریقہ دوم: ریاضت حروف نورانی

ان حروف کی تین مہینے کی جوز کات مقرر کی گئی ہے۔ وہ بہت وقت اور محنت مانگتی

ہے۔ آج کے اس مسلسل دوڑتے ہوئے دور میں قریباً ایک مشکل امر ہے ہم جو زکات پیش کر رہے ہیں وہ بہت ہی آسان ہے اور عام چلّہ کی طرح ادا کی جاتی ہے۔ جو فوائد وخواص میں کسی طور پر بھی کم نہیں۔ کہتے ہیں کہ حروف کتابِ سلیمان میں بھی تھے جس سے حکمرانی کی، اور آصف بن برخیا نے پلک جھپکتے میں منوں وزنی تختِ بلقیس دربارِ سلیمانؑ میں حاضر کیا اور حضرت نوح علیہ السلام نے کشتی پر چڑھتے وقت پڑھے تھے۔ اب غور سے سمجھیں۔

سب سے پہلے پنج گانہ اوقات کی نماز کی پابندی کریں اس کے بعد نوچندی جمعرات کی جو فجر آئے اس سے یہ زکات شروع کرنی ہے۔

الٓمٓ الٓمٓصٓ الٓرٰ الٓمٓرٰ کٓھٰیٰعٓصٓ طٰهٰ طٰسٓمٓ طٰسٓ یٰسٓ صٓ حٰمٓ حٰمٓعٓسٓقٓ قٓ نٓ

اول وآخر درود شریف ۱۱۱ مرتبہ پڑھکر ان حروف کو نمازِ فجر کے بعد ۱۶۰۰ مرتبہ پڑھ کر آخر میں اَللّٰہُ نُورُ السَّمٰوٰتِ اِلخ پڑھنی ہے۔ بالفرض آپ نہ پڑھ سکتے ہوں تو دو وقتوں میں تقسیم کرلیں اور دوسرا وقت عصر ومغرب کے درمیان کا ہے۔ ہر نماز کے بعد ان اسماء کو چودہ مرتبہ آیت کو تین مرتبہ پڑھنا لازم ہے اور چالیس دنوں میں زکات مکمل ہوگی۔

شرائط: صدق وسچائی سے پڑھا جائے۔ ذہن خام خیالات سے پاک ہو۔ دل کو رجوع الی اللہ کریں۔ مشتبہ، مکروہ اور بازار کا پکا ہوا کھانا نہ کھائیں۔ کم سوئیں۔ غیر محرم عورتوں سے بات تک نہ کریں۔ فضول گوئی سے پرہیز کریں۔ شرعاً ممنوع باتیں مت سنیں اور نہ ہی دیکھیں۔ دورانِ چلہ عجیب وغریب اسرار نظر آئیں گے۔ روحانیات کی تجلیاں دکھائی دیں گی۔ اس ریاضت کے بعد آپ حروفِ نورانی سے جملہ ان کے منسوبہ کام لے سکیں گے۔ اور میرا ذاتی تجربہ ہے کہ اس کے بعد کالے جادو کا ماہر سے ماہر عامل ہو یا عاملِ جنات، ہر دو حضرات کی اس زکات نورانیہ کے عامل کو دیکھتے ہی سٹی گم ہو جاتی ہے۔

کالے جادو وجنات کے عاملوں کی گھگھی بندھ ہوتے دیکھی ہے کہ وہ بول بھی نہیں سکتے، جتنا مستقل سُرور اور اثر میں نے اس ریاضت حروفِ نورانی میں پایا کہ شاید ہی کسی اور میں پایا ہوگا۔

طریقہ سوم: نقش نورانی عظیم

قارئین! حروفِ نورانی کا نقش معظم آج تک کسی بھی کتاب میں صحیح طور پر درج نہیں دیکھا۔ حروفِ نورانی کے جتنے بھی مشہور ومعروف نقوش ہیں وہ میزان سے گرے ہوئے ہیں۔ اپنے اعداد کی وجہ سے حروفِ نورانی کسی بھی نقش میں بلا کسر نہیں سمو پا رہے تھے۔ اس لئے میں نے خود ایک نقش مسدس ذوالکتابت وضع کیا اور اس کے بے پناہ فوائد سے بہرہ مند ہوا۔

جبرائیل

قاضی الحاجات مجیب الدعوات والاکرام

شمکائیل — قول — کہیعص — آ

الرا	کہٰیٰعٓصٓ	طٰسٓ	حٰمٓ	قٓ	نٓ
منعم	طٰهٰ ماحی	اله احد	حلیم مهیمن	جلی	الـه ماحی
الٰهی	حی ملی	هو اجل	یٰسٓ	علی حلیم	حکیم محسن
واحد مجیب	حبیب طیبب	ملك جنان	مانح	منان مالك	ابد زکی
ولی	ملیك مسهل	ه محمد	قٓ اللّٰه	ماجد	الم
حی حکیم	والی	اللّٰه مصلح	اولی	طٰهٰ محی	محیط مکمل

اسرافیل — یٰسٓ والقرآن الحکیم — کھیعص

عزرائیل — صٓ والقرآن المجید — حمعسق

نٓ والقلم وَمَا یسطُرون

میکائیل

لوبیائیل — قطلشائیل — الملک

عددی نقش

۵۰	۱۰۰	۴۸	۲۹	۱۹۵	۲۳۱
۹۵	۴۳	۲۳۳	۴۹	۷۳	۲۰۰
۲۳۶	۱۹۸	۷۰	۴۵	۹۸	۴۶
۴۴	۲۳۲	۹۹	۱۹۹	۴۵	۷۴
[illegible]	۴۸	۱۹۶	۹۷	۲۳۵	۴۶
۱۹۷	۷۲	۴۷	۲۳۴	۴۷	۹۶

یہ نقش مبارک میں نے بڑی ہی عرق ریزی کے بعد وضع کیا ہے آپ اس نقش کی جس طرف سے میزان کریں گے وفق حروف نورانی ہی کا آئے گا اس نقش میں ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس کے وسط میں اس اللہ جل جلالہ اور محمدؐ آگئے ہیں۔

یہ نقش مبارک ساعت سعید و یوم سعید میں چاندی کی لوح پر لکھا جائے۔ ویسے تو اس کے خواص بہت ہیں لیکن جو میرے تجربے میں آئے میں ان کا ہی تذکرہ کرتا ہوں۔ دعا مانگتے وقت لوح کو ہاتھوں میں اٹھا کر دعا مانگنا باعث استجابت ہے۔ سحر زدہ کو پانی میں بھگو کر پانچ منٹ بعد وہ پانی پلانے سے اسی وقت افاقہ ہو جاتا ہے۔ جنات کے مریض متواتر پہنیں تو جنات بھاگ جائیں، اگر اسی لوح کو تشخیص کے لئے استعمال کریں تو بھی مؤثر و آسان طریقہ ہے۔ سحر زدہ اگر دیکھے تھوڑی دیر مسلسل تو سکون پائے۔ اگر جنات والا دیکھے تو اعضاء بھاری بھاری محسوس ہوں۔ بخار کے مریض کو پانی میں بھگو کر پانی پلانے سے شفا ہوتی ہے۔ عوارض جسمانی کے لئے یہ لوح مبارک تریاق اعظم ہے۔ کسی بھی کہنہ مرض جیسے کہ سر درد و آشوب چشم اور دیگر خرابیاں دُور ہو جاتی ہیں۔ حاملین لوح سے جادوگر و جنات بُری طرح گھبراتے ہیں۔ لو "Low" بلڈ پریشر کا مریض سونے یا تانبے پر کندہ کرا کے

دایاں سُر (شمسی) چلائے اور روزانہ چند منٹ مسلسل دیکھتا رہے۔ حیرت انگیز طور پر بلڈ پریشر بڑھنا شروع ہو جائے گا۔ اور کم کرنے کے لئے بھی چاندی کی لوح استعمال کریں اور بایاں قمری سُر چلائیں، حادثہ، مرگی، آفات ارضی و سماوی۔ بواسیر خونی۔ ناصور وغیرہ سے تحفظ ملتا ہے۔ دنیاوی کاموں کے لئے اسی تعویذ کو لکھ کر نیچے مقصد لکھ دیں تجربہ شاہد ہے کہ ہر جائز اور شرعی کام ہو جاتا ہے۔

طریقہ چہارم: صحیفہ نورانی و اسم اعظم

ان حروف کا ایک عظیم طریقہ جفر الجامع کی طرح ان چودہ حروف کا ایک صحیفہ بھی مرتب کیا جاتا ہے۔ انہی چودہ حروف کو گردش دے دے کر ۱۹۶ صفحات تیار ہوتے ہیں۔ حروف کی ترتیب جدول والی لیں باقی تراتیب یہاں نہیں آئیں گی۔ (یہ پورا صحیفہ ایک بہت ہی خاص طریقہ سے آپ کو حروف مقطعات پر لکھی جانے والی ہماری آئندہ آنے والی کتاب "مکاشفات نُور" میں ملے گا۔

اس کتاب میں حروف مقطعات پر مشتمل جس تحقیق کو اور اس کتاب میں جتنے حروف نورانیہ کے اسمائے الٰہی کو پیش کیا گیا ہے، آج تک کی تاریخ میں ایسی کوئی مثال نہیں پیش کی گئی، اور جتنے اسماء و نقوش کے سلسلے میں اس کے مندرجات ہیں اس کے بارے میں قیاس غالب ہے کہ آئندہ آنے والے ہزار سالوں تک ایسی ایک مکمل اور عظیم کتاب شاید ہی کوئی پیش کر سکے گا۔ عائلی)

قارئین! میں نمونہ کے طور پر ایک صفحہ ضرور لکھتا لیکن مضمون کچھ زیادہ ہی لمبا چوڑا ہو چلا ہے اس لئے معذرت قبول کرلیں۔ اگر آپ کو کوئی دقت پیش آتی ہے تو اپنے قریب کے کسی صاحب علم بزرگ سے رجوع کریں۔ روزانہ کم از کم چار صفحات تیار کریں۔۔۔

سیاہی میں مشک وزعفران ملادیں ہر دسویں روز سیاہی تبدیل کردیں۔ کوئی سا بھی خوشبودار بخور جلادیں۔ باقی شرائط طریقہ دوم والے دیکھیں۔ اب میں اس کے چند خواص بیان کرتا ہوں۔

ا۔ اس کتاب کا حامل وآفات ارضی وسماوی سے محفوظ و مامون رہے گا۔

ب۔ لکھنے والا اگر پریشان حال ہوگا تو آسودہ حال ہوجائے گا۔ مکاشفات مقدر ہوجائیں گے۔

ج۔ جس جگہ پر یہ کتاب لکھی جائے گی وہ کبھی برباد وتباہ نہیں ہوگی۔

د۔ علماء کرام کہتے ہیں کہ یہ کتاب جس گھر میں ہوگی، ہر شب پنجشنبہ کو ارواح انبیاء علیہا السلام اس کی زیارت کے لئے آیا کریں گی۔

ہ۔ زبان وقلم میں سیف الاثری۔ علم میں اضافہ اور اعمال میں روانی پیدا ہوگی۔

و۔ سب سے بڑا فائدہ یہ ہوگا کہ اس پورے صحیفے میں اسم اعظم چودہ جگہ پر آتا ہے۔ ایک جگہ پر مستقیم باقی صدر و مؤخر کے لحاظ سے مختلف اس کی جہتیں سامنے آتی ہیں لیکن اس اسم اعظم میں ایک حرف کی گنجائش ہیں۔ اس لئے کہ یہ حروف کا جو صحیفہ ہے اس میں سب خالص حروف ہیں اور اسم اعظم حروف کے لحاظ سے مکرر ہے مگر پھر بھی بہ لحاظ قوت اعراب باآسانی پڑھنے میں آتا ہے۔

اسم اعظم پوری دنیا کے کے لئے ایک لاینحل مُعمّہ ہے۔ عموماً جس صاحب نے کسی اسم پر مداومت کر کے تاثیر حاصل کی اسی کو اسم اعظم کہا۔ لیکن ہم اس اسم اعظم کا تذکرہ کرتے ہیں جو کہ واقعی اسم اعظم ہے، جسے بہاؤالدین عاملیؒ، دیلمی اور محقق عظیم خواجہ نصیر الدین طوسیؒ نے نظموں میں مرموز کیا۔

سپردم بتو مایہء خویش را
تو دانی حساب کم وبیش را

اس مضمون کا بقیہ حصہ اگلے ماہ حروف ظلمانی کے مثبت وروشن پہلو کے ساتھ کریں گے۔

ماہنامہ فلکیات بابت جولائی ۱۹۹۲ع

اسرار الحروف

بیان اسم اعظم و حروف ظلمانی

رسول اکرم ﷺ کی حدیث پاک ہے کہ قرآن مجید میں تین جگہ پر اسم اعظم ہے۔(اور یہ اسم واقعی بھی تین جگہ پر موجود ہے) چونکہ قرآن مجید میں یا حیّ یا قیوم بھی تین جگہ پر ہے اسی وجہ سے اسم اعظم یا حیّ یا قیوم مشہور ہے۔(اور یوں بھی کہ یا حیّ یا قیوم دو اسمائے عظام ہیں ایک اسم نہیں۔ اور آقائے نامدار تاجدار رسالت حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا مقدس ارشاد ہے کہ اسم اعظم قران میں تین جگہ پر مرقوم ہے) بہاؤالدین عائلیؒ خواجہ نصیر الدین طوسیؒ اور دیلمیؒ نے دو سورتوں کی طرف اشارہ کیا ہے جن میں اجتماعاً اسم اعظم موجود ہے اور جہاں پر صریحاً موجود ہے۔ اس سے پہلو تہی کر گئے اس لئے کہ قرآن مجید کی جس سورہ میں اسم اعظم بہ لحاظ خواندہ مکمل ہے وہ ان دونوں سورتوں سے مقدار میں اتنی کم ہے کہ دونوں سورتوں کو پیش نظر رکھ کر علم سے معمولی شدھ بودھ رکھنے والا بھی دیکھ کر سمجھ سکتا ہے کہ یہی اسم اعظم ہے۔(یہاں پر آپ کا یہ خادم عائلی عرض پرواز ہے کہ معمہ اسم اعظم حل کرتے وقت آپ نے یہ یقین کرنا ہے کہ آپ نے جو معمہ حل کر کے اسم اعظم دریافت کیا ہے وہ قرآن مجید میں بہر صورت تین مقام پر موجود ہے۔ اگر بالفرض موجود نہیں ہے۔ تو آپ نے کچھ اور دریافت کیا ہے اسم اعظم نہیں۔ یہ بات آپ کو یاد رہے)۔

ہم نے بہت سے لوگ دیکھے ہیں جو کہ اسم اعظم اس وجہ سے ڈھونڈنا چاہتے ہیں کہ اس سے کیمیا بنائیں اور راتوں رات امیر ہو جائیں اور فوق الفطرت کام دکھا کر دنیا پر اپنی بزرگی کی دھاک بٹھائیں، اس میں کوئی شک نہیں کہ اسم اعظم میں اشیاء کو عدم سے وجود

میں لانے کی قوت ہے۔ کسی بھی چیز کی ماہیت بدل جاتی ہے اور مطلوبہ روپ اختیار کر جاتی ہے، طَیُّ الْاَرْضِ (زمین پاؤں کے نیچے سمٹ جاتی ہے) حِجَابُ الْاَبْصَارُ (نظر خلائق سے پوشیدہ ہونا) مَشْیُ عَلَی الْمَاءِ (پانی پر مثل زمین کے چلنا) طَیَرَانِ فِی الْھَوَاءِ (ہوا میں اڑنا) اور اِسْتِجَابَتِ دُعَا وغیرہ بہت معمولی باتیں ہیں۔ سب سے بڑھ کر خاص خصوصیت یہ ہے کہ حامل اسم اعظم پر دوزخ کی آگ حرام ہو جاتی ہے۔ اور جَنَّتُ الْفِرْدَوْسِ واجب ہو جاتی ہے۔(اس لئے کہ وہ ایک ایسے راز سے آگاہ ہوتا ہے کہ جس کی آگہی کے لئے ایک مخصوص مرتبے تک پہنچنا بہت ضروری ہوتا ہے، اور جب کوئی دیندار آدمی اس رتبے تک جا پہنچتا ہے تو اس کی نظر سے حجابات کو رفع کیا جاتا ہے، اور اسے انعام کے طور پر یہ نعمت عظیمہ تفویض کی جاتی ہے، اور اس کے لئے غایت درجہ کی پرہیز گاری اور حسنِ نیت اس آدمی میں پیدا ہو جاتی ہے اور وہ آدمی دنیاوی لالچوں کی اصل حقیقت سے آگاہ ہوتا ہے اور اسے یہ علم ہوتا ہے کہ یہ تمام چیزیں محض نظر کا دھوکہ ہیں، اور ایک سراب سے زائد کوئی حقیقت نہیں رکھتیں، اور یہ وقوف اور یہ فطرت فاسق کی نہیں ہوتی، پس یہی وجہ ہے وجوب جنت کی۔ عائلی نقشبندی)

حاملین اسم اعظم کے دو مراتب ہوتے ہیں۔ ایک تو ظاہراً مدارج بہت بلند اور ارفع ہوں اور عوام الناس کے سامنے خرق عادات کا اظہار کر دینا اور ہر دعا کی قبولیت ہونا وغیرہ مطلب یہ کہ ظاہراً ہر حال سے ولی کہلانے کا مستحق دکھائی دے۔ اور دوسرا وہ جو اپنے نفس پر اپنے قلب پر اپنے روح پر اور اپنے سر پر فرداً فرداً اسم اعظم کی اتنی ضربیں مارتا ہے کہ بس وہ اپنے موجودہ حال سے بے حال ہو جاتا ہے اور از قبیل کرامات اعمال سے بے نیاز ہو جاتا ہے۔ اور نظر دنیا میں وہ حقیر سے حقیر تر ہوتا چلا جائے گا۔ بیوی بچوں اور گھر گرہستی

کے جھنجھٹوں سے دُور اور بہت دُور نکل جاتا ہے۔ اور آتشِ عشق وفنائیت میں رہ کر کندن بن جاتا ہے۔ اس قسم کے حامل اسم اعظم کے مدراج بہت جلد طے ہو جاتے ہیں اور تھوڑے ہی عرصے میں صلحاء سے لے کر اقطاب کے درجات پر جا پہنچتا ہے۔ اور جو خرق عادات کا مظاہرہ کرتا ہے وہ پھنس کر رہ جاتا ہے اس کے مدراج بمشکل طے ہوتے ہیں، اس لئے کہ دنیا داری اس کا پیچھا ہی نہیں چھوڑے گی تو وہ اپنے مدارج کے حصول کے لئے روحانیات کے طے شدہ مقامات کہاں حاصل کر پائے گا۔

حضرت علامہ شاد گیلانی مرحوم نے اپنی تصنیف ''جفر جامع الخافیہ'' میں اسم اعظم شیخ بہاؤالدین عاملیؒ کے حوالے سے ایک سوال حل کیا تھا۔ جس کے جواب میں انہوں ''بشکیلخ'' کو اسم اعظم قرار دیا جو کہ ''عزیمت برھتیہ'' کے اٹھائیس اسماء میں سے ایک اسم ہے۔ اور ''تحقیق جفر'' میں جناب بابر سلطان نے شیخ بہائی کا اسم اعظم ''سورہ عصر'' کو قرار دیا ہے۔ شیخ بہاؤالدین عاملیؒ اور دوسرے حضرات نے جو اشعار میں قوانین وموازین بیان کیے ہیں۔ ان میں سے کوئی قانون بھی ان مستحصلہ جات سے حل شدہ اسمائے عظام کی تصدیق نہیں کرتا۔ (نیز بہت سے اہل علم کا قیاس ہے کہ آیت مبارکہ ''سلام قولا من رب رحیم'' اسم اعظم ہے جو کہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ ان کو اصل بات سمجھ میں ہی نہیں آئی اس میں کوئی شک نہیں کہ قرآن مجید کی ہر ایک آیت بمنزلہ اسم اعظم کے ہے، لیکن بات ایک مخصوص اسم اعظم کی ہے، اور جبکہ مذکورہ آیت کوئی اسم نہیں ہے بلکہ ایک بیانیہ جملہ ہے۔ اس وجہ سے ان کو اپنے نظریہ پر نظر ثانی کرنی چاہیے۔ یہاں پر ایک اور اہم بات وہ یہ ہے کہ اسم اعظم وہ تھا جس سے تمام پیغمبر علیہا السلام آگاہ تھے اور ظاہر ہے کہ وہ اسم جس کو اسم اعظم کہا جاتا ہے ان کی اس دور کی زبان میں بھی موجود تھا، مثالؔ کے طور پر سریانی زبان میں، عبرانی زبان

میں، آرامی زبان میں، عبری زبان میں، بابلی زبان میں وعلیٰ ہٰذا القیاس۔ اور اسم اعظم ان تمام زبانوں میں جس طرح موجود ہے ٹھیک اسی طرح بالکل صریحاً قرآن مجید میں بھی موجود ہے۔ پس اس سے زیادہ بیان کرنا ہمارے بس سے باہر ہے۔ عائلی)

ہم باقی موازین کو بالائے طاق رکھ کر دو اصولوں سے دیکھتے ہیں۔

اول تو یہ کہ ان کو بسط کرنے سے چالیس حروف نہیں نکلتے۔

دوم یہ کہ اور نہ ہی ان کو جمل کرنے سے انیس حروف نکلتے ہیں۔

ایک عظیم ترین راز جو اس تحریر سے پہلے آپ تاریخ علم میں اس سے پہلے کبھی نہیں پائیں گے اپنے دل کو ذرا تھام لیں اور ایک عظیم راز کے حامل بن جائیں۔

قارئین! اصل اسم اعظم جس کو بسط کرنے سے جو چالیس حروف نکلتے ہیں ان کے اعداد قمری ''۵۸۱'' ہیں۔ اور انہیں جمل کرنے سے جو حروف ہوتے ہیں ان کے اعداد قمری (۶۰۰) ہیں اس سے بڑھ کر تصدیق اور کیا ہو سکتی ہے کہ میں نے اعداد بھی پیش کر دیئے کوئی بھی واقف اس اسرار کا اس کی تردید نہیں کر سکتا۔ معمہ اسم اعظم میں نہیں لکھ رہا اس لئے کہ وہ پاکستان سے شائع ہونے والے روحانی جرائد میں یہ بارہا چھپ چکا ہے اور زحمت تلاش آپ ہی کو کرنی پڑے گی۔ (یہ معمہء اسم اعظم آئندہ آنے والے مضامین میں شامل ہے۔ عائلی)

بلاشبہ اسم اعظم کو وہی حل کر سکتا ہے جو کہ جفری قدروں پر پورا عبور (اسم اعظم کے لئے جفر کی کسی قسم کی قطعی ضرورت نہیں ہے، بلکہ اسم اعظم کا جن صاحب علم لوگوں نے عوام الناس کو اشارہ دیا تھا اور ایک راستہ بتا کر دنیائے علم اور دنیائے روحانیت پر ایک احسان عظیم کرنا فرمایا تھا۔ انہوں نے ہی اس کے اشارے جفر کے علم کی رُو سے بنائے تھے

،یوں سمجھیں کہ اس کو جفر کی زبان میں منتقل (Convert) کیے تھے،اور یہی وجہ ہے کہ ہم اس کو معمہ اسم اعظم کے حوالے سے جانتے ہیں،اور چونکہ یہ معمہ یا حساب کی صورت میں مرموز ہے اس لئے اس کو حسابی طریقے سے ہی حل کرنا پڑیگا۔عائلی) رکھتا ہو اور ساتھ میں تقدیر یاور بھی ہو۔اس لئے کہ جس آسان انداز میں ہمارا پڑھا اور سُنا ہوا ہے اس سے ہزاروں گنا زیادہ حل کرنے میں پیچیدہ ہے جب تک عنایت ربانی نہ ہو پردہ نہیں ہٹتا یہ بھی بتا تا چلوں کہ یہ ایک خاص جدول سے حل ہوتا ہے اور قلم لے کر بلا سوچے سمجھے جنونیہ انداز میں کاغذ کالے کرنا کہاں کی عقلمندی ہے۔

آپ کے پاس تین چیزیں موجود ہیں (۱) جفر کے نورانی حروف کا صحیفہ۔(۲) معمہ اسم اعظم۔(۳) اس مضموں میں درج شدہ بسط کے چالیس حروف وجمل کے انیس حروف کے اعداد۔اس کے بعد ضرورت ہے تو تدبر کی اور متوجہا الی اللہ ہونے کی۔اب بھی اگر حل نہ ہوتا ہو تو اُمّ الدّعوات سورہ فاتحہ کی چالیس دنوں کی ریاضت بہ اجازت حضرت امام موسیٰ کاظمؒ کریں۔میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ ناکامی کا ایک فیصد بھی امکان نہیں رہے گا۔ وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ۔

قسم چہارم: حروف ظلمانی (روشن پہلو)

حروف ظلمانی وہ حروف ہیں جو کہ مقطعات کے علاوہ ہیں۔ یہ بھی چودہ حروف ہیں۔حروف ظلمانی کے بارے میں تھوڑا بہت پہلے بھی روحانی جرائد میں تذکرہ ہو چکا ہے جو نامکمل سا ہے۔اس لئے کہ ان حروف کے دو حصے کیے گئے ہیں اور ہر دو حصے اپنے علیحدہ علیحدہ خواص رکھتے ہیں۔آپ مکمل یہ مضمون دیکھ لیں اور سابقہ حروف ظلمانی کے اعمال سے موازنہ کریں۔اس کے بعد فیصلہ کریں کہ نقل درنقل کیا ہے اور اصل اعمال کیا ہیں۔

حروف ظلمانی دو حصوں میں منقسم ہیں۔

۱۔دُنٰی۔ف ج ش ث ظ خ ز = انہیں سواقط فاتحہ بھی کہتے ہیں۔اس لئے کہ سورہ فاتحہ میں یہ حروف نہیں ہیں۔

۲۔ادنٰی۔ب د ذ ض غ ت و۔

پہلی قسم کے جو حروف ہیں ان کے اعمال کا دائرہ بہت وسیع ہے۔اس لئے کہ سریانی زبان کے عصر قدیم میں ان حروف کو اسم اعظم کہا گیا ہے۔اور انہی کے یہ اقوال ہم پر گہرا اثر مرتب کر گئے ہیں۔آپ کو تحفظ کے ہر قسم کے اعمال میں یہ چیز ضرور دیکھنے میں آئی ہوگی۔

یہ دراصل انہی حروف کی اشکال ہیں۔ان حروف اشکال کے معتبر فوائد درج کیے جاتے ہیں۔

۱۔جس شخص کے پاس ان اشکال کی خاتم نقش کی ہوئی ہوگی وہ حادثہ، آتشزدگی، اور پانی میں ڈوبنے سے بچا رہے گا۔

۲۔حضرت امام جعفر صادقؓ نے فرمایا ہے کہ جس شخص کے پاس یہ حروف لکھے ہوئے ہوں گے یا جس گھر میں لکھے ہوئے ہوں گے وہ جمیع وبائی امراض سے محفوظ و مامون رہے گا۔

۳۔جس شخص کو جنات ستاتے ہوں یا ڈراؤنے خواب آتے ہوں میرا تجربہ ہے کہ بھیڑیئے کی کھال پر یہ اشکالی خاتم لکھ کر اس کو اپنے پاس رکھنے کو دی جاتی ہے تو وہ ان ضرر رساں چیزوں سے بچا رہتا ہے۔

۴۔ان اشکال والے حروف فجشثظخز کے اعداد (۲۳۱۸) میں بیمار کا نام

معہ والدہ اور بیماری کا نام ان سب کے اعداد جملہ نکال کر ان کو مفرد کریں جتنے ہوں اتنی سطور کے اتنے تعویذ لکھے جائیں۔ اب اعداد جملہ کو سات پر تقسیم کریں۔ اگر ایک بچے تو ساعت شمس دو بچیں تو ساعت قمر تین بچیں تو ساعت مریخ چار بچیں تو ساعت عطارد پانچ بچیں تو ساعت مشتری چھ بچیں تو ساعت زہرہ اگر صفر بچے تو ساعت زحل میں لکھے جائیں اور روزانہ اسی ساعت میں تعویذ استعمال کئے جائیں اور تعویذ کے نیچے اس ستارے کا سریانی اسم دیا جائے جو بعد والے عمل میں مذکور کیا جائے گا۔ اب ان اعداد جملہ کو چار پر تقسیم کریں اگر ایک باقی رہے تو تعویذوں کا بخور لیا جائے گا۔ دو باقی رہیں تو روزانہ تعویذ باندھ کر ۲۴ گھنٹوں بعد اتار کر دوسرا پہننا چاہیے۔ اسی طرح جتنے تعویذ ہوں روزانہ کرتا رہے۔ تین باقی رہیں تو روزانہ ایک تعویذ پی لیا جائے اگر صفر رہے تو تعویذ سر سے اتار کر زمین میں دفن کرنا ہوگا۔ یہ عمل اعداد مفردہ کے تعداد کے دنوں تک کرنا ہوگا۔

اسرار الحروف میں اگرچہ ہر عمل کا مثال دینا مشکل ہے (کیونکہ اس طرح بہت تھوڑے اعمال شائع ہوسکیں گے) تاہم یہاں میں مندرجہ بالا عمل کے لئے ایک حقیقی مثال پیش کرتا ہوں۔ ایک عورت میرے پاس آئی جو دردِ سر کہنہ کی مریض تھی۔ اس کے لئے عمل تیار کیا۔

مرحلہ اول: عظیمہ بنت جنت بیبی۔ صداع قدیم۔ فجشثظخر

۱۰۲۵ + ۲۷۷ + ۳۱۹ + ۲۳۱۸

مرحلہ دوم۔ جملہ اعداد: ۳۹۳۹۔ مفرد اعداد: ۸۔ بتقسیم ۷ سے کسر ۲۔ تقسیم ۴ سے کسر: ۳۔

تعویذ اس کا اس طرح سے ہوگا کہ:

نقش اگلے صفحے پر دیکھیے۔

۷۸۶

★ ااا م # اااا ھے G ★ ااا م # اااا ھے G
★ ااا م # اااا ھے G ★ ااا م # اااا ھے G
★ ااا م # اااا ھے G ★ ااا م # اااا ھے G
★ ااا م # اااا ھے G ★ ااا م # اااا ھے G
صداع قدیم طرد عظیمہ بنت جنت بیبی بِلسامِ سامِ

ایسے آٹھ تعویذ قمر کی ساعت میں لکھے گئے اور روزانہ ایک تعویذ قمر کی ساعت میں عرق گاؤزبان میں گھول کر پینے کے لئے کہا۔ اسی عورت نے نویں دن آ کر اپنی صحتیابی کی اطلاع دی۔ شفاء امراض کے لئے یہ ایک بیش قیمت نعمت عظیم ہے جو میرے سینے میں مستور تھی آج محض تفنن طبع کی خاطر آپ کے آگے حاضر کر دی کہ آپ بھی اس سے فیضیاب ہوں اور خلق خدا کی تکالیف کو بھی دفع کریں۔ میرے لئے اس سے بڑھ کر صلہ کیا ہوگا کہ کوئی شفا پا جائے۔

عمل حاضری مطلوب

اب میں حروف ظلمانی کے روشن پہلو کا ایک راز خاص بیان کر رہا ہوں۔ یہ طریقہ حاضریٔ مطلوب کا ہے۔ حاضریٔ مطلوب کے سلسلے میں "دَائِرَۃُ الْاَنْوَار" کے بعد یہی وہ طریقہ ہے جس پر مجھے بیحد اعتماد ہے۔ اور یہ ایک ایسا سیف ضارب عمل ہے جو کبھی فیل نہیں ہوتا۔ اس کو شر و فساد پھیلنے کے خوف سے میرا بیان کرنے کا ارادہ نہیں تھا۔ لیکن جس طرح اسم اعظم حروف نورانی میں سے ہے۔ تو میں نے جہاں تک کی مجھے اجازت ملی بیان کر دیا۔ اب اس کے آگے تو یہ طریقہ اپنی جگہ پر عظیم ہونے کے باوجود حقیر اور بہت حقیر ہے۔ اور چونکہ یہ حروف ظلمانی کے روشن پہلو کے زمرے میں آتا ہے اس لئے بیان کرتا ہوں۔

چنے کے بیسن کا سات مہرہ چراغ تیار کریں اس کے بعد سات رنگ (منسوبہ سیارگان) کے ساتھ نمونوں کے ٹکڑے لیں ہر ٹکڑے کا اندازاً عرض دو انگل اور طول سات انگل ہونا چاہیئے۔

۱۔ اب شمسی رنگ کے کپڑے پر لکھیں۔

اجب یامذہب وَاجلَبْ فلانۃ بحق روقیائیل الغالب علیک وبحق یاہ یاہ۔

۲۔ قمری رنگ کے کپڑے پر لکھیں۔

اجب یامرۃ الابیض بن الحارث واجلب فلانۃ بحق شدحائیل الغالب علیک وبحق سام سام۔

۳۔ مریخی رنگ کے کپڑے پر لکھیں۔

اجب یااحمر واجلب فلانۃ بحق سمسائیل الغالب علیک وبحق دبیج ملیج دبیج ملیج۔

٤۔ عطاردی رنگ کے کپڑے پر لکھیں۔

اجب یابرقان واجلب فلانۃ بحق نوائیل الغالب علیک وبحق اھیاش اھیاش۔

٥۔ مشتری رنگ کے کپڑے پر لکھیں۔

اجب یاشمھورش واجلب فلانۃ بحق صرفیائیل الغالب علیک وبحق دردمیش دردمیش۔

٦۔ زہرہ جیسے رنگ کے کپڑے پر لکھیں۔

اجب یازوبعہ ابیض واجلب فلانۃ بحق عیبائیل الغالب علیک وبحق سبّوح سبّوح۔

۷۔ زحل جیسے رنگ کے کپڑے پر لکھیں۔

اَجِبْ یامیمون سیاف السحابی واجلب فلانۃ بحق کسفیائیل الغالب علیک بحق اوزأ اوزأ۔

یہ ساتوں بتیاں اسی چراغ کے مہروں میں ڈال دیں۔ چراغ میں روغن زیتون و سرسوں ڈال دیں۔ شروع اتوار کی رات کو کریں وقت نصف شب یعنی ساڑھے بجے کا ہو۔

آپ کو ایک بتی تیل میں تر کر کے جلانی ہے اور اس کے سامنے تصور مطلوب رکھ کر سات مرتبہ سورہ طٰہٰ شریف پڑھیں۔ چراغ میں تیل اتنا ہونا چاہیئے جو کہ سورہ طٰہٰ کے سات مرتبہ پڑھنے سے قبل نہ ختم ہو۔ اسی طرح ہر روز رات کو فتیلہ جلادیں۔ انشاء اللہ العزیز دوران عمل مطلوب حاضر ہوجائے گا۔ نہ آنے والا اور مجبور سے مجبور تر بھی آٹھویں دن شرطیہ پہنچ جائے گا اگر ہزاروں کوس بھی دُور ہوگا۔ یہ مبالغہ نہیں بلکہ ایک حقیقت ہے۔ سعودی عرب میں یہاں کی ایک عورت اپنے شوہر سے روٹھ کر اپنے بھائی کے یہاں (جو کہ وہاں مقیم ہے) رہ پڑی اور اس کا شوہر بیچارہ اکیلا ہی پاکستان آیا۔ چنانچہ یہ عمل کیا گیا تو وہ عورت ذات ہو کر بھی ٹھیک آٹھویں دن یہاں لاڑکانہ میں حیران و پریشان ہو کر آ پہنچی۔ یہ فروری ۹۲ء کی بات ہے۔ تحریر وقوعہ کرنے کا مقصد کہیں خودستائی نہ سمجھ بیٹھیں بلکہ مقصد وغرض یہ تھا کہ میرے خلوص وسچائی سے پیش کردہ عمل کو کہیں سرسری نظر سے نہ گذار دیں بلکہ کھلے بندوں ان منور قندیلوں سے ظلمت و یاس کے پردے چاک کردیں اور تابناکیوں کے سُرور میں کھوجائیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق دے اور آپ حقیقت کا ادراک کرجائیں تو آپ پہ لازم ہے کہ اسے شرعاً جائز مقاصد میں استعمال کریں اور عملیاتی دنیا کے اس آسان ترین عمل کا اعجاز دیکھیں۔ اس عمل میں چونکہ سورہ طٰہٰ کے خدام کام کرتے ہیں اس لئے ناجائز نہ کریں کیونکہ اس سورۃ کے خدام کی خفگی آپ کو بہت مہنگی پڑے گی۔ باقی جائز کے لئے اجازت بھی ہے۔ اور یوں بھی کہ ناک اپنی بھی بچائیں اور میری بھی اپنی جگہ پر رہنے دیں۔ میری خداوند کریم سے دعا ہے کہ نااہل کو اتنی توفیق نہ دے کہ کہیں وہ اسے کر کے کسی کی عزت کو سرعام نہ اچھال دے۔

قارئین فلکیات! اس قسط میں حروف ظلمانی کے روشن پہلو پر مشتمل اعمال پیش کیے گئے۔ آئندہ قسط میں چند تخریبی اعمال مکمل حروف ظلمانی اور ان کے تاریک پہلوؤں کے پیش کیے جائیں گے۔ اسرار الحروف میں جن رازوں کی نقاب کشائی کی جا رہی ہے۔ ان کے بارے میں اپنی آراء سے ضرور نواز دیجئے گا اور جائز تنقید ان اعمال پر کوئی بھی صاحب کرنا چاہے تو بخوشی کر سکتا ہے۔ اتنا عرض ضرور کروں گا کہ بس تنقید برائے تنقید نہ ہو۔ کیونکہ اس سے اصلاح کے بجائے دل آزاری ہوتی ہے۔ اور دل آزاری اُصول انسانیت میں حرام ہے۔

ماہنامہ فلکیات بابت اگست ۱۹۹۲ء

زکات ابجد

محترم عزیزان! جب سے میں نے خواص وغوامض حروف کا سلسلہ شروع کیا ہے تب سے احباب کی طرف سے جو سوالات زیرِ استفسار رہے وہ قریباً یہی ہیں کہ

۱۔ حروف کے بارے میں آپ جو کچھ تحریر کر رہے ہیں ان کے مذکورہ خواص کتنے عرصے تک ظہور پذیر ہو جائیں گے؟

۲۔ کیا ان اعمال کو ہر پڑھنے والا کر کے ان کی تاثیر حاصل کر سکتا ہے؟

۳۔ کیا ان حروف کے ہر اقسام کی زکات ہے یا ان کی ترتیب ہی ان کی سیف الاثر ہی ہے؟

آپ کی تسلی وتشفی کے لئے عرض ہے کہ اگرچہ ان حروف کی جو ترتیبیں ہیں وہ واقعی پُر تاثیر ہیں اور حروف کے یہ اقسام بلا زکات ادا کیے ہوئے بھی کام کر جاتے ہیں۔ لیکن اس میں تھوڑا وقت ضرور لگ جاتا ہے۔ ان کا اثر لکھتے ہی اس صورت میں ہو سکتا ہے کہ ابجد کی زکات ادا کی جائے۔ اور زکات کے سوا فوری طور پر عمل کے احکام جاری ہونا مشکل ہیں۔ سو یہ کٹھن مضمون اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے کہ آپ کو زکات ابجد سے رُوشناس کیا جائے، کٹھن اس لئے کہ اس مشینی دور میں جب کہ آزادی سے سانس لینے کے لئے بھی وقت نہیں ملتا تو چلّہ گردانیاں تو مشکل میں ڈال ہی دیتی ہیں۔

قارئین! دنیا کا ایسا کوئی بھی عمل نہیں ہے۔ جس میں حروف کو دخل نہ ہو۔ اور ہر عمل کے لئے علیحدہ علیحدہ چلّہ بھی نکالنا پڑتا ہے جو کہ ایک مشکل امر ہے۔ اس لئے علم وعمل سے واسطہ رکھنے والوں پر لازم ہوتا ہے کہ وہ حروف ابجد کی زکات ادا کریں۔ یہ ایک زکات

پوری عملیات کی اساس ہے۔اس زکات کے بعد کوئی بھی اور کسی بھی زبان کا عمل ہوگا رواں ہوجائے گا اور اسرار الحروف میں پیش کیے جانے والے سب اعمال کی مکمل کامیابی کا دارومدار ابھی اسی پر ہے۔

حروف کی زکات کے کافی طرائق مروجہ ہیں جو لمبا عرصہ کھاتے ہیں اور ان میں کافی تکلیف بھی ہے۔ اگر زکات جیسے تیسے کر کے ادا کی بھی جائے تو نقوش سر اٹھا کر کہتے ہیں کہ صاحب ہماری بھی زکات ادا کرو!!!؟ اب اتنا وقت کہاں سے آئے جوان کی زکات بھی ادا کی جائے۔ اگر کسی خوش نصیب کے پاس وقت ہے بھی تو وہ ان جھمیلوں میں پڑنا پسند نہیں کرے گا۔ گھماؤ پھراؤ کے بعد بات کرنے کا میں قائل نہیں اس لئے ان دشواریوں کو پیش نظر رکھ کر ایک ایسی مکمل زکات آپکو للہ تعالیٰ دے رہا ہوں جو کہ آپ کو دنیا میں موجود جدید و قدیم کتب میں سے کہیں بھی نہ مل سکے گی اور نہ ہی کسی استاد صاحب سے مل سکے گی۔ یہ عظیم طریقہ رکھنے والی زکات جن خار دار اور دشوار گذار راہوں پر چلتے چلتے مجھے ملی ہے وہ بیان سے باہر ہے بس اتنا ہی کہہ دینا کافی ہے کہ میرا خدا ہی بہتر جانتا ہے مجھے کیا کچھ گنوا کر اسے پانا پڑا۔

یہ زکات چند خصوصیات کی حامل ہے۔ ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس کے ادا کرنے میں سوائے بدبو دار چیزوں کے کھانے کے اور کوئی پرہیز نہیں۔ دوسری خصوصیت یہ ہے کہ اس زکات میں فی حرف کی زکات تقریباً تین گھنٹے میں نکل جاتی ہے۔ تیسری خصوصیت یہ ہے کہ اس زکات کے ادا ہونے کے ساتھ نقش مثلث، مربع، مخمس، مسدس، مسبع، مثمن اور متسع کی زکات بھی ادا ہو جاتی ہے نہ صرف یہ نقوش تاثیر دکھائیں گے بلکہ اس زکات کے ادا کرنے کے بعد بڑے سے بڑا نقش بھی لکھنے پر تاثیر دکھائیگا۔ (اس

لئے کہ جتنا بھی بڑا نقش ہوگا وہ ان ہی نقوش کی اساس پر قائم ہوگا۔)

چونکہ یہ زکات کئی مراحل سے گذرنے کے بعد ہی پایۂ تکمیل تک پہنچتی ہے۔ اس لئے اس کو بالتفصیل سمجھانے کے لئے میں نے اپنے طور پر انتہائی کوشش کی ہے کہ آپ اس کو سہل جانیں اور اس کی ماہیت اور غرض و غایت سے اچھی طرح واقف ہو جائیں۔ جدول ابجد سولہ کالمی ملاحظہ فرمائیں۔

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶
نمبر	حرف	اسم	قیمت حرف ضرب عدد قرآنی	منزل قمری	نقش	طرح اعداد نقش	تقسیم	خارج قسمت	کسر	خانہ	طرف	ملک	جن	ستارہ	بخور
۱	ا	اللہ	۵۷۷۰۷	شرطین	متسع	۳۶۰	۹	۹۳۷۱	۸	۱۰	شرقی	اسرافیل	لمیوش	زحل	عود سیاہ
۲	ب	باقی	۳۲۸۴۳	بطین	مثمن	۱۵۲	۸	۲۸۱۳	#	#	غربی	جبرائیل	دیوش	مشتری	شکر
۳	ج	جامع	۹۸۱۹	ثریا	مسبع	۱۶۸	۷	۱۳۷۸	۵	۱۵	شمالی	کلکائیل	نوپوش	مریخ	دار چینی
۴	د	دیان	۲۳۵۶۸	دبران	مسدس	۱۰۵	۶	۳۷۴۳	۵	۷	جنوبی	دردائیل	طیطیوش	شمس	صندل سرخ
۵	ہ	ہادی	۹۵۲۳۰	ہقعہ	مخمس	۶۰	۵	۱۹۰۵۸	#	#	شرقی	دوریائیل	ہیوش	زہرہ	صندل سفید
۶	و	ولی	۱۵۹۲۶	ہنعہ	مربع	۳۰	۴	۳۹۷۹۶	۲	۹	غربی	رفتمائیل	پوپوش	عطارد	کافور
۷	ز	زکی	۱۰۹۳۰	ذراع	مثلث	۱۲	۳	۳۶۳۶	#	#	شمالی	شرفائیل	کاپوش	قمر	شہد
۸	ح	حق	۳۶۷۸۳	نثرہ	متسع	۳۶۰	۹	۳۳۹۱	۵	۲۷	جنوبی	تنکفیل	میوش	زحل	زعفران
۹	ط	طاہر	۱۱۳۶۶	طرفہ	مثمن	۱۵۲	۸	۱۴۰۱	۶	۱۷	شرقی	اسمائیل	پہیوش	مشتری	مشک
۱۰	ی	بصیر	۱۵۹۱۹۰	جبہ	مسبع	۱۶۸	۷	۲۷۰۰۳	۱	۴۳	غربی	سراکتیائیل	ہمیوش	مریخ	گل سرخ
۱۱	ک	کافی	۱۹۰۴۰۰	زبرہ	مسدس	۱۰۵	۶	۳۶۷۱۵	۵	۷	شمالی	حروزائیل	قدیوش	شمس	گل سفید
۱۲	ل	لطیف	۱۱۱۳۵۶۰	صرفہ	مخمس	۶۰	۵	۲۲۲۹۰۰	#	#	جنوبی	طاطائیل	عدیوش	زہرہ	پوست جب
۱۳	م	ملک	۱۰۶۱۴۰۰	عواء	مربع	۳۰	۴	۲۶۵۳۳۲	۲	۹	شرقی	رومائیل	بجیوش	عطارد	بہی
۱۴	ن	نور	۱۳۲۸۰۰۰	سماک	مثلث	۱۲	۳	۴۴۲۶۶۲	۲	۴	غربی	حولائیل	دلیوش	قمر	سنبل
۱۵	س	سمیع	۱۵۹۳۶۰	غفرہ	متسع	۳۶۰	۹	۳۶۹۰۰	#	#	شمالی	ہمواکیل	نعیوش	زحل	لوبان
۱۶	ع	علی	۲۳۵۳۰۰	زبانا	مثمن	۱۵۲	۸	۸۰۲۴۳	۲	۳۳	جنوبی	لومائیل	نعیوش	مشتری	فلفل سفید
۱۷	ف	فتاح	۶۷۲۵۱۰	اکلیل	مسبع	۱۶۸	۷	۹۶۱۹۳	۱	۴۳	شرقی	سرحائیل	اطیوش	مریخ	جوز
۱۸	ص	صمد	۱۸۱۱۷۰	قلب	مسدس	۱۰۵	۶	۳۰۱۷۷	۳	۱۹	غربی	اجمائیل	قلایوش	شمس	جاوتری
۱۹	ق	قادر	۶۸۱۳۰۰	شولہ	مخمس	۶۰	۵	۶۱۳۸	#	#	شمالی	عطرائیل	ہمیوش	زہرہ	ترنج
۲۰	ر	رب	۳۳۵۸۲۰۰	نعائم	مربع	۳۰	۴	۸۸۹۴۳	۲	۹	جنوبی	اسوائیل	دہیوش	عطارد	برگ گلاب

۲۱	ش	شہید	۲۷۵۹۰۰	بلدہ	مثلث	۱۲	۳	۲۲۵۲۹۲	#	#	شرقی	ہمرائیل	تخمیوش	قمر	عوداگر
۲۲	ت	تواب	۲۳۷۹۶۰۰	ذابح	مربع	۳۶۰	۹	۷۱۹۹۱۵	۵	۳۷	غربی	عزرائیل	لطیوش	زحل	عنبر
۲۳	ث	ثابت	۲۲۸۰۰۰	بلدہ	مثمن	۲۵۲	۸	۷۹۷۱۸	۴	۳۳	شمالی	میکائیل	طمیوش	مشتری	عود
۲۴	خ	خبیر	۱۳۳۹۶۰۰	سعود	مسبع	۱۲۸	۷	۲۷۰۰۲۱	۵	۱۵	جنوبی	سمکائیل	ولاہوش	مریخ	بنفشہ
۲۵	ذ	ذاکر	۳۲۸۷۹۰۰	اخبیہ	مسدس	۱۰۵	۶	۵۴۷۹۶۵	۵	۷	شرقی	اسرائیل	سلاہوش	شمس	لوبان
۲۶	ض	ضار	۱۱۸۵۶۰۰	مقدم	مخمس	۲۰	۵	۲۳۷۱۰۸	#	#	غربی	سمکائیل	نماہوش	زہرہ	کندر
۲۷	ظ	ظاہر	۷۵۷۸۰۰	مؤخر	مربع	۳۰	۴	۱۸۹۳۳۲	۲	۹	شمالی	ترائیل	عتریوش	عطارد	گل نسرین
۲۸	غ	غفور	۳۳۰۸۰۰۰	رشا	مثلث	۱۲	۳۰	۱۰۲۲۶۲	۲	۳	جنوبی	لوغائیل	مزروہوش	قمر	لونگ

ہر مرحلہ میں نے حل کر کے جدول میں دیا ہے۔ اب میں ایک مثال دیتا ہوں۔

ہمیں حرف ''ن'' کی زکات ادا کرنی ہے تو اس کے لئے اس وقت کا انتظار کریں جب قمر منزل ''سماک'' میں ہو۔ اب کلام اللہ میں رقم شدہ نون کو اس کی قیمت میں ضرب دی (۱۳۲۸۰۰۰) ہوئے۔

چونکہ اسے نقش مثلث میں پُر کرنا ہے اس لئے ۱۲ طرح کر کے تین سے تقسیم کیا تو (۴۴۲۶۶۲) حاصل ہوئے۔ چونکہ تقسیم کرتے وقت کسر ۲ آئی لہٰذا خانہ ۴ میں ایک اضافہ کرنا ہے۔

زکات قمر کی ساعت سے شروع کرنی ہے اور مغرب کی طرف رخ کرنا ہے۔

اب جو نقش بنے گا اس کے مروجہ طریقے پر اضلاع بنا کر اعداد وفق کا مؤکل بنا کر اوپر لکھیں۔

دائیں طرف حرف کا منسوبہ مؤکل اور بائیں طرف حرف کا منسوبہ جن بِندا کے ساتھ لکھیں اور نیچے اس حرف کے اسم کو ''بحق یا'' کے بعد لکھیں (یہ سب کچھ جدول میں درج ہے)۔

اب اسی نقش کی پشت پر انہیں اضلاع پر لکیریں کھینچتے ہوئے ایک دوسرا نقش تیار کریں اور اس میں اس حرف کو نقش کی مقررہ چال سے پُر کریں۔

سیدھی طرف کا نقش

اجب یا طنطز کشا غائیل

۴۴۲۶۷۰	۴۴۲۶۶۲	۴۴۲۶۶۸
۴۴۲۶۶۴	۴۴۲۶۶۷	۴۴۲۶۶۹
۴۴۲۶۶۶	۴۴۲۶۷۱	۴۴۲۶۶۳

اجب یا وطفوش — اجب یا حولائیل

بحق یا نور

پشت کا نقش

اجب یا طنطز کشا غائیل

ن	ن	ن
ن	ن	ن
ن	ن	ن

اجب یا وطفوش — اجب یا حولائیل

بحق یا نور

اب ایسے تین نقوش لکھ کر ہوا میں لٹکانے ہیں اور بخور اس حرف سے جو متعلق ہو، وہی دوران عمل جلتا رہے اسی طرح مثمن کے آٹھ نقوش لکھنے ہیں۔ مخمس کے پانچ علیٰ ہذاالقیاس اسی طرح ان کو موافق عنصر استعمال کیا جائے۔ میں پھر سے وضاحت کرتا چلوں کہ:

۱۔ شرقی = آتش ۲۔ غربی = باد ۳۔ شمالی = آب ۴۔ جنوبی = خاک۔

جب آپ نقش لکھ چکیں تو اس وقت اس حرف کی عزیمت اتنا ہی مرتبہ اس پر دم کرنی ہے۔ اس کے بعد موافق عنصر استعمال کرنے ہیں (جیسے کہ مثالی نقش ''ن'' کے اوپر اس کی غریمت تین مرتبہ دم کرنی ہے) حروف کی مستند غریموں کے لئے یہ کتابیں دیکھیں۔

ا۔ سرایرالتکسیر ۔۲۔ شمس المعارف کبریٰ (امام احمد بن علی بونیؒ)۔

(احباب کے بے انتہا اصرار پر اب یہ زکات ابجد کے اٹھائیس نقوش عددی، اور اٹھائیس نقوش حرفی اور حروف کی اٹھائیس عزیمتیں اس کتاب کے آخری حصے ''باب مفتاح الاستخراج'' میں درج کی گئی ہیں۔ عائلی)

اس طرح ہر حرف کو اس کی مقرر شدہ منزل قمری کے اوقات میں اسی حرف کا بخور جلا کر اٹھائیس حروف کی زکات ستائیس دنوں میں پوری کرنی ہے۔ زکات دینے کے بعد چاند کی ہر منزل میں اس کے متعلقہ حرف کی غریمت کو جدول کے کالم ۸ کے مطابق پڑھیں۔ یوں سمجھیں کہ ہر حرف کی باری ستائیس دنوں کے بعد آئے گی۔ اسی پر مداومت رکھیں ڈھائی سال تک یہ سلسلہ چلائے رکھیں اس کے بعد آپ مداومت نہ بھی کریں تو بھی تاثیر ہمیشہ کے لئے آپ کے قابو میں رہیگی۔

اگرچہ مثال کے لحاظ سے بات کچھ طویل سی ہے لیکن عمل کے لحاظ سے اس جیسی آسان اور قرآن پاک کے حروف کی بنیاد پر بننے والی مستند زکات آپ لاکھ بھی کیوں نہ ڈھونڈیں، آپ کو کہیں بھی نہ مل سکے گی۔ میں نے جو کچھ بھی اپنے حسب حال پیش کیا ہے خدا شاہد ہے کہ مقصود صرف علم کی نشر و اشاعت ہے کسی قسم کی شہرت نہیں۔ اور وہ محترم دوست جو میری ملاقات و علمی خدمت کے متمنی ہیں وہ بہت مشکل میں پڑ گئے اور لیاقت بھائی (خدا انہیں عمر خضر عطا فرمائے۔ آمین) سے میرا پتہ پوچھنے لگے۔ میں ان سے بیحد

شرمندہ ہوں کہ اس ناچیز کے سلسلے میں وہ پریشان رہے اور انہیں دقتیں اٹھانی پڑیں اور دوسری وجہ یہ بھی ہے کہ میری تحریر چونکہ انتہائی اہم امور کے حامل مراحل میں داخل ہوگئی ہے اور اس کے لئے تنقید ایک لازمی امر ہے اور میں ہر جائز تنقید کا حق کسی سے بھی چھیننا نہیں چاہتا۔ میں آپ کی کسی بھی جائز تنقید و استفسار کے لئے چشم براہ ہوں۔

ماہنامہ فلکیات بابت ستمبر ۱۹۹۲ء

اسرار الحروف

بیان حروف ظلمانی (تاریک پہلو)

نور ایک ایسی قوت ہے جو کہ ارض وسماء کو خوش اسلوبی سے گھیرے ہوئے ہے۔ نور کی ہر جہت کا اپنا ایک علیحدہ انداز و رنگ ہے۔ جو جنس لطیفہ (ملائکہ واجنہ) اور جنس کثیفہ (انسان اور حیوان) کی قوت باصرہ سے ماورا ہے۔ یہ نور اس بظاہر بے جان مگر حقیقت میں زندہ کائنات کی حیات کا باعث ہے۔

اور آگ ایک ایسی قوت ہے جسے ہر کثیف ولطیف جنس دیکھ سکتی ہے۔ اور آگ میں ہر چیز کی ماہیت تبدیل کرنے کی خاصیت اور ساتھ میں ہر وجود کو جلا کر راکھ کرنے کی صلاحیت بھی موجود ہے۔ کائنات کے اندر یہ دو بڑی قوتیں ہیں اور دونوں کا ایک ہی اصل ہے۔

افلاطون نے جب یہی حقیقت پائی تو اپنی کتاب ''الواح الجواہر'' میں اسے اس طرح تحریر کیا کہ ''نار (آگ) اصل میں نور ہے جو کہ معکوس ہے، ملاءِ اعلیٰ کی طرف صعود کرنے سے نور اور بھی لطیف ہو جاتا ہے۔ لیکن عالم اسفل کی طرف نزول کرنے سے اس میں احراقیت پیدا ہو جاتی ہے۔ حاصل مقصد یہ کہ نار کی حقیقت ہی نور کا معکوس ہونا ہے۔

یہ حقیقتیں آپ کو سمجھانے کا ایک ہی مقصد ہے کہ آپ ہمیشہ کے لئے ان سطور کو اپنے ذہنوں میں محفوظ کریں۔ اس قسط میں پیش کیے جانے والے عمل کا اسی معکوس کے قبیل سے تعلق ہے۔

۱۔ تباہی و ایمنی دشمن

یہ عمل اگرچہ پہلے ہی حروف ظلمانی کے روشن پہلو سے تعلق رکھتا ہے۔ پھر بھی استادانِ فن نے اعمالِ شر میں سیف الاثری پیدا کرنے کے لئے اسے معکوس کیا ہے۔

حاضریءِ مطلوب میں گزشتہ ماہ آپ نے جس طریقے سے عمل دیکھا تھا۔ عمل ہذا میں بھی تقریباً اسی طرح پر ہے۔ عبارت کی ترتیب موافق مقصد (گذشتہ ماہ کے عمل کو مدِ نظر رکھتے ہوئے) آپ کو تیار کرنی پڑے گی۔ اسماءِ ربانی سُریانی ویسے ہی منصوب رہیں گے۔ ان کو معکوس کسی بھی صورت میں نہ کریں۔ باقی مؤکلات و جناتِ عمل اس عمل میں مقلوب ہوں گے۔

مثلاً مریخ کا مؤکل اس طرح معکوس ہوگا ''لیامسمس'' اور جن ''رمجالا'' علیٰ ہذا القیاس۔ باقی جنات وموکلات بھی اسی طریقے پر ہوں گے۔

لونگ کے تیل اور سرسوں کے تیل سے چراغ روشن کریں۔ یہ عمل کی ساتوں بتیاں اس وقت لکھی جائیں جب کہ مریخ وقمر کا قران ہو اور کسی بھی برج میں ہو۔ یا پھر قمر کی زحل سے نظر تربیع یا مقابلہ ہو۔ اس وقت لکھ کر حفاظت سے رکھ لیں۔ پھر جو منگل آئے اسی رات سے ابتدا کریں اور سورہ توبہ بلا تسمیہ و بلا بدل تسمیہ پڑھیں سات مرتبہ۔ بخور گومہ یا رال کا جلائیں (یاد رکھیں کہ کسی بھی عمل میں کوئی سا بھی خوشبودار یا بدبودار بخور خفیف مقدار میں جلائیں۔ اس لئے کہ بہت زیادہ دھواں پھیلنے سے دم گھٹنے لگتا ہے اور آنکھوں میں مرچیں سی محسوس ہونے لگتی ہیں اور زکام بھی پورے لاؤ لشکر کے ساتھ آن وارد ہوتا ہے۔ اس لئے لازم ہے کہ جب دھواں بہت زیادہ ہو جائے تو بخور جلانا بند کر دیں) صرف ایک ہفتہ کی مدت ہے، دشمن عارضہ مہلکہ کا شکار ہوگا اور بالکل اسی طرح جس طرح کہ آپ نے فتیلے میں لکھا ہوگا۔

یہ عمل فلکیات کے اس (اکتوبر ۹۲ء) کے رسالے کے علاوہ آپ کتب جدیدہ و قدیمہ میں سے کسی بھی کتاب میں نہ پاسکیں گے۔ اس لئے کہ یہ راز سینہ ہیں اور سینوں سے ہوتے ہوئے پہلی مرتبہ کتاب کی زینت بنے ہیں۔ جس استاذِ فن سے یہ عمل مجھے ملا، اسی کا بارہا کا تجربہ شدہ ہے۔ اور ان کی اس عنایت پر مجھے بے حد اعتماد ہے۔ یہ طریقہ ذاتی طور پر میں نے کبھی بھی استعمال نہیں کیا۔ اس لئے کہ معکوس سے میری کبھی بھی نہیں بنی۔

ارے! آپ پریشان ہوگئے۔ نہیں بھئی گھبرانے کی کوئی بات نہیں کہ کہیں عمل نہ کمزور ہو۔ عمل کی سیف الاثری اسی کی ترکیب عمل سے واضح ہے۔ شاید عام قاری اس کی حقیقت کا ادراک نہ بھی کر پائے ہوں۔ تاہم استادانِ فن اس دُرِ بے بہا کی قدر و قیمت پہچان گئے ہوں گے۔ اور یہ عمل بطور خاص انہی کی خدمت میں سپرد کرتا ہوں۔

وہ حضرات جن کا کوئی بھی سہارا نہ رہا ہو اور ہر طرح سے ظلم کی چکی میں پسے ہوں، وہ یہ عمل خود کر کے یا کسی سے کرا کے ظالم سے نجات پاسکتے ہیں اور سر پر آن پڑنے پر ہر قسم کا دفاع جائز قرار دیا گیا ہے کہ **اقتل المؤذی قبل الایذاء** ''موذیوں کو اُن کی ایذا دہی سے قبل قتل کردو''۔ ایک راز تھا، جو مکمل طور پر عیاں کیا گیا ہے لیکن اسے بہت زیادہ احتیاط کے ساتھ کریں۔ معمولی سی کوتاہی آپ کے لئے نقصان کا موجب بنے گی۔ واضح طور پر لکھیں تاکہ آپ کے حالات کو پیش نظر رکھ کر اجازت دی جائے۔

تنبیہہ = بلا اجازت نہ کریں کہ نقصان کا اندیشہ ہے۔

۲۔ دشمن کو ذلیل کرنے کے لئے

جس وقت میں نے اسرار الحروف کا سلسلہ شروع کیا تھا اس وقت میرا خیال تھا کہ عمومی قسم کے اعمال پیش کردیئے جائیں جو کہ ہر عام و خاص کرے اور میں بھی بری الذمہ

ہو کے بیٹھوں، لیکن ان حروف کے خصوصی اعمال پر جب بھی میری نظر پڑتی ہے تو اندر سے آواز آنے لگتی ہے کہ انہی حروف کے کھونٹے سے بندھا ہوا ہر عمل (عمومی ہو یا خصوصی) بلا دریغ پیش کر دو نہیں تو وقت تمہیں کبھی معاف نہیں کرے گا۔ وقت معاف کرے یا نہ کرے انصاف ضرور کرے گا کہ سرِ عام شنوائی کے بارِ سنگین کے باوجود حروف کے دائرہ کار میں آنے والے اعمال (جن کی بہتات کا بوجھ شاید فلکیات بھی جلدی میں نہ سہار سکے) جتنوں کا بوجھ فلکیات برداشت کر سکا اس فقیر نے پیش کر دیئے۔

یہ اعمال مستور آپ کو ان کی باری آنے پر ملتے رہیں گے۔ ساتھ میری عنداللہ بری الذمہ ہونے کی رٹ بھی سُننی / پڑھنی پڑے گا کیونکہ یہ میرا حق ہے اور میں اپنا ''گلے بچاؤ'' کا حق محفوظ رکھنے میں اپنی عافیت سمجھتا ہوں۔ اور اس سلسلے کی پہلی کڑی کے عمل سے پیشتر سُنیں۔ اور ان پند و نصائح پر غور کریں۔

قارئین! قدرتِ انتقام کے باوجود معاف کر دینے میں بہت بڑائی ہے۔ اس دنیا میں کون ہے ایسا؟ جس کے ساتھ خیر خواہی اور دشمنی کبھی بھی نہ رہی ہو! کوئی بھی ایسا شخص نہیں ہے، نہ ہی ہوا تھا اور نہ ہی ہوگا۔ یہ بھی اس معاشرے میں انسان کے ساتھ اتنی لازم ہیں جتنی کہ زندگی کے لئے آکسیجن گیس لازم ہے۔ کوئی ہمارا اگر بلاوجہ کا دشمن ہے تو ہم بھی کسی کے صریحاً دشمن ہو سکتے ہیں۔ دشمن کے نام کے تصور پر جتنی نفرت ہم رکھتے ہیں، اتنی ہی نفرت ہم سے بھی کی جاسکتی ہے۔ یہ دوستی و دشمنی کا سلسلہ ابتدائے نسلِ انسانی سے لے کر انتہائے نسلِ انسانی تک جاری رہے گا۔ ہر روز ان کا اس طرح اور اتنی مرتبہ سامنا کرنا پڑتا ہے جتنا کہ بادلِ نخواستہ چائے کی پیالیوں سے واسطہ پڑتا ہے۔ بامر دیگر یوں سمجھیں کہ ''اَلجِنسُ یَمِیلُ اِلَی الجِنسِ'' کے مطابق کسی کو ہم اگر معمولی باتوں پر ہدف سزا بنا

لیتے ہیں۔ تو اسی وقت کوئی دوسرا بھی ہمیں ہدف بنا کر کاغذ، قلم دوات لے کر کسی تخلیہ میں بیٹھ سکتا ہے۔ نتیجہ خرابی ہی خرابی ہے۔

آپ ضرور پریشان ہوں گے کہ پھر آخر انتقام کسی سے لیا جائے۔ دشمنی کا کون سا ایسا معیار اور درجہ ہے جس پر پہنچ کر دشمن کو سزا دی جائے۔ میں اس نازک مسئلے کو چھیڑ رہا ہوں۔

چونکہ یہ ایک ایسا علم ہے جسے ہم مطلق کہیں تو بھی بجا ہے۔ یہ علم قوانین کی بنیاد پر ہے ان سے علیحدہ نہیں۔ اس میں قواعد، ضوابط و شرائط ہیں۔ اس علم کے عامل کا درجہ ایک منصف کا ہے۔ جو اپنی دنیا میں باقاعدہ طور پر اصل حالات سے واقف ہو کر سزا کا اطلاق لگا سکتا ہے۔ ان سب باتوں کے لیے عامل کا باطنی بزرگی کا حامل ہونا ضروری ہے۔ جتنی باطنی بلندی ہوگی اس کی وضعداری، فیصلہ دہی اور دینداری اتنی ہی کامل ہوگی۔ مجھے اس بات پر شدید حیرت ہے کہ عامل صاحبان نے کبھی بھی اس بات کی ضرورت پر دھیان نہیں دیا کہ ایسے قوانین کی عوام الناس کے پیش کرنے میں بھی کوئی ضرورت ہوتی ہے۔ میں اس بات پر بضد نہیں کہ وہ نہیں جانتے، بلکہ میرا یقین ہے کہ وہ جانتے ضرور ہیں۔ لیکن سزا کا معیار اپنی طرف سے نہیں سائل یا مدعی کی طرف سے دیتے ہیں۔ جو کہ ایک غلط امر ہے۔ ایسی غلطیاں انسانیت کو تباہ بھی کر دیتی ہیں۔ کیونکہ جو کوئی ہمارا ایک روپے کا نقصان کرتا ہے تو ہم اس کا سو روپے کا نقصان کرنے پر بضد ہوتے ہیں۔ دنیاوی طور پر قدرتِ انتقام ہوئی تو خود حساب بے باک کر لیں گے۔ اگر دنیاوی طرف سے کم طاقتی ہے تو پھر روحانی طور پر خدمت لی جاتی ہے اور ایک روپے کا نقصان کرنے والے کا ایک سو روپے کا نقصان کر دیا جاتا ہے۔ یہ سراسر ظلم ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ خواہ مخواہ اسے معاف کر دو۔ یا روپیہ سے

درگذر کر دو۔ بلکہ میری پُر زور تاکید ہے کہ سزا دینی مقصود ہے ہی۔ اور عفو و درگذر بھی برداشت سے باہر ہے تو اینٹ کا جواب اینٹ سے ہی دو، پوری عمارت اکھاڑ کر اسے مارنے کی سعی نہ کرو۔ بندہ پرور! یہ ملکی جنگ نہیں کہ مشہور مقولے کے مطابق اینٹ کا جواب پتھر سے دیا جائے۔

میری ان مہربان عامل دوستوں سے ایک گذارش ہے کہ چونکہ سائل ہمیشہ انتہا کرنے کا مقصد دل میں ٹھانے ہوئے آتا ہے۔ آپ اس کی فریاد رسی کریں تو ایک منصف کی حیثیت سے کہ سزا جرم کو پیش نظر رکھ کر دی جائے۔ ذیل کے قوانین پر غور کریں۔

۱۔ انتقام اس سے لیا جائے

ا۔ جو کسی عزت دار کی عزت کے درپے ہو۔

ب۔ جو بلا خاص وجہ دشمنِ جان بن بیٹھے۔

ج۔ جو کسی کے گھر کو برباد کرنا چاہے۔

۲۔ معاملہ رفع دفع کرنا اس انداز پہ پہنچے

د۔ خود اسے سمجھایا جائے اور وہ نہ سمجھے۔

ہ۔ معتبر افراد کا فیصلہ جوتی کی نوک پر رکھے۔

و۔ ضرر پہنچانے کی کوشش کر چکا ہو۔

۳۔ مجبوری اور بے بسی اس انداز پہ پہنچے کہ

ز۔ تھانے کچہری کی حاضری کھانے کے باوجود وہ خاموش نہ رہے۔

ح۔ نقل مکانی کے بعد بھی اپنی خباثت سے باز نہ آئے۔

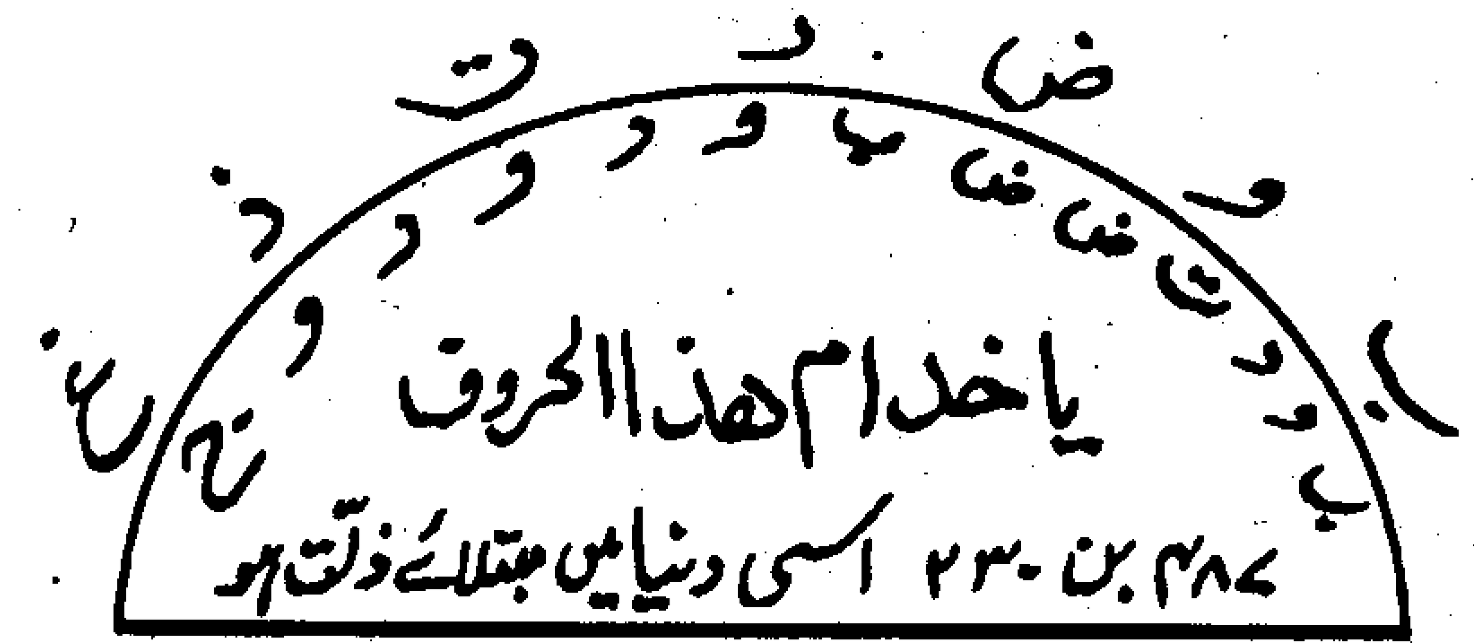
ط۔ حلف و قسم دینے پر بھی اپنی پرانی روش پر برقرار رہے۔

تو اس آدمی کو سزا دینا واجب ہے۔

عمل حروف ادنیٰ: ب و ض د ت ذ غ: ۲۹۱۲

اب ایک طلسم شمسی بنایا جائے جس کے باہر یہی حروف اوپر والے لکھے جائیں گے اور اندر کی طرف مطلوب معہ والدہ اور بیماری کا نام لے کر ان کے اعداد بنا کر ان سے حروف بنائے جائیں۔ اب اس میں ایک کمالیت کا اظہار کرنا پڑے گا کہ یہ بعد والے حروف بھی انہی سات حرفوں سے بنانے ہیں۔ آپ اعداد کو ٹکڑے ٹکڑے کرتے جائیں یہ حروف بن جائیں گے بالفرض کچھ کمی محسوس ہو تو ''یا'' ''ز'' دونوں میں سے ایک حرف زائد کر سکتے ہیں۔

حقیقی مثال: مطلوب ۴۸۷ والدہ ۲۳۰ بیماری کے اعداد ۱۳۱۶ تو طلسم اس طریقے سے لکھا گیا۔



یہ طلسم انڈے پر لکھیں اور اس پر ذیل کی عزیمت ۴۱ مرتبہ پڑھ کر دم کریں اور آگ میں دفن کر دیں اب روزانہ یہ عزیمت سات دنوں تک اسی وقت آگ کے قریب بیٹھ کر ۱۵ مرتبہ پڑھیں اور قدرت کی طرف سے کارروائی دیکھیں۔

عزیمت مذکورہ یہ ہے۔ القادر المقتدر القاہر الجبار مذل کل جبار عنید ناصر الحق

حیث کان بہ الحول والقوۃ ان کانت الاصیحۃ واحدۃ فاذا ہم خامدون من فعل ذالک واتی فی عذوۃ ملیسرہ۔

اور میرے گلے بچاؤ کا حق کہ فاتقی اللہ تعالیٰ وَلَا تفعلہُ الا لمستحقہٗ۔

عمل ۳: حروف ظلمانی مکمل

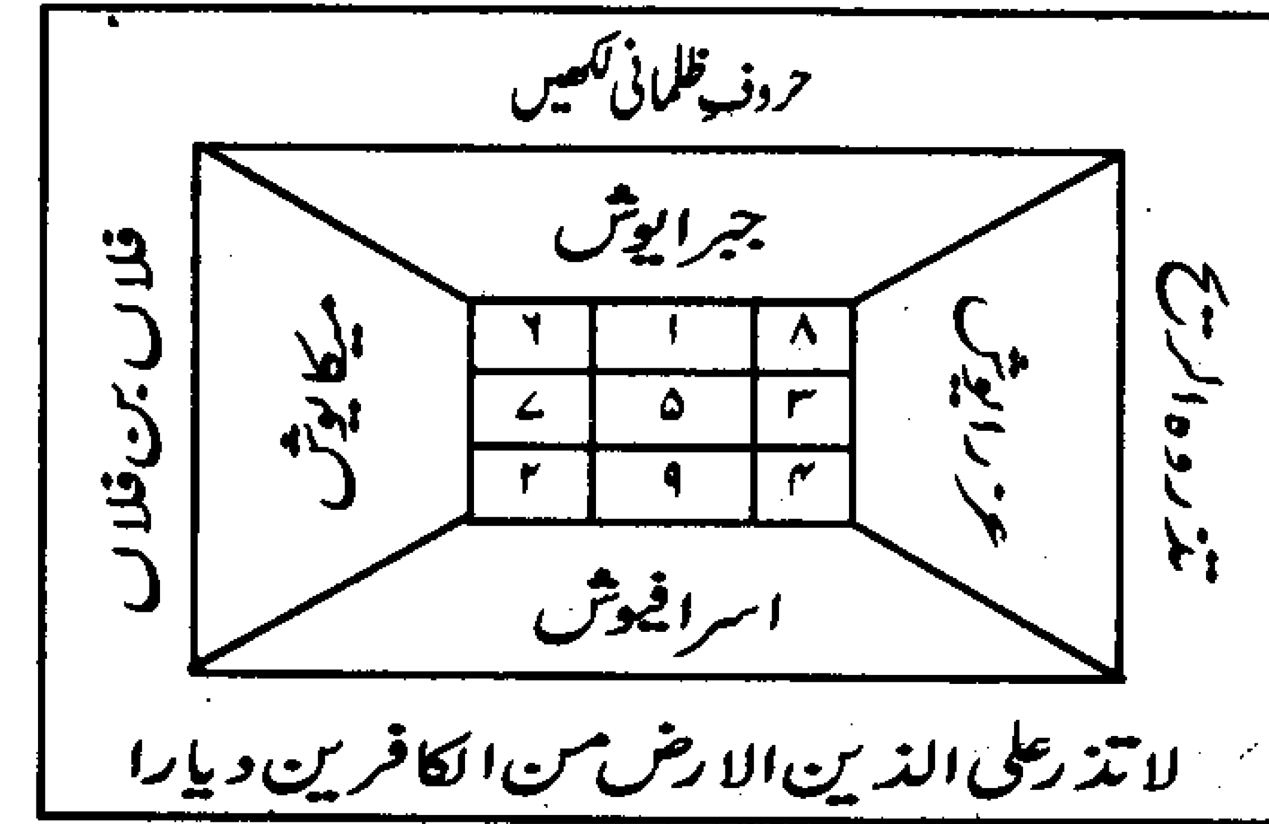
ف ب ج وش ض ت دظ ت خ ذ ز غ۔ ۵۳۰۲

حروف کے اعمال کے لیے ابجد کی زکات ہی کافی ہے یہ ابجد کی زکات میں فلکیات کو بھیج چکا ہوں۔ عنقریب ہی زینتِ فلکیات ہو گی باقی ان حروف کی جو زکات مقرر شدہ ہے وہ سمجھیں جس رات کے بعد شمس و قمر کا قران ہو۔ اس رات کو تاریک مکان میں بیٹھ کر ان حروف کو ان کے اعداد کے مطابق لکھ کر تاریک جگہ میں دفن کر دیں۔ ان حروف کی ترتیب مندرجہ بالا والی لیں۔ زکات ادا ہو جائے گی۔ اب اعمال سمجھیں۔

۱۔ قران شمس و قمر یا قمر و زحل یا زحل و مریخ یا تربیع عطارد و زحل ان اوقات میں سے کسی وقت بھی ایک کوری ٹھیکری کی پیالی لیں اب حروف ظلمانی دشمن کے نام میں امتزاج دیں اس طرح کہ نام کے حروف زائد ہوں تو ظلمانی حروف پھر سے لوٹا دیں اگر نام میں حروف کم ہیں تو باقیوں کو ویسے ہی رہنے دیں۔ اب اس میں نمک ڈال کر کسی کہنہ قبر میں دفن کر دیں۔ اس شخص کے قلب و ذہن کو ہر طرف سے پریشانیوں کے ہجوم لپیٹ لیں گے۔

۲۔ اگر کسی کو شہر بدر کرنا ہو، دوکان یا مکان خالی کرانا ہو یا دشمن یا ہمسائے کو اپنے محلے سے بہ امر ضروری نکالنا ہو تو مندرجہ بالا اوقات میں سے جو وقت میسر آئے تو یہ بنا بنایا عمل سیسے کی تختی پر چاقو سے کندہ کریں اور اس مطلوبہ شخص کے مکان کے باہر والے دروازے کے نیچے کسی بھی طریقے سے دبا دیں۔ دشمن اتنے روز میں چلا جائے گا کہ جتنے

انداز میں عامل کی قوت ہوگی۔ (عمل کی قوت کا تذکرہ ہے، کہیں جسمانی قوت نہ سمجھ بیٹھیں) اس لئے کہ مختلف اشخاص کے کرنے سے میعاد مختلف نکلتی ہے۔



اس نقش کے گرد مکمل سورہ عصر لکھیں اور نیچے یوں لکھیں قد اہل بیت باب ہٰذا قتال ناقۃ الصالح وعباد البقرۃ والسامری۔

ماہنامہ فلکیات بابت اکتوبر ۱۹۹۲ء

اسرار الحروف

بیان حروف صوامت

قسم پنجم: حروفِ صوامت

تشریح: حروف صوامت ان حروف کو کہا جاتا ہے جو کہ بلانقطہ ہیں۔ انہیں صامت یا صوامت بمعنی گونگے اس لئے کہتے ہیں کہ ان حروف کی لکیریں (اشکالی) غیر ناطق ہیں۔ حروف صوامت کی تعداد تیرہ ہے۔ ا ح د ر س ص ط ع ک ل م و ہ۔

فلکیات میں عموماً آپ کو میرے ہی مضامین میں زیادہ اعمال اور غور طلب وبیش قیمت نکات ملتے ہیں۔ اس کی ایک وجہ ہے کہ میں یہ سوچ کر نہیں لکھتا کہ فلکیات صرف ایک رسالہ ہے۔ جس میں ایک قسط میں ایک ہی عمل پیش کر دینا کافی ہے بلکہ اس لئے کہ جب آپ یہ مضامین پڑھیں تو آپ کو یہ محسوس ہو کہ آپ ایک مکمل اور تحقیق شدہ کتاب پڑھ رہے ہیں، جس میں کسی بھی قسم کے موضوع پر موجود مضمون کسی بھی پہلو سے تشنہ نہیں۔

زکات حروف صوامت

ان حروف کی زکات کے دو طریقے ہیں۔

۱۔ قمری (صغیر)   ۲۔ شمسی (کبیر)

۱۔ زکات صغیر۔ علم الحروف کے ماہرین فرماتے ہیں کہ: قمر کے گرہن کے اوقات میں اندھیری جگہ پر بیٹھ کر ان حروف کو "٥٤٣" مرتبہ پنسل یا کالی سیاہی سے لکھ کر ایسی جگہ پر دفن کر دیں جہاں ہمیشہ سایہ رہتا ہو۔ یہ زکات تو ادا ہوگئی۔ اب اس کی مداومت کے لئے (تاکہ حروف کی تاثیر برقرار رہے) روزانہ کسی بھی وقت ۱۳ مرتبہ (تعداد

حروف کے مطابق) لکھ کر زمین میں دفن کر دیا کریں تا کہ عمل ہمیشہ قبضے میں رہے اس زکات کی ایک خاص شرط یہ بھی ہے کہ دوران زکات نہ تو کسی سے مخاطب ہوں اور نہ ہی کسی قسم کی منہ سے کوئی آواز نکالیں حتیٰ کہ مچھر کاٹے تو بھی سسکاری نہ بھریں۔اور ہر سال قمری گرہن میں اس زکات کی پھر سے تجدید ہوگی۔(طویل تجربات سے معلوم ہوا ہے کہ یہ زکات عامل کے لئے دائمی اذیت اور مشکلات کا باعث بنتی ہے۔اس لئے کہ روزانہ تیرہ مرتبہ کی مداومت عامل ہی کے کھاتے میں جاتی ہے،اس وجہ سے اس زکات کا عامل مسلسل اور دائمی التوا کا شکار ہو جاتا ہے،یہ کیوں ہے،اس کا ذکر آپ کو آئندہ مضامین میں ملے گا، نیز اس کا رد بھی آپ کو وہیں ملے گا۔عائلی)

۲۔ زکات کبیر۔ (یہ زکات کبیر علم کی دنیا کی تاریخ میں پہلی مرتبہ پیش کی جا رہی ہے،اور اس بات پر آپ کو اور ہم کو بجا طور پر فخر ہونا چاہیے کہ اسکا انکشاف (Discovery) ہمارے دور میں ہوا ہے۔عائلی)

یہ زکات شمس کے گرہن میں ادا ہوتی ہے۔(شمس کو مکمل گرہن ہو) طریقہ کار یہ ہے کہ مندرجہ بالا شرائط کے ساتھ ان حروف کو "۳۴٦۵" مرتبہ لکھیں۔چونکہ حروف صوامت کی ترتیب ابجد شمسی سے اخذ کردہ ہے،جو کہ اس کی سریع التاثیری کی وجہ سے لی گئی ہے۔اس لئے شمسی اعداد کے مطابق ان کی زکات دینے سے عمل میں بہت شدت پیدا ہوتی ہے۔اس زکات میں کندھوں/پٹھوں کی تیل مالش تو ضرور کرانی پڑتی ہے تاہم ڈٹ کر بیٹھیں اس لئے کہ اس زکات کی نہ تو تجدید ہوتی ہے اور نہ ہی مداومت کی ضرورت ہوتی ہے۔اس زکات کے بعد جب حروف صوامت کا کوئی نقش پُر کریں گے تو آپ کو مکمل طور پر سارے عمل کے شمسی اعداد لینے پڑیں گے۔ہر دو طریقے مستعمل ہیں اور آپ صاحبان کو کھلی دعوتِ عمل

ہے۔ہو سکے تو آپ بھی ہر دو طریقے سے زکات ادا کریں۔خدانخواستہ اگر ایک طریقہ جلدی اثر نہیں دکھاتا تو دوسرا طریقہ استعمال کریں اور ویسے بھی قمری ابجد ہم لوگوں کی گھٹی میں بڑا ہوا ہے۔سچی بات تو یہ ہے کہ بسا اوقات اچھے سے اچھے عامل کو بھی شمسی ترتیب حروف کے اعداد فوری طور پر یاد نہیں رہتے بہر حال آگے آپ کی مرضی ہے کہ آپ کون سا راستہ چنتے ہیں۔مجھے آگاہ کر دینا تھا سو کر دیا۔

اب غور سے سمجھیں۔یہ حروف صوامت بھی دو حصوں میں منقسم ہیں۔

۱۔ نورانی: ا۔ح۔ر۔س۔ص۔ط۔ع۔ک۔ل۔م۔ہ۔ ۱۱حروف

۲۔ ظلمانی: د و دوحروف

بندش کے اعمالِ خیر میں حروف صوامت نورانی کام آئیں گے اور بندش کے اعمالِ شر میں حروف صوامت ظلمانی کام آئیں گے اور عمومی قسم کے اعمال کے لئے جملہ حروف کام میں آئیں گے جن کی بعد میں وضاحت کی جائے گی۔اب حروف صوامت کا حاضریءِ مطلوب کا عمل سمجھیں۔

حاضری مطلوب: حروف صوامت کو تکسیر کر کے اعمالِ حب و بغض سے کام لینے کے جو طریقے مشہور ہیں یہ طریقہ ان سے کچھ مختلف ہے اور اس میں میری تحقیق و تجربہ بھی شامل ہیں۔

ترکیب عمل: پہلے اسم مطلوب مع والدہ پھر زہرہ پھر آیات حب میں سے کوئی بھی آیت شریف اس کے بعد اسم مشتری اور اسم طالب مع والدہ لکھیں۔یاد رہے کہ یہ سارے حروف ملفوظی لکھے جائیں گے۔سمجھانے کے لئے مبتدی حضرات کو اسم زہرہ کو ملفوظی کر رہا ہوں (زاہ ارا ہا) اب اس مکمل بچھی ہوئی سطر اساس میں سے حروف صوامت

نکال دیں پھر ان کی تکسیر کریں اور ان حروف صوامت اخذ کردہ کو اعراب دے کر طلسماتی کلمات بنائیں۔

جدول اعراب دینے کے لئے

پیش والے حروف	ج ف ک ح ز ث س
زبر والے حروف	ہ ر ش و ت خ ذ
زیر والے حروف	ص ق ل م ن د ی
جزم والے حروف	ا ب ط ظ ع غ ض

کلمات بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ اگر ایک سطر میں حروف طاق ہوں تو پانچ پانچ حروف کے کلمات کا جملہ بناؤ اگر جفت میں ہو تو چار چار حروف کا جملہ بناؤ۔ جملوں میں زیر۔ زبر۔ پیش، جزم دینے کی جدول اوپر دے چکا ہوں۔ یہ اعراب ایک ہی سطر اساس کسی علیحدہ کاغذ پر لکھ کر اس پر دینے ہیں۔ اب اس تکسیر کی اوپر والی سطر (سطر اساس) الگ کرلو۔ درمیانی سطور الگ اور آخری سطر (زمام) الگ کرلو۔ یہ تین فتیلے ہوئے اب خالص زیتون کا تیل کورے چراغ میں ڈال کر ان فتیلوں پر اثر المطلوب (کوئی ایسی چیز جو مطلوب کے جسم سے مس کی ہوئی ہو) لپیٹیں اب اوپر والی سطر کے فتیلے کو چراغ میں ڈال کر بیت المطلوب کی طرف رخ کریں۔ اور جن کلمات کو اعراب دیئے ہیں ان کو ان کی تعداد قمری کے مطابق پڑھیں اور تصور مطلوب کا کامل رکھیں کہ بس اب آیا ہی چاہتا ہے۔ بخور لوبان اور تخم سیب ضرور جلائیں۔

حروف صوامت کے تکسیرات کے اعمال کے ضمن میں معتبر عملیاتِ جفر کی کتب مین استاذانِ فن نے اس کام کی مکمل میعاد تین یوم رکھی ہے۔ جبکہ میرے تجربے کے لحاظ سے

ایسی تین تکسیریں تیار کرنی پڑتی ہیں تبھی کام ہوتا ہے (تین تین دن ایک تکسیر میں تو تین تکسیروں میں ۹ دن صرف ہوتے ہیں) تینوں تکسیروں کو علی الترتیب مذکورہ بالا طریقے کے مطابق استعمال کرنا پڑتا ہے۔ نیز ان اعمال میں ایک راز اور بھی ہے، وہ ہے ان تکسیری فتیلوں کے پیچھے نقوش لکھنا۔

میری ایک بات ذہن نشین کرلیجئے کہ فقط اعمال کو پڑھ کر اس طرح گذارہ نہ کریں جیسے الف لیلوی قسم کی داستان پڑھی جاتی ہے۔ آپ کا کتاب خریدنا اسی صورت میں کارگر ہے جب کہ آپ اس سے استفادہ بھی کرتے ہوں، صرف کتابوں کی لائبریری سجادینا کہاں کی عقلمندی ہے۔ خزینہ ہائے مستور آپ کے سامنے ہر ماہ آتے ہیں آگے آپ کی سعی اور صلاحیت ہے کہ ان سے امداد لے کر مشکلاتِ زندگی پر کس حد تک قابو پالیتے ہیں۔

اب وہ راز سمجھ لیں۔ جب ملفوظی حروف کی بچھی ہوئی سطر سے حروف صوامت نکال لیں تو باقی ناطق حروف کے اعداد لے کر مثلث آتشی میں پُر کریں۔ یہ نقش ہر فتیلے کے پیچھے تحریر کرنا ہے۔ یہ کام پہلے کر کے رکھ دیں جب تکسیر کو مذکورہ بالا طریقے پر تین حصوں میں کاٹ لیں تبھی ہر ایک حصے کے پیچھے اسی نقش ناطقہ کو لکھ دیں یہ عمل تیار ہے۔ عمل کی تعریف میں رطب اللسانی سے کوئی فائدہ نہیں۔ بس اتنا ہی کہہ دینا کافی سمجھتا ہوں کہ یہ عمل محتاجِ تجربہ ہے اور بالیقین اس قابل ہے کہ اسے اپنے تک ہی محدود رہنے دیا جائے۔

عمل عدو

اسم مطلوب مع والدہ اسم مریخ آیت موافق مقصد اسم زحل اسم فریق ثانی معہ والدہ لیں اور تکسیر مقلوب تیار کریں اور نقش آتشی بھی معکوس چال سے تکسیری فتیلوں کے پیچھے حروف ناطقہ کا نقش تحریر کریں۔ تیل سرسوں کا اور بخور گوگل ہونا چاہیے۔ باقی طریقہ کار

متذکرۃ الصدر عمل والا ہے۔ اعمالِ شر کا یہ عمل دو تکسیروں میں پایہ تکمیل تک جا پہنچتا ہے وجہ تو اس کی معلوم نہ ہو سکی تاہم متعدد مرتبہ یہی بات رہی کہ ان اعمال کی دو تکسیریں ہی کافی رہتی ہیں۔

قارئین! اسرار الحروف کی دنیا بہت وسیع ہے۔ اگر مجھ جیسا کم علم، بے مایہ، ہیچمندان اور نیم فرزانہ درویش بے خویش اپنی نیم دیوانگی کے باوجود بھی ان اسرار کو حتی المقدور پا سکتا ہے تو آپ جیسے روشن خیال اور صاحبِ ظرف انسان کیوں نہیں استفادہ کر سکتے۔ میری ایک ہی نصیحت ہے کہ اگر ان اسرار سے آپ کو آگاہی کرنی ہے تو پھر اس میں اتنے مستغرق ہو جائیں کہ اوڑھنا بچھونا اور کھانا پینا بھی یہی علم قرار پائے۔ میں مانتا ہوں کہ اپنی تمام تر خوبیوں کے باوجود یہ موضوع بے حد خشک ہے لیکن اس کی خشکی حلق سے نیچے اترنے کی حد تک ہے پھر یہی علم جو کل تک خشک اور بے مزہ لگتا تھا شیریں اور تر نوالہ کی طرح لگے گا۔

صوامت کے اعمال عقود اس نوع پہ لیے جائیں گے

حروف صوامت نورانیہ کم وبیش ان اعمال پر اطلاق کرتے ہیں۔

عقد البلاء لایبلی منہ (بلا باندھنا) عقد السارق لایسرق (چور باندھنا) عقد الحدید لایفقص (لوہا باندھنا) عقد المطر لایمطر (بارش باندھنا) عقد الدم الرحم والحمل لایدموا (خون باندھنا تا کہ حمل ضائع نہ ہو) بستم عادت شراب نوشی فلاں تا ترک ابداً (شراب نوشی کی عادت باندھنا) بستم دست سزا فلاں فی حق فلاں واسطے سزا کے ہاتھ نہ ہلیں (مارنے کی عادت باندھنا) ختم اللہ علیٰ قلوبہم وعلیٰ ابصارہم فلاں فی الحب والوُدِّ فلاں (محبت میں عقل باندھنا)

۴	۹	۲
۳	۵	۷
۸	۱	۶

ان اعمال کے لئے مثلث کی خاکی چال ہوگی۔

حروف صوامت ظلمانیہ کم وبیش ان اعمال پہ مطلق ہیں۔

عقد الرجل لایمشی (آدمی کا باندھنا) عقد الغنم لایمشی۔ (بکری کا باندھنا تا کہ بھاگ نہ سکے) عقد اللسان لایتکلم (زبان باندھنا) عقد العین لاتبصر (نظر باندھنا) عقد الاذن لاتسمع (کان باندھنا کہ سن نہ سکیں) عقد البقر و الجمل لایلد (گائے اور اونٹ باندھنا تا کہ بچھڑے پیدا نہ کر سکیں) عقد المرکب لایفعل (سواری باندھنا) عقد الزرع لایلد (زمین باندھنا) عقد المراۃ لاتنزنی (عورت کی زنا باندھنا) بستم رغبت دل فلاں در محبت فلاں تا محبت نہ شود (محبت کو ختم کرنا) بستم نکاح ونسبت فلاں ماسوائے فلاں (نکاح باندھنا) بستم قلب فلاں در محبت فلاں تا رجوع نہ کند (محبت باندھنا) عقد التعلق زن وشوہر لا مجامعت ابداً (مجامعت باندھنا) عقد التعلق عاشق فلاں بین فلاں لاتنزنی (ہوس پرستی والا عشق ختم کرنا) بستم زبان فلاں در غرض وحق فلاں کبھی خلاف نہ بولے (زبان بندی) بستم انزال ونعوظ فلاں قطعی شہوت نہ ہو (شہوت باندھنا) بستم زبان ودست فلاں فی حق فلاں صم بکم عمی فہم لا یرجعون (مارنے اور گالی دینے کی عادت باندھنا) عقد الزنا ما بین فلاں وبین فلاں لاتنزنی ابداً (زنا باندھنا)۔

ان اعمال کے لیے حروف صوامت ظلمانی یعنی دو حروف (دو) استعمال کریں اور بار بار اسے سطر مقصد میں امتزاج دیں پھر کلمات بنا کر جیسے کہ حاضری مطلوب والے عمل میں مذکور ہیں۔ اور اس چال سے نقش پُر کر کے اطراف میں وہ کلمات لکھیں۔

حروف صوامت مشترک کم وبیش ان اعمال کے لئے مؤثر ہیں۔

۲	۹	۴
۷	۵	۳
۶	۱	۸

عقد القلب لایفرح (دل بے قرار کرنا) عقد الذکر لا یقوم (عضو

مخصوص مرد کا باندھنا) عقد الفرج لا یجامع (عورت کا عضو مخصوص باندھنا) عقد الناس لاتفرح (لوگوں کی خوش طبعی باندھنا) عقد المسافر لا یسافر (مسافر کو باندھنا) عقد الروح لا یدخل الناس فیه (روح باندھنا کہ کسی انسان یا اس کے گھر میں داخل نہ ہو سکے) عقد البندر لا یدخل المرکب (بندرگاہ باندھنا کہ اس میں جہاز داخل نہ ہو سکے) بستم قدم فلاں بسوئے خانہ فلاں تا تواند نہ رسد (کسی کے ہاں جانے سے روکنا) بستم قدم دریں مکان بیروں قرار نہ باید (گھر سے باہر رہنے والے کے قدم باندھنا) عقداللسان کل مخلوق معلوم وغیر معلوم فی حق فلاں (مخلوق کی زبان بندی) بستم دوکان فلاں فی حق مقبوضہ فلاں تا طلب خالی کردن نہ کنند (قبضہ باندھنا) بستم ملازمت فلاں در دفتر فلاں نہ تبدیل دفتر نہ عہدہ (تبدیلی باندھنا) عقد الاسقاط الحمل فلاں لا السقط والاسقاط (حمل ساقط نہ ہو) بستم دست دزدی فلاں ارادتاً عادتاً عمداً فعلاً دزدی نہ تواند کرد (چوری کی عادت باندھنا) بستم اجرائے خون وحلق فلاں خون نہ جائے (جاری خون باندھنا) بستم طلاق مابین فلاں وبین فلاں طلاق واقع نہ شود ابداً (طلاق باندھنا)

اس عمل کے لئے چال نقش منسوب ہوگی جو کہ اوپر درج ہے۔

مقصد کی یہ سطور عربی اور نیم اردو اور نیم فارسی میں ہیں۔ تاہم دائیں سے بائیں لکھنے والی ہر زبان میں سطر مقصد تیار ہو سکتی ہے۔ چنانچہ تجربتاً عربی، فارسی، سندھی، اُردو، سرائیکی، پنجابی میں بھی سطر مقصد تیار کر کے فوائد لیے ہیں۔ باقی بلوچی، براہوی اور پشتو زبان سے عدم واقفیت کی بناء پر ان زبانوں میں نہ تیار کر سکے۔ جس کا بے حد قلق رہا۔

ماہنامہ فلکیات بابت ۱۹۹۳ء

اسرار الحروف

بیان رازھائے حروفِ ناطقہ

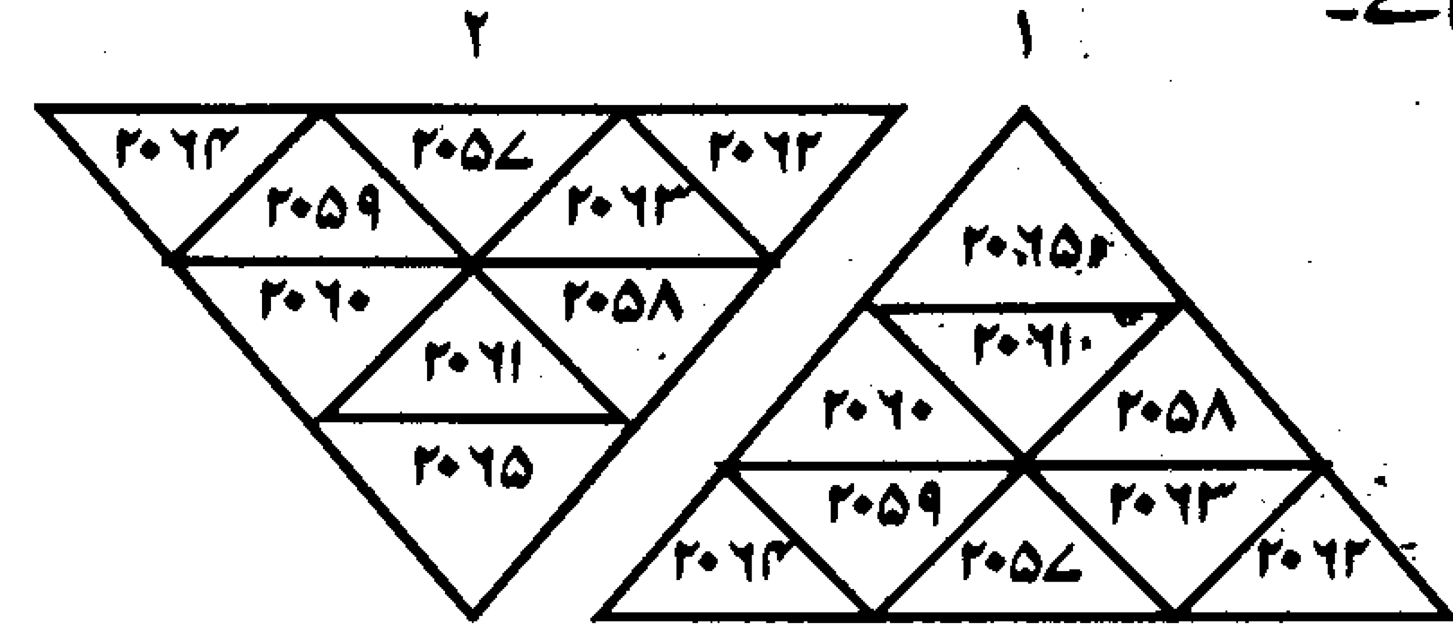
تشریح: ناطقہ کی لغوی معنیٰ بولنے والے ہیں اور حروف ناطقہ ابجد کے اٹھائیس حروف میں سے پندرہ حروف ہیں۔ ان کو ناطقہ اس لئے کہتے ہیں کہ یہ نقطے والے ہیں، کسی بھی شکل کی کھینچی ہوئی لکیر پر کہیں بھی نقطہ ہو تو ہم اس کو بھی ناطقہ کہہ لیں گے۔ حروف ناطقہ یہ ہیں۔ ب ج ز ی ن ف ق ش ت ث خ ذ ض ظ غ۔ ان کی تعداد ۱۵، اور اعداد ''۵۴۵۲'' ہیں۔

خواص و غوامض۔ قارئین! اب تک حروف ناطقہ کے اعمال کسی بھی کتاب زمانہ کے اوراق پر معرض وجود نہیں ہوئے۔ ہمارے عامل دوستوں نے (جہاں تک میرا ناقص مشاہدہ ہے) اسے جفر کے ایک رواجی قانون سے زیادہ حیثیت نہیں دی۔ ان کا تذکرہ اگر کہیں پر ملتا بھی ہے تو وہ بھی مستحصلہ جات یعنی علم الاخبار میں (شاید آثار میں ان کی زیادہ ضرورت محسوس نہیں کی گئی) بہر کیف آج کی اس نشست میں حروف ناطقہ کے کچھ اعمال مثلِ گوہر دے رہا ہوں۔ ان سے منسوبہ سب اعمال تو پیش نہیں کر سکتا، اس لئے کہ چار پانچ اقساط سے کم تو ہرگز نہیں ہیں۔ میں تو اسرار الحروف کو سنجیدگی کے ساتھ تمت بالخیر کرنے کے خیال میں ہوں۔ اُدھر اسرار الحروف کا بڑھا ہوا دائرہ کار مجھ پر با آواز بلند قہقہے لگا رہا ہے۔ چونکہ حروف ناطقہ کے یہ اعمال میں ایک قسط سے زیادہ بڑھانا نہیں چاہتا۔ لہٰذا میں نے بھرپور کوشش کی ہے کہ چند خاص اعمال کو زینتِ مضمون بناؤں۔

۱۔ حصول اولاد کے لئے

اولاد نہ ہونے کی بہت سی وجوہات ہوتی ہیں۔ مرد یا عورت ہر دو میں سے کسی ایک کونقص ہوتا ہے۔ نقص کی ظاہری طور پر نشاندہی ہو جائے تو پھر یونانی علاج کروائیں۔ اور اگر اولاد نہ ہونے کی وجوہات معلوم نہ ہو سکیں تو پھر اس عمل سے کام لیں بفضل خدا فیض سے خالی نہ جائیں گے، اس عمل کی بڑی خصوصیت یہی ہے کہ عقم کا مرض مرد کو ہو یا عورت کو بہر حال دفع ہو ہی جاتا ہے۔

اتوار یا جمعرات کے دن پہلی ساعت میں دو کاغذ لیں ایک پر نقش ۱ لکھ کر اطراف میں دائرے کے طور پر سورہ فجر لکھیں اور بعد میں یہی حروف ناطقہ اس انداز میں کشادہ کر کے لکھیں کہ دائرے کو احاطے میں لے لیں اب اس کے بعد ایک گول لکیر ان کے گرد کھینچیں اس کے بعد دوسرے کاغذ پر نقش ۲ لکھ کر باقی بدستور (طریقہ مذکور ۱) لکھیں۔ ہر دو نقوش لکھ کر ایک دوسرے کے اوپر تلے رکھ کر سورہ ال عمران میں کسی بھی جگہ پر رکھیں۔ صبح کو نقش نمبر ۱ والا تعویذ مرد کو کمر میں باندھنے کے لئے دیں اور نقش نمبر ۲ والا عورت کو باندھنے کے لئے دیں۔ انشاءاللہ قلیل عرصے میں گود ہری ہو جانے کے آثار عیاں ہو جائیں گے۔



ہدایت: ہر تعویذ مجامعت کے وقت باندھیں۔ بعد فراغت اُتار کر کسی محفوظ جگہ پر رکھ دیا کریں۔ اسی طرح ہر روز کریں۔ جب حمل قرار پائے تو یہ نقوش وضع حمل تک محفوظ

رکھیں۔ بعدۂ پانی میں دھو کر بہادیں۔

عجیب نکتہ: مشاہدہ و تجربہ سے معلوم ہوا کہ جس وقت نقوش قرآن پاک میں رکھے جاتے ہیں اسی وقت مرد و عورت کے نقوش کی سورہ مطہرہ میں نشست ہی بیٹا یا بیٹی ہونے پر دلالت رکھتی ہے۔ یہ اسرار اگرچہ دیر سے مجھ پر ظاہر ہوا۔ تاہم قدرت کا آگاہ و قائل کر دینا بڑا ہی عجیب انداز کا ثابت ہوا۔ اس سے زیادہ میں نہیں سمجھا سکتا کیونکہ میرے بس و اختیار سے باہر ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کا ادراک کھولے۔

دردِ زہ کے لئے

عورت کے لئے زچگی لحہء قیامت سے کم نہیں۔ یہ تو ایک سفرِ پل صراط ہے، عورت اس وقت آدھی قبر میں ہوتی ہے آدھی باہر۔ یہ تو شان خداوندی ہے کہ سوئی کے ناکے (سوراخ) سے اونٹ گذر جاتا ہے۔ عورت اگرچہ بے شمار خوبیوں کی مالک ہوتی ہے لیکن میں اس کی سب سے زیادہ تقدیس اس کے ایام زچگی کے باعث سمجھتا ہوں۔ کیا اسی لمحے کے بارے میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نہیں فرمایا کہ ”الجنت تحت الاقدام الامھات“۔ یہ اعجاز باری بے پرواہ نے عورت ہی کو بخشا ہے۔ لیکن ماں کا درجہ رکھنے پر اور اسی محشر سے گذرنے پر۔

ماں تو آخر ماں ہوتی ہے پھر کسی کی بھی کیوں نہ ہو۔ کیا ہم ماں کو ماں نہیں سمجھ سکتے؟ کیا کسی کی ماں ہماری بھی ماں کے برابر درجہ نہیں رکھتی؟ اس کائنات میں مکافاتِ عمل کا قانون موجودات پر محیط ہے۔ کوئی بھی جگہ خالی نہیں ہوتی، اگرچہ نعم البدل اس جیسا نہیں، پھر بھی جب آپ مقرر کردہ دائرہ پھلانگ جائیں گے تو کیا اس دائرے میں کوئی دوسرا نہیں آسکتا؟۔ آہ۔۔۔ کاش! میری یہ بات پورے عالم انسانی (خاص طور پر مسلمان جب کہ

آنحضرت ﷺ نے اس بات کی طرف اشارہ بھی کیا ہے) کے پلے پڑ جائے تو یہ جنس زدگی کا عفریت اپنی موت آپ مرجائے اور کسی کا بھی ایمان نہ ہو، تا کہ دنیا امن و آشتی کا گہوارہ بن جائے۔ آہ۔۔۔ کیا یہ ممکن نہیں ہوسکتا؟

ذکر کیا چھیڑا تھا اور قارئین میں کہاں سے کہاں پہنچ گیا۔ بے وقوفی کی بھی کوئی حد ہوتی ہے آخر۔ میری بات سے کوئی ناراض نہ ہو کہ دیوانے بھی آدمیوں ہی کے بھیس میں رہتے ہیں ان کے سر پر سینگ نہیں ہوتے جن کی وجہ سے وہ دُور سے پہچانے جائیں۔

عمل یہ ہے: کاغذ پر یہ تعویذ لکھیں اور دردِ زہ کے وقت نقش کو کھول کر عورت کی بائیں ران سے باندھیں انشاء اللہ تسہیل ولادت ہوگی اور ضرور ہوگی۔ بالفرض اگر ولادت میں دیر واقع ہو تو خالی ان حروف کو کوری ٹھیکری پر لکھ دیں اور عورت اسے اپنی بائیں ایڑی سے توڑے امید ہے کہ ولادت جلدی ہوگی۔ کیا یہ لکھنے کی ضرورت پھر بھی ہے کہ یہ بارہا کا آزمایا ہوا ہے؟

حروف ناطقه
اخرج نفسی من هذا المجلس
اذا انت عافيتنی ولا تكمونی
اندلوك نشكر لاسمك

شب کوری روز کوری و دیگر عوارض چشم کے لئے

شیشے یا چینی کی پلیٹ پر آیہ مبارکہ اللّٰہُ نُورُ السّمٰوٰتِ... عَلِیْمٌ ہ (پارہ ۱۹ سورہ فرقان) لکھ کر عرق گلاب سے دھوئیں اور کسی شیشی میں محفوظ رکھیں۔ اب ایک سلائی بادام یا چلغوزہ کی لکڑی کی بنائیں اور اس کے ایک طرف باریک خطاطی میں ''ب ج ز ی ن ف ق'' لکھیں۔ سلائی کے درمیان ''ش'' لکھیں اور دوسری طرف ''ت ث خ ذ ض ظ غ'' لکھیں۔ سلائی کے اتنے حصے میں یہ حروف لکھے جائیں کہ وہ آنکھ میں بآسانی پھر سکے۔

شاید تحریر سے اچھی طرح سمجھ میں آئے اس لئے میں اس کی شکل بناتا ہوں۔

ب ج ز ی ن ف ق	ش	ت ث خ ز ض ظ غ

اب روزانہ سونے سے پیشتر دو دو سلائیاں لگا کر سوئیں اور صبح اٹھ کر بھی یہی کریں۔ ہفتہ عشرہ میں افاقہ شروع ہوجائے گا۔ شمس بینی کی ریاضت میں، میں نے بھی یہی سلائی و سرمہ استعمال کیا تھا کہ ایک مرتبہ آنکھیں جھپکنے کا وقفہ ۵۵ منٹ یا تقریباً ایک گھنٹہ ہوتا اور فائدہ ہی فائدہ ہوا اور آنکھوں کو کوئی بھی ضرر نہیں پہنچا۔

لکنت کے لئے

کسی بچے کی زبان میں ہکلاہٹ ہو تو نہار منہ کُلی وغیرہ کر کے یہ حروف زعفران و شہد سے اس کی زبان پر پندرہ روز مسلسل لکھیں انشاء اللہ فرق ظاہر ہوگا۔ میری تجرباتی ایزادی اس میں یہ تھی جو کہ بعد مشاہدہ معمول میں رہی ہے کہ ملفوظی طور پر یہی حروف پندرہ مرتبہ لکنت زدہ پڑھے۔ اس کے باوجود کہ پڑھنے کی کوئی تعداد معین نہیں جتنا پڑھ سکے پڑھے۔

طلسم برائے دفیعہ وحوش و سباع

عہد طفولیت کی بات ہے جبکہ یہ فقیر بمشکل دس برس کا تھا ہمارے گاؤں کے شرقی پشتوں سے جنگل شروع ہوتا تھا۔ (اب یہ جنگل کچھ تو امتدادِ زمانہ کے باعث مٹ چکا ہے اور کچھ محکمہ جنگلات کی مہربانیوں کی وجہ سے نسیاً منسیاً ہو چکا ہے) جنگل کے اس پار دریا کے بالکل کنارے پر ایک بزرگ کا مزار تھا۔ گاؤں کے سبھی باشندے جلانے کے لئے لکڑیاں جنگل سے چن کر لاتے تھے۔ میرے خالہ زاد نے (جو کہ میرا ہی ہم عمر ہے) مجھ سے کہا کہ زیارت کو چلیں بعد میں لکڑیاں لے کر واپس آئیں۔ میں نے حامی بھر لی۔ ہم نے

لکڑیاں چُن کر گٹھے بنائے اور جھاڑیوں میں چھپا کر روضے پر سے ہوتے ہوئے واپس اپنے گٹھوں کی طرف چل دیئے ابھی ہم راستے میں ہی تھے کہ تین سوئر (خنزیر) ہماری طرف سیدھ کیے ہوئے آئے۔ ہمارا روح فق ہوگیا اور تھر تھر کانپنے لگے۔ ان دنوں سوئروں کی اتنی بہتات تھی کہ اکثر و بیشتر ہمارے گاؤں میں بھی گھس آتے، اور کچھ تو سمجھ میں نہیں آیا بس ایک بات ذہن میں آئی جو کہ مجھے والدمحترم حضرت گل محمد مدظلہ العالی نے بتائی تھی یا پھر بزرگ غلام صدیق مرحوم نے بتائی تھی (اچھی طرح سے یاد نہیں آرہا) کہ جب مصیبت میں گھر جاؤ اور دُور دُور تک انسان دکھائی نہ دے تو خود کو بے وسیلہ جان کر پکار کر پڑھو "اَعِیْنُوْنِیْ یَاعِبَادَاللّٰہ" اب میں نے روتے ہوئے یہی پڑھنا شروع کیا۔ ناگاہ ایک سفید ہیولا دکھائی دیا جو پڑھ رہا تھا "موماال مہماال عاالا دال مکر" اور پاؤں کی دھمک سی بھی محسوس ہوئی۔ تینوں سوئر پچھلے پاؤں پر گھومے اور بھاگ کھڑے ہوئے، میں نے پھر نظر دوڑائی تو کچھ بھی نہیں تھا۔ ہم نے ڈرتے ڈرتے لکڑیوں کے گٹھے اٹھائے اور واپس گھر کو آگئے۔ وقت کی گردش کے ساتھ یہ الفاظ لاشعور میں جاگزین ہوئے اور میں یہ واقعہ بھی بھولتا چلا گیا۔ پھر ایک لمبے عرصے کے بعد ایک قلمی کتاب جو کہ عربی زبان میں تھی ہاتھ لگی، اس عظیم و نادر کتاب پر جو نام درج ہے وہ ہے "انوارالسحر الکواکب" اس میں ایک عمل میری زندگی کے درخشاں دورِ مذکورہ کے متعلق تھا، جس میں وہی بزرگ غیبی کے الفاظ و طلسم تھا۔ بارہا یہ طلسم میں نے عرق ریزی سے تیار کیا لیکن کُجّی یا اپنی کجّت دکھا گئے۔ اب عمل صراحت کے ساتھ پیش خدمت ہے۔

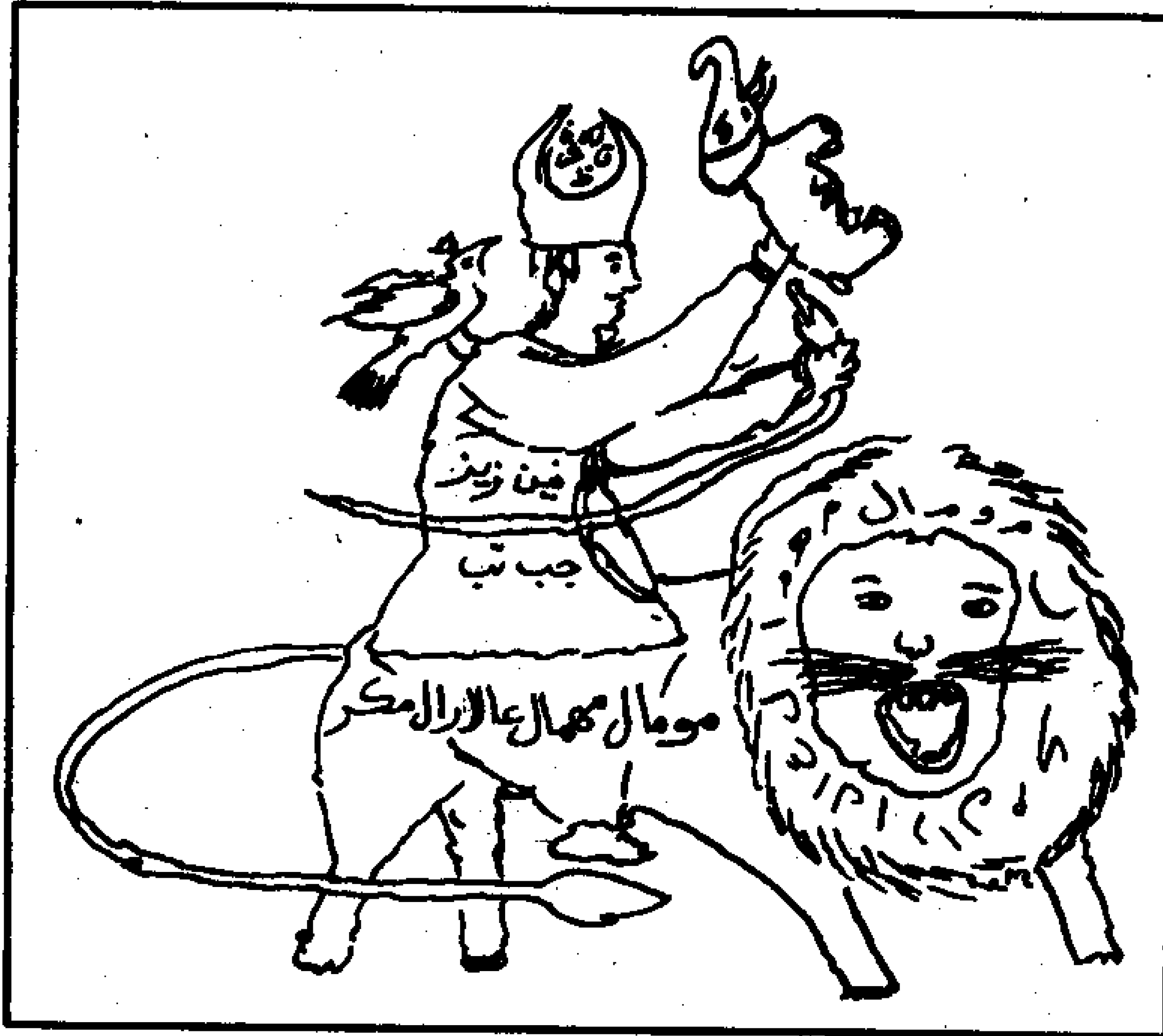
اوقاتِ طلسم

مریخ جب درجہ ۱۴ برج ثور میں آئے۔ یا درجہ ۲۴ برج جوزا میں آئے یا ۱، ۸ برج

اسد میں یا درجہ ۱۹ برج جدی میں یا درجہ ۹ برج دلو میں ہو۔ آفتاب مریخ سے مقارن ہو۔

اسے بھی مضمون میں بیان کردوں تو شاید بہت سے حضرات کے پلے نہ پڑے گا لہٰذا مثالیہ تحریر کر رہا ہوں تاکہ بنانے میں کسی کو بھی دقت پیش نہ آئے۔

یہ طلسم بعینہٖ نقل کیا جائے گا صرف شہسوار کے سینگوں کے درمیان اپنا نام مع والدہ کے اعداد نکال کر ان کے حروف ناطقہ بنا کر لکھنے ہیں۔



یہ طلسم سرخ تانبے پر کندہ کریں۔ یہ طلسم تیار کرنے کے بعد ایک تانبے کی دیگ میں رکھ کر اس پر روغن زیتون اتنا ڈالیں کہ تین انگل اس تانبے کی طلسمی پترے کے اوپر رہے۔ اب اس کو بھڑکتی ہوئی آگ پر رکھیں۔ جب اُبال آئے تو آگ ٹھنڈی کردیں پھر آگ روشن کریں، پھر جوش آجائے تو اُتار کر رکھ دیں۔ اس طرح سات مرتبہ کریں اور ساتویں مرتبہ تیل مکمل طور پر ختم ہونا چاہیئے۔ یہ عمل برج قوس میں کریں جب وہ طالع الوقت ہو۔ بالفرض اگر ایک برج میں کام نہ ہو سکے تو پھر اگلے روز اسی برج میں کام

نمٹالیں۔اس کے بعد سات یوم تک اس طلسمی لوح کو برج اسد کے تاروں کی چھاؤں میں رکھیں ان سات دنوں کے دوران مریخ کی روشنی میں بھی رکھیں (مریخ کے اوقات براہِ راست روشنی کے اپنے قریب کے کسی منجم صاحب سے معلوم کریں تا کہ عمل میں غلطی کا احتمال باقی نہ رہے) یوں سمجھیں کہ بیک وقت یہ دونوں کام کرنے ہیں۔بخور اس عمل کا جلوتری، کندر، کبرۃ ہے۔جو کہ عمل کی تنجیم کے ساتوں دن لوح کے قریب مقرر کردہ اوقات تک جلانا ہے۔اب اس کے قریب یہ عمل مسلسل بلاتعین تعداد پڑھتے رہیں۔

عمل یہ ہے "موما ل مهمال عالا رال مکر" یہی کلمات عجیبہ و مجہولہ جن سے غرائب کا اظہار ہوتا ہے شیر کے بطن پر بھی لکھے ہوئے ہیں اور شیر کے سر پر بسط کیے ہوئے لکھے ہیں اور انہی کلمات کے روزانہ ورد کو اپنا معمول بنائے رکھیں کوئی تعداد مقرر نہیں جتنا پڑھ سکیں پڑھیں یہ روزانہ وِرد شرائط میں داخل نہیں ہے مگر پھر بھی یہ واضح کر دینا ضروری ہے کہ جن کے قلب پر واردات اترتی ہے یا متقی اور دین دار ہیں وہ اس بات یا اضافی شرط سے مستثنیٰ ہیں۔اگر ضروری ہے تو بھی مجھ جیسے گنہگاروں کے لئے کہ جو اپنے عزم تک کے بھی پختہ نہیں ہیں اور نہ ہی اپنی ذات سے بھی سچے ہیں اور جو خود کو صرف بہلاوے میں رکھنا ہی جانتے ہیں۔

(ایک اہم راز: حضرت صاحب نے لکھا ہے کہ یہ عجیب کلمات مجہولہ ہیں، بعدہ یہ پتہ چلا کہ یہ کلمات مجہولہ نہیں ہیں بلکہ ان کی ترتیب مجہولہ ہے، جبکہ کلمات معروفہ ہیں۔وہ ایسے کہ ان کلمات صامتہ میں حروف ناطقہ ملادیں تو کچھ اسماء الحسنٰی نکلتے ہیں، جو یہ ہیں۔(مومن المهیمن العزیز الجبار المتکبر) کیا ہی عجب ہو کہ ان کلمات کی اصل انہی کلمات میں پوشیدہ ہو، ہم نے جب یہ حقیقت پالی تو ہمیں یہ مناسب نہیں لگا کہ

اسے ہم اپنے آپ تک محدود رکھیں۔اور آپ سے چھپائے رکھیں۔عائلی)

یہ طلسمی لوح اپنے پاس رکھیں انشاء اللہ چرند، پرند و درندے میں سے کوئی بھی ضرر نہ پہنچا سکے گا۔اور وہ مسخر و مطیع ہوں گے۔سانپوں کو ہاتھوں سے پکڑا جا سکتا ہے اور شیر کا کان پکڑ کر اس کے اوپر بیٹھا جا سکتا ہے۔اس عمل کے بعد آپ دیکھیں گے کہ جانور آپ کو دیکھتے ہی سہمے سہمے بنے پھریں گے اور کوشش کریں گے آپ کے قریب تک نہ پھٹکیں اور آپکی نظروں سے دُور رہنے میں ہی اپنی عافیت سمجھیں گے۔اس لئے کہ انسانوں کی نسبت حیوانوں کی حِسّی قوتیں بہت زیادہ ہیں تجربہ شرط ہے۔لیکن عمل تسخیر کا لازم جز وتزکیہء قلب ہے۔بدوں ریاضت ان مسائل میں ہاتھ نہیں ڈالا جانا چاہیئے۔جب کسی جانور وحشی سے سامنا ہو جائے تو پھر لوح پر ہاتھ رکھ دیں اور دونوں پاؤں زمین پر مارنا شروع کریں اور یہی کلماتِ نادرہ پڑھتے رہیں۔انشاء اللہ بھاگ جائے گا وہ جانور کوئی ضرر پہنچائے بغیر۔کسی بھی نوع کے حیوان کو اسی عمل کی بدولت ہر جگہ پر حاضر بھی کیا جا سکتا ہے اور اس کا بھی ایک طریقہ ہے درج اس لئے نہیں کر رہا کہ تادمِ تحریر میں نے طلسمی احضارِ حیوانات کا تجربہ نہیں کیا۔

"یہ نادر الوجود طلسم اور مجرب عمل لیاقت بھائی کی برجستہ شخصیت کے نام معنون کرتا ہوں، "گر قبول افتدز ہے عز و شرف" قارئین! حروف ناطقہ کے اور بھی بہت سے اعمال ہیں مثلاً: اجراءِ خون، ہواؤں آندھیوں اور بارشوں کا لانا، جذب المطلوب، ہر قسم کی عقود کو بُسط کرنا (یک رتی علم دہ من عقل باید) اطلاع دفینہ، استخارہ، وغیرہ وغیرہ بہت سے اعمال ہیں۔بشرطِ حیات اس سلسلے کو ختم کرنے کے بعد پھر کبھی موقع ملا تو مفصل بیان کروں گا۔

ماہانہ فلکیات بابت نومبر، دسمبر ۱۹۹۲ء

اسرار الحروف

(بیان حروف زبریہ)

قارئین! نظرِ تقلید اور نظرِ تحقیق میں بہت فرق ہوتا ہے۔ اور یہ فرق بڑی اہمیت کا حامل ہے۔

مجھے افسوس کے ساتھ لکھنا پڑتا ہے کہ برِصغیر ہند و پاک کے علماء و عامل حضرات نے حروف پر تحقیق نہیں کی۔ یہاں میری مراد ان ثقیل حروف سے ہے جو کہ عربی زبان کے حروف کے علاوہ ہیں۔ عربی کے حروف تو مستند ہیں، اور انشاء اللہ اسی صورت میں تا قیامت برقرار رہیں گے۔ عملیات میں قدم رکھنے کے لئے ہمیں عربوں کی تعلیم کے نقش قدم پر چلنے کے لئے ہمیں عربی سے مطابقت بہرصورت رکھنی پڑتی ہے۔

دنیا کے سارے ثقیل حروف ہمارے خطے میں ہیں۔ ان کو ہم کام میں تبھی لا سکتے ہیں، جبکہ انہیں لطیف حروف عربیہ کی میزان پر رکھیں۔ اب تک جو کچھ کتابوں میں لکھا گیا وہ ثقیل و عجمی حروف کی اشکال کو حروف عربیہ کی اشکال کی نسبت میں رکھا گیا۔

چاہیئے تو یہی تھا کہ حروف کے ماحصل آواز کو اس میزان پر رکھتے تبھی حروف کا اصلی ماخذ ہم پا سکتے ہیں۔ اگرچہ یہ حد درجہ غلطی ہے تاہم قابل اصلاح ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس وقتِ تحریر کے بعد عملیاتی کتابوں کی تحریروں میں فرق پڑ جائے گا، تاہم ہم کو ماننا چاہیئے کہ جو تحقیق ہے وہ تقلید سے بدرجہا بہتر ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ جو گذرا، خیر گذرا۔۔۔ آئندہ اس بات کو ملحوظ رکھا جائے گا اور میری اس تحقیق کا فراخ دلی سے خیر مقدم کیا جائے گا۔

ثقیل حروف تو ''۲۴'' ہیں۔ یہاں ہم ان چند حروف کا تذکرہ کرتے ہیں جو اصطلاح عملیات میں مستعمل ہیں۔ ابھی تک یہ حروف اس نسبت پر رکھے گئے ہیں اور جفر اخبار، جفر آثار اور علم الاعداد میں اس طریقے پر مذکور ہیں۔

۱۔گ = ک ۲۔چ = ج ۳۔ڑ = ر

آیئے ہم دیکھیں کہ یہ حروف حقیقت میں کیا درجہ عدد رکھتے ہیں۔

۱۔گ: اس حرف کا مقام اصل ''ج'' ہے۔ اس کے دلائل یہ ہیں۔

دلیل اول: ایران کا ایک قصبہ گیلان جہاں حضرت عبدالقادر جیلانیؒ پیدا ہوئے وہ قصبہ زبانِ عرب پر ''جیلان'' کے نام سے ہے نہ کہ ''کیلان'' کے نام سے۔ اب بھی بہت سے حضرات ایسے ہیں جو کہ اصلی معرفت گیلانی کے نام سے مشہور ہیں اور بعض حضرات عربی کا غائبانہ لحاظ کرتے ہوئے جیلانی کے نام سے معروف ہیں اور ''کیلانی'' کوئی بھی نہیں ہے۔

دلیل دوم: گل نرگس کو عربی میں نرجس کہتے ہیں نرکس نہیں۔

دلیل سوم: گوہر کو عربی میں جوہر کہتے ہیں کوہر نہیں۔

اب آپ اس مؤخر الذکر گوہر اور جوہر کی معانی دیکھیں گے تو بھی ایک ہی پائیں گے۔

۲۔چ: اس حرف کا مقام اصل ''ش'' ہے جو کہ شدت سے صوتی اظہار ہے۔ دو دلائل دیتا ہوں۔

دلیل اول: روزمرہ استعمال ہونے والا مشروب چائے۔ اس کو عرب شائے کہتے ہیں ''جائے'' نہیں۔

دلیل دوم: دارچکنہ ایک معروف زہریلی دوائی ہے جو کہ کیمیا میں مستعمل ہے۔اسے بھی ''دارشکنہ'' کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔دارچکنہ کے نام سے نہیں۔

(یہاں ایک بات اور بھی آتی ہے کہ اس حدیث پاک میں ''علم حاصل کرو چاہے اس کے لئے تمہیں چین تک جانا پڑے'' اس میں چین کو ''صین'' کہا گیا ہے اس صورت میں ہمیں یہ ماننا پڑیگا کہ زمانہءقدیم میں ''چ'' برابر ''ص'' تھا۔ جواب ''ش'' بن چکا ہے۔اسلئے پہلی صورت میں زمانہءقدیم میں بالیقیناً چ=۹۰ تھا۔عائلی)

۳۔ڑ: یہ خالص سنسکرتی حرف ہے، اس کو دیکھنے کے لئے ہمیں اسی زبان کے حصص ہندی، سندھی، پراکرتی کا مشاہدہ کرنا پڑے گا۔اس حقیقت کے مشاہدہ کے بعد معلوم ہوا کہ اس حرف کا ماحصل ''ڈ'' ہے ''ز'' قطعاً نہیں۔

دلیل اول: یہ ہندی میں جو ''ڈ'' کی شکل ہے اور وہی ڑ کی شکل ہے، جبکہ ''ز'' کی شکل علیحدہ ہے۔

دلیل دوم: سڑک اور ڈر میں ''ڑ'' اور ''ڈ'' ایک ہی شکل میں استعمال ہوا ہے، ٹھیک اسی طرح گڑھ کو گڈھ کہا جاتا ہے اور دیوناگری میں لکھا بھی جاتا ہے۔

دلیل سوم: اگر ہم چھیڑ لفظ یا لڑ کا لفظ کو انگریزی زبان میں لکھیں گے تو تلفظ ہوگا کہ چھیڈ اور لڈکا، نہ کہ چھیر یا لرکا ہوگا۔

دلیل چہارم: یہی انگریزی "D" ڈی انگریزی کا چوتھا حرف ہمارے ابجد کے چوتھے حرف ''دال'' سے مطابقت رکھتا ہے یا نہیں۔آپ خود ہی فیصلہ کریں۔

تو ان مذکورہ حروف کی اصل صورت اس انداز پر رہی کہ

۱۔گ=ج ۲۔چ=ش ۳۔ڑ=د

چونکہ یہ حروف زیادہ مستعمل ہیں اس لئے ان کا ذکر کیا گیا اور باقی ''۲۱'' حروف کو ہم نے کسی اور وقت کے لئے اٹھا رکھا ہے۔میں امید کرتا ہوں کہ تحقیق کا خیر مقدم کر کے اپنی کتب وتحاریر کی اصلاح کی جائے گی۔

قارئین! یہ ایک ضرورت وقت تھی جو میں نے بیان کرنا ضروری سمجھی۔اب نفسِ مضمون کی طرف لوٹتے ہیں۔

تشریح: حروف زبر یہ وہ حروف ہیں جو ملفوظی کے اول میں ہیں ان میں کوئی بھی حرف ایسا نہیں جو کہ دوسری یا تیسری مرتبہ کسی حرف کے بطن میں ''سمو'' جائے۔

حروف زبر یہ = ب ج ھ ز ح ط ک س ع ص ق ر ش ت ث خ ذ ض ظ غ۔۲۰ حروف=۵۷۷۴ اعداد۔

• ان حروف میں چھا جانے کی صلاحیت ہے اسی لفظ سے اپنے دماغ کو دوڑائیں کیونکہ صوامت کا کام بند کرنا ہے تو اس کی تشریح کتنی بڑی ہے۔دعا ہے کہ خداوند باری تعالیٰ آپ کا ادراک کھولے تا کہ آپ تہہ تک پہنچ سکیں۔ان حروف کا ایک ہی معتبر عمل پیش خدمت ہے۔

حاضری مطلوب کا عظیم عمل

یہ عمل اپنے اندر بے حد اعجاز رکھتا ہے۔اس عمل میں یہ خوبی بھی ہے کہ اس میں وقت کا انتظار ختم ہے اور تکسیری مراحل حتیٰ کہ اعدادی مراحل سے بھی نہیں گذرنا پڑتا۔بس سیدھا سادہ طریقہ ہے کہ دیکھ کر نقل کیا اور عمل شروع کیا۔اس عمل کے سلسلے میں یہ حقیر غفرلہ القدیر ایک فقرے سے زیادہ نہیں لکھنا چاہتا کہ ''اس عمل کو مجرب المجرب ہونے کی سند حاصل ہے۔'' اور نا ممکن ہے کہ خطا کرے۔

عمل: ان فتائل عشرین کو جو کہ جدول میں ہیں۔ نوچندی اتوار کی رات سے ایک فتیلہ لکھیں اور آیہء پاک اَیْنَمَا تَکُوْنُوْا ۔۔۔۔۔ سے ۔۔۔۔۔ شَیْءٍ قَدِیْرٌ تک ایک سو دس مرتبہ پڑھیں اس کے بعد "۹" عدد تخم سیب اس فتیلے میں رکھ کر اسے لپیٹ کر آگ لگا دیں اور پکار کر کہیں۔ یَامَنْ خُدَّامَ هٰذَالحَرفَ حَضَرُوا فلانة بنت فلانة كَالْبَرَقِ الْخَاطِفِ عِنْدَ فلان بن فلانة اور چند مرتبہ تکرار کریں۔ جب تک فتیلہ جل جائے۔

اس طرح روزانہ رات کو ایک فتیلہ علی الترتیب جدول بطریق مذکور جلائیں۔ انشاء اللہ العزیز۔ بیس دنوں کے اندر یا دیر میں دیر بھی اکیسویں دن مطلوب حاضر ہوگا۔ اگر فاصلہ بُعد المشرقین کا ہوگا پھر بھی۔!

ظاہراً عمل حُب کے متلاشیوں اور اندرونی طور پر اعمال سے منکر حضرات کو کُھلی دعوت اور اس عمل کا اذن عام ہے لیکن اس دعا کے ساتھ کہ "یارب ناجائز کرنے والوں کو منہ کی کھلانا"۔

فتیلہ نمبر	فتائل کی جدول
۱	اجب یا خادم حرف الباء حر هيائيل بليس ليس حليج ذی النور اللامع ذی الآلآء والکبرياء
۲	هدمح ليطف لهظفهخ احوج موجودس ب و ح ر ب ا ل م ل ا ء ك ة و ا ل روح اجب انها الملك طعيائيل الوحاالعجل الساعة
۳	اجب ايهاالملك هيائيل بحق دلح هليلك سلموح ياه ا جب بحق هاها هي هي هو هو الوحا العجل الساعة
۴	اجب ايهاالسيد علمشائيل بحق سعدوس هطاطم اجب بحق نموه الوحاالعجل الساعة
۵	دهلج ودهلج يغشلاما اعظم شانهٔ واغر سلطانهٔ أجب ايهاالملك طفيائيل فی هذه الساعة العجل الوحا
۶	اجب ايهاالملك هطيائيل بحق شمهط شمهط شمهيط شمهيط شموط شلح العجل الوحا الساعة
۷	اجب يا حرف الكاف بارك ا ل ل ه فيك و عليك بحق سورة عة سغواه لهميط لهميط حيث بيور هيطاجش سعدوس
۸	اجب ايهاالملك بحق سلطيع سليطع علطح ياه علصلحيم سوح طمس يردنج صد ياه يموه باهيا شراهيا ادونائی اصبائوت آل شدائی
۹	االحب يا شراهيل بحق بحطم عدنق ارديف سح باه يهوه علی طورو نادی انا ا ل ل ه ايل ايل هلها د احب ونوكل الوحا العجل الساعة

۱۰	اجب ياطعيل بحق حطيع سع ستع علطح ستع ليح يموه ياه هوهو سلام قولا من م ا ل ك المكافات
۱۱	اجب بحق علطك عطلق مهفيط علج ياه يموه فهريوه العجل الوحاالساعة
۱۲	اجب ايهاالسيدهريائيل بحق سطيق هيد حيوم ق ی و م روف روف لهليخ يموه يموه ياه ياه العجل الوحا الساعة
۱۳	اجب ايهاالروحانية بحق عدحص عد حص طلحياس طلحياس العجل الوحا الساعة
۱۴	اجب ايهاالملك مرعيائيل بحق سوهيل صفيل طوسم طاه يموه بواب هياالعجل الوحاالساعة
۱۵	اجب ايهاالخادم حميائيل بحق لياكيد ليلدوس طمعت انما انت سريع الاجابة
۱۶	اجب بحق هوطيال عيوط الاوكس وكس خخج خخج ياه يموه الوحا العجل الساعة
۱۷	اجب يا تفعيائيل بحق عامص محرع سهلط الوحاالعجل الساعة
۱۸	اجب يا اطريائيل بحق عللم صمن صهدع شهلط الوحا العجل الساعة
۱۹	اجب ياالهجيائيل بحق هيمطوش سعد ايل سطول فهوه ظ ۳x۹=۲۷ بار۔ ظاء ياهٔ يموه العجل الوحاالساعة
۲۰	اجب ايهاالملك سلسائيل بحق صطط شهقيع كدك هبوط غ ن ی م غ ن ی ح ی ق ی و م الوحا

شرائط: (الف) یہ عمل عشاء کے بعد کریں۔

(ب) جس دیے کی لَو میں فتیلہ جلانا پڑے گا اس میں روغن زیتون خالص ہونا چاہیئے۔

(ج) فتیلے زعفران وعرق گلاب سے لکھے جائیں گے۔

(د) اختتام عمل تک جائے عمل تبدیل نہ کریں۔

(ھ) جائے عمل پر عمل کے دنوں میں کسی بھی قسم کی تمباکو نوشی وغیرہ نہ ہو۔

(و) عمل کی جگہ پر تصاویر وغیرہ ہوں تو وہ بھی ہٹا دیں۔

(ز) شمال مغرب کے درمیان رخ کر کے پڑھیں اس کے باوجود کے مطلوب وجنوب مشرق کے درمیان (یعنی بالکل پیچھے) کیوں نہ رہتا ہو۔

(ح) عمل کے لئے ایک لباس مخصوص کریں۔ عمل کرنے کے وقت پہنیں اور عمل ختم ہونے کے بعد اتار کر رکھ دیں۔

(ط) دورانِ عمل کھانا مغرب کے وقت کھا لیا کریں تا کہ عمل کے وقت نہ تو نیند کا غلبہ ہو اور نہ ہی ڈکاریں وغیرہ آنے لگیں۔

یہ شرائط اگرچہ ہر اس عمل کے لئے ہیں جو کہ چند مقررہ دنوں تک کیا جاتا ہے۔

یہاں پر ان کا تذکرہ اس لئے کیا کہ بعد میں کہیں کوئی یہ نہ کہہ بیٹھے کہ ناشاد صاحب ہم نے عمل کیا بھی تو صحیح پھر کامیاب کیوں نہ ہوئے، چونکہ یہ عمل بہت سیدھا سادہ ہے اس لئے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اہل حق واہل دانش کو اس کو کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور نالائق و ناروا ذہنیت رکھنے والے کو اتنا وقت ہی نہ دے کہ وہ اس کو کر سکے۔

قارئین کرام! تشہیر علم کا شوق مجھے بہت زیادہ ہے، علم و عمل سے تعلق رکھنے والا ہر انسان اپنی زندگی میں بہت کچھ پاتا ہے اور ہر ایک کی دریافت اپنی جگہ پر ایک مستند حیثیت رکھتی ہے۔ میں نے بھی جو کچھ پایا وہ خدا شاہد ہے اور مجھے بھی دلی اعتراف ہے کہ میری اپنی کمتر حیثیت سے ہزاروں گنا بڑھ کر ہے۔ چنانچہ میں نے اٹھائیس کتابیں لکھی ہیں جن میں بیس تو مخفی علوم کی مختلف شاخوں کے متعلق ہیں اور آٹھ کتابیں دیگر معاشرتی علوم و اصلاح کے متعلق ہیں۔ (اب یہ کتابیں، حضرت صاحب کے مسودے اور مخطوطے موجود نہیں ہیں خیال غالب ہے تو وہ آتشزدگی کے واقعے میں ضائع ہو گئیں اور ہم ایک قیمتی اثاثے سے محروم رہ گئے۔ عائلی)

بہت سے حضرات مجھ سے پوچھتے ہیں کہ آپ کی کتابیں بازار میں کس نام سے دستیاب ہیں، ان کی اور باقی حضرات کی خدمت میں عرض ہے کہ وسائل کی کمی کے باعث میری جملہ کتابیں ہنوز مسودوں کی صورت میں پڑی ہیں۔ غمِ جہاں اور کمیء وسائل پر حاوی ہو گیا تو انشاء اللہ آپ کی خدمت میں ساری کتابیں پیش کروں گا۔ جو کہ تحقیق و اسراروں سے معمور ہیں۔۔۔خیر۔۔!

ماہنامہ فلکیات بابت جنوری ۱۹۹۳ء

اسرار الحروف

بیان حروف بینات

جنوری کی ۲۔ تاریخ کی رات کو ایک المناک حادثہ پیش آیا۔ بارش پڑ رہی تھی بجلی بند ہو گئی۔ گھر کے سارے افراد شادی پر گئے ہوئے تھے۔ مجھے بہت سے ضروری کام نمٹانے تھے۔ میں نے کتابوں کی ریک پر مٹی کے تیل کی ٹینی بتی رکھ کر روشن کی اور کام میں مصروف ہو گیا۔ ابھی کافی کام پڑا تھا کہ دروازی پر مسلسل تیزی سے دستک ہونے لگی۔ چونکہ گھر پر کوئی بھی نہیں تھا۔ لہٰذا بادلِ نخواستہ اٹھنا پڑا۔ باہر میرا ایک دوست انتہائی پریشانی کے عالم میں کھڑا تھا، اس کی بہن کی حالت بہت خراب تھی، وہ مجھے اپنے ساتھ لے جانے پر بضد تھا، میں نے بہتیرا کہا کہ میں بے حد مصروف ہوں، لیکن اس نے ایک نہ مانی، مجبوراً دروازے کے قریب رکھا ہوا تالا لگایا اور اس کے ساتھ چل پڑا۔

جب واپس آیا تو پورا کمرہ دھویں سے بھرا ہوا تھا۔ جلنے کی بے حد بو بھی، میں نے ماچس کی تیلی جلائی، میرا ذہن جھنجھنا اٹھا تھا چاروں خانے جلے ہوئے تھے، ٹینی بتی الٹی پڑی تھی، شاید چوہوں کی بے وقت مٹرگشت سے اُلٹ گئی تھی، لاتعداد مصر و بیروت کی مطبوعہ عربی کتب اور ایران کی عربی و فارسی کتب اور ہندوستان کی مطبوعہ پرانی کتب اصلاً اور فوٹو اسٹیٹ ساتھ میں بے شمار قلمی نایاب مخطوطے اور مسودے اگنی دیوی کی بھینٹ چڑھ گئے، برسوں کی جانفشانی و جہاں گردی سے حاصل ہونے والا علمی خزانہ تباہ و برباد ہو کر رہ گیا، میں دل پکڑ کر بیٹھ گیا، وہم و گمان میں کبھی یہ بات نہیں آئی تھی کہ اس متاع عزیز سے یوں بے چارگی میں ہاتھ دھونے پڑیں گے۔ ایک بھی کتاب ایسی نہیں تھی جو کہ پڑھنے کے لائق رہی

ہو۔ وہی چند ایک کتب باقی رہ گئیں جو کہ بستر پر پڑی تھیں اور وہ جو چند ایک احباب لے گئے تھے اور چند کتب جلد ساز کے یہاں رکھی تھیں۔ تین دن تک تو کھانے پینے سے بھی دل اچاٹ ہو گیا۔ لیکن

"طبیعت کو ہوگا قلق چند روز،
بہلتے بہلتے آخر بہل جائے گی"

کے مصداق قرار بحال ہو ہی گیا۔ اب نفسِ مضمون کی طرف لوٹتے ہوئے حسبِ معمول حروف بینات کی تشریح پیش خدمت ہے۔

تشریح: حروف بینات تعداد میں آٹھ ہیں (ال م ف ی د و ن) یہ حروف باقی بیس حروف اور خود اپنے اندر بھی حلول کیے ہوئے ہیں۔ انہیں حروف باطنیہ بھی کہا جاتا ہے۔ چند الفاظ میں ان کے اثرات یوں مذکور کرتا ہوں کہ: یہ حروف باطنی و پوشیدہ امور کی حاصلات وعقدہ کشائی کے لئے بے حد مؤثر ہیں۔

عمل۔۱ تسخیر دل کا مشہور عمل

اگر کسی کا دل تسخیر کرنا مطلوب ہو تو مطلوب مع والدہ کے نام بسط کر کے لکھیں، بعد ازاں انہیں ملفوظی کیا جائے، پھر زبر کو چھوڑ دیں اور بینات کو لے لیں، بینات میں جتنے بھی نقاط ہوں ان کو بھی شامل کر کے جملہ اعداد کی میزان کریں اس میزان کے مطابق اسم باری بے پرواہ کے نکالیں اور اعداد کے حروف بنا کر انہیں اُلٹ کر کے پیچھے "ایل" لگا دیں پھر عدد مطلوب کے برابر روزانہ اسی ساعت میں بعد از نمازِ عشاء پڑھیں جس ستارے سے مطلوب کے نام کا حرفِ اول رکھتا ہو۔ چالیس دنوں تک کام ہو جائے گا اور مطلوب حاضر ہو کر اطاعت کا دم بھرے گا۔ فہم میں لانے کے لئے مثال حاضر ہے۔

مثلاً: اگر کوئی شخص وحید احمد بن شکیلہ کے دل کو اپنی طرف رجوع کرنا چاہتا ہے اور اس کو مسخر کرنے کی نیت ہے۔ تو ان ناموں کو فرداً فرداً لکھا۔ و ح ی د ا ح م د ش ک ی ل ہ۔ ان کو ملفوظی کیا۔ واو۔ حا۔ یا۔ دال۔ الف۔ حا۔ میم۔ دال۔ شین۔ کاف۔ یا۔ لام۔ ہا۔ اب زبر کو دُور کیا صرف بینات کے لئے۔ او۔ ا۔ ا۔ ال۔ ل ف۔ ا۔ ی م۔ ال۔ ی ن۔ اف۔ ا۔ ام۔ ا۔ ہوئے۔ اعداد ان کے ۴۲۳ (مع ہفت نقاط) ہیں۔ اسم الٰہی یا قدیر یا حنان ہوئے۔ اور مؤکل تنکجائیل ہوا۔ اب ۴۲۳ بار روزانہ مشتری کی ساعت میں اس طرح پڑھیں۔ "اجب یا تنکجائیل بحق یا حنان یا قدیر۔" اب وحید احمد بن شکیلہ کے مخصوص اسم و موکل چونکہ معلوم ہو گئے ہیں اس لئے جو شخص بھی انہیں ورد میں رکھے گا وحید احمد لازمی اس طرف متوجہ ہوگا۔ اس کے دل میں ایسی چاہت اٹھے گی کہ بدوں ملاقات قرار نہ پائے گا۔

عمل۔۲ عملِ حُب "وصال حتمی"

یہ عمل قران زہرہ و مشتری سے ہی متعلق ہے۔ یہ عمل سعیدین کی تثلیث و تسدیس میں بھی نہیں ہو سکتا اس لئے کہا جا سکتا ہے کہ یہ عمل ایک سال میں صرف ایک بار ہی ہو سکتا ہے۔ وہ بھی اسی صورت میں کہ ہر دو سیارگان میں سے کوئی بھی رجعت میں نہ ہو۔ اس عمل میں جو خوبی ہے وہ اسی قبیل کے دوسرے اعمال میں نہیں۔ اس لئے کہ یہ عمل کرنے کے بعد (بشرطیکہ دائمی محبت کا پاکیزہ جذبہ ہو) اس جائز رشتے میں استحکام پیدا ہوتا ہے۔

نتائج کے قرائن سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جیسے ان کا سمبندھ آسمانوں پر طے ہوتا ہے اور یہ کہ ان کا سنگم ہر حالت میں ہوگا چاہے دنیا زیروزبر کیوں نہ ہو جائے۔ میرے استاد مرحوم مغفور نے مجھے بتایا تھا کہ فریقین کی ارواح مرنے کے بعد بھی ایک دوسرے سے جدا نہیں رہ سکتیں۔

جن نقوش پر عمل کا انحصار ہے وہ یہ ہیں۔

نقش برائے طالب

۵۶۹۵	۴۴۰۷		۴۱۷۵
اعداد منہا شروع	۴۱۷۶	۵۶۹۴	۴۴۰۸
۴۱۷۷		۴۴۰۵	۵۶۹۳
۴۴۰۶	۵۶۹۲	۴۱۷۸	

نقش برائے مطلوب

۵۶۹۲		۴۴۰۳	۴۱۷۲
۴۴۰۲	۴۱۷۳	۵۶۹۱	
۴۱۷۴	۴۴۰۵	اعداد منہا شروع	۵۶۹۰
	۵۶۸۹	۴۱۷۵	۴۴۰۴

ان نقوش میں مندرجہ اعداد جیسے ہیں وہ ویسے ہی رہنے ہیں۔ یہ اعداد (۱۴۲۷۲) ہیں۔ اب طالب و مطلوب کے اعداد ان میں شامل کر کے اعداد (۱۰۱۳۵۰) سے منہا کردیں۔ جو اعداد باقی رہیں ان کو خالی خانوں میں بہ لحاظ چال بھردیں۔ باقی کے لئے ایک مثال دے رہا ہوں اس پر تدبر کریں۔

طالب مع والدہ: غلام حیدر بن کلیمہ اشرف (۱۹۷۹) مطلوب مع والدہ: رونا بنت نذیرہ (۱۲۲۲) ان میں مندرجہ بالا اعدادِ نقش (۱۴۲۷۲) شامل کیے تو (۱۷۴۷۳) ہوئے۔ ان کو اعداد مقررہ (۱۰۱۳۵۰) سے منہا کیا تو (۸۳۸۷۷) ہوئے۔ اب یہ اعداد خالی خانوں میں بہ لحاظ چال پُر کردیں۔ چونکہ مذکورہ نقوش کے اعداد سے چھیڑ چھاڑ کرنے سے قطعاً منع ہے۔ اس لئے نقوش مربع کے خانوں کو دو حصوں میں بانٹ کر عمل اس طریقے

پر مکمل کیا۔

نقش برائے طالب

۱۲۲۵ ۵۶۹۵	۲۲۳ ۴۴۰۷	المفیدون ۸۳۸۷۸	غلام حیدر کلیمہ اشرف ۴۱۷۵
المفیدون ۸۳۸۷۷	۱۹۸۰ ۴۱۷۶	۱۲۲۴ ۵۶۹۴	۲۲۴ ۴۴۰۸
۱۹۸۱ ۴۱۷۷	المفیدون ۸۳۸۸۰	۲۲۱ ۴۴۰۵	۱۲۲۳ ۵۶۹۳
۲۲۲ ۴۴۰۶	روتا نذیرہ ۵۶۹۲	۱۹۸۲ ۴۱۷۸	المفیدون ۸۳۸۷۹

نقش بمائے مطلوب

روتا نذیرہ ۵۶۹۲	المفیدون ۸۳۸۷۹	۲۱۹ ۴۴۰۳	۱۹۷۶ ۴۱۷۲
۲۱۸ ۴۴۰۲	۱۹۷۷ ۴۱۷۳	۱۲۲۱ ۵۶۹۱	المفیدون ۸۳۸۸۰
۱۹۷۸ ۴۱۷۴	۲۲۱ ۴۴۰۵	المفیدون ۸۳۸۷۷	۱۲۲۰ ۵۶۹۰
المفیدون ۸۳۸۷۸	۱۲۱۹ ۵۶۸۹	غلام حیدر کلیمہ اشرف ۴۱۷۵	۲۲۰ ۴۴۰۴

یاد رہے کہ ہر دو نقوش کے اوپری خانوں (۹ سے ۱۶ تک) کے اعداد و حروف بوجہ تبرک شامل ہیں۔ اور شمار میں نہیں آئیں گے۔ یہ بات خصوصاً یاد رہے۔

تو ان نقوش کی تیاری وقتِ قِران سے پیشتر مکمل کریں۔ بعدہٗ مقررہ وقت میں چار نقوش طالب کے چار مطلوب کے تیار کریں نقوش کے خانے اس مہارت سے بنائیں کہ لکیریں اوپر نیچے نہ ہوں۔ اب طالب کا نقش مطلوب کے نقش کے عین اوپر رکھ کر موم کا تہہ نیچے اور اوپر دے کر سبز ریشم میں بند کر کے گڑھا کھود کر دفن کردیں۔ دوسرا طالب کا نقش مطلوب کے نقش کے اوپر رکھ کر عین طالب و مطلوب کے خانوں پر ایک تانبے کی موٹی تار (جس کے دونوں سرے نوکیلے ہوں اس کو درمیان سے موڑ کر) آم کے درخت کے کسی

دوشاخے پر ٹھونک دیں۔ اسی طرح دو نقوش اوپر تلے رکھ کر طالب اپنے پاس بحفاظت رکھے اور باقی دو نقوش بدستور رکھ کر چڑیا کے گلے میں باندھ کر اُڑا دیں۔ یہ کام ان ہی اوقات میں پورا کریں کہ ہر دو ستارے اپنے درجات سے نہ ہٹ جائیں۔

میں نے پوری عملیات زندگی میں یہ عمل ایک ہی مرتبہ کیا ہے اس عمل میں دشواری تو ضرور ہے لیکن مطلب یا مطلوب کا حصول دنیا کی سب نعمتوں سے بڑھ کر ہے۔

عمل۔۳ طی الارض حاضری مؤکل

اس عمل کے کرنے سے ایک روحانی مؤکل تابع ہوتا ہے جس کی مدد سے پلک جھپکنے میں زمین کے کسی بھی خطے میں پہنچا جا سکتا ہے۔

ترکیبِ عمل

جائے عمل: کسی دریا کے کنارے پر چند دنوں کے لئے ڈیرا ڈال دیں۔ اگر دریا میسر نہ ہو، تو پھر ایک رعایت ہے کہ ایسا بہتا ہوا پانی تلاش کریں جس کا پاٹ تیرہ گز سے کم نہ ہو۔ جگہ عام گذرگاہ سے ہٹ کر ہو۔

لوازماتِ عمل: زعفران عرق گلاب میں حل شدہ۔ سرکنڈے کا باریک قلم۔ آم کی ایک فٹ کی لوح جس پر رکھ کر تعویذ لکھے جائیں گے اور اتنا سفید کاغذ کہ جس سے مندرجہ ذیل جیسے چالیس نقوش بن سکیں۔ بہتر یہی ہے کہ کاغذ کو اسی حساب سے گھر سے ہی کاٹ لے جائیں۔

لباس: سفید دھلے ہوئے کپڑے (نئے پرانے کی قید نہیں)، دستار سفید رنگ کی، سفید رومال اور ایسی جوتی جو چمڑے کی نہ ہو۔

شرائطِ عمل: نوچندی جمعرات کی صبح سے شروع کیا جائے۔ عمل الشروق، الرد،

المنوء تین ساعات میں ہمیشہ مکمل کرنا چاہیئے۔ چال سے نقش پُر کرتے پورے چالیس نقوش پُر کریں۔

مدت عمل: چالیس دن۔

نقش یہ ہے۔

مفاف	فانوف	فولواف
دلمناف	غظنبائیل رئیس منفودائیل واخدمونی فی علی الارض	قیموف
فنداف	مفدف	مالقاف

تشریح: مندرجہ بالا شرائط ولوازمات کے ساتھ دریا کے کنارے پر اسی مخصوص جگہ پر بیٹھیں، حصار وغیرہ کی کوئی ضرورت نہیں۔ بعدہٗ ۴۱ نقوش لکھیں۔ چالیس پانی میں بہا دیں اور اکتالیسواں اپنی دستار کے کونے میں باندھیں اور با آواز بلند یہ عزیمت "۴۰" مرتبہ پڑھیں۔ "**اجب ایھا الملک روحانی غظنبائیل رئیس منفودائیل و اخدمونی فی طی الارض بحق یا قیوم ذوالفضل العظیم یا عالم السر والخفیات بیاسین و القران الحکیم و بصادوالقرآن المجید و بنون والقلم و ما یسطرون بارک الله فیکم و علیکم و افعل ما امرتک به و انهٗ لقسم لو تعلمون عظیم**" اب چُپ چاپ اٹھیں اور واپس گھر کو آئیں۔ یاد رہے کہ عمل کیلئے جاتے وقت اور واپس آتے وقت کسی سے بھی بات نہ کریں۔ یہ ایک دن مکمل ہوا۔ اسی طرح دوسرے دن جا کر چالیس نقوش لکھیں۔ چالیسواں نقش علیحدہ رکھیں۔ اب دستار میں بندھا ہوا نقش کھول کر باقی نقوش کے ساتھ بہا دیں اور نیا نقش دستار میں باندھیں اور عزیمت با آواز بلند ۴۰ مرتبہ پڑھیں۔ اسی طرح انتالیس روز کریں۔ جب چالیسواں دن ہوگا تو بھی بدستور کریں اور ۴۰ مرتبہ عزیمت با آواز بلند پڑھیں۔ اس کے بعد دستار وہیں جائے عمل پر رکھ کر خود ننگے سر نقوش کے پیچھے ہو چلیں اور پھر سے عزیمت پڑھتے جائیں۔

اب دو باتیں ظاہر ہوں گی۔ یا تو ان چالیس نقوش سے ایک نقش واپس پیچھے کی طرف چل دے گا یا اکتالیسواں نقش (جو کہ دستار میں بندھا ہوا تھا) ان کے پیچھے پیچھے آئے گا۔ ہر صورت میں جو بھی نقش آئے گا جناح طاؤس پر سوار ہوگا۔ آپ ہر دو صورت میں نقش قبضے میں کر لیں۔ پس اگر وہ واپس آ جائے تو پھر دستار والا نقش بہا دیں۔ اس نقش کو دستار میں باندھیں اور ''پر'' کو حفاظت سے رکھیں۔ اگر اکتالیسواں نقش ان کے پیچھے پیچھے آیا تو آپ دیکھیں گے کہ دستار میں نقش جو کہ آپ نے باندھا تھا وہ نہیں ہوگا۔ اس کے بعد عامل کہلائیں گے۔

اب جب بھی کسی ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا ہو، تو دستار سر پر باندھ کر ''پر'' کو ہاتھ میں لے کر اس عزیمت کو سات مرتبہ آنکھیں بند کر کے پڑھیں۔ **''اجـب ایھـا الـمـلک روحانی غظنبائیل رئیس منفودائیل ارفعوني من هذاالمکان الی البلـد فلاں........ بحق یا قیوم ذوالفضل العظیم یا عالم السر والخفیات بیاسین والقرآن الحکیم و بصاد والقرآن المجید و بنون والقلم وما یسطرون بارک الله فیکم و علیکم وافعل ما امرتک به و انهٗ لقسم لو تعلمون عظیم''۔**

ایک جھٹکا محسوس ہوگا اب آنکھ کھولی جائے گی تو اس جگہ پر موجود ہوگا کہ جہاں وہ جانا چاہے گا۔ پھر چاہے فاصلہ بعد المشرقین کا کیوں نہ ہو۔

قارئین کو یاد ہونا چاہیئے کہ یہ عمل از قبیل کرامات ہے۔ اگر چہ بہت آسان ہے تاہم ہر کس و ناکس کی حاجت نہیں ہے۔ اس عمل کو وہ کرے جو دیندار ہو، متقی ہو، حلال روزی کھاتا ہو۔ مشتبہ ذریعہ روزگار سے وابستہ نہ ہو۔ کسی کا مظالمہ اس پر واجب نہ ہو اور تہجد گذار

ہو تبھی یہ عمل پائیدار ہوتا ہے۔ زمین کا پاؤں کے نیچے سمٹ جانا بچوں کا کھیل نہیں ہے۔ چونکہ اس میں انسان کا کثیف وجود لمحوں کے لئے لطیف ہو جاتا ہے اتنا کہ وہ روشنی کی طرح سبک رفتار ہو جاتا ہے۔ اس لطافت کے لئے کثافت اور اس کے اسباب کو تیاگ کرنا پڑتا ہے۔

لوگ آج بھی اس بات پر حیران ہیں کہ آخر کرامات ہم سے کیوں ظہور میں نہیں آتیں۔ اور خوارق عادات پر اول تو اعتبار نہیں کرتے اگر کرتے ہیں تو تعجب کھاتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ یہ سب کچھ ممکن ہے۔ ابھی دنیا خالی نہیں ہوئی۔ شرط یہی ہے کہ خود کو ریاضت سے ان نوارادات کا اہل ثابت کر دیں۔

طی الارض کا یہ عمل اگر چہ میں نے نہیں کیا تاہم مجھے اس پر پورا بھروسہ ہے اور بھروسے سے پیش کر رہا ہوں۔ اگر چہ طبیعت ناشاد تو یہی ہے کہ ''ھل من مزید'' یہ عمل نہ کرنے کی ایک ہی وجہ ہے کہ اس سلسلے میں استادِ محترم کی عنایت ہی کافی رہی۔ پس یہ بات یاد رہے کہ۔۔۔

''انسان بار بار کوتاہیوں کا قصد کرتا ہے لیکن اللہ کی رحمت پھر بھی اس پر سایہ فگن ہوتی ہے''۔

وما علینا الا البلاغ المبین۔

ماہنامہ فلکیات بابت فروری ۱۹۹۳ع

اسرار الحروف

بیان حروف وتر

حروف مفردہ/وتر۔اج ھ ز ط ی ل ن ع ص ق ش ث ذ ظ غ=۳۷۷۵

یہ وہ حروف ہیں جو کہ ہر درجہ پر طاق ہیں۔ان سے ایسے اعمال متعلق ہیں کہ ایک مرتبہ تو ورطہ حیرت میں ڈال دیتے ہیں۔قارئین! میں نے پوری کوشش کی ہے کہ ایسے ایسے رازوں کو واضح کردوں جو اگر کسی کے پاس، کسی وقت میں رہے بھی ہوں تو کسی لبادہ میں انہیں آشکار نہیں کیا گیا۔شاید ان کو عوام الناس کی نا اہلی کا خیال تھا، جبکہ میری سوچ تو یہ ہے کہ نا اہل کی نظر سے یہ سب کچھ اگر گذرے گا بھی تو وہ اس سے استفادہ کبھی بھی نہیں کر سکے گا۔اور یہی حقیقت بھی ہے کہ منشائے خداوندی اہلیت کے ساتھ ہوتی ہے۔نا اہل کو نہ تو وقت ملے گا نہ ہی اس کی سوجھ بوجھ۔پھر گھبرا کر پہلے سے اخفا چیز پر پردہ ڈالنے سے فائدہ بھی کیا؟

عمل ۱۔ حیران کردن دزد

اگر کسی کا مال چوری ہوگیا ہے اور اس کا پتہ لگانا منظور ہو، تو مناسب وقت میں ذیل کا مربع لکھیں اور جہاں سولہویں خانے میں حرف ''ص'' درج ہے وہاں کیل ٹھونکیں۔نقش یہ ہے۔

۸/۸۵۳ ص	۱۱/۸۵۶ ص	۱۴/۸۶۰ ص	۱/۸۴۶ ص
۱۳/۸۵۹ ص	۲/۸۴۷ ص	۷/۸۵۲ ص	۱۲/۸۵۷ ص
۳/۸۴۸ ص	۲/۸۶۲ ص	۱/۸۵۴ ص	۸/۸۵۱ ص
۳/۸۵۵ ص	۲/۸۵۰ ص	۲/۸۵۶ ص	۷/۸۶۱ ص

یہ سب کچھ وہاں کیا جائے گا جس جگہ پر سے مال چوری ہوگیا ہو۔جب نقش پُر کریں تو فی خانہ پُر کرتے وقت یہ پڑھتے جائیں۔ اَللّٰھُمَّ یَارَبِّ اِجھزطائیل و یَارَبِّ یلنائیل و یَارَبِ عصقشائیل وَیَارَبِ ذضظغائیل اُظھر سارق مال فلاں۔فلاں کی جگہ مسروق کا نام مع والدہ لکھا جائے، اور نقش کے نیچے بھی یہی عزیمت لکھی جائے اور دوسرا نقش بھی اسی طرح پر لکھیں اور اس میں بھی مذکورہ جگہ پر چھوٹی سی کیل چبھوئیں اور انڈے کے چھلکے میں ڈال کر مذکورہ جگہ پر آگ میں دفن کردیں۔انشاء اللہ ایک ہفتہ کے اندر یا تو شدت تکلیف سے خود رجوع کرے گا یا اس کا بھانڈا پھوٹ جائے گا۔مناسب اوقات کی تشریح کرتا چلوں کہ اس چوری کے وقت کا وقتی زائچہ نکالیں اور موضع مال کے برج میں اور اس ستارے کی ساعت میں لکھیں جو کہ خانہ سارق کو نحس نظر سے دیکھتا ہو۔

عمل ۲۔ اخراج دشمن

اگر کسی محفل میں حد سے زیادہ ناجائزی کرنے والا شخص بیٹھا ہو اور سامنے بیٹھ کر مضحکہ اُڑا رہا ہو۔اور اس کا وہاں سے اخراج منظور ہو تو ذیل کا نقش لکھ کر بائیں پاؤں کے نیچے رکھ دیں اور زیرلب اس طرح پڑھیں'' اجب یا اجھزطائیل یا یلنائیل یا عصقشائیل یا ذضظغائیل اُخرج فلان من ھذاالمجلس فی إسرع وقتِ بحق سیھزم الجمع و یولّون الدّبر.''

	ای ق غ	
زع ذ	ھ ن ث	ج ل ش
	ط ص ظ	

اس کو پتہ بھی نہیں چلے گا کہ میں نہ چاہنے کے باوجود یہاں سے کیوں اٹھا۔بہت

سی عملیاتی کتابوں میں اس طریقہء کار کا ذکر بڑی شرح وبسط کے ساتھ ہوا ہے اور ایک طرح سے یہ عمل متفق علیہ ہے ماسوائے اس کے کہ بزرگان فن نے صرف پانچ حروف لیے ہیں، جبکہ عزیمت کی رُو سے جملہ حروف اس میں آنے چاہییں جیسا کہ اوپر لکھا ہے۔

عمل ۳. عداوت مابین الشخصین کے لئے

دو ایسے مخالف اشخاص جن کا ملاپ نقصان دہ ہو اور کسی بھی صورت میں مفید نہ ہو تو ان اشخاص معہ والدین کے نام بُسط کر کے لکھیں اور ان کے نیچے حروف مفردہ بچھائیں۔ اسے نقش مخمس کے کونوں والے خانوں میں بہ لحاظ چال پُر کریں اور درمیان میں موافق مقصد کوئی بھی آیت۔ ایسے تین نقوش لکھیں۔ ایک پرانی قبر میں دبا دیں دوسرا آگ میں دفن کر دیں اور تیسرا کسی طرح ان کو پلا دیں۔ اگر بالفرض پلانا ناممکن ہے تو پانی میں حل کر کے ان کے ملنے کی جگہ پر چھڑک دیں۔ یہ بھی ناممکن ہو تو یہ تیسرا نقش کاغذ کے بجائے کوری ٹھیکری پر لکھ کر اس پیس کر ان کے گھروں یا رہگذر پر بکھیر دیں۔ یہ سب کچھ پہلے ہی سوچ کر رکھیں۔ اس لئے کہ تمام نقوش عین قمر درعقرب کے اوقات میں تیار کرنے پڑیں گے۔ بخور اس عمل کا لہسن اور پیاز کے چھلکے ہیں۔

چونکہ یہ طریقہ وضعی لحاظ سے مبینہ طور پر دشوار ہے اس لئے ایک مثال پیش کر رہا ہوں کہ فہم سے دُور نہ جائے۔ اس لئے کہ پہلے ہی یہ پیارا سا اعتراض کافی ہے کہ ناشاد صاحب آپ پہیلیاں زیادہ بوجھتے ہیں اب میں کیا کہوں کہ پہیلیاں آپ کے لئے کتنی مؤثر ہیں۔

مثال: نام ہیں شمیم احمد بن بصرہ اور ابراررضا بن خورشید۔

اُن کو بُسط کیا۔

ش م ی م ا ح م د ب ص ر ہ

ا ح ہ ز ط ی ل ن ع ص ق ش

۸۵۷ ۵۵۸

ا ب ر ا ر ر ض ا خ و ر ش ی د

۱۳۷۰ ۴۵۲۱

آیۃ شریف۔ قَالَ ھٰذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ: ۱۳۷۸۔

عمل اس طریقے پر مکمل ہوا۔ نقش یہ ہے۔

شمیم احمد احمز طیلن	۱۳۷۷	۴۵۱۹	۱۳۷۳	بصرہ عصقش
۴۵۲۲	۱۳۷۱	۸۵۵	۵۶۱	۱۳۷۵
۸۵۸	۵۵۹	قال ھذا فراق بینی وبینک	۴۵۲۰	۱۳۶۹
۱۳۷۶	۴۵۱۸	۱۳۷۲	۸۵۶	۵۶۲
خورشید طیلعس	۸۵۹	۵۶۰	۱۳۷۴	ابراررضا ثذظغ احمز

عمل ۴. ظالم کو مخصوص جگہ سے بھگانے کے لئے

ذیل کا عمل اپنی منسوبہ ومذکورہ خاصیت کے لحاظ سے میرا کئی مرتبہ کا مجرب ہے۔ اس کے ضوء فشاں اثرات ورطہء حیرت میں ڈال دیتے ہیں۔ وہ تمام اصحاب جو عدم سریع التاثیری کا رونا روتے ہیں ان کے لئے یہ عمل نعمتِ غیر مترقبہ وغنیمت ثابت ہوگا۔ انشاءاللہ

صاحب ''شموس الانوار'' بڑی شدومد کے ساتھ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص

دوسروں پر لایعنی ظلم کرتا ہو اور تم اسے بھگانا چاہتے ہو تو منگل کے دن یہ مخمس سیاہ کاغذ پر لکھیں۔ قطران کا بخور جلائیں۔

١ ا	٣ ھ	٥ ھ	٧ ز	٩ ط
٩ ط	١ ا	٣ ھ	٥ ھ	٧ ز
٧ ز	٩ ط	١ ا	٣ ھ	٥ ھ
٥ ھ	٧ ز	٩ ط	١ ا	٣ ھ
٣ ج	٥ ھ	٧ ز	٩ ط	١ ا

یہ نقش اس کے گھر یا دوکان کی دیوار کی جڑ میں زمین کھود کر دفن کر دیں۔ قلیل عرصے میں وہ شخص وہاں سے بھاگ جائے گا۔ آگے چل کر فرماتے ہیں کہ چاہے ان کے باپ دادا بھی وہاں پر پیدا کیوں نہ ہوئے ہوں۔ مخمس کے گرد سورہ عصر اس طرح لکھیں۔

والعصر... خسرِ الّا بنو فلاں و جیرانھم الذین... بالصّبر بھٰذا الاٰھل التعدیة.

عمل ٥۔ حاضریء ارواح سفلیہ برائے قہاریت

علم (خصوصاً روحانیت) کی راہ بہت ہی کٹھن اور صبر آزما ہوتی ہے۔ بہت کچھ گنوانے کے بعد ہی کچھ پایا جا سکتا ہے۔ ساتھ میں اس راہ کی ایک عجیب خصوصیت یہ ہے کہ عموماً طالب علم جس منزل کے مقرر کردہ انداز کو سامنے رکھ کر مسلسل چلتا ہے۔ اور جب وہ اپنی تعین کردہ جگہ پر جا پہنچتا ہے تو اسے پتہ چلتا ہے کہ سنگ میل تو ابھی کوسوں دور ہے۔ اور یہ سلسلہ شاید کہ ختم ہونے والا بھی نہیں۔ پس دوڑ اور مسلسل دوڑ ہے۔ ہم بھی مسلسل اپنی راہ پر گامزن ہیں۔ ہم نے جو اپنی منزل کا تعین کیا تھا۔ اللہ کے جُود و کرم سے نصب العین کے شاید قریب ہی پہنچ چکے ہیں۔ ہماری منزل کا سنگِ میل تو صاحب! حدِ نگاہ سے بھی بہت

دُور ہے کہ اس کے مدارج کا ادراک بھی احاطہ نہیں کر سکتا۔ یہ راہ ہمارے ان اسلاف کی راہ ہے جنہوں نے پوری زندگی تحصیلِ علوم میں صرف کی۔ یہ بھی سچ ہے کہ اس راہ کی مسافری نے نہ اِدھر کا رکھا ہے نہ اُدھر کا۔ اپنی اپنی غرض و غائیت رکھنے والے حضرات و اقارب دور اور بہت دور پیچھے رہ گئے۔ (یا دوسرے لفظوں میں کہ پیچھے چھوڑ گئے) دنیا میں رہنے کے لئے دنیاداری کا بھرم رکھنا ہی پڑتا ہے نا۔ پس جی رہے ہیں اور نبھا رہے ہیں۔ ہمیں تو اُن حضرات پر بہت تعجب ہوتا ہے جن کو عملیاتی دنیا قدم رکھے جمعہ، جمعہ آٹھ دن بھی نہیں ہوئے وہ بھی بلند و بانگ دعوے رکھتے ہیں، یا بلندی کو سر کرنے کی بات کرتے ہیں کیا ایسا ممکن ہے؟ اس کا جواب ہم نے آپ پر اور اُن پر چھوڑا ہے۔

علم کی تڑپ رکھنے والے حضرات تو ہم رائی کی حیثیت رکھنے والوں کو پُر زور دلائل سے پہاڑ ثابت کرتے ہیں۔ علم کی بے باک نشر و اشاعت پر ہمیں القابات سے نوازتے ہیں۔ ہم جو اپنی گودڑی لیے کشاں کشاں چلتے رہے ہیں، تو اس راہ میں رکاوٹ پڑنے کے لئے صد ہا رازہائے دروں کا انکشاف ہوتا ہے کہ اس پر قناعت کر کے چپ چاپ رُک جاؤ۔

ہمارا زادِ راہ تو اللہ و رسول صلعم کی عنایت ہے اس کے مقابلے میں دوسری سُراب مثل اور فنی معیار کی بلندیوں کو چُھوتی ہوئی چیزیں کیا حیثیت رکھتی ہیں۔ فی البدیہہ جو علم و عمل آپ ہم سے حاصل کر رہے ہیں وہ تو راہ میں ملنے والا خزانہ ہے جیسے ہم دونوں ہاتھوں سے تقسیم کیے جا رہے ہیں اور بشرطِ صحت و حیات اس طرح ہوتا رہے گا۔

یہ تعویذات تو ہمارا مقصد نہیں۔ لہٰذا میں نہ سخی و فیاض کہلانے کا حقدار ہوں اور نہ ہی عامل۔ بلکہ ادنیٰ خادم بھی ہم تبھی ثابت ہو سکتے ہیں جبکہ ہم اپنی منزل پر پہنچ کر اس برسہا برس کی تڑپ و جہد سے آپ کو اللہ بیٹھے بٹھائے روشناس کرائیں اور ابھی تو ایک طرح سے

زوال کا دورہ صغیر ہے۔ جب سنگِ میل پر پہنچ کر ہم نے مڑ کر دیکھا، باقی اصلیت تو بعد میں ظاہر ہوگی، تا حال دتا وقتیہ القاب کو محفوظ رکھیں اور مجھے بلا وجہ شرمسار مت کریں۔ تو اپنی راہ پر چلتے ہوئے بلوچستان، کے سرحدی علاقہ میں میری ملاقات ایک ایسی سفلیت کی ماہر شخصیت سے ہوئی جو کہ اپنے فن میں یکتا تھے۔ یہ وہ دَور تھا جب میں ابتدائی دَور مکمل کر کے نکلا تھا۔ باتوں ہی باتوں میں انہوں نے مجھ سے سریع التاثیر حُب کے عمل کی فرمائش کی میں نے جھٹ وہی ترکیب جو زندگی میں، میں نے خود پر پہلی مرتبہ تجربے میں لائی تھی۔ جب انہوں نے ترکیب سُنی تو جھٹ سے گلے لگایا اور فرمانے لگے کہ بلاشبہ یہی ترکیب میرے استاد کی بھی تھی۔ انہوں نے مجھے کافی علمی تحفے دیے (ضروری امر ہے کہ لیے بھی ہوں گے) جو کہ سب کے سب سفلی تھے اور ان کے مجربات میں سے تھے۔ انہوں نے ایک عمل کی تعریف میں بتایا کہ۔ ''دنیائے عملیات میں وہ شخص کامیاب رہتا ہے جس کی لاٹھی طاقتور ہو۔'' اور مجھے کہا کہ فقیر آپ اس عمل کو ضرور کریں۔

انہوں نے فرمایا کہ آبادی سے دُور پہاڑی علاقے میں ایسی غار تلاش کریں جس کا طول پندرہ فٹ اور عرض دس فٹ سے کم نہ ہو اب گائے کی ہڈیوں میں سے دو تمثال بنائیں ایک مرد کی ایک عورت کی جن کو غروبِ آفتاب کے بعد وہاں غار میں رکھ آئیں پھر منگل کی رات سے جا کر یہ عمل شروع کریں۔

عمل: اجہز ط ھاھا یلن ہی ہی عصقش سم سم ثذ ظغ ھل ہو۔

(اس موقع پر ایک بات کی وضاحت کی ضرورت ہے وہ یہ کہ حضرت صاحب نے فرمایا تھا کہ اس عمل میں ایک رمز ہے اور وہ یہ ہے کہ اصل عمل مندرجہ ذیل کلمات پر مشتمل ہے۔

ھا ھا. ھی ھی. سم سم. ھل ھو

اس میں ہاہا کو ۲۵ مرتبہ پڑھنا ہے، ہی ہی کو ۹ مرتبہ پڑھنا ہے، سم سم کو ۱۱ مرتبہ پڑھنا ہے، ہل ہو کو ۳۱ بار پڑھنا ہے۔ عائلی)

مدت عمل: ایک سو پچاس (۱۵۰) مرتبہ روزانہ پندرہ (۱۵) راتوں تک۔

آخری رات کو ایک عجیب نظارہ کا مشاہدہ ہوگا کہ تمثالیں اٹھ کر ناچ رہی ہیں، جب تک آپ عمل پڑھتے رہیں گے یہ ناچتی رہیں گی۔

عمل کے اختتام سے پہلے آپس میں ٹکرائیں گے، چنگاریاں سی نکلیں گی اور غار میں دھواں بھر جائے گا۔ پھر اعصاب کو ست کرنے کی حد تک سیٹی سے شعلہ جلے گا۔ تا آنکہ عمل ختم ہو جائے اس کے بعد دو حسین مرد و عورت کی شکلیں نظر آئیں گی۔ پس وہ بولیں گی کچھ بھی نہیں۔ آپ ان سے اپنا مقصد (تخریبی) بیان کر دیں کہ ان امور میں آپ کو میری مدد کرنی ہوگی، اور جب میں سفر میں رہوں یا خلوت میں رہوں تو میری صنفی ضروریات پوری کی جائیں۔ پس شروعات اسی وقت سے بھی ہو سکتی ہے۔

اس کے بعد جب بھی کسی کو نقصان پہنچانا ہو تو وہ جس جنس سے ہو۔ اسی جنس کو، اس کا وجود مان کر پے در پے جوتے لگائیں پس وہ ہزیمت کا شکار ہوگا۔

مابین الشخصین عداوت پیدا کرنی منظور ہو تو ان کے گلے میں رسی ڈال کر لٹکائیں اور گوبر کا بخور کریں اور مقصد بہ قیدِ عزیمت پڑھتے رہیں۔ اسی طرح ایک سو آٹھ مرتبہ پڑھ کر رکھ دیں۔ اور راکھ ان کے درمیان کسی طرح ڈال دیں۔ دائمی جدائی ہوگی۔ ان دونوں مذکورہ طرائق کو کسی بھی صورت میں مکرر نہیں کرنا پڑے گا اور ایک ہی مرتبہ کافی رہے گا۔ دوسری یا تیسری وغیرہ کی ضرورت ہی پیش نہیں آئے گی۔ اگر ان ارواح خبیثہ کو بلانا منظور ہو

تو ان کی ٹانگوں میں رسی باندھ کر زبل فرس کا بخور جلائیں اور عمل پڑھیں وہ حاضر ہو جائیں گے۔اسی عمل کے متعلق انہوں نے آخر میں فرمایا کہ، اور فقیر اگر آپ اسے کریں گے تو فائدہ میں رہیں گے۔ان کے اور بھی فوائد و اسرار ہیں جنہیں میں آپ کے تجربے پر چھوڑتا ہوں۔

قارئین! میں نے ان صاحب سے اس وقت ممنون ہو کر عمل لیا۔ بعد میں اس پر غور کیا تو پتہ چلا کہ حاش لِلّٰہ! یہ عمل تو حروف وتر کا ہے۔اسی وجہ سے میں نے بھی عین اسی کے ضمن میں لکھا۔

چونکہ یہ عمل میری منزل سے مطابقت نہیں رکھتا اس لئے میں نے نہیں کیا، باقی ان کے عطا کیے ہوئے اعمال میں سے دو عمل میں نے اپنی جاننے والوں کو دیے اور نتیجہ سو فیصد درست و کامیاب رہا۔

علم الارواح میں کامیابی کے لئے ایک راز کا آئندہ ماہ پھر حاضرات کے کسی عمل میں بیان کر دیا جائے گا۔

ماہنامہ فلکیات بابت اپریل ۱۹۹۳ء

اسرار الحروف

ہیں کواکب کچھ نظر آتے ہیں کچھ

آج ہم دار پہ کھینچے جن باتوں پر

کیا عجب کل وہ زمانے کو نصابوں میں ملیں

روحانی عملیات کے نام سے ہم جن چیزوں کو موسوم کرتے ہیں وہ مابعد النفسیات کے زمرے میں آتی ہیں، اگرچہ سائنس کی ترقی مادیت سے بڑھ کر نفسیات تک پہنچ چکی ہے، اور اسی پر اکتفا کیے ہوئے ہے۔اس لئے کہ دلائل اس پر ثبت ہیں، اور مابعد النفسیات کو اس نہج پر مانا جاتا ہے کہ اسی طاقت کا وجود ضروری طور پر موجود ہے، جس کا ادراک احاطہ نہیں کر سکتا اور یہی ان کی بڑی بھول ہے، اور اسی بھول کا خمیازہ ہم بدقسمتوں کو بھگتنا پڑ رہا ہے۔

دنیا کے بڑے کتب خانوں اور عجائب گھروں کے کونوں کھدروں میں ہمارے اسلاف کا جو عظیم علم بے فائدہ خالی الماریوں کی زینت اور محض قدیم یادگار بنا سڑ رہا ہے اس کا اندازہ بھی نہیں لگایا جا سکتا۔ کتنے دُکھ کی بات ہے کہ ہم (عصر حاضر کے) لوگوں تک ان عظیم علوم کا عشر عشیر بھی نہیں پہنچ سکا۔ اور اس کا سبب دو وجوہات ہیں، ایک تو یہ کہ جن قوموں اور زبانوں میں یہ علم موجود تھا وہ انہی تک محدود ہے اور باقی قوموں اور ان کی زبانوں میں منتقل نہیں ہو سکا اور دوسری وجہ یہ ہے کہ اگرچہ بہت سا علم لوگوں تک پہنچا بھی تو اسے سینوں میں مقید کر لیا گیا اور اس طرح ہونے والی ہر نسل بتدریج علم سے محروم ہوتی گئی اور ہوتی بھی جا رہی ہے۔ یہ سب کچھ کرنے کے دو اسباب تھے۔

۱۔ ہر صاحب علم وعمل کسی لائق و اہل تک علم منتقل کرنے کو تیار تھا۔۔۔وہ تو ٹھیک؟ بدقسمتی سے ان کی مردم شناسی کا معیار اس انداز پر رہا کہ جو پاؤں دابے، چیلا بنا پھرے اور قیل وقال کیے بغیر خدمت کرتا رہے وہی اہل ہے اور باقی سب نا اہل ہیں۔

۲۔ چونکہ ان علوم سے خوارق عادات کا اظہار ہوتا ہے۔ اس لئے صاحب علم، جب صاحب عمل ہوگئے، تو عوام الناس کی سادہ لوحی نے کم علمی کے باعث اسے کرامات و بزرگی سے محمول کیا۔ نتیجتاً اپنی ہی کو کسی نے نہ بگاڑا اور بڑے بڑے القاب تک پہنچنے کو انہوں نے کافی سمجھا اور خود پر سے پردہ نہ اُتارا۔ افسوس در افسوس کہ یہ لبادہ ہمیشہ کے لئے اپنا وجود قائم رکھ گیا۔ ہمیں اس بات اور اس لبادے پر تو کوئی اعتراض نہیں لیکن یہ چیز جو رنگت اختیار کر گئی اس سے سخت نفرت ہے، کیونکہ صاحب عمل حضرات مذاہب عالم میں سے جس مذہب سے بھی وابستہ رہے اس میں اپنے مشاہداتی اور اپنے خود ساختہ نظریات بھی ٹھونستے رہے۔ یوں ماورائی قوتوں کے حامل کی طریقت کو مستند قرار دیا گیا، اور لاکھوں افراد گمراہ ہوگئے۔

ادیان میں یہ تباہی کیونکر آئی۔۔۔؟ ہم حتی المقدور بتاتے ہیں۔ اس کا جواب تو یہ ہے کہ یہ چیز ہر جگہ پر پائی جاتی ہے۔ حتیٰ کہ ان لوگوں میں بھی جو کسی بھی دین کے پیروکار نہیں یعنی الحاد کرنے والوں میں بھی۔ کرامات شخصی و آفاقی قوتوں کو حسب حیثیت یکجا کرنے کا نام ہے۔ کرامات اگر اس لئے عطا کی جاتی ہیں خدائے بزرگ کی طرف سے کہ کسی بھی مخصوص مذہب کا پرچار کرو، تو ہم یہ بات ماننے کے لئے کسی بھی صورت میں تیار نہیں۔ اور نہ ہی اس بات کو مانتے ہیں کہ اس کا حامل کسی بھی لبادے میں ہو تو اس کی طریقت کو مستند مان لیا جائے اور خود کو گمراہی کے پاتال میں آپ ہی دھکیل لیا جائے۔

اگر تبلیغ دین کا معیار کرامت ہے تو یہ سراسر غلط ہے، اس لئے کہ تاریخ و مشاہدہ شاہد ہے کہ آج تک جو حضرات کرامات کے لبادے میں رہے ہیں وہ کسی نہ کسی چیز کے عامل رہے ہیں۔ ہم جو شکم، ہوس اور اجل سے برسرپیکار ہیں کبھی تو سرپٹ دوڑے جا رہے ہیں کبھی بے سہارا بہے جا رہے ہیں کبھی بہتے بہتے کبھی بھٹکتے بھٹکتے سراب جیسے خوشنما اشخاص سے مل لیتے ہیں تو یوں لگتا ہے کہ جنت و جہنم کا پروانہ دینے والے یہی حضرات ہیں اور خدائے واحد کو چھوڑ کر اسی فرضی اوتار (خوبصورت دھوکے) کو ہر ممکن حد تک خوش رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہمارا یہ دھارا کسی رُخ پر بہہ رہا ہے؟ خدارا آنکھیں کھولو اور جان لو کہ طاقت تو طاقت ہے اور طاقت کا کوئی معیار نہیں۔ اپنی طاقت کو الہامی و کرامت اور دوسرے کی طاقت کو شیطانی واستدراج جھٹ سے کہہ دینا کہاں کی عقلمندی ہے۔۔۔؟

ہم پیش رس تو نہیں البتہ یہ بات اچھی طرح جانتے ہیں کہ ہماری اس حقیقت پسندی پر مبنی تحریر بہت سے حضرات کے سینے پر برچھی کی طرح پڑے گی اور وہ تلملا اٹھیں گے۔ لیکن ماسوائے خدا کسی سے کیا ڈرنا۔ مذہب سے متعلقہ امور اور اپنی صدیوں کی خود فریبی کو جو ہم پر مسلط کی گئی ہے۔ ہم اسلام کے مضامین کا سلسلہ جو شروع کریں گے اس میں پیش کر دیں گے۔

ہم ایک بات کی وضاحت کرتے چلیں تو مناسب ہوگا اور وہ یہ کہ نہ تو ہم خود سرابوں کے پیچھے بھاگتے ہیں اور نہ ہی آپ حضرات کو سرابوں کے پیچھے بھگانا چاہتے ہیں۔ یہ الف لیلوی قسم کے مذہبی تصورات اور علمی تصورات ہمارے ناقص خیال کے مطابق کہ اب ختم ہی ہونے چاہئیں تاکہ آنیوالی صدیوں کے غبار میں یہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے چھپ کر مٹ جائیں اور انہیں اس طرح نابود کیا جائے کہ آئندہ ہونے والی باغی نسلیں بھی

انہیں نیستی سے ہستی میں تبدیل نہ کر سکیں۔

ہمارے خیال میں فی الحال اتنا ہی کافی ہے باقی آئندہ عملیات کی اصولوں کی پردہ کشائی حروف کے خواصوں کے ساتھ ساتھ بیان کر دیں گے۔

اب لوٹتے ہیں اس قسط کے حروف کی طرف۔

حروف شفع/ زوج: ب د و ح ک م س ف ر ت خ ض: ۲۲۲۰

تشریح

یہ وہ حروف ہیں جن کی عددی قیمت جفت ہے۔ یہ حروف تسخیر انسانی و تسخیر اجنہ و تسخیر مؤکلات سے متعلق ہیں۔ دنیائے عملیات میں ان حروف نے عاملان کو بہت اُلجھائے رکھا ہے۔ ہماری کوشش ہے کہ فضولیات کو الگ کریں اور عرق پیش کریں۔

عمل ۱۔ تسخیر اجنہ

بدّوح کے چہار حرفی اسم نے جہان کو مغالطے میں ڈال دیا ہے۔ اکسیر الاحمر فی اسرار الجفر کے صاحب فرماتے ہیں کہ بدوح اسم اعظم ہے اور اجہز طا اس کا مؤکل ہے۔ بیس کا نقش جس نے بھی پُر کیا وہ بادشاہِ وقت اور سیاہ و سفید کا مالک ہے۔ کیمیا وغیرہ جیسے علوم و فنوں اس کے قدموں تلے پڑے رہتے ہیں۔ اور دھڑا دھڑ بیس کے نقوش بننا شروع ہو گئے۔ بیس کے نقوش کی جو تراکیب میرے پاس ہیں وہ تیس سے کم نہیں۔

ابجد قمری کی ترتیب حروفی سے ہم دیکھتے ہیں کہ یہ حروف کی مثبت قوتیں ہیں۔

لیکن سریانی و عبرانی و کالدی و آشوری قوموں کے علم السحر میں اس اسم کا موجود ہونا کیا معنیٰ رکھتا ہے کہ جن کے پاس اٹھائیس حروف بھی نہیں اور ان کی موجودہ ترتیب بھی نہیں۔ کیا اس سے یہ واضح نہیں ہوتا کہ یہ اسم الہامی رہا ہے۔

درّ علم جفر میں محمد عطار صاحب نے اسے اسم الٰہی قرار دیا ہے۔ اور سرّ المستتر کے صاحب نے بھی شیخ بہاؤالدین عاملیؒ کے حوالے سے ''الف و یک نام'' لکھے ہیں اور بدوح بھی بطور اسم شامل ہے۔ ''خواص ہزار و یک نام خدا'' کے مصنف محمود دھدار صاحب نے بھی اسم کے ضمن میں تشریح کی ہے۔ کس کس بزرگ کی تصنیف گناؤں ہر جگہ یہی کچھ ہے۔

ہم متضاد باتوں میں پھنس کر رہ گئے ہیں۔ آیئے اس اسم کی جراحت کر دیں۔

۱۔ نقش یا تو کلام الٰہی کا بن سکتا ہے یا اسماء الٰہی کا، اگرچہ خاتم بھی نقش میں شمار ہے تاہم بعض اوقات اس بات سے مستثنٰی بھی ثابت ہوئی ہے۔ نقوش میں اس کا موجود ہونا عزائم میں اس کا بالضروری شامل ہونا اس بات پر دلیل ہے کہ یہ اسم خداوندی ہے۔

۲۔ میرے ایک بزرگ و فاضل دوست جو جنات کے عامل ہیں۔ ان کے مسخر شدہ جنات کا یہ عالم ہے کہ وہ کسی جگہ بھی ہوں ان سے مخاطب ہونے والے کو جواب بالعموم ان کے اطراف میں موجود جنات سے ملتا ہے۔ یوں تو دنیا دھوکہ دہی کرنے والوں سے بھرپور ہے لیکن میں یہی کہوں گا کہ ان کے پاس صریحاً جنات موجود ہیں۔

جب اسی اسم بدوح کی بات چل پڑی تو انہوں نے قہقہہ لگا کر کہا فقیر بدوح تو جن کا نام ہے بفتح باء نہ کہ خدا کا اور بدح اس کی عورت ہے اور دونوں اپنے جسموں کے ساتھ مسخر ہو سکتے ہیں۔ میرا ردِ عمل ظاہر ہے کہ نفی میں تھا۔ اس نے کہا کہ میرے پاس جو جنات کا وفد ہے وہ بدوح کے توابعین میں سے ہے جو کہ بدوح نے اپنی جان چھڑا کر میرے حوالے کیا ہے اور بدح تو ابھی تک میرے پاس ہے جو کہ میری صنفی ضروریات پوری کرتی ہے۔

میری مسلسل نفی سے انہوں نے اصرار کر کے مذکورہ وجودوں کا عمل دیا انہوں نے کہا کہ آپ

لوگ تو چلوں کے چلے نکالتے ہیں۔ میرے تین دن کے عمل کا کمال دیکھو۔ عمل دے کر انہوں نے کہا فقیر کرنا ضرور اور ہنس کر کہا راز داری کی بات بتادوں کہ بدح بہت خودسر ہے بجائے اس پر تسلط ہونے کے یہ خود مسلط ہوتی ہے۔ اب فی امان اللہ۔

میں نے عمل عصر سے مغرب کے وقت تک کیا تھا تیسرے دن عشاء تک غیر مرئی اگر بتیاں جل اُٹھیں اور تین چار گلیوں تک ان کی مہک محسوس کی گئی۔ عشاء کے بعد ایک حسین عورت داخل ہوگئی اور پھر جو ہوا سو ہوا۔ صبح کو جیسے تیسے کر کے میں نے غسل کیا اور خود کو حصار میں لے لیا۔ جب حصار نہ ہوتا اور بھولے سے اس کا نام لیتا تو وہ آن پہنچتی۔ بالآخر تین دن اس کی مراجعت کا عمل کیا تب کہیں جان چھوٹی۔ یہی عمل سپردقلم کر دیتا لیکن اپنی حالت یاد آتی ہے اور یہی حالت میں کسی کے ساتھ بھی کرنا نہیں چاہتا۔ آپ یہ سمجھنے پر حق بجانب ہیں کہ پھر بے تکی ہانکنے سے فائدہ بھی کیا۔ تو جناب اس لئے کہ بدوح بر فتح باء اسم جن بھی ہے۔ تو بات یہ ہوئی کہ اس بدوح اسم الٰہی ہے اور اسم بدوح اسم جن ہے اور بدح اس کی مادہ ہے۔

سن ۱۸۷۷ء کی ایک کتاب بنام سحر بنگالہ میرے ہاتھ لگی۔ یہ وہی کتاب ہے کہ جس سے جمیلہ پری اور سندونی کے اور بھی دیگر احضار الارواح کے اعمال نکالے گئے ہیں۔ اس میں ایک عمل محمد ابھیروں کا بھی ہے۔ میں اس بات پر بہت بھنایا کہ حضرت محمد ﷺ کا روپ نہ تو کوئی ہو سکتا ہے اور نہ ہی اس نام کا کوئی جن یا شیطان یا بھیروں وغیرہ ہو سکتا ہے اور میں نے مذہبی غیرت کے عین مطابق کتاب کو نذرِ آتش کیا اس کے بعد مجھ سے ایک ایسے سید صاحب ملے جو ہنڈیا وغیرہ اُڑاتے تھے مطلب کہ سفلیت پر کافی دسترس تھی انہوں نے بھی یہی تذکرہ کیا۔ اب آپ یہ سوچیے کہ نام کس کس انداز پر کہ کہاں کہاں اطلاق

رکھتے ہیں۔۔۔!

حقائق ہی حقائق کے بیان میں عمل رہتا جا رہا ہے لہٰذا عمل سنیں۔

۱۔ ایک جیبی آئینہ لیں جو کہ ایک روپیہ کا بازار سے مل جاتا ہے۔ اس کے درمیان شکل سیاہی سے وضع کریں۔ تصویر کے ماتھے میں آنکھیں ہوں، چہرہ لمبوترا، ہاتھوں پاؤں میں چار چار انگلیاں، انگوٹھا ندارد اور اس طرح سے حروف ابجد اس میں وضع کر دیں کہ یہ چار حروف اپنی جگہ سے ہٹنے نہ پائیں۔ یہی تھوڑی سی جھجک آپ کو محسوس ہوگی۔



لیکن عامل حضرات کے وضع کردہ ۵۴ ابا جد آخر کس کام کے۔ پس اس سے زیادہ میں نہیں بتا سکتا۔ آپ کو خود ابا جد وضعی کو ملحوظ نگاہ رکھنا پڑے گا۔

(یہ ابا جد قمریہ میں سے بیسویں ابجد ارکب ہے، جس کو اس آئینہ پر لکھنا ہے۔ عائلی)

اب آپ نے آئینہ تیار کر لیا ہے۔

۲۔ اب یہ عزیمت عشاء کے بعد آئینے کو سامنے رکھ ۴۰۰ مرتبہ بیس دن تک پڑھیں۔

اَقْسَمْتُ عَلَيْكُمْ يَامَعْشَرَ الْجِنّ بِحَقِّ هٰذِهِ الْاَسْمَاءِ بُدُّوْحٌ كَمْسَفُ

رَتُخَضُ وَبِحَقِّ هشطشلهكوش كشكشليعوش بخلهلشطوش شطلططشكوش وَبِبَاءِ البِهَآءِ وَبِدَالِ الدُّخانِ وَبِوَاوِالْوِلَايَةِ وَبِحَاء الْحَيَاتِ اُحْضَرُوا بِحَقِّ اِنَّهٗ مِنْ سُلَيمٰن وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَنْ لَاتَعْلُوْا عَلَيَّ وَاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ. پچاس منٹ کا عمل ہے۔ عمل کے بعد آئینہ کو کاغذ میں لپیٹ کر رکھیں۔ تیسرے دن سے عجائبات کا مشاہدہ شروع ہوگا۔ اور بیسویں رات کا کیا ہوگا۔ آپ خود مشاہدہ کرلیں اور باقی نتائج اس تحریر کے پیچھے لکھ دیں اپنی ڈائری میں۔

یہ جنات بلاشبہ کام کرتے ہیں دو مرتبہ ان سے کام لے چکا ہوں۔ اس سے زیادہ کچھ نہیں بتاؤں گا کہ عمل مکمل ہے پس اپنی ہمت کو نہار منہ انڈا کھلاؤ تا کہ بندھ سکے۔ یہ جنات بہت ہی شریف ہیں اپنا کام خود ہی بتادیں گے۔ اور یہ بات یاد رہے کہ نیند سے بیدار ہوکر آئینہ ضرور دیکھیں اور رات کو سرہانے تلے رکھ دیں۔

قارئین! حروف مرکبہ کے اعمال دو اقساط تک پیش کردینے کا ارادہ تو ہے۔ اگر میرے مضامین پسند ہیں تو تکلف برطرف یہ ضرور کہوں گا کہ آئندہ آنے والے چند شمارے ضرور خریدیں۔

ماہنامہ فلکیات بابت مئی ۱۹۹۳ء

اسرار الحروف

بیان حروف شفع

گذشتہ قسط میں، میں نے بدوح اور بدوح میں فرق کا اظہار کیا تھا، چونکہ اسمائے مجہولہ (جن اسماء کے معنیٰ فہم میں نہیں آتے) میں سے بدوح ہمہ گیر اسم ثابت ہوا ہے۔ اس لئے اس قسط میں، میں یہ چاہتا ہوں کہ کچھ نئے انکشافات کروں تا کہ اسم پر مکمل روشنی پڑ سکے۔

حروف کی جفت وطاق قوتیں وقیمتیں اس انداز پر ہیں۔

طاق

احاد	عشرات	مآت	الوف
اج ھ ز ط	ی ل ن ع ص	ق ش ث ذ ظ	غ

جفت

احاد	عشرات	مآت
ب د و ح	ک م س ف	ر ت خ ض

یہ تو ابجد قمری کا اعجاز ہے کہ اس میں حروف کی ترتیب اس طرح پر ہے کہ اسرار مقید ہوگئے۔ اگر صرف بدوح کو حروف کی مثبت قوت مانا جائے تو یہ بھی ماننا پڑے گا کہ بدوح قوتِ احاد ہے تو کمسف قوتِ عشرات ہے اور رتخض قوتِ مآت ہے۔ تو کمزور قوت والا اسم لینے سے کیا فائدہ، دس کی ضرب والی قوت والا اسم، یا اس سے بھی زیادہ سینکڑہ کی ضرب والا اسم کیوں نہ لیا جائے، ہمیں پھر یہ عار کیوں ہے کہ یہ حروف کی قوت ہے اس سے

زائد کچھ بھی نہیں۔ مجھے اس بات کا بالکل اعتراف ہے کہ حروف کی اقسام میں سے یہ بھی ایک قسم ہے اور اس سے اثرات مرتب ہوتے ہیں اور ان کے اعمال بھی میں حسبِ سابق پیش کردوں گا کہ یہ حروف کی ترتیب میں بھی شامل ہے۔ تاہم جب ہم صرف بدوح کو لیں گے تو یہ ایک اسم ہو جائے گا اس لئے کہ فرض کریں ہمیں حروف ظلمانی لینے ہیں تو دو یا چار حروف لینے سے حروف ظلمانیہ کے خواص کا اظہار نہیں ہوگا، تاوقتیکہ ہم اس اسم کو لیں گے تو بقایا حروف کو بھی ان کے ساتھ شامل کرنا پڑے گا۔ کہ یہی اصول ہے اور یہی ضابطہ ہے۔ مزید برآں کہ اگر ہم حروف کے ضمن میں ہم ان کو لیں گے تو ان کی قرأت کے لئے پھر ہمیں عناصری لحاظ سے اعراب بھی دینے پڑیں گے۔

حروف کی قوتیں عموماً اعراب سے متعلق ہوتی ہیں اس کی تشریح بعد میں پیش کی جائے گی فی الوقت اسم بدوح کو اس کی سہ ترتیبی پر پیش کر رہے ہیں۔

۱۔ اعراب بہ لحاظ اسم الٰہی: بُدُوحٌ : Budooh

۲۔ اعراب بہ لحاظ اسم جن: بَدَوُحْ : Badauh

۳۔ اعراب بہ لحاظ ترتیب حرفی: بَدِوَحْ : Ba-di-wa-h

اب آپ جس طرح پڑھیں گے اس طرح کے اثرات ظاہر ہوں گے۔ آیئے اس طرح ایک لفظ "ملک" پر غور کریں اور دیکھیں کہ اعراب کتنی اٹل حقیقت رکھتے ہیں آیئے اس اسم کو جمع واحد کریں تا کہ حقیقت کا پتہ چل سکے۔

واحد	جمع
مُلک	ممالک
مَلَک	ملائک

مَلِک	ملوک
مِلک	املاک

میرے خیال میں اب آپ اچھی طرح سے سمجھ چکے ہوں گے کہ اعراب اسم کی ماہیت تک تبدیل کر دیتے ہیں۔

نکتہ: کیا آپ کو یہ پتہ ہے کہ اعراب کے اعداد رقمی بھی ہوتے ہیں؟ زکات آیات و زکات اسماء میں اگر حروف پر موجود قرآنی اعراب سے ضرب دیں اس قیمت کو جو کہ اس اسم کی ہو۔ پھر اتنی بار اس اسم کو پڑھا جائے اور اتنے دن کہ جو اعراب کا جمل کبیر ہے تو یہ زکات کبیر ادا ہو جائے گی اور اگر ہر حرف پر موجود اعراب سے اس حرف کی قمری قیمت سے ضرب دیں اور جمل کر کے پڑھیں تو یہ زکاتِ صغیر ادا ہو جائے گی جو کہ صرف ایک مرتبہ کام دے گی۔ اس طرح اس اسم کی زکات پوری ہو جائے گی قطعی طور پر۔ اور اپنی زکات کی انفرادی حیثیت پر جو اثرات ظاہر ہوں گے وہ معجزہ نما ہوں گے۔ طرائق زکات میں سے یہی زکات تمام آسان ہے اس سے زیادہ آسان شاید ہی کوئی زکات ہو گی۔

امثالیہ اسم باسط کی زکات دے رہا ہوں۔

زکات کبیر

۱۲۹۶ مرتبہ فجر کی نماز کے سنت و فرض کے مابین پڑھیں اٹھارہ روز تک۔

زکات صغیر

۶۵۷ مرتبہ پڑھیں اور اسے ورد میں رکھیں۔ باقی شرائط وہی ہیں جو کہ ریاضت کی مقررہ ہیں۔ لہٰذا اسم باسط کو کم سے کم پڑھنے کی تعداد ۶۵۷ ہے نہ کہ ۷۲۔ یاد رہے کہ میرے پاس قرآن میں سے ثبوت موجود ہے کہ ہر اعراب کی اپنی اپنی قیمت ہے۔

اس قسط میں بدوح کے اسم جلیلہ کا ایک ایسا زبردست عمل کر رہا ہوں جو کہ بے حد عظیم و عجیب ہے۔

عمل بُدُّوح برائے حصولِ حاجات

یہ عمل کفایتِ حاجات ہے۔ میرے ناقص خیال کے مطابق اس عمل کے بعد اس مقصد کے لئے دوسرے عمل کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔

اگر کوئی چاہے کہ تسخیر خلق ہو، حصولِ اولاد ہو یا مدارج دینوی ارفع ہوں یا بیماری سے نجات ہو یا ہم اور غم دُور ہوں یا اطباء کی لاشفائی کا مسئلہ ختم ہو۔ یا ہزیمتِ دشمن ہو۔ یا فلاں شخص مطیع ہو تو اس عمل کو کیا جائے۔ ناکامی کا منہ کبھی نہ دیکھے گا۔ انشاء اللہ۔

عمل یہ ہے

تین دن کے لئے خلوت اختیار کرے۔ اور روزے رکھے۔ دن نوچندی جمعہ۔ ہفتہ و اتوار ہوں۔ جمعہ کی صبح کو فجر کی نماز پڑھ کر بعدہٗ چار رکعت نماز نفل بہ نیت حاجت مطلوبہ پڑھے۔ پھر ۱۱ مرتبہ آیت الکرسی۔ ۱۱ بار سورہ نصر، ۱۱ بار اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ پڑھ کر سر کو سجدے میں رکھ کر ہزار مرتبہ یا بدوح پڑھو اور سر سجدے سے اٹھا کر ۲۲۱ بار یہ پڑھا جائے۔

سَوْهِيءُ سَوهُوْءُ سَوْاَجَلُّ سَوْ اللهُ

سَوْ پِرِیْنَ سَوپَسَاهُ سَووَیْرِیْ سَو وَاهِرُوْ

پس اپنی حاجت طلب کریں اور کلمہ پڑھ کر اُٹھ کھڑے ہوں اور یہی عمل رات کو عشاء کے بعد بھی کیا جائے۔ پورا طریقہ اوپر والا ہے۔

صرف ۲۲۱ بار اوپر والے سَوهِيءُ... الخ کے بجائے یہ ۲۲۱ بار پڑھنا ہے۔

وَیُومَراَ ذُونَاىَ مِسْنَایَ بَاوُزْ رَاحُ مِسْعِیْرُ لَامُوا هُوفِیْعَ مَهر بَاْرَانْ مِیر بِیُوثُ مِمَنَادِشْ ذَات لَامُوا۔ انشاء اللہ تین دن میں مقصد پورا ہو جائے گا۔

اگر اس طرح چالیس دنوں تک کیا جائے تو توجُّہ واقع ہو جائے گی۔ بعدہٗ اس عمل سے حاضریٔ مطلوب کا کام بھی لیا جاسکتا ہے۔

(یہاں میں ایک بات کی وضاحت کرنا بہت ضروری سمجھتا ہوں کہ سوھی۔۔۔الخ درحقیقت تصوف کا ایک عظیم الشان نکتہ اپنے آپ میں سموئے ہوئے ہے۔ اس میں بجائے ''سو'' کے ''تو'' پڑھا جائے گا تو ایک بہت ہی عظیم روحانی قوت کا اظہار ہوگا۔ لیکن پھر اس کی آواز کا خیال رکھنا پڑے گا کہ اس کو ''تُون'' کر کے پڑھا جائے گا، اور سچی بات تو یہ ہے کہ یہ ایک قسم کے ایسے کلمات ہیں جو ایک خاص قسم کے تصور کو پیدا کرتے ہیں۔ مجھے میرے روحانی بھائی پیر محمد شہزاد جیلانی آف گیمبر اوکاڑہ نے بے حد اصرار کیا ہے اس مقام کی وضاحت ضرور کی جائے، اس لئے ان کی خواہش کا خیر مقدم کیا جا رہا ہے۔ تصوف میں ایک خاص مقام ہوتا ہے جس کو تصوف کی زبان یا اصطلاح میں فنا فی اللہ کہا جاتا ہے، لیکن اس مقام کی جامع صورت میں بہت ہی کم وضاحت کی گئی ہے کہ جامع انداز میں اپنی ہستی کی نفی کن معنوں میں کی جائے، یہ ایک بہت ہی اہم مقام عرفان ہے، کہ اس موجودات کی دنیا میں کس کس قسم کی نفی ہو۔ آیئے ہم اس حکمتِ بالغہ کو سمجھائے دیتے ہیں۔ جس کا ذکر ہے ان کلمات عجیبہ میں۔

۱: ھی (یہ) = ہم جب ''یہ'' کا کلمہ کہتے ہیں تو ہر وہ چیز جو ظاہر ہوتی ہے اس کی طرف اشارہ مقصود ہوتا ہے، یعنی ہر وہ چیز جو موجود ہوتی ہے اور اس پر ہمارا تصرف ہوتا ہے، پھر چاہے وہ نظر کا ہی کیوں نہ ہو وہ اس میں آ جاتی ہے، تو جو ''یہ'' ہے وہ موجود

بالذات ہے۔(نیز یہ بات اسم ظاہر کی طرف بھی اشارہ کرتی ہے)

۲: ھو(وہ)= ہم جب "وہ" کا کلمہ کہتے ہیں تو ہر وہ چیز جو موجود تو ہوتی ہے لیکن دکھائی نہیں دیتی ہے اس کی طرف اشارہ مقصود ہوتا ہے، یعنی ہر وہ چیز جو موجود ہوتی ہے اور اس پر ہمارا اس پر کسی قسم کا تصرف نہیں ہوتا ہے، اور وہ ایک ایسی حقیقت کی طرف اشارہ ہوتا ہے جو نظر سے بعید ہوتی ہے وہ اس میں آجاتی ہے، تو جو "وہ" ہے وہ موجود بالصفات ہے۔(نیز یہ بات اسم باطن کی طرف بھی اشارہ کرتی ہے)

۳: اجل = اس مقام پر بمعنی موت یا فناء کے زمرے میں آتا ہے، اور اجل وہ حق ہے جو سب پر محیط ہے، اور اس پر کوئی محیط نہیں، اس لئے کہ جو موت ہے وہ عزرائیل کا کام بھی نہیں، کہ وہ بھی اس زمرے میں آتا ہے کہ "**کل من علیھا فان و یبقیٰ الا وجہ ربک ذو الجلال**" یعنی ہر چیز فناء ہو جائے گی اور رہے گی ایک باقی ذات جو ربّ ذوالجلال کی ہے۔

۴: اللہ= ایک مومن بخوبی جانتا ہے کہ ذات خداوندی کی صفات حسنہ کیا ہیں۔ اور یہ بھی کہ یہ وہ ذات مقدس ہے جو زمان و مکان سے ماورا ہے۔ جہاں پر کوئی چیز موجود ہے وہ وہاں بھی ہے اور جہاں لامکان ہے وہاں بھی ہے، جہاں کوئی زمانہ موجود ہے وہاں بھی ہے جہاں کوئی زمانہ کوئی وقت موجود نہیں وہ وہاں بھی موجود ہے، وہ سب سے اول ہے وہ سب سے آخر ہے، اس کی صفات آشکار ہیں، اور ہر متحرک و ساکن چیز میں اس کی حکمتِ بالغہ بباطن موجود ہے۔

۵: پریں = پریں محبوب کا وہ مقام ہوتا ہے، کہ جب وہ جان سے پیارا ہو جاتا ہے، اور خود کو اس میں فناء محسوس کیا جاتا ہے۔ اور یوں بھی کہ ایک ایسی چیز جو وجود کو

ڈھانپ لیتی ہے۔

۶: پساہ= سانس ۔زندگی کا وجود سانس کی ڈوری سے ہی بندھا ہوا ہے، اور یہ سانس کا آنا جانا نہ ہی ہماری ایماء پر ہے نہ ہی ہم اسے قائم رکھ سکتے ہیں، کہ جب تک ہم چاہیں، یہ وہ چیز ہے جو موجود تو ہے اور اس پر ہماری بقاء بھی ہے، جب وہ سانس ہم سے رشتہ اپنا توڑ دیتا ہے۔ ہمارا وجود بھی ہمارا ساتھ چھوڑ دیتا ہے۔

۷: ویری= وہ ایسا مخالف بھی ہے کہ **ان اللہ یمسک السمٰوات والارض ان تزولا ولئن زالتا ان امسکھما من احد من بعدی ان اللہ حلیم غفور** اور وہ اللہ ہی ہے جو ارض وسماء کو تھامے اور سنبھالے ہوئے ہے اور پھر وہ کون ہے جو اس کو اس وقت تھامے جب وہ ان کو چھوڑ دے مگر وہ اللہ بڑا ہی درگزر کرنے والا اور رحمت کرنے والا ہے۔ یعنی وہ اگر مخالف ہو جائے تو کائنات میں ایسی کوئی قوت موجود نہیں جو آدمی کو سہارا دے سکے۔ لیکن وہ اس طرح کرے گا نہیں کہ وہ بہت ہی بردبار ہے، بخش دیتا ہے، اور اپنی رحمت سے بچائے رکھتا ہے۔

۸: واھرو(رھبر)= جو منزل کی طرف رہنمائی کرے اس کو واہرو کہا جاتا ہے، نیز وہ بھی جو منزل مقصود تک بہم پہنچائے۔

۹: سو(جو)= سو کا مطلب جو ہے۔ مثال= وہ اللہ ہے جو رحمان ہے جو رحیم ہے۔

اس لفظ "سو" کو "توں" کرنا ہے۔ جس کا مطلب "تم" ہے۔ یا "تُو" ہے۔ مثال= تُو اللہ ہے تُو رحمان ہے تُو رحیم ہے۔ عائلی)

قارئین! میں نے کبھی بھی اپنے کسی عمل کے سلسلے میں صفحات کے صفحات کالے

نہیں کیے لیکن آج اتنا ضرور کہوں گا کہ واللہِ باللہِ تاللہِ ایسا عمل بھی ہے کہ جس سے ایک گھنٹے کے اندر موت بھی ٹل جاتی ہے۔ اور ضرورت پڑنے پر تو وقت کی بھی کوئی قید نہیں، اور کیا بھی جائے گا صرف ایک ہی بار۔

میں اتنا کہنا مناسب سمجھتا ہوں کہ اگر بندہ واقعی مجبور ہے تو روئے، گڑگڑائے اور دھاڑیں مار مار کر اپنا مقصد بیان کرے اپنے پروردگار کے حضور۔ وہ مانتا بھی ہے کہ انسان بے حد مطلبی ہے پھر بھی اس کی رحمت کو جوش آ جاتا ہے۔ اور انہونی بھی ہو جاتی ہے۔ افسوس کتنے بلید اور عقل سے کوسوں دور حقائق کے دشمن ہیں وہ لوگ جو خدائے واحد کی کائنات کو ارتقائے بتدریج مانتے ہیں اور ایسے بھی مخبوط الحواس لوگوں پر جو ایک کی ملوکیت پر ہزاروں دعویدار اٹھائے ہوئے ہیں۔ جو کہ خود پر بیٹھی مکھی تک اُڑا نہیں سکتے۔

قارئین! کرنے کے لئے وہی وقت بہتر ہوتا ہے کہ جو چل رہا ہوتا ہو۔ خود کو کل پرسوں کے دھوکے میں نہ رکھو۔ جانے کیوں دل بار بار کہہ رہا ہے کہ۔

اسی کو نا قدریٔ عالم کا صلہ کہتے ہیں،
مر گئے ہم تو زمانے نے بہت یاد کیا۔

ماہنامہ فلکیات بابت مئی ۱۹۹۳ء

اسرار الحروف

بیان حروف شفع اور اعداد متحابه

کوک شاستر نامی بدنامِ زمانہ کتاب نے واقفانِ علم و داعیانِ علم کے دلوں میں ایک ہلچل مچا دی ہے یہ ایک فحش لٹریچر ہے اس سلسلے میں ایک بات کی وضاحت کرتا چلوں کہ مشرقی پنجاب کی ایک جنسیات کی محققہ مسز کیلاش پوری اپنی تصنیف ''سیج اور سانجھ'' میں لکھتی ہیں کہ یہ کتاب درحقیقت کوکوداصاحب کی ''پنج سترا'' ہے جو کہ سنسکرت میں لکھی ہوئی تھی جب اس کتاب کا ہندی میں ترجمہ ہوا تو اس کا نام کوک شاستر رکھا گیا یہ کتاب جو نظم میں تھی اور پانچ سو مصرعوں پر مبنی تھی مجھے اسے دیکھنے کا اتفاق تو نہیں ہوا، تاہم اسی نام سے ایک قدیم ہندی کتاب میں نے صرف ایک گھنٹے کے لئے ضرور دیکھی تھی۔ اس کی مشہوری کی بناء پر اس کتاب کی قیمت بارہ ہزار روپے تھی یہ ان دنوں کی بات ہے جب میں تحصیل علم کے لئے کراچی گیا ہوا تھا۔ جس صاحب کے پاس یہ کتاب تھی انہوں نے مجھ سے رعایتاً آٹھ ہزار مانگے جو کہ میرے پاس اس وقت نہیں تھے پانچ دن کی مہلت مانگ کر واپس آیا چھٹے دن جب میں کراچی روپے لے کر گیا تو شومئی قسمت (خوبیٔ قسمت) سے وہ کتاب میر پور خاص (سندھ کا ایک ضلع) کا ایک صاحب پندرہ ہزار میں لے جا چکا تھا۔ اس کتاب کا میں نے سرسری مطالعہ کیا تھا بعدۂ جو سندھی، اردو حتیٰ کہ فارسی زبانوں میں انواع و اقسام کے طبعی و قلمی شاستروں کا لامتناہی سلسلہ دیکھا (جو طبعی اور قلمی مخطوطوں کی شکل میں تھا) تو حیرت زدہ ہو گیا کہ فحاشی اور اوٹ پٹانگ قسم کے عملیات سے پُر تھے اور یہ وہ کتب تھیں جن کا اصلیت سے رتی بھر تعلق نہ تھا اور جن پر لوگ فریفتہ تھے۔ عورتوں کی عمومی اور خصوصی اقسام کا تذکرہ،

شہوت کے بارے میں غلیظ فلسفہ الغرض ایک عجیب شیطانی چرخہ تھا کہ جس کا نہ سر تھا نہ پیر۔ عورت کی عظمت کی جس قدر دھجیاں اڑائی گئیں وہ افسوس کی حد تک ہیں۔ قریباً اس بات پر میرا خیال اتفاق کرتا ہے کہ بنیادی یہودی فلسفہ سے یہ باتیں ماخوذ ہیں کہ جہاں عورت میں پوتر و پاک روح کی موجودگی بھی نہیں مانی جاتی۔ ہماری اس اسلامی مملکت کا جذبہ حریت بہت عظیم ہے کہ کارروائی محض خانہ پُری تک محدود ہے۔ لاکھوں کروڑوں کی تعداد میں شرمناک فلمیں تو موجود تھیں اور اب بھی ہیں۔ اس پر مستزاد یہ کہ بازار میں کلیہ طور پر فحاشی کی سربمہر کتابیں بھی اب دستیاب ہیں، نئی نسل پوری طرح ان پر ٹوٹ پڑی ہے اور اپنے خیالات کو روشن اور اپنی عزت و کردار کو تہذیب یافتہ کر رہی ہے۔ اے کاش کہ یہ سلسلہ جبراً ختم کر کے انسانی عظمت و کردار کا مان رکھا جا سکے۔ افسوس کہ ہمارے جذبات کا مضحکہ اڑایا جاتا ہے۔ کیا یہ ممکن نہیں کہ اس سلسلے کو ابدی طور پر ختم کیا جا سکے کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ:

کون سُنے یہ غم کی باتیں کون کسی کی سُنتا ہے

آمدم برسر مطلب۔ کتنی عجیب بات ہے کہ لوگ بالمشافہ ملاقاتوں اور خطوط میں اس غیر وجودی کتاب کو مجھ سے مانگتے ہیں میرے نفی پر عجب کرتے ہیں مجھ پر جیسے کہ یہ کتاب لکھی ہی میں نے تھی۔

میرے عزیزو! کتاب آج کل جس حالت میں ہے وہ تعلیمِ اسلامی کی قطعی منافی میں ہے۔ میں نے جو ہندی ناگری کتاب دیکھی تھی اس کے اگلے اور پچھلے اوراق نہیں تھے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ سرسری نظر میں ہی وہ کتاب دیکھنے کے لائق تھی چاہے کون سی بھی تھی۔ لیکن اتنی ضروری بھی نہیں تھی کہ لوگ رات دن اس کے پیچھے سرگرداں رہیں اور سودائے خام اپنے ذہن میں بٹھالیں کہ بس ادھر کتاب مل گئی اور عورت ان کے پاؤں میں

آن کر گر پڑی۔ بہرحال کوک شاستر کی طرف زیادہ لوگوں کا رجحان اس بات پر دلیل ہے کہ لوگ ریاضت سے دُور بھاگتے ہیں اور نفس امارہ کی تکمیل کے پیچھے ہیں۔ اگر مجھے اپنا مخلص سمجھتے ہیں تو بھول جایئے اس بات کو کہ اس نام کی بھی کوئی کتاب (جس میں مردیہ خواص ہوں) دنیا کے کسی بھی کونے میں موجود ہے۔ اگر کوئی کہے کہ میرے پاس ہے یا تھی اب نہیں ہے تو اس کی بات دروغ محض سے زائد کچھ بھی نہیں۔

میں صرف ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں کہ میں نے کیا کبھی سحر کی یا جادو کی یا فحاشی کی تعلیم دی ہے؟ یا اپنے مسلک میں اس کو رکھا ہے؟ یا اس کا تذکرہ کیا ہے؟ اگر نہیں ہے تو بلاوجہ مجھے تنگ اور خود کو شرمندہ مت کریں۔ اب آتے ہیں حروف شفع کی ترتیب رک رف د کی طرف جو اپنے قسم سے زیادہ اپنے اعداد کی وجہ سے مشہور ہیں۔ ۱۳۱۰ھ میں ایک کتاب مقناطیس القلوب مطبع نولکشور لکھنؤ میں طبع ہوئی وہ ساری ان حروف اور ان کے اعداد پر (جنہیں اعداد متحابہ بھی کہا جاتا ہے) مشتمل تھی ساتھ ہی میں ایک حصہ نجوم سے متعلق بھی تھا کہ جس سے عملیات میں مطلوبہ طالع اور اوقات تھے۔ اسی کتاب کو دو حصے کر کے ایک پاکستانی ناشر (کاش البرنی مرحوم) نے اعداد پر علیحدہ اور نجوم پر علیحدہ کتابیں اپنے خود ساختہ ناموں سے شایع کی ہیں۔ انہی اعداد کے بارے میں ایک کتاب ''الجواہر الصنایع'' میں ضمناً تذکرہ بھی میں نے دیکھا تھا اور ساتھ میں مقدمہ ابن خلدون میں بھی ان کا تذکرہ پایا۔ اعداد کا یہ فلسفہ اتنا پیچیدہ ہے کہ عوام الناس تو اپنی جگہ پر علمائے فن بھی پورے سلسلے کو ذہن میں بٹھا لینے سے قاصر ہیں۔ اگر میں بھی اس پیچیدہ ریاضی کو لے بیٹھوں تو شاید ہی کوئی اسے سمجھ سکے اس لئے آسان پیرایہ میں سمجھانے کی کوشش کرتا ہوں۔ خدا کرے کہ آپ سمجھ سکیں۔ اعداد متحابین وہ عدد ہیں کہ جو ایک دوسرے سے متخرج و منتق ہیں۔ ہر ایک کے اجزاء

دوسرے کے اصل کے مطابق ہیں۔ چونکہ یہ اعداد ایک دوسرے میں سموئے ہوئے ہیں اس وجہ سے عمل حُبّ میں ان کی تاثیر حتمی مانی گئی ہے۔ سب سے کم مقدار میں جو اس فلسفہ سے متعلق اعداد ہیں وہ ''۲۲۰'' جن کے حروف ''رک'' ہیں اور ۲۸۴ کہ جن کے حروف ''رفد'' ہیں۔ ذیل کی تشریح سے آپ سمجھ سکیں گے کہ یہ اعداد ایک دوسرے سے کیسے متخرج ہوئے۔ تشریح۔۔۔

اعداد زاید	۲۲۰	اعداد ناقص	۲۸۴
نصف حصہ	۱۱۰	نصف حصہ	۴۲
چوتھائی حصہ	۵۵	چوتھائی حصہ	۷۱
پانچواں حصہ	۴۴	اکہترواں حصہ	۴
دسواں حصہ	۲۲	ایک سو بیالیسواں حصہ	۲
بیسواں حصہ	۱۱	۲۸۴واں حصہ	۱
گیارہواں حصہ	۲۰	کسور کی کل جمع	۲۲۰
بائیسواں حصہ	۱۰		
چوالیسواں حصہ	۵		
پچپن واں حصہ	۴		
ایک سو دسواں حصہ	۲		
دو سو بیسواں حصہ	۱		
کسور کی کل جمع	۲۸۴		

الجنس یمیل الی الجنس یعنی جنس جنس کی طرف میل کھاتی ہے اس وجہ سے کہ

جنسیت کی علت ضم اور وصل ہے اور یہ بھی ثابت ہے کہ جس قدر جانبین کا مزاج اعتدال میں ہوگا اس قدر قربت اور خواہش بدرجہ کمال پیدا ہوگی۔ لہٰذا حکماء نے کہا ہے کہ جس طرح دو شخصوں کے مزاج میں اتفاق ہوگا تو علت اتفاق کے سبب میل و جذب رکھیں گے۔ لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ ایسی جگہ جہاں کوئی قدرِ مشترک نہ ہو اور ضرورت ہو کہ دونوں کے درمیان محبت پیدا کی جائے تو قدرِ مشترک کے طور پر اعدادِ متحابہ سے کام لیتے ہیں۔

قارئین کو یاد ہونا چاہیے کہ حکمائے قدیم اور حکمائے فلسفہ نے اس نسبت کو قائم رکھنے کے لئے اعداد ۲۸۴ طالب کے لئے مختص کر رکھے ہیں اور عدد ۲۲۰ کا شمول طالب میں اور ۲۸۴ کا شمول مطلوب میں کیا گیا ہے۔

صورت حال یہ ہے کہ جذب میں اضافہ ہو جاتا ہے مقصد تو باطن کا ظاہر کی طرف راجع ہونا ہے اور ظاہر کا باطن کی طرف راجع ہونا ہے پس یہی کافی ہے پھر جونسا عدد جس کے ساتھ بھی شامل کیا جائے۔ میرا مسلک ہر دو طرائق پر ہے۔ باوجود اس کے عدد زاید ۲۲۰ کہ جس کی کسور ۲۸۴ ہیں وہ اپنی بیشی کے باعث مقدم ہے اور عدد ناقص ۲۸۴ کہ جس کی کسور ۲۲۰ ہیں وہ کمی کے باعث مؤخر ہے۔ چونکہ یہ اعداد کم سے کم درجے کے ہیں ان میں آیات و اسماء نہیں سموئے جا سکتے کہ اگر ان کا کوئی وفق ہوتا اس لئے کہ کم درجات کے اعداد صرف ناموں میں ہی شامل ہو سکتے ہیں اس وجہ سے اعداد متحابہ کے دوسرے دو درجے بھی پیدا کیے گئے کہ متذکرۃ الصدر مقصد با آسانی حل ہو سکتا ہے۔

عدد زائد برائے مطلوب	عدد ناقص	برائے طالب
درجہ اول	۲۲۰	۲۸۴
درجہ دوم	۲۰۲۴	۲۲۹۶

درجہ سوم ۱۷۴۹۶ ۱۸۴۱۶

بقایا دو مرتبہ جات کی تشریح لایعنی ہے پس اسی لئے تشریح میں نہیں کر رہا۔ کہ آپ کے لئے اس میں کوئی کام کی چیز نہیں۔

(یہاں پر میں تھوڑا سا اضافہ کرنا زیادہ مناسب سمجھتا ہوں وہ یہ کہ مرتبہ دوم کے اعداد غلط ہیں، جبکہ درجہ سوم کے اعداد درست ہیں، یہ اور بات ہے کہ ہم جسے مرتبہ سوم کے حوالے سے جانتے ہیں، وہ مرتبہ سوم نہیں کوئی اور مرتبہ ہے۔ دد حقیقت مرتبہ اول کے بعد جتنے بھی مراتب بیان کیے گئے ہیں، وہ ایک مفروضے سے زائد کوئی حقیقت نہیں رکھتے، جہاں تک ہماری ذاتی معلومات کا تعلق ہے، کہ حضرت صاحب نے ان اعداد کے متعلق شروع میں متقدمین کی تحقیق پر اعتبار کر لیا تھا، اس وجہ سے وہ ہی مراتب بیان فرمائے جو کہ مروج رہے ہیں۔ اور بعد میں انہوں نے ان پر اعتبار نہیں کیا تھا، تبھی تو ایک روز مجھے حکم دیا کہ ان اعداد پر کام کرو اور ان کی اصل حقیقت کو دریافت کرو، میں نے جب عرض کیا کہ آپ کے اس شک کی کیا وجہ ہو سکتی ہے، انہوں نے فرمایا ان مراتب کے بُعد عددی پر مجھے شک ہے، تم جوان آدمی ہو، اگر محنت سے نہ گھبراؤ تو دنیا کو ایک عظیم دریافت دے سکتے ہو، اگر میرا شک واقعی صحیح ہے تو، اور قارئین دنیاداری کے بھنور میں پھنس کر یہ بات میرے ذہن سے نکل گئی، تا آنکہ سن ۱۹۹۷ میں جب میرے بھائی حکیم غلام سرور شباب نے بڑی جدوجہد کے بعد مجھے اس علم کی دنیا میں لانے کی کوشش میں جب کامیابی حاصل کر لی اور مجھ سے وعدہ لیا کہ میں بہر صورت علم کی خدمت سے کوتاہی نہیں برتوں گا۔ اور ان کی ان کاوشوں کا نتیجہ ہے کہ آپ تک جو علم پہنچا سارا کریڈٹ ان کو جاتا ہے۔ تو جب میں نے حامی بھر لی تو ۱۹۹۸ میں مجھے حضرت صاحب کی بات یاد آ گئی، اور پورے پانچ سال تک

میں نے اعداد متحابہ پر کام کیا۔ اور الحمدللہ کہ ۲۰۰۳ء تک میں نے اصل اعداد متحابہ دریافت کر لیے۔ جو آج تک محض ایک مفروضے پر چل رہے تھے۔ آج کی تاریخ اس بات پر فخر کرے گی کہ علم کی اس حسابی دنیا میں پہلی مرتبہ کثیر مقدار میں اعداد متحابہ دریافت ہوئے ہیں۔ ان کی تفصیل آگے آئیگی۔ عائلی)

اب عمل کے درجے پر آتے ہیں۔ عاملانِ فن نے ان اعداد سے کام لینے کے لئے اس کی ریاضت مقرر کی ہے جو کہ یہ ہے۔ عروج ماہ میں ہفتہ کے دن سے شروع کریں۔ ۴۰۵ مرتبہ روزانہ طلوع آفتاب کے وقت پڑھیں اور مدت عمل چالیس دن ہے۔ یہ زکات صغیر ہوئی اور کبیر کے لئے ۳۱۲۵ بار روزانہ چالیس دنوں تک پڑھنے سے زکات کبیر ادا ہو جاتی ہے۔ عاملان نے کہا ہے کہ زکات کبیر میں عجب نہیں کہ ارواح طیبہ نظر آئیں اور کوئی چیز عنایت بھی کریں جس کو محفوظ رکھنا ہے اور عمل کے وقت اس کا حوالہ دے کر امداد طلب کریں کام ہو جائے گا۔

شرائط

پرہیز جلالی۔ سر پر نیلا کپڑا باندھیں اور ہو سکے تو جائے نماز پر بھی۔ چلے کے پورے ہونے کے بعد ۶ کلات کے نام نیاز دلائیں اور مداومت کے لئے روزانہ ۹ بار ان الفاظ کو پڑھیں تاثیر جاری رہے گی۔

اوقاتِ عمل

قارئین کو اعداد متحابہ سے کام لینے کے لئے ایسے اوقات کی تفصیل دیتا ہوں جو کہ اعداد متحابہ کی قدیم کتب اور پاکستانی شائع شدہ کتاب میں بھی نہیں ہیں۔ اس وجہ سے کہ اعداد متحابہ کو انہوں نے عورت کی تسخیر کے بارے میں ہی مختص کر رکھا اور اس میں اُن کا کوئی

قصور بھی نہیں۔ آپ نے اعداد متحابہ کا فلسفہ سمجھ لیا اب انسان کا فلسفہ بھی سمجھ لیں۔ کہا جاتا ہے کہ ہر عورت کے اندر ایک مرد ہوتا ہے اور ہر مرد کے اندر ایک عورت ہوتی ہے اور ایک دوسرے میں ادغام ہی تکمیل انسانیت ہے اسی وجہ سے جنس کے معاملے میں عورت مرد کی اندرونی فطرت ظاہر کرتی ہے اور سخت گیری دکھائی ہے جبکہ اسی معاملے میں مرد کے اندر کی عورت عود کر آتی ہے اور مرد بلک بلک کر روتا ہے۔ اور ظاہراً سخت گیر انسان کہ جسے مرد کہا جاتا ہے (میرا بھی یہی یقین ہے کہ انسان عورت و مرد کے اکٹھے ہونے کا ہی نام ہے) جب اس کی عورتِ باطن عورت کے مردِ باطن کی حقیقت سے ملنے کے لئے تڑپ اٹھتی ہے تو وہ ہر کام بے وقوفی اور نامعقولی کی حد سے ہی گذر کر کرتا ہے۔ کہ یہ گویا رگ اور رفد ہی ہیں جو کہ ایک دوسرے کا باطن اور ظاہر ہیں۔ اس وجہ سے میں نے سوچا کہ ان کو تکمیل (اپنی) کرنے دیں اور تشریح بالنکات کریں تا کہ یہ مقولہ پورا ہو جائے کہ:

اور بھی غم ہیں زمانے میں غمِ محبت کے سوا

اگر عورت کی تسخیر مطلوب ہو تو زہرہ و مریخ کی تسدیس، تثلیث قران وغیرہ میں کام کریں۔ اگر کسی بھی اربابِ قلم کی تسخیر مطلوب ہو تو قمر و عطارد کی نظراتِ سعد میں کام کریں اگر دفاع و حرب سے متعلق کسی شخص کی تسخیر مطلوب ہو تو قمر و مریخ کی سعد نظرات میں کام کریں۔ اور کوشش کریں کہ جس وقت عمل کریں وہ عمل اگر ان سیارگان کے ماتحت برجوں میں ہو تو انسب ہے۔

اسی طرح بزرگ روحانی یا اپنے بزرگان وغیرہ کے لئے مشتری و قمر کے سعد اوقات کا انتخاب کریں۔ اسی طرح ہر شخص کے ظاہر کے منسوبہ ستارے اور اپنے ستارے یا پھر قمر کے ساتھ اگر اچھی نظرات ہوں تو بہت بہتر رہے گا۔ علیٰ ہذا القیاس۔

نقوشِ عمل

جس وقت عمل کیا جائے تو جن امور کی جن سیارگان سے وابستگی ہے پس اسی سیارے کے منسوبہ نقش میں مقصد اور نام پُر کر دیں۔ اور اسی نکتہ کو مبہم بیان کر دیا ہے سابقین نے۔ جس طرح حروف کے عناصر میں بڑا داخلی تضاد پایا جاتا ہے اسی طرح نقوش کی سیاروں سے وابستگی بھی تضاد کا شکار رہی ہے۔

علمائے مشارقہ کا مؤقف		علمائے مغاربہ کا مؤقف
قمر	مثلث ۳x۳	زحل
عطارد	مربع ۴x۴	مشتری
زہرہ	مخمس ۵x۵	مریخ
شمس	مسدس ۶x۶	شمس
مریخ	مسبع ۷x۷	زہرہ
مشتری	مثمن ۸x۸	عطارد
زحل	متسع ۹x۹	قمر

ہر دو منسوبات کی تقسیم بالیقیناً ان علماء کے ذاتی تجربے کے بعد ہی ہوئی ہیں۔ میرا مسلک ظاہر ہے کہ وہی ہے جو میں نے ستمبر ۹۲ء (زکات ابجد والے مضمون میں) کے شمارے میں ظاہر کیا تھا۔

بخورانِ اعمال کا عود و صندل سرخ عام طور پر استعمال ہوتا ہے۔

یہ تو تھیں وہ ضروری باتیں جو کہ ان کے اعمال سے پیش تر میں نے بتا دیں۔ اگر اعمال پر توجہ دیتے تو ان اعمال کی بنیاد سے محروم رہ جاتے۔ اور کئی پہلو تشنہ اس کے علاوہ رہ

جاتے۔ باقی اس قسط کے ساتھ میرے دوسرے بھی عامل دوستوں کی تحریریں ہوں گی جو آپ کی علمی پیاس بجھادیں گی۔ انشاءاللہ

آخری بات کہ میرے کچھ شاگرد بھی اپنے استاد کی تعلیم آپ کے ہاں پیش کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اگر آپ انہیں برداشت کریں تو وہ بھی اپنے استاد کے شانہ بشانہ حاضری دیں۔

ماہنامہ فلکیات بابت جون ۱۹۹۳ء

اسرار الحروف

تکلف برطرف

محترم دوست طارق علیمی صاحب نے بہ سلسلہ روحانی کلینک جتنی تعریف لیاقت بھیا کی کردی اگر اتنی تعریف خداوند قدوس کی شان کی، کی ہوتی تو کیا اچھا نہ تھا۔ ثواب بھی الگ ہوتا اور ناگواری کی شکنیں کسی کے چہرہ پر بھی نہ پڑتیں۔ علم کو اس کی خشک زبان میں پیش کردیں۔ یہ افسانوی چٹ پٹی تحریر علم کو راس نہیں آئے گی۔ انہوں نے ایک واضح غلطی زائچہ آغاز دنیا بنا کر کی ہے۔ حکیم غلام قادر صاحب کی تحریر کو غور سے پڑھتے تو معلوم ہوتا کہ یہ زائچہ تخلیق آدمؑ کا ہے کہ قمر کا سرطان میں اور باقی ستاروں کا حمل میں ہونا یہ دنیا کی پیدائش کا وقت نہیں۔ حقیقتاً یہ زائچہ بھی مکمل غلط ہے کہ ہمیں یہ علم بھی نہیں کہ ''کن'' اور ''فیکون'' کے درمیان کا عرصہ کس زمانے پر محیط ہے۔ اس کے علاوہ ہزارہا برس خلقت آدم سے پیشتر جنات اس کرۂ ارض پر آباد تھے۔ ان کے زمانے میں سیارے وجود میں نہیں آئے تھے کیا؟ کائنات ۱۴۴ گھنٹوں میں پیدا نہیں ہوئی تھی اور نہ ہی حضرت آدم ۱۴۵ ویں گھنٹے میں پیدا ہوئے تھے۔ جتنے وقت میں کائنات کا پیدا کرنا مانا گیا ہے اس وقت کی مقدار میں تو آدم تخلیق کے مراحل سے بھی نہیں گذرے تھے۔ یہ علم اپنی شروعات کے لمحات میں ابھی تک اپنے آگے سوالیہ نشان بنائے کھڑا ہے۔ خیر۔

میرے کرم فرما اس انتظار میں ہوں گے کہ اس ماہ حروف شفع کے رک رفد کے اعمال پڑھنے کو ملیں گے جبکہ اس قسط میں احباب کے ہزارہا خطوط میں استفسارات اور میری جھونپڑی پر بالمشافہ ملاقاتوں میں فرمائشوں کے مشترک ماحصل کی جواباً وضاحت ہوگی۔

مضمون کے امور ضروریہ کے باوجود اسے رک رفد کے درمیان ٹھونسنے کی ضرورت نہیں تھی لیکن رک رفد کے اعمال کسی کتاب سے نقل کر کے آپ کے حوالے تو نہیں کرنے۔ رک رفد کے اپنے استعمال کردہ اعمال خیر سے اتنے ہیں کہ بیان سے باہر ہیں، تاہم ذخیرے میں سے میں نے چند موتی چُن لیے ہیں اور ایک عجیب طریقہ کہ جس سے ہمزاد سے کام لیا جاتا ہے یہ طریقہ میں نے ابھی آزمایا نہیں۔ صحت بھی طویل عرصہ بگڑی رہنے کے بعد سنبھلی ہے اب تو میں صد در صد کا دس ہزار خانوں والا نقش پُر کر رہا ہوں۔ اس سے فارغ ہو لوں بعد میں ہمزاد کے اس عمل کو دیکھوں گا جو آج تک جانے کیوں قصد کے باوجود مجھ سے رہتا آیا ہے۔ کامیابی ہوئی تو عمل بالضرور پیش کر دوں گا۔

جس وقت میں نے اسرار الحروف شروع کیا تھا اس وقت خیال یہ تھا کہ فی قسم کے ایک دو عمل بیان کرتا زیادہ سے زیادہ پانچ اقساط میں سلسلہ ختم کر دوں گا۔ اس وجہ سے میں نے حروف کی ۳۰ اقسام دی تھیں۔ لیکن پروردگار کا لاکھ لاکھ شکر اور عوام کا مجھ غریب کے بارے میں حُسنِ ظن کہ سلسلہ بے حد پسند کیا گیا اور پاک و پوتر وسیلے اور قسمیں دی گئیں کہ ان پر جتنا لکھ سکتے ہیں لکھیں تو میں نے سوچا کہ کیوں نہ حروف کے باقی اقسام کو بھی بیان کرتا چلوں تا کہ ان کی باری آنے پر ان کے خواص بھی آشکار کیے جائیں۔ براہِ کرم اس جدول کو مئی ۹۲ء کے فلکیات میں درج شدہ اسرار الحروف کی جدول سے پیوستہ سمجھیں۔

جدول

نمبر	اقسام حروف	شمولیت حروف	تعداد حروف	اعداد حروف
۳۱	مہموسہ	ت ث ح خ ش ص س ف ک ھ	۱۰	۲۰٦۳
۳۲	مجہورہ	اب ج د ذ ر ز ض ط ظ ع غ ق ل م ن و ی	۱۸	۳۹۳۲
۳۳	شدیدہ	ء ب ت ج د ط ق ک	۸	٦۰۸

۳٤	رخوہ	ث ح خ ذ ز س ش ص ض ظ غ ف و ھ ی	۱۵	٤۵٦۳
۳۵	مطبقہ	ص ض ط ظ	٤	۱۷۹۹
۳٦	اسلیہ	ص س ز	۳	۱۵۷
۳۷	مستفلہ	اب ت ث ج ح د ذ ر ز س ش ع ف ک ل م ن و ھ ی	۲۱	۲۳۵٦
۳۸	منحرفہ	ر ل	۲	۲۳۰
۳۹	علت سری	و ا ي	۳	۱۷
٤۰	قلقلہ	ب ج د ط ق	۵	۱۱۸
٤۱	حلقیہ	ا ھ ح خ ع غ	٦	۱٦۸٤
٤۲	لہاتیہ	ق ک	۲	۱۲۰
٤۳	شجریہ	ج ی ش	۳	۳۱۳
٤٤	تشویہ	ظ ت د	۳	۱۳۰٤
٤۵	شفویہ	ب م ف و	٤	۱۲۸
٤٦	اخفاء	ت ث ج د ذ ز س ش ص ض ط ظ ف ق ک	۱۵	۳۹۷۳

اب کچھ حقائق کہ جن کی خاطر مضمون ہذا لکھا جا رہا ہے۔

۱۔ زکات مسمی بہ اسرار الحروف

میں نے گذشتہ اقسام میں انمول قسم کے زکات کے طرائق بیان کر دیے تھے۔ اسی قبیل کا ایک عظیم طریقہ پیش خدمت ہے۔ مروجہ کتب جدید یا کتب قدیم میں کچھ اصول مقرر کر کے زکات کے چند طرائق وضع کیے گئے تھے۔ ان ہی طریقوں پر چل کر زکات ادا کرنے کے لئے عمرِ خضر چاہیئے۔ اس لئے سوچا کہ اسرار الحروف میں زکات کا طریقہء خاص دینا بہت ضروری ہے جو کہ اسماء و آیات و سورۃ پاک کی زکات کے لئے احاطہ کرتا ہو جسے ہر کس و ناکس کر سکے۔

قانون ۱: وہ اسم یا آیہ شریفہ کا جزو کہ جس کے حروف شمار میں دس ہوں یا اس سے

کم ہوں تو فی حرف کو دس ہزار سے ضرب دیں۔ یہ زکات ایک لاکھ یا اس سے کم کے تعداد میں ہوگی ۲۱ دنوں میں مکمل کرنی ہے۔ جیسے اسم ملک القدوس کے ۹ حروف ہیں یہ نوے ہزار مرتبہ ۲۱ دنوں میں مکمل کریں۔ اختصار افوائد۔ اس اسم کے عامل کو گھنٹوں میں احضار کرنے کی قوت ہوتی ہے۔ دشمن پر پھونکا جائے تو ہزیمت کا شکار ہو۔ زبان بندی و ترقی ء مدارج کے لئے بھی مؤثر ہے۔

قانون ۲: جس آیہ شریفہ کے حروف دس سے بڑھ کر یا سو سے کم ہوں تو جتنے حروف ہوں اتنی ہی تعداد کو ہزار میں ضرب دیں اور نوے دنوں کے دوران زکات ادا کریں۔

قانون ۳: جس سورہ شریف کے حروف سو سے بڑھ کر اور ہزار سے کم ہوں تو اتنے ہی تعداد کو سو سے ضرب دیں اور میعاد عمل اپنی بساط خواندگی کے مطابق مقرر کریں۔

قانون ۴: جس سورہ شریف کے حروف ہزار یا اس سے بڑھ کر ہوں۔ کہ اس کو اتنے ہی تعداد میں کہ جو بھی ہیں پڑھیں مقرر کوئی بھی عرصہ کرکے۔ یہ زکات علم کی دنیا کی وہ واحد معیاری اور حتمی زکات ہے کہ جس سے ان اعمال کی پوشیدہ تاثیر دور نہ ہوگی اور بندہ اس اسم یا آیہ یا سورہ شریفہ کا کلی عامل ہوگا۔

۴۔ ضرورت بخورات

یاد رہے کہ ہر عمل کے ساتھ بخور لازم ہوتا ہے۔ اس سے روحانیات متوجہ ہوتی ہیں کہ اس سے کامیابی کی ضمانت ملتی ہے۔ جن اعمال میں میں بخور کا تذکرہ اور دوائی کا نام ہو تو ان اعمال میں وہی بخور استعمال کریں۔ جن اعمال میں بخور کا تذکرہ تک بھی نہیں ہوتا اس کے لئے بھی بخور لازم ہوتا ہے۔ دیکھئے کہتے ہیں ''یک رتی علم دہ من عقل باید'' اس وجہ

سے ان مسائل کو خود ہی سمجھا جائے۔ ہر مضمون اور ہر عمل میں سابقہ اور مبادیاتی باتیں دہرانے سے تو بھئی! اہم رہے۔۔۔ میں اپنے ذاتی استعمال میں لانے والے بخور کا تذکرہ کرتا ہوں اس جدول کو محفوظ رکھیں۔

جدول بخور

۱۔ احضار جنات کے لئے: چہار ائتہ، سفید کبوتر کا خون۔ بھیڑیئے کی چربی۔

۲۔ جنات کو بھگانے کے لئے: لہسن اور خبیث اسماء سرکے سے لکھ کر اس کاغذ کا بخور کریں۔

۳۔ اعمال حُب کے لئے: لوبان، صندل سرخ، زعفران، مصطگی، عود سیاہ۔

۴۔ فوری حاضری کے لئے: جاوتری، گندھک زرد خام، لوبان، صندل سفید۔

۵۔ عداوت کے لئے: لہسن، پیاز کے چھلکے، گوگل۔

۶۔ ہلاکت کے لئے: استخوان حیوان، مرچ سرخ، ابریشم سالم۔

۷۔ اعمال خیر کے لئے: لوبان، صندل سرخ یا سفید یا ہر دو۔

۸۔ شفاء کے لئے: زیتون کے کوئلوں پر گلنار اور گلاب کی پتیاں۔

۹۔ عجائبات وطلسمات کے لئے: لوبان ذکر، مصطگی، عود۔

یہ بخورات میرے اعمال سمیت باقی عامل صاحبان کے عملیات پر بھی کلیہ اطلاق رکھتے ہیں۔

۳۔ ترک حیوانات کیا ہے؟

ترک حیوانات سے جو آج عجیب وغریب مفہوم لیا جا رہا ہے وہ درحقیقت ''وہ'' نہیں ہے جن چیزوں کو اللہ پاک اور حضرت محمد صلعم نے حلال کیا ہے وہ تا ابد حلال ہیں اور جن کو حرام قرار دیا ہے وہ تا ابد حرام ہیں۔ عمل کے دنوں میں صرف یہ چیزیں ممنوع ہیں کہ

ایسی کوئی چیز نہ کھائی جائے جو معدے کو چوپٹ کرے یا جس کے کھانے سے قوت شہوانیہ میں نمایاں اضافے کا اندیشہ ہو۔ ترک منشیات کرے کہ خیالات فاسد ہوتے ہیں۔ شعور کمزور اور لاشعور منہ زور ہو جاتا ہے اور توجہ کا ارتکاز ختم ہو جاتا ہے۔ کبھی کبھار صرف ایک چیز (جیسے گائے کا گوشت) کھانے سے منع ہوتی ہے تو اسے کھانے سے گریز کریں۔ پیاز و لہسن کو کچا کھانا منع ہے البتہ سالن میں بلا دھڑک استعمال کریں۔ اپنے پیش کردہ اعمال میں، میں نے گاہے بگاہے ترک حیوانات کا تذکرہ کیا ہے تو اس سے مراد خصلتاً ہے نہ کہ ماکول و مشروب۔ جن حضرات نے اس لفظ کی شرح کے لئے ہزاروں تاویلیں ڈھونڈیں کیا انہوں نے کبھی اس کو کیا؟ نہیں! اگر کیا بھی تو محض غلط فہمی کی بناء پر کہ یہ بات سند رکھتی ہے کہ کسی کا بھی علم تکمیل یافتہ نہیں۔

یہ عوام الناس سے سراسر دشمنی ہے کہ ان کو علم سے دور رکھنے کا ایک طریقہ ہے۔ جنہوں نے یہ خرافات پیش کی تھیں وہ اپنے مقصد میں کامیاب رہے۔ لوگ اگر مفروضہ ترک حیوانات نہیں کرتے پھر بھی عمل میں ناکام ہو جاتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ تذبذب کا شکار ہوتے ہیں۔ وہ پہلے ہی باور کر بیٹھتے ہیں کہ ناکامی ہمارا مقدر ہے کہ ہم نے ترک حیوانات کے شرائط میں کمی کی ہے۔ بھلا۔ پھر وہ عمل میں کیسے کامیاب ہوں گے۔ جو عمل شروع میں بھوکوں مروائے وہ آگے چل کر کون سے بارہ سنگھے مارے گا۔ یاد رہے کہ یہ طریقہ زاہدانہ نہیں خالصتاً رہبانہ ہے جو اسلام کے آفاقی قوانین کے قطعی برعکس ہے۔ چند الفاظ میں ترک حیوانات سے مراد ہے کہ کمینہ پن، للچائی طبیعت، جھوٹ بولنے، میلی نظر رکھنے اور دل دُکھانے سے بچیں۔

اسرار اعظم من الحروف: اربابِ علم سے پوشیدہ نہ ہونا چاہیئے کہ

افلاطون کی جواہرات کی تختیوں پر میں نے سینتیس مہینے دن رات کر کے تحقیق کی اور حقیقت تک جا پہنچا۔ افلاطون کے اس عجوبے کو آسان کر کے میں نے اکیس سو (چھوٹی بڑی) جداول تیار کی تھیں فروری ۹۲ء میں میں نے اس سے دو ایسے کام لئے تھے کہ جن کا شمار خوارق عادات میں تھا اور ایسے کہ عقل سلیم بھی فوری طور پر سمجھنے سے قاصر ہو جائے۔ یہ ضخیم ترین مسودہ جنوری ۹۳ء کے سانحہ میں ضائع ہو گیا۔ کاش کہ اس کتاب کو انہی دنوں میں شائع کروا دیتا۔

جو میں نے سمجھا کہ وہی افلاطون نے کہا کہ اگر حرف نہ ہوتا تو پروردگار پہچانا نہ جاتا پس جہت وجود صوت و حرف کے اخلاق باری تعالیٰ کے ساتھ انسان حضرت آدمؑ سے متخلق ہوئے اور زمین پر خلیفۃ اللہ گردانے گئے یہ علم تمام علوم میں سے اول ہے جو جبریلؑ کی زبانی آدمؑ کو تعلیم کیا گیا۔ حضرت آدم اسماء پر واقف ہوئے تو تینوں عالم کے مرتبے ان کے مسخر ہوئے اور معرفت ان کی علم الیقین سے عین الیقین تک جا پہنچی یہاں تک کہ جمیع موجودات کو دیدہ دل اور چشم بصیرت کے ساتھ مشاہدہ کیا اور کل مخلوقِ باری تعالے نے ان کی طرف سجدہ کیا۔ پس واضح ہو کہ اسمائے اعظم الٰہی سب گیارہ ہیں اور انہی ۲۸ حروف میں مخفی ہیں۔ آتشی و بادی و آبی میں تین، تین اسم ہیں اور خاکی میں دو اسم ہیں پس چونکہ آتشی و بادی و آبی میں تین حرف ہیں اسماء اعظم الٰہی میں سے۔ اس لحاظ سے یہ کرّے صاحب ہیبت و وقار و عزت ہوئے اور عالم بقاء کے قریب ہوئے اور حروف خاکی میں دو اسم ہیں اسمائے الٰہی میں سے کہ ایک کم ہے اس لئے کرّہ خاک تحت الاقدام اور ذلیل تر ہوا اور عالم بقاء سے بعید تر ہوا۔ پس جو شخص اسماءِ اعظم الٰہی سے واقف ہو جائے تو ملائکہ اس کی عظمت کریں گے اور جابرہ خضوع و خشوع اختیار کریں گے اور جمیع حیوانات مطیع ہوں گے اور

نباتات اور معادن اس سے باتیں کریں گے۔ اور اپنے اپنے منافع کو بیان کریں گے۔

پس اسے کسے کہ! اس مقام تک اور اس مرتبہ تک پہنچے۔ شکر خدا کا کرے کہ اس کو یہ نعمت عطا فرمائی اور چاہیے کہ خلق اللہ کے اوپر رحمت و شفقت کرے اور کل موجودات پر مہربان ہو۔

اس تحریر کے پڑھنے والوں کو یاد رہے کہ مبشرات، مغیبات اور مکاشفات سے ان گیارہ اسماء عظام کی اطلاع ہوتی ہے۔ اس بلا رمز یہ کلیہ پر مجاہدہ کریں اور خود کو ریاضت سے اس کا اہل ثابت کر دیں۔ یہ اسماء عظام خود بخود مل جائیں گے۔ حقائق کو اس طرح پر پیش کیا کہ۔

جہاں سنگریزوں پر گرتے ہیں گاہک
وہاں جنس لعل و گہر بیچتا ہوں
کوئی مشتری ہو تو ذرا آواز دے
میں بے وقوف اپنا ہنر بیچتا ہوں

یہ تحریر عوام و خواص کے لئے یکساں ہے یہ ان اصحاب کی غلطی ہوگی جو کہ یہ پوچھیں گے کہ فقیر صاحب بھلا۔۔! بتائیں تو ذرا۔۔ اسماءِ عظام الٰہی کون سے ہیں۔۔!!!؟

ان اسماء کی اطلاع سچے جذبے اور اللہ کی رحمت پر تکیہ کرنے سے ہوتی ہے۔ جو بے نصیب ہوگا وہ تو اکثر سامنے دیکھے گا بھی تو پہچان نہ پائے گا اور محروم رہ جائے گا۔

سلام علی من اتبع الہدیٰ

رک رفد کے اعمال بشرط حیات آئندہ ماہ پیش کئے جائیں گے۔

ماہنامہ فلکیات بابت جولائی ۱۹۹۳ع

اسرار الحروف

اپنے لختِ جگر محمد غزالی مظہرؔ کی بے وقت موت اور چند روزہ زندگی کے نام

پُرکھے کہتے آئے ہیں کہ یہ دُنیا قدرتِ ایزدی کا ایک باغ ہے جس میں ہر خاندان کا ایک شجر ہوتا ہے۔ اس باغ کے مالک کی اپنی ہی مرضی ہے، کونپلوں کو توڑ دے، کچے پھلوں کا رشتہ شجر سے منقطع کر دے پختہ کر کے توڑ دے یا اس وقت تک اس کو نہ توڑے جب تک وہ گل سڑ نہیں جاتے۔ یہ تو اس کی اپنی رضا ہے اور کوئی اس باغ کے مالک سے پوچھنے والا نہیں۔ وہ جو جی چاہے کرتا پھرے آج جولائی کی ۵۔ تاریخ ہے، کل جولائی کی ۴۔ تاریخ کو مجھ سے میرا بیٹا، میرا چھوٹا بیٹا محمد غزالی اس نے لے لیا۔ میرا بیٹا تو نہیں مرا، میرے دل کی ایک رگ تھی جو کہ کٹ گئی، میرا لاڈلا، میرے اپنے بچوں میں سے مجھ پر مرنے والا میرا شہزادہ بیٹا مجھ سے ابد تک روٹھ گیا۔ میں اب اسے منا کر نہیں لا سکتا، قدرت نے چار دنوں کے لئے دیا تھا، اسی نے واپس لے لیا وہ اس کی امانت تھا۔ اس کے جی نے چاہا کہ میرا بے انتہا لاڈ و پیار اب ختم ہونا چاہیئے تو اس نے کر کے دکھایا، یوں تو ہر نفس کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے یہ سبھی کو معلوم ہے، تو موت کا ازلی دکھ کسے ہوتا ہے، دکھ تو اس جانے پہچانے رشتہ کا ہوتا ہے جو کبھی نہ دکھائی دینے کے لئے ابد کی راہوں میں کھو جاتا ہے، کبھی نہ آنے کے لئے، کبھی نہ دکھائی دینے کے لئے۔

کل میرا چہیتا میرا بیٹا تو نہیں مرا بلکہ غلام الرسول میمن مر گیا اپنی تمام تر فقیری کے ساتھ، اپنی جملہ نا شادیوں کے ساتھ۔ اب جب تک حشر نہیں ہوتا۔ یوم آخر نہیں آتا، تب

تک ہم باجسد نہیں مل سکیں گے، جانے کا وقت تو میرا تھا، میرے لختِ جگر کا نہیں۔ خداوندِ ذوالجلال سے دعا ہے کہ میرے خون کی اس رعنائی کو اپنے سایۂ عاطفت میں ہمیشہ تروتازہ رکھے۔ اور مجھے اپنی رضا پر راضی رہنے کا صبرِ جمیل عطا فرمائے تاکہ میرے اندر کے میری روح کے تمام تر دُکھ گھٹ کر رہ جائیں اور اس کے صلہ میں اپنے معصوم بچے کے ساتھ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں میں ہم کو محشور کرے۔ آمین ثم آمین۔

مجھے آپ حضرات سے بہت محبت ہے، میری خواہش رہی ہے کہ میں آپ سے ہر ماہ ملاقات کرتا رہوں لیکن اب،

وہ ساتھ تھا تو دنیا کے غم دل سے دُور تھے
خوشیوں کو ساتھ لے کے وہ جانے کہاں گیا
دنیا سمجھ رہی ہے کہ جدا مجھ سے ہو گیا
نظروں سے دُور جا کے بھی دل سے نہ جا سکا
اب زندگی کی کوئی تمنا نہیں مجھے
روشن اسی کے دم سے تھا بجھتا ہوا دِیا

اسی ابدی دُکھ اور ماہ وسال کی رسیدگی نے مجھے بہت تھکا دیا ہے۔ اب ابدی آرام تک میں آرام چاہتا ہوں۔ اس لئے مضامین کو ختم کر رہا ہوں۔ کیا پتہ کہ آئندہ لکھنے کے لئے رہوں بھی یا نہ رہوں۔ بخدا مجھے بہت دُکھ ہے آپ سے بچھڑنے کا۔ جس قدر آپ حضرات نے مجھ سے اپنی بے لوث محبت کا اظہار کیا وہ میری اپنی دو ٹکے کی حیثیت سے ہزاروں گنا بڑھ کر ہے۔ اطلاع دینا میں نے اپنا فرض سمجھا کہ میرے مضامین کو اچانک تمت بالخیر سے آپ مضطرب نہ ہو جائیں۔ میں نے اپنے دونوں مضامین پر آخری قسط اس وجہ

سے نہیں لکھی کہ شاید کہ دل سہار سکے اور طبیعت سنبھل بھی جائے اور میں علم کی شمع کو مسلسل جلائے رکھوں۔ میرا یہ وعدہ ہے کہ زندگی کی گاڑی گھسٹتی ہوئی بھی چلی تو میرا ساتھ آپ کے ساتھ برقرار رہے گا۔ انشاء اللہ۔

قارئین! میں بھی انسان ہوں اور حد سے زیادہ احتیاط کے باوجود اگر نادانستگی میں میری ذات سے کسی کو دُکھ پہنچا بھی ہو تو میں معافی کا خواستگار ہوں اور میں لیاقت بھیّا کا شکریہ خصوصی طور پر ادا کرتا ہوں کہ جس نے میرے افکار آپ تک پہنچا دینے میں بہت اہم کردار ادا کیا۔

جون کی ۷۔ تاریخ کے بعد بگڑی ہوئی طبیعت نے عملِ ہمزاد کا مذکورہ تجربہ کرنے سے معذور کر دیا۔ اگر ساتھ برقرار رہا تو ضرور کر کے آپ صاحبان کے آگے پیش کر دوں گا۔

آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ کرشمہ خالی رک رفد نہیں دکھا سکتے، حروف مذکورہ کی ریاضت جو کہ علماء نے متعین کی ہے وہ ماہ مئی میں، میں نے پیش کر دی تھی، لیکن اپنی ریاضت کے مراقبوں کے دوران مجھ پر جو حقیقی ریاضت آشکار ہوئی تھی وہ بالتفصیل یہ ہے۔

زکات اصلی (اعداد متحابہ)

عمل : قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدُ فَرْدُ يَارَكِ الْوَفْدُ

روزانہ تعداد : ۳۱۲۵ مرتبہ

مدت عمل : ۴۰ یوم

پرہیز : ترک حیوانات گذشتہ اقساط میں مرقوم شدہ۔

لباس : خاکستری رنگ کی پوشاک نیلے رنگ کا رومال اور جائے نماز۔

اس ریاضت کا عامل اعمالِ حُب کا بادشاہ کہلایا جائے گا۔ ریاضت کے کچھ طور و

طرائق مقرر ہیں جب تک ان کو پورا نہیں کیا جاتا یہ کہنا فضول ہوگا کہ ہم نے ریاضت کی اور وہ ناکام ہوگئی۔

شروطِ عشرین

(۱) لباس پاک (۲) اکل حلال (۳) صدق مقال (۴) اکیلی جگہ (۵) بخور (۶) عمل کو پوری تعداد کے مطابق پڑھنا نہ کم نہ زیادہ (۷) ایام ریاضت میں فضول گوئی سے بچنا (۸) بلا سخت نیند کے نہ سونا (۹) جب وضو ٹوٹے تو نیا کرنا (۱۰) ہر روز غسل کرنا (۱۱) ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا (۱۲) درود شریف بہ کثرت پڑھنا (۱۳) متعلقہ عمل پر دوسرا عمل داخل نہ کرنا (۱۴) قبلہ رخ بیٹھنا (۱۵) تنہائی میں نماز کی طرح بیٹھنا (۱۶) نیت کا عمل کے مطابق ہونا (۱۷) فحش گوئی سے بچنا (۱۸) شہوتِ بے جا سے بچنا (۱۹) محرکہ باہ غذا سے پرہیز۔ (۲۰) عمل کو یقین سے پڑھنا شک کرتے ہوئے عمل کیا گیا تو ناکامی ہوگی۔

قارئین! خدا شاہد ہے کہ ان شرائط کا پاس کرنے والا ناممکن ہے کہ ناکام ہو۔

تاثیر و طریق استعمال اعداد متحابہ

اخلاق جلالی میں ملاّ جلال الدین محقق دوانی نے لکھا ہے کہ عشق نفسانی کا مبدأ تناسب روحانی ہے اور یہ عشق شمار رذائل میں نہیں بلکہ فنون فضائل سے ہے کیونکہ طبائع لطیفہ کہ ساتھ صور ظریفہ کے بحکم الجنس یمیل الی الجنس کہ جنسیت علت ضم و وصل ہے۔ میل عظیم ہوتا ہے اور حکمت میں ثابت ہو چکا ہے کہ جس قدر مزاج اعدل ہوگا یعنی قریب تر با اعتدال ہوگا اور ساتھ وحدت حقیقی کے اقرب و امیل اس حالت میں جو صور یا نقش کہ اس مزاج پر مترتب ہوگا وہ اکمل و افضل ہوگا اور جو آثار عجیب و غریب کہ اوپر وفق اعداد کے مترتب ہوتے ہیں وہ بھی اسی قبیل کے ہیں۔ پس جس قدر کہ بسبب اعتدال مزاج کے کوئی شخص

لطف و شرف ہوگا اسی قدر میلان نفس اس کا طرف صورت ہائے حسینہ و شمائل کریمہ و نغمات رخیمہ کے قوی تر ہوگا۔ پس جب نہال کمال دونوں کا ایک ہی ہوا میں سر برلاتا ہے اور وجہ اعتدال دونوں کا ایک ہی منبع سے سیراب ہوتا ہے۔ میلان طبیعت ساتھ اتحاد باہمی کے ظاہر ہو جاتا ہے کہ یہی حقیقت محبت کی ہے۔ جب یہ دونوں شریف نسبتیں دو مظاہر میں ظاہر ہوئیں تو بحکم اختلاف استعداد و خصوصیات قوابل کے ہو آئینہ ایک میں بوجہ اتم و اعلیٰ اور دوسرے میں انقص و ادنیٰ ہوگا۔ پس عاشقیت از طرف نقصان ظہور کرتی ہے اور معشوقیت از طرف کمال جلوہ دکھاتی ہے یعنی خصوصیت قابلیت جس میں کم ہوتی ہے وہ عاشق ہو جاتا ہے اور جس میں کامل ہوتی ہے وہ معشوق بنتا ہے اور اوّل استدعائے خفا و انتفا کرتا ہے اور ثانی مقتضائے جلا و بقا۔ لہٰذا حکماء نے باب اعداد متحابہ میں کہا ہے کہ اگر دو شخصوں کے درمیان اتفاق ہو جائے اس امر کا کہ از قسم ماکولات یا ملبوسات یا مشمولات وغیرہ کے کہ ایک ایک شے کا استعمال کریں کہ اعداد ان دونوں کے فی مابین متحابب رکھتے ہوں اس پر مداومت کریں تو البتہ درمیان ان دونوں کے الفت و محبت پیدا ہو جائے گی بشرطیکہ عدد ماکول کمتر لفظ رفد کا استعمال محب و طالب میں رہے اور عدد ماکول بیشتر لفظ رک کا استعمال محبوب و مطلوب میں۔ اور اگر یہ امر نہ ہو سکے تو چاہیے کہ وفق عددین متحابین سے ایک ایک نقش بطور تکسیر پُر کر کے اپنے پاس رکھیں اور نقش عدد ناقص لفظ رفد کا واسطے محب کے ہے اور عدد زائد لفظ رک کا واسطے محبوب کے ہے تو البتہ درمیان ان دونوں کے محبت و التیام حاصل ہوگا اور یہ عشق شمار حکمائے المبین کا ہے ایک دوسرے معارف کی کتاب میں ہے کہ اگر عددین متحابین کو لکھیں اس وقت کہ جب زہرہ نحوست سے بری ہو اور سعود سے متصل ہو اور طالع خانہائے زہرہ میں سے برج میزان یا ثور ہو، پس اگر شمس بھی برج شرف میں ہو تو خوب ہے اور اگر زہرہ

کے ساتھ مریخ کی نظر محمود ہو بنظر تثلیث یا تسدیس خوب تر ہے پس اس وقت لکھ کر پاس رکھیں تو محبت والفت بے حد پیدا ہوگی۔

چونکہ عشق فعل مریخ وزہرہ ہے کہ ابتدا اس کی زہرہ سے ہوتی ہے اور انتہا مریخ سے کہ اوّل میں الفت واستحسان ہوتا ہے اور آخر میں احتراق اخلاط وتشویش واضطراب۔ اسی سبب سے ابواب تہیجات میں شرکت زہرہ مریخ شرط ہے۔

الحاصل عددین متحابین میں کچھ ایسی مناسبت عاشقیت ومعشوقیت کی حاصل ہے اور ایک دوسرے کی طرف متحارک ومتجاذب ہیں کہ جن دو شخصوں کے پاس نقش ان دونوں کا ہو یا یہ دونوں عدد کسی شے ماکولات وغیرہ میں مستعمل رہیں تو ان دونوں شخصوں میں مزاج عاشقیت ومعشوقیت کا پیدا ہو جاتا ہے اور ایک دوسرے کی طرف مائل وراغب رہتی ہیں۔ جس طرح پارہ سونے کے ساتھ اور حجر مقناطیس لوہے کے ساتھ اور کہربا، کاہ کے ساتھ کہ یہ باہمی حکم عاشق ومعشوق کا رکھتے ہیں کہ بغیر عائق اور مانع جدا کرنے والے کے از ہم جدا نہیں ہوتے ہیں۔

خواص اعداد متحابہ

مفاتیح المغالیق میں ہے کہ اگر حرف اوّل اسم طالب ومطلوب سے اور حرف آخر بھی ان دونوں اسموں سے نے کر باہم امتزاج دے کر لکھیں کہ وفق اس کا سب طرف سے برابر آئے اور عددِ حروف کو بھی پشت لوح پر موفق کر کے معہ اعداد متحابہ لکھیں تو الفت بین مابین میں فائدہ کثیر دے گا مگر یہ شرط ہے کہ اعداد وغالب ومغلوب ملاحظہ کریں کہ غالب کون ہے اور مغلوب کون، پس جس کے عدد مغلوب ہوں اس پر عدد متحابہ زائد کو اضافہ کریں اور جس کے اعداد غالب ہوں اس پر عددِ متحابہ ناقص کا اضافہ کریں تو محبت بین مابین میں

تاثیر تام وفائدہ تام دے گا اور اس میں ملاحظہ غالب ومغلوب کا چاہیے نہ کہ طالب ومطلوب کا کیونکہ ہوسکتا ہے کہ اسم طالب اسم مطلوب پر غالب ہو۔

جدول غالب و مغلوب

اعدادباقی	غالب	اعدادباقی	غالب	اعدادباقی	غالب	اعدادباقی	غالب	اعدادباقی	غالب	اعدادباقی	غالب	اعدادباقی	غالب	اعدادباقی	غالب	اعدادباقی	غالب
۱_۱	دلب	۲_۲	طلب	۳_۳	دلب	۴_۴	طلب	۵_۵	دلب	۶_۶	طلب	۷_۷	دلب	۸_۸	طلب	۹_۹	دلب
۲_۱	۲	۳_۲	۳	۴_۳	۴	۵_۴	۵	۶_۵	۶	۷_۶	۷	۸_۷	۸	۹_۸	۹		
۳_۱	۱	۴_۲	۲	۵_۳	۳	۶_۴	۴	۷_۵	۵	۸_۶	۶	۹_۷	۷				
۴_۱	۴	۵_۲	۵	۶_۳	۶	۷_۴	۷	۸_۵	۸	۹_۶	۹						
۵_۱	۱	۶_۲	۲	۷_۳	۳	۸_۴	۴	۹_۵	۵								
۶_۱	۶	۷_۲	۷	۸_۳	۸	۹_۴	۹										
۷_۱	۱	۸_۲	۲	۹_۳	۳												
۸_۱	۸	۹_۲	۹														
۹_۱	۱																

طریقہ ہے کہ دو شخصوں کے نام مع والدہ کے اعداد نکالیں۔ ہر دو کو علیحدہ علیحدہ ۹ پر تقسیم کریں۔ جو باقی رہے اس سے معلوم کریں کہ ہر دو باقی اعداد میں کون غالب کون مغلوب ہوگا۔ فرض کریں کہ ایک کی باقی ۴ ہو دوسرے کی ۷ ہو تو ۴ اور ۷ میں سے ۷ غالب ہوگا۔

اب اعمال کی طرف لوٹتے ہیں امید ہے کہ مندرجات مضمون ہذا کو غور سے پڑھنے کے بعد مندرجہ ذیل اعمال سے فائدہ ضرور حاصل کریں گے۔

۱۔ ترتیب جذب قلوب

یہ ترتیب مطلوب کے لئے مقناطیس کا کام کرتی ہے، جیسے لوہے کو مقناطیس کھینچ لیتا ہے اس طرح یہ طریقہ مطلوب کو کھینچ لیتا ہے۔ اگر چہ مطلوب سنگدل ہو پھر بھی اسے موم

کی طرح نرم کرتا ہے، سرکش لوگوں کے لئے یہ ترتیب ایسے ہے جیسے گھوڑے کے لئے لگام یا اونٹ کے لئے نکیل، خداتعالیٰ نے اس علم میں جو عجیب حکمت رکھی ہے مجھے اس پر سخت تعجب ہے۔

ترتیب: جب قمر زہرہ کے گھر میں آئے اور عربی مہینے کی چودھویں تاریخ کے اندر کوئی تاریخ ہو، دن سوموار، جمعرات یا جمعہ کا ہو اور ساعت اوّل ہو تب نقش کو ترتیب وار (جس کا بیان نیچے کیا جائے گا) لکھ کر استعمال میں لائیں۔ یہ نقوش دو اقسام کے بنیں گے چار طالب کے چار مطلوب کے طالب کے نقش کو مطلوب کے نقش پر رکھیں اور چاروں عناصر ضم کر دیں۔

پہلے پہل یہ دیکھتے ہیں کہ طالب و مطلوب میں غالب کون ہے تا کہ اس میں اعداد متحابہ شامل کیے جاسکیں۔ فرض کریں کہ طالب ۱۹۷۹ ہے اور مطلوب ۱۲۲۲ ہر دو کو علیحدہ علیحدہ ۹ پر تقسیم کیا تو طالب کے ۸ رہے اور مطلوب کے ۷ رہے دونوں کو جدول مذکورہ بالا میں دیکھا تو ۸ غالب ہے اس وجہ سے طالب پر اعداد متحابہ ناقص زیادہ کیے جائیں گے اور مطلوب پر اعداد متحابہ زاید۔ یہ نقوش ہفت در ہفت کے بنیں گے ان کی چال یہ ہے۔

۳۲	۳۸	۴۴	۱	۱۴	۲۰	۲۶
۴۰	۴۶	۳	۹	۱۵	۲۸	۳۴
۴۸	۵	۱۱	۱۷	۲۳	۲۹	۴۲
۷	۱۳	۱۹	۲۵	۳۱	۳۷	۴۳
۸	۲۱	۲۷	۳۳	۳۹	۴۵	۲
۱۶	۲۲	۳۵	۴۱	۴۷	۴	۱۰
۲۴	۳۰	۳۶	۴۹	۶	۱۲	۱۸

اب نقش پُر کرنا ہے تو اس کے لئے ہمیں چار مقرر کردہ اجزاء طالب و مطلوب اور

ان سب کو ملا کر اعداد متحابہ سے منہا کر کے ساتواں جز لیتا ہے۔

مقرر کردہ اجزاء ۱۲۹۱، ۳۳۶۹، ۱۴۹۳، ۲۱۲۳ ہیں۔

اب طالب کو پُر کرنا ہے نقش میں اعداد متحابہ ناقص کے ساتھ۔

نقش طالب

۱۔طالب۔ ۱۹۷۹

۲۔اجزاء مقرر کردہ۔ ۱۲۹۱

۳۔ = ۔ ۳۳۶۹

۴۔ = ۔ ۱۴۹۳

۵۔ = ۔ ۲۱۲۳

۶۔مطلوب۔ ۱۲۲۲

جملہ۔ ۱۱۴۷۷

مرتبہ سوم سے ناقص ۱۸۴۶ اسے طرح

۷۔باقی۔ ۶۹۳۹

نقش مطلوب

۱۔مطلوب۔ ۱۲۲۲

۲۔اجزاء مقرر کردہ۔ ۱۲۹۱

۳۔ = ۔ ۳۳۶۹

۴۔ = ۔ ۱۴۹۳

۵۔ = ۔ ۲۱۲۳

۶۔طالب۔ ۱۹۷۹

جملہ ۱۱۴۷۷

مرتبہ سوم سے زاید ۱۷۲۹۶ اسے طرح

۷۔باقی۔ ۵۸۱۹

چونکہ دونوں طویل نقوش کی گنجائش نہیں، لہٰذا ہر دو مقاصد کے نقوش کی پہلی خانوں والی سطر لکھ رہا ہوں۔

سطر اول نقش مسبع برائے طالب

۱۲۲۲	۲۱۲۳	۱۴۹۳	۶۹۳۹	۳۳۶۹	۱۲۹۱	۱۹۷۹

سطر اول نقش مسبع برائے مطلوب

۱۹۷۹	۲۱۲۳	۱۴۹۳	۵۸۱۹	۳۳۶۹	۱۲۹۱	۱۲۲۲

نقش مسبع میں ۴۹ خانے ہوتے ہیں۔ دونوں نقوش اس طرح سمجھ لیں کہ نقوش اس طرح بنائیں کہ اوپر والی سطر یہی رہے اب اسے ۷ خانہ تک ساتواں جزا اور خانہ ۸ سے ۱۴ تک تیسرا جزا اور ۱۵ خانہ سے ۲۱ خانہ تک دوسرا جز ۲۲ خانہ سے ۲۸ تک پہلا جزا، ۲۹ خانہ سے ۳۵ تک چھٹا جزا، ۳۶ خانہ سے ۴۲ خانہ تک پانچواں جزا، ۴۳ خانہ سے خانہ آخر ۴۹ تک چوتھا جزا۔ چال میں نے درج کردی ہے جو صاحب نقوش کی الف بے ذرہ برابر بھی جانتا ہوگا وہ فوراً نقوش بھردے گا۔ واللہ کہ یہ کوئی بخل نہیں بلکہ تھوڑی سی جدوجہد کرنے کا سبق ہے۔ برسوں سے فلکیات پڑھنے کا امتحان ہے۔ کیا آپ اب بھی اس معیار سے باہر ہیں کہ ایک نقش دیکھ کر پُر کریں؟ یہ نقش دو، دو کی چال سے پُر کرنا ہوگا۔ اب ہر نقش پر عمل رک رفد کا پڑھیں ۴۵ مرتبہ اور یہ عزیمت بھی نیچے لکھ دیں۔

اللّٰھمّ الق محبت (مطلوب) فلان بن فلان و حرق قلبہ بنار محبت و مؤدة واشغل خاطرہ لحبِّ (طالب) فلان بن فلان سریعاً یا ودود ۷ مرتبہ یا بدوح ۳ مرتبہ بحرمت اسرار الرک رفد۔

۲۔ طلسم محبت دائمی

اپنے لختِ جگر کے نام معنون کرتے ہوئے یہ طلسم پیش کرتا ہوں یہ طلسم لاریب ہے۔ کاش البرنی مرحوم نے بھی ایک طلسم پیش کیا تھا جو کہ طویل تر عرصہ کھاتا ہے۔ جبکہ یہ طلسم ہر مہینہ ہوسکتا ہے۔ اُس طلسم میں بنائے ہوئے کو بنانا ہوتا ہے جبکہ میرے اس طلسم میں صورتِ آشنا لوگوں سے میلِ عظیم کی قوت ہے۔

اگر خواہش ہو کہ دو اشخاص کے درمیان دوستی اور الفت پیدا ہو۔ بشرطیکہ وہ ایک دوسرے کو جانتے ہوں خواہ رسمی جان پہچان ہو یا دشمن ہوں یا دوست ہوں۔ اس طلسم کے

لئے ایک خالی کمرہ ہونا چاہیئے۔ مٹی اور خاک سے اسے پاک وصاف کرو اور معطر کرو۔ پس ہر ماہ کی چودہویں تاریخ کو استقبال شمس وقمر ہوتا ہے۔ پس چاہیے کہ استقبال ان درجوں میں سے کسی درجہ پر واقع ہو۔ درجہ ۱۴، ۱۵، ۲۱ ثور۔ درجہ ۸ جوزا۔ درجہ ۲۰، ۲۱، ۲۷ سرطان۔ درجہ ۹۔۱۱۴ اسد۔ درجہ ۷، ۹، ۱۰، ۱۴، ۱۵ سنبلہ۔ درجہ ۱۴ میزان۔ درجہ ۱۶ عقرب درجہ ۸ قوس۔ درجہ ۴ جدی۔ درجہ ۱۹۔ دلو۔ درجہ ۳ حوت۔ یا پھر انہی درجات کے قریب ہو اور نیرین میں سے ایک طالع میں ہو۔ اس وقت موم سفید سے دو پتلے بناؤ بعینہٖ دونوں اشخاص کے۔ ہر دو پر مرتبہ اوّل کے اعداد مطلوب/طالب اور مرتبہ دوم کے اعداد مطلوب/طالب کی والدہ مرتبہ سوم کے اعداد لکھیں۔ پس ایک پتلے کو اس گھر کے ایک گوشے میں اور دوسرے کو گھر کے دوسرے گوشے میں اس کے سامنے رکھیں۔ جب شمس وقمر دقیقہ استقبال پر ہوں۔ بخور مذکور جلائیں۔ پس جس قدر قمر ہر روز آفتاب کے قریب ہوتا جائے اسی قدر ہر روز دونوں تصویروں کو قریب قریب رکھتا جائے۔ تو اس حساب سے ہر روز قمر نزدیک ہوتا ہوتا شمس سے مجتمع ہوجائے۔ اس طرح دونوں تمثالیں قریب قریب ہوتی ایک جگہ ہوجائیں۔ پس جس وقت شمس وقمر ایک درجہ اور ایک دقیقہ پر آئیں اور مرکز بہ مرکز اتصال کریں اس وقت خاص میں ان دونوں تصویروں کو بھی سینہ بسینہ ملا کر ایک زاویہ میں رکھو۔ مگر اس کا لحاظ رکھنا چاہیے کہ وقت اتصال نیرین مرکز بمرکز اور وقتِ اتصال تصاویر سینہ بسینہ متحد ہوں اس میں فرق نہ ہو۔ پس ان تصاویر کو کسی مخفی جگہ پنہاں کر کے رکھ۔ پس یہ طلسم تمام ہوا۔ (اس عمل کو اگر صرف استقبال شمس وقمر تک ہی محدود رکھا جائے گا تو یہ وقت تقریباً ہر ماہ آئے گا جب کہ درجات کے لحاظ سے بھی اس کو مدنظر رکھا جائیگا تو ظاہر ہے کہ پھر اس کے لئے انتظار تو کرنا ہی پڑیگا۔ عائلی)

تاثیر اس کی یہ ہے کہ ۱۴ سے ۲۸ تک جیسے جیسے تصاویر قریب تر ہوتی جائیں گی وہ اشخاص بھی آپس میں نزدیک ہوتے جائیں گے۔ جب وہ تصویریں آپس میں ملیں گی اس وقت وہ اشخاص بھی آپس میں ملیں گے اور کسی وقت اور کسی حال میں بھی جدا نہ ہونگے۔

اس عمل کو گذشتہ جولائی، اگست اور ستمبر میں، تین مرتبہ کیا اور میں نے عظیم ترین اثر پایا کہ فریقین ایک دوسرے سے ایک دن تک کے لئے بھی جدا ہوئے تو بیمار پڑ جاتے۔ اور بھی طلسمات محبت کے زمرے میں ہیں لیکن تینوں تجربوں کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ یہ طلسم قوی الاثر ہے۔ اور بقایا کے معاملے میں زوردار اثر بھی ہے۔ اگر چہ ابی ذاطیس بابلی نے اور حلول الاشکال کے صاحب محمد بن محمود نے اس عمل کا دارومدار خالصتاً اوقاتِ نجوم پر رکھا ہے۔ تاہم اوقات کے ساتھ عمل کا جُووتاثیر عظیم بخشتا ہے۔ اور اسی چیز کو میں نے بھی اپنے مسلک میں رکھا ہے۔ (ان سے حضرت صاحب کی مراد غالباً یہ تھی کہ تاثیر نجوم سے تو فوائد حاصل کیے ہی جا سکتے ہیں، جب کہ خالی استقبال شمس و قمر سے بھی کام نکل سکتا ہے۔ عائلی)

جو صاحب بھی ان اعمال سے فائدہ جائز اٹھائیں ان سے التجا ہے کہ وہ میرے بارے میں دعائے خیر کریں اور جس عزیز ترین بیٹے کے نام یہ مضمون لکھا اس کے لئے بھی۔۔۔ کہ یہ میرا آپ پر حق ہے۔ والسلام

ماہنامہ فلکیات بابت اگست ۱۹۹۳ء

اسرار الحروف

بیان حروف تسخیر

کہہ رہا ہے موجِ دریا سے سمندر کا سکوت
جس میں جتنا ظرف ہے اتنا ہی وہ خاموش ہے (شاعرِ مشرق)

روحانی علوم کے اوراق میں حقائق کی باتوں اور نشاندہیوں پر جس شائستہ اور باہودہ انداز میں پھولوں کا نذرانہ ملا، بہت تحیر ہوا ہے مجھے اس پر اور اسی پر مجھے ایک عربی مقولہ ''اَلْاِنَاءُ یَتَرَشَّحُ بِمَا فِیْہِ'' اور ایک واقعہ یاد آیا۔ راستے سے جا رہا تھا کہ ایک گیروے لبادے میں ملبوس صوفی سے ہمسفری نصیب ہوئی اور ہم کچھ دیر کے لئے ایک جگہ پر بیٹھ گئے۔ اچانک ایک تہذیب یافتہ شخصیت سے مڈھ بھیڑ ہوگئی اس نے کسی بات پر صوفی کو طعنہ دیا تم لوگ بھی عجیب قسم کے بہروپیے ہو۔ اُس صوفی نے اسے انتہائی متانت سے جواب دیا۔ ''تیرے شیشہءِ دل کا عکس ہم پر پڑ رہا ہے۔'' اور مجھے ہاتھ سے پکڑ کر بولے ''اُٹھو فقیر چلیں'' اور ہم آگے بڑھ گئے تھے۔

مجھے بھی یاد ہے کہ وہ دَور تھا جسے نجوم کی اصطلاح میں زہرہ کا فطری دَور کہا جاتا ہے۔ ہم بھی زہرہ کی زہرہ افشانی سے پوری طرح متاثر تھے، پھر شاید کہ زہرہ پر مریخ کا سایہ پڑا، تبھی تو ہم نے اسی زمانے میں کہا تھا کہ:

طنز کے نشتروں میں بلا کی کاٹ تھی ناشاد
ہم بھی کتنے ڈھیٹ نکلے ہر چرکے پہ مسکراتے رہے

اور اعتراف کیوجہ انا کی رسیدگی تھی۔ اپنے کرم فرماؤں جو جانے کیا سے سمجھے کیا کیا کچھ؟ سے

ویسی ہی عقیدت نذرانے اور محبت کے پھول لینے کی پھر بھی امید کرتے ہوئے اور انہیں تا حیات سُکھی رہنے کی دعائیں دیتے ہوئی حروفِ تسخیر کی طرف آتے ہیں۔

حروف تسخیر: ادح ک م س ف ق رش ت ث خ ذض ظ غ = ۵۷۱۳

علم لیمیا کے مطابق یہ حروف خود میں تسخیر کی بے پناہ قوت کو سموئے ہوئے ہیں یہ حروف تعداد میں سترہ ہیں اور ان کے اعداد ۵۷۱۳ ہیں۔ ان کے چیدہ چیدہ عملیات پیش خدمت ہیں۔

عمل نمبر۔۱ جلب القلب

سب سے پہلے طالب کا نام لکھیں بعدہٗ اس کی والدہ کا نام اس کے بعد بُدُّوحُ إِهیَّا شَراهِیَّا لکھیں۔ اس کے بعد مطلوب کی والدہ کا نام اُلٹا کر کے لکھیں اس کے بعد مطلوب کا نام معکوس کر لیں پھر ان میں حروف تسخیر کو امتزاج دیں اس طرح کہ ختم ہو جائیں تو پھر سے لکھنا شروع کر دیں حتیٰ کہ سطر مقصد کی ختم ہو جائے۔ اگر حروف تسخیر بچتے ہیں تو بھلے بچیں۔ اب ان کی تکسیر زوجی کریں جب زمام نکل آئے تو چاروں زاویوں کے حروف اور تکسیر کے قلب کے حروف لیں ان کے اعداد نکال کر مؤکل بنائیں۔ اب ان تمام تکسیر کے اعداد کے چار نقوش مربع بنائیں اور چاروں کو عناصر میں ضم کر دیں۔ تین دن تک انتظار کریں۔ اگر کام ہو جائے تو بہت بہتر ورنہ تکسیر کو تین حصوں میں تقسیم کریں وہ اس طرح کہ پہلی سطر کاٹ دیں اور آخری بھی کاٹ دیں۔ یہ تین فتیلے ہوں گے۔ (پہلی سطر، درمیانی سطور اور آخری سطر کے) اب عشاء کے بعد شہد اور روغن زرد کے امزجہ سے کورے چراغ میں پہلا فتیلا (پہلی سطر کا) اور عزیمت تعداد مقررہ میں اور دوسرے دن فتیلا (درمیانی سطور کا) اور عزیمت تعداد مقررہ میں تیسرے دن آخری فتیلا (آخری سطر کا) جلائیں بطریق

مذکور جائز کام ہو جائے گا، انشاءاللہ۔

اب مثال سے سمجھیں۔

طالب منظر بن عظیمہ بدوح اھیا شراھیا کلثوم بنت مریم۔ اب سطر مقصد تیار کرنے کے لئے ان کو بسط کیا اور مطلوب اور اس کی ماں کے نام کو معکوس کیا۔

م ن ظ ر ع ظ ی م ہ ب د و ح ا ھ ی ا ش ر ا ھ ی ا م ی ر م م و ث ل ک

ادح ک م س ف ق رش ت ث خ ذض ظ غ ادح ک م س ف ق رش ت ث خ ذض

یہ امتزاج اس طرح ہوگا۔۔

م ا ن د ظ ح ر ک ع م ظ س ي ف م ق ہ ر ب ش د ت و ث ح خ ا ذ ھ ض ي ظ ا غ ش ا ر د ا ح ھ ک ي م ا س م ف ي ق ر ر م ش م ت و ث ش خ ل ذ ک ض۔

اب اس کی تکسیر زوجی کرنی ہے۔ چونکہ یہ تکسیر طویل ہے اس لحاظ سے چھوٹی سی مثال دیتا ہوں۔

نام: م ح م د ح س ی ن

حروف: ادح ک م س ف ق

تکسیر زوجی

ما	حد	مح	دک	حم	سس	یف	نق
نق	ما	یف	حد	سس	مح	حم	دک
دک	نق	حم	ما	مح	یف	سس	حد
حد	دک	سس	نق	یف	حم	مح	ما

حروف زاویا: م ا ن ق ح د م ا

حروف قلبی: ح د س س م ا م ح

جملہ اعداد: ۴۶۵: مؤکل ھستائیل

اس طرح مندرجہ بالا زوجی حروف ۳۲ ہیں ان کی تکسیر چھ سطور میں ہوگی اور حروف زاویا: م اک ض ن دم ا۔ اور حروف قلبی رک وش ن دظ س ہیں۔ ان کے اعداد ۲٦۹٦ ہوئے اس کا مؤکل وصخبغائیل ہوا۔ ایک سطر زوجی کے اعداد ۱۳۱۸۱ ہوئے چھ سے ضرب دی کہ سطورِ تکسیر میں تو ۷۹۰۸٦ ہوئے۔ بطریق معروف نقش مربع وضع کیا گیا۔

۱۹۷٦۴	۱۹۷۷۷	۱۹۷۷۴	۱۹۷۷۱
۱۹۷۷۵	۱۹۷۷۰	۱۹۷٦۵	۱۹۷۷٦
۱۹۷٦۹	۱۹۷۷۲	۱۹۷۷۹	۱۹۷٦٦
۱۹۷۷۸	۱۹۷٦۷	۱۹۷٦۸	۱۹۷۷۳

عزیمت اس طرح بنی (اس عزیمت میں مؤکل تبدیل ہوں گے)

تـوکّـلُـوا یـا خُدّامَ هٰذِهِ الاسْمَاءِ (وصخبغائیل) وَحَرِّکُوْا رُوحَانِیَةُ الْـمُـحَبَّةَ وَالْـمُـودَّة وَالْاُلْفَةِ وَالقُرْبِ اِحْرَقْتَ قَلْبِ (کلثوم بنت مریم) عَلَی الْـمُحَبَّةِ (منظر بن عظیمه) وَحَرّقت بالنَّارِ کَمَا تحرِّق هَذِهِ الاَسْمَاء عَلَیْکُم وَ طاعَتهَالَدَیْکُمْ.

عمل: ۲ عمل تسخیر

میں سمجھتا ہوں کہ مندرجہ بالا عمل کی طوالت دیکھ کر یار لوگ بوکھلا جائیں گے۔ باوجود اس کے کہ محنت میں ہی بڑی عظمت اور لذت ہے، اور مطلوب کے حصول کے لئے چند روزہ تکلیف کوئی بڑی بات نہیں، جذبے میں اگر صداقت ہو تو سمجھیے کہ مطلوب ملا گویا ہفت اقلیم کا خزانہ مل گیا، جفر کے حصہ آثار پر جو کتب موجود ہیں ان میں درج شدہ اعمال اکثر اوقات بہت عرصہ کھاتے ہیں، اگرچہ اعمال آسان پیرایہ میں بھی ہوتے ہیں لیکن ان کا ذکر اس وجہ سے نہیں کیا جاتا کہ عامل کو دشواری محسوس ہو، اور وہ پردہ نشینوں کے

پیچھے ہاتھ دھو کر نہ پڑ جائے اور اسے علم کی قدر و اوقات محسوس ہو۔ یہی وجہ ہے اور کچھ نہیں۔

ایک ایسا عمل درج کر رہا ہوں جو سترہ روزہ زکات کے بعد کام میں آتا ہے۔ اس نقش کی زکات اس طرح پر ہے کہ سترہ نقوش بعد از نماز فجر لکھ کر آٹے میں گولیاں بنا کر آبِ رواں میں داخل کر دیں۔ نقوش مشک و زعفران سے پُر کیے جائیں، قلم انار کی لکڑی کا ہو۔ یاد رہے کہ مشک کی شمولیت از حد ضروری ہے چاہے وہ مکھی کے سر کے برابر بھی کیوں نہ ہو ضرور ڈال دیں۔ بس سترہ روز کے بعد آپ اس نقش کے عامل ہوں گے۔ نقش مذکور یہ ہے۔

ترکیب عمل: کسی بھی سعد وقت میں پانچ نقوش با شرائط مروّجہ لکھیں۔ چار تو عناصر میں ضم کر دیں اور پانچواں طالب کو دیں۔ تاکہ وہ باندھے۔

<table>
<tr><td>۵۷۱۳</td><td>۵۱۳۱۷</td><td>۵۷۱۳۰</td></tr>
<tr><td>۷۹۹۸۲</td><td>۳۹۹۹۱ ۱۱۳۲٦
یاخدام القوۃ
[illegible]
فلاں بن فلاں
علی فلانہ بنت [illegible]
الساعۃ
۱۷۱۳۹ ۳۵۷۰۴</td><td>۳۳۲٦۷۸</td></tr>
<tr><td>۲۸۵٦۵</td><td>٦۲۸۴۳</td><td>۲۳۸۵۲</td></tr>
</table>

یہ آسان سا عمل بھی کسی سے نہ ہو سکا تو مجھے بہت تعجب ہوگا۔ کیا نہ ہونا چاہیئے؟

عمل ۳: احضار المطلوب

یہ نقشی عمل بے حد زبردست و مجرب عمل ہے۔ منکرینِ عملیات باشرائط مقررہ اسے استعمال کریں خود ہی قائل ہو جائیں گے۔ ناجائز قطعاً نہ کریں کہ غضب خداوندی کا نشانہ شکار ہو جائیں۔

گندھک، کندر، جلوتری کو پیس کر پانی میں ملا دیں تا کہ سیاہی بن جائے، پھر اسے چھان لیں، اب اس سیاہی سے مندرجہ ذیل نقش کو تین دنوں تک روزانہ ۳۱۳ مرتبہ لکھیں اور آٹے کی گولیوں میں ڈال کر دریا میں چھوڑ دیں، تین دن کے بعد یہ نقش قبضے میں آ جائے گا۔ لیکن ایک بار کے لئے ہوگا۔ ہمیشہ کے لئے خیال ہو تو ۲۱ دنوں تک کر لیں۔ زکات کبیر ادا ہو جائے گی۔

اس کے بعد مذکورہ بالا سیاہی سے ہی تین نقوش لکھیں اور ہر روز بعد از عشاء فتیلہ بنا کر جلائیں۔ جلاتے وقت ۳۱۳ مرتبہ **وَوَقَعْ مُحَبَّت فلاں بن فلانة فی قَلبِ فلانة بنت فلانة** اس کے بعد ۱۰۰۰ مرتبہ یا لطیف پڑھیں، تین دن کا عمل ہے۔ تین نقوش جلیں گے، مطلوب کے حواس باختہ ہو جائیں گے۔

اس عمل سے دو ایک مرتبہ کام لیا تھا۔ اللہ کے فضل و کرم سے نہایت مؤثر ثابت ہوا۔ یہ وہ نقوش ہیں جنہیں عرف عام میں تیر بہدف کہا جاتا ہے، ایک عالم ان کا متلاشی ہے کہ ان میں نہ تو تکسیر کا بکھیڑا ہے نہ اعداد سے کام۔ بس تین نقوش لکھ دیے باذن اللہ کام ہو گیا۔ وہ نقش معظم یہ ہے۔

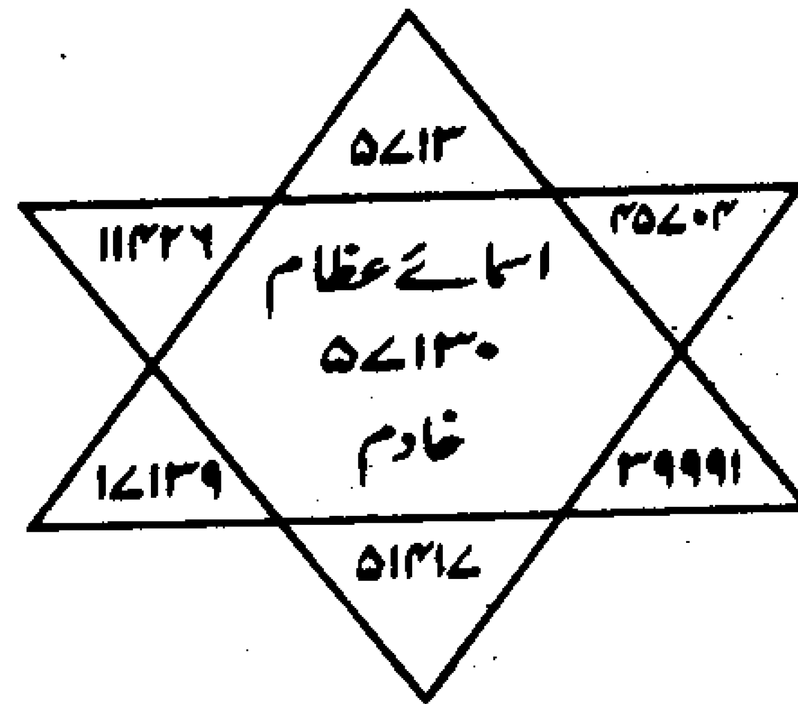
۵۷۳۹۰	۵۱۶۵۱۹	۵۷۳۹
۳۴۴۴۴	۱۱۳۷۸ ۲۰۱۷۳ ووقع محبت فلاں بن فلانہ فی قلب فلانہ بنت فلانہ [illegible] ۳۵۹۱۲ ۱۷۲۱۷	۸۰۳۳۶
۲۳۹۵۴	۲۳۱۲۹	۲۸۶۹۵

عمل ۴: خاتم لطیفی برائے تسخیر

جانے کیوں محسوس کراتا ہے میرا احساس کہ کچھ خاص چیزیں کن خاص ناموں کے ساتھ معنون کرتا چلا جاؤں۔ عمل ہذا ان کے نام ہے جو بڑی اُنسیت کے باوجود خاموشی سے میری زندگی سے نکل گئے اور لوٹ کر نہیں آئے۔ حتیٰ کہ میں بوڑھا اور بے جان سا رہ گیا۔

یہ عمل اپنی نوعیت کا ایسا منفرد عمل ہے کہ جس کی کوئی مثال نہیں، یہ ایک انگشتری کا عمل ہے۔ یہ انگشتری ہر شخص کے منسوبہ سیارے کے شرف، اوج، فرح یا سعد وقت میں بنائی جاتی ہے۔ مگر اس صورت میں کہ اس شخص کے نام کے مفرد اعداد ۴، ۵، ۶ نہ ہوں یہ بدقسمتی سے ان کے کام کی چیز نہیں۔

ستارے کی منسوبہ دھات پر اس ستارے کے بخور کو جلا کر اور اسمائے عظام کو ان کی تعداد ذیل کے مطابق پڑھ کر نقش کو انگشتری پر نقش (کندہ) کریں۔ کوشش کریں کہ وہ سیارہ افق شرقی پر طلوع ہو، دیگر صورت میں اس ستارے کی ہی ساعت میں نقش کریں اس کے اوپر کی طرف اسمائے عظام اور نیچے کی طرف سے خادم کا اسم لکھیں۔ خاتم یہ ہے۔



آپ کی تسہیل کے لئے ایک جدول دے رہا ہوں جس میں متذکرۃ الصدر سبھی

مسائل شامل ہیں۔

یہ انگشتری تسخیر کے لئے موثر ترین ہے۔ اس انگشتری کو کسی خاص وقت (موقعہ) میں ہی پہنیں، خواہ مخواہ کی باتوں میں تماشہ نہ بنائیں۔ عام وقت میں کسی ڈبیا میں موم کے تہوں میں پڑی رہے۔ جب کام ہو تو اسمائے عظام جو کہ منسوبہ ہوں پڑھ کر پہن لیں اور خادم کو اسمائے عظام کا واسطہ دے کر مطلب کے لئے کہہ دیں۔ انشاء اللہ سلیمانی وحیدرانی سرمہ جات سے زیادہ باقوت اور پرتاثیر ہوگی۔ میں نے اپنی زندگی میں خواتیم کے کچھ نوادراتی عمل پائے ہیں ان میں سے یہ بھی ایک ہے۔ وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّابِاللّٰہ۔ جس طرح ایک شعر سے مضمون شروع ہوا تھا اسی طرح ایک شعر پر مضمون کو مکمل کر رہا ہوں۔

شَکَوتُ اِلٰی وَکِیْعُ سُوءِ حِفْظِی . فَاَوْصَانِی تَرْکَ الْمَعَاصِیْ

فَقَالَ اَلْعِلْمُ مِنْ نُوْرِ اِلٰھِی . وَنُورُاللہِ لَایُعطیٰ لِعَاصِی

منکورہ جدول یہ ھے

ستارہ	بخور	منسوبہ عدد	اسمائے عظام	تعداد ورد	خادم ستارہ
زحل	رال	۸	فتاح رزاق	۸۸۸	کسفیائیل
مشتری	صندل سرخ	۳	کبیر متعال	۳۳۳	صرفیائیل
مریخ	سندروس		مالک قدوس	۹۹۹	سمسائیل
شمس	عودسیاہ	۱۔۴	حی قیوم	۱۰۰۰	روقیائیل
زہرہ	زعفران	۶	کافی غنی	۲۶۶	عیبائیل
عطاردہ	مصطگی	۵	علی عظیم	۵۵۵	نوائیل
قمر	لوبان	۲۔۷	رحمٰن رحیم	۷۷۷	شدحائیل

ماہنامہ فلکیات بابت ستمبر ۱۹۹۳ء

شعلہء عشق سیاہ پوش ہوا تیرے بعد

جَوَاھِرُ الْمُسْتَتَرْ

وقت انسان کو عجیب سے دوراہے پر آن کر کھڑا کر دیتا ہے۔ جہاں زندگی بڑی کٹھن ہوتی ہے، میرا بازو، میرا سہارا کیا ٹوٹا، میری کمر ہی ٹوٹ گئی ہے اور میرے جگمگاتے ہوئے عشق کے شعلے نے اس عزیز کے بعد سیاہ ماتمی لباس پہن رکھا ہے۔ اپنی دیرینہ محرومیوں نے مجھے ہمیشہ ہی ناشاد کیے رکھا کہ اب

جب کبھی یاد آتی ہے مرحوم تمناؤں کی
سوچتا ہوں کہ محروم تمنا ہوں میں

کتنا عجیب اتفاق ہے کہ اگست کا شمارہ اپنے وقت سے پہلے شائع ہوا۔ اور میرے رخصت ہونے پر مجھ پر احباب نے بہت زیادہ دباؤ ڈالا کہ آپ کے بعد محفل فلکیات بے حد سُونی سُونی سی لگے گی اور بیان کا حسن ختم ہے۔ میں نے تو دونوں مضامین کو ختم کرنے کے لئے کہا تھا لیکن پھر سے میدانِ علم پر آنے کی ایک جذباتی وجہ سید خالد محمود شاہ احقر سکنہ سوات ہے، جو مجھے اپنے بیٹے کی طرح عزیز اور پیارا ہے کہ جس کی ناز برداری اور اپنے کسی احساس کی تڑپ کی وجہ سے دو تو کیا یہ تیسرا مضمون بھی پیش خدمت ہے اور میرے آئندہ لکھنے کا یہ سارا کارنامہ انہی کے نام ہے۔

قارئین! میں نے اپنی زندگی میں کچھ منفرد چیزیں پائی ہیں، جنہیں اپنے ساتھ قبر میں لے جانے سے بچانے کے لئے ایک سلسلہ شروع کر رہا ہوں اور اس میں پیش کردہ تحائف منتہی اور صاحبِ علم حضرات کے لئے ہیں۔ اس سلسلے میں وہ بھی ہوگا جس سے میں

بہرہ ور ہوااور وہ بھی جسے میں نے پایا تو سہی لیکن کام کی بے پناہ زیادتی کے باعث کرنے کی فرصت نہ ملی۔ انسان کی زندگی عجیب وغریب اسراروں سے بھری پڑی ہے ایسے اسراروں میں سے ایک اسرار، میرے اپنوں میں سے ایک رشتے دار غلام الرسول ہے، بچپن سے ہی اس سعادت مند بچے کی میرے ساتھ گاڑھی چھنتی رہی، بچپن سے ہی میری صحبت کو ترجیح دینے لگا اور انتہائی معصومیت سے میرے نقلیں کرتا رہا۔ میرے اس شاگرد کی مجھ میں بے پناہ فنائیت رہی کہ وہ میرے ہر انداز کا ایک انداز بن گیا، عقیدت کا انداز اس نہج پر کہ جس مہینے جس تاریخ کو میں نے شادی کی، اسی تاریخ کا انتظار کرکے اسی نے بھی کی حتیٰ کہ اپنے بچوں پر بھی میری اولاد کے نام رکھے، جب مجھ پر کام اور میری تحقیق کا زیادہ بوجھ پڑا تو اپنی ملازمت چھوڑ کر میرے ساتھ ہولیا۔ دنیائے علم میں جہاں تک میری رسائی تھی، میں نے اسے جزءاً وکلیاً روشناس کرایا۔ اور تربیت میں کوئی دقیقہ تک نہیں چھوڑا اپنے تمام تر کاموں کا اسے مختار کر دیا۔

یہ بھی کتنا عجیب اتفاق ہے کہ جس دن میرا بیٹا محمد غزالی مظہر دارالبقا کی طرف کوچ کر گیا اس کے دو دن بعد اس کا چھوٹا بیٹا محمد غزالی نون بھی وفات پا گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ اس کی اسی نہج پر آن کر میں تھرا گیا، علم وکردار میں ہم آہنگی نے کیسی عجیب فضا اور قضا کو جنم دیا۔ میں حیران ہوں، میں آسمان علم کے شفق پر ہوں اور وہ میرا ہم نام جو مجھ سے پچاس کے قریب برس چھوٹا ہے وہ اُفق پر ہے، اگر آپ کا فقیر غلام الرسول میمن ناشاد رات کے ڈھندلکوں میں کھو بھی گیا تو کیا ہوا غلام الرسول میمن تو زندہ رہے گا ہی۔ میرے وقت مقررہ گذرنے کے بعد میری وراثت فقیری اور ناشادیت اپنے نام میں لگا دے گا تو میں جیسے کہ مرکر بھی زندہ رہوں گا کہ وہی انداز وہی میرا طریقہ برقرار رہے گا کہ آپ رتی

برابر بھی محسوس نہیں کر سکیں گے کہ یہ حضرت موجود ہیں چلے کیسے گئے!؟

اصول ہے کہ استاد کا علم دیکھنے کے لئے اس کے شاگرد کو دیکھنا پڑتا ہے، اس شاگرد پر میں نے جو محنت کی ہے مجھے اس پر پورا اعتبار ہے۔ اس کی تربیت کی تکمیل کے بعد پہلی مرتبہ دل میں خیال در آیا کہ شاید میں آج واقعی استاد بن گیا ہوں، آپ کے بہت زیادہ ارشادات کی تعمیل میں اپنے شاگرد کے تعارف سے پوری کر چکا۔ اب نفس مضمون کی طرف لوٹتے ہیں۔

گذشتہ سال اگست کے شمارے میں، میں نے اسم اعظم کا تذکرہ کیا تھا اور معمہ اسم اعظم کا بھی حوالہ دیا تھا۔ وقفے وقفے سے شائقین جواہرات عجیبہ وغریبہ نے مجھے یاد دہانی کرائی کہ یہ آپ نے لکھنا ہے۔ واضح باد کہ اسم اعظم سے متعلق ۳۶۴ ابیات مجھے برزبان یاد ہیں تخلیصی ومفہوم کے لحاظ سے معمہ اسم اعظم لکھ رہا ہوں۔

معمہ اسم اعظم (کلام بہائیؒ)

اسم اعظم که نهان از نظر است	عقلها جمله از آں بی خبر است
الف و یك اسم كه دارد ربّ جبار	هریكی فائده، ای را در كار
یکے از آں داشت یکے پیغمبر	پدر و مادر موسیٰؑ از بر
مادر موسیٰؑ عمران چوں زاد	یعنی آں اسم بدختر بنهاد
لیك میداشت نهاں از هرکس	پدرش بود ازاں مخبر و بس
تابفرمان خدا وند جهاں	یافت عمران شرف و صلت آں
شداز آں اسم مقدس آگاه	که بود اعظم اسمآء الله
گفت یا رب بصفات ایں اسم	بحق حرمت ذات ایں اسم
که مراده ولدی با مقدار	صاحب معرفت و علم و کمال
نبی مرسل خود ساز اورا	ازده مرتبه بنواز اورا
دادا و راپسر ربّ جلیل	که زداد جامه، فرعون در نیل
نوح از برکت ایں اسم وصفات	یافت از مهلکه، آب نجات

موسیٰؑ از پر تو این اسم بطور — یافت گفتار تجلی بانور
عیسیٰؑ این اسم چر بر خواند اموات — یا فتنداز اثر اسم حیات
هرچه در عالم از این اسم بپاست — ز آنکه این اسم کنوز اسماء ست
وچه اسمی است که بسیار کسی — نیستش برسرآں دستر سی
خاصیتهاش ندارد پایاں — عارفاں جمله ازاو بیناباں
اسم خاصی است که اسرار جهاں — هست در کنز حروفش پنهاں
چهارده نفع رساند این اسم — اوّلش آنکه کشائی تو طلسم
دشمن نیست شود چوں سیماب — بند گردد بند میدن سیلاب
گر بخوانی زِسر صدق و یقیں — کشف گردد همه گنج زمین
جنّیاں باتومصاحب گردد — اولیآء جُمله بتو پیوندند
جمله خلق سر افگننده تو — قیصر روم شود بنده، تو
همه، خلق مطیعت گردد — کیمیاء نیز نصیبت گردد
بو خوا گفت حق اندر تورات — در صحفؑ خوانده مدا و رابخوات
چند در سورة انجیل بخواں — بدرسینکه هماں است هماں
در احادیث و روایات و خبر — هریکی راست طریقی دیگر
گرچه این اسم بسے مشهور است — لیك ایں خانه چنیں مستور است
سال عمرم چو ویك صدر سید — فکر تم پرده از آں رمز درید
عمل خیر به بنیاد کند — از بهائی بدعا یاد کند
هشت حرفست بترتیب و نظام — بسط حرفیش چهل گشته تمام
لفظ نوز ده از روئے جمل — هست چوں مدخل باسط عمل
اوّش میم و چهارم لام است — سیمش شهره در ایں ایام است
اَولش هفده و آخر سین است — متصل درمیاں سور یٰسؔ است
طابود آخر شش حروف در او — نکته سنجی که بفهمد نیکو
درسه جامصدر اسمش دال است — در سر آیه، ای از انفال است

ہماری جولیاقتِ علمی ہے سب خرچ کر رہے ہیں، اور ہمارے دل پر کوئی بوجھ نہیں ہے، اس لئے کہ جتنا ہم سے ہوسکتا ہے سو بھائیوں کی خدمت میں پیش بھی کیا، کر بھی رہے ہیں اور کرتے بھی رہیں گے۔ ہمارے بہت سے نیک بہنوں اور بھائیوں، بیٹوں اور

بیٹیوں کا، ہم میں کوئی بہت بڑا گمان ہے یہ محض ان کا حسنِ ظن ہے مگر افسوس ہے کہ ہم خود کو عاری دیکھ کر شرمندہ ہو رہے ہیں۔ اور خالی ڈور کے پنتھ پنگھٹ سے صرف ڈھول بج رہا ہے کہ اس کا آواز سناٹوں کو چیرتا ہوا دُور دُور کی مسافت تک جاتا ہے، فی الحقیقت وہی ہم خالی اور عاری ہیں، عامل نہیں، ہمیں آپ خود، خدا کے واسطے ہاتھ اٹھا کر دعا کریں کہ ربّ عظیم ہمیں ایسے خالی نہ چھوڑے اور کوئی بھی حصّہ علم اور عملیت کا دے اور معرفت کا بحر نصیب کرے۔ آمین ثم آمین۔

ان تمام حضرات میں سے جو فلکیات کے توسط سے مجھ سے متعرف ہیں، آج تک کوئی بھی ایسا نہیں ہوگا جو ملاقات کا اشتیاق رکھنے کے باوجود یہ کہے گا کہ ایک مرتبہ ہی فقیر نے ہم کو یہ کہہ دیا کہ چلے آؤ بھئی ہم تم سے محفل کریں، اس وجہ سے کہ جانے ان کی تصورات کیا ہیں؟ اور کہیں مجھ جیسے کم علم سے مل کر ان کو دھچکہ نہ پہنچے جو مجھے منظور نہیں۔

ایک صاحب ثروت شخص کو کہیں سے فلکیات جولائی ۹۲ع اگست ۹۲ع کے رسائل ملے اور مجھ سے ملنے کے لئے کہیں سے پتہ لے کر آن پہنچے، جب میرا افریقہ کے جنگلات کے باسیوں جیسا گارے اور گھاس کے چھت والا بنا ایسا گھر دیکھا جہاں بیٹھک کی کوئی بھی جگہ نہیں اور جہاں ببُول کی چھاؤں میں یا تو چار پائی لا کر بیٹھنا پڑتا ہے یا پھر ہم جیسا کوئی درویش بے خویش ہوتا ہے تو اینٹوں کو نیچے رکھ کر ان پر بیٹھتا ہے میرے ساتھ۔ تو اس نے دگرگوں حالات کا تجزیہ کر کے مجھ سے ایک سودا کرنا چاہا کہ میں آپ کو ڈیڑھ لاکھ روپے نقد دیتا ہوں آپ معمہ حل کر کے مجھے بتادیں اور آپ کے تین بندوں تک کو سرکاری ملازمت دلواؤں گا، آپ چاہیں تو ان سے بھی روپے لے سکتے ہیں، میں نے عرض کیا بندہ پرور یہ چیز عطیہ، خداوندی ہے خریدے نہیں خریدی جا سکتی نہ ہی بیچے جانے پر اس کی قیمت

کا کوئی تخمینہ لگا سکتا ہے، ہم تقدیر کے قائل اور رحمتِ ایزدی کے معترف ہیں، اگر آپ کے نصیب میں یہ چیز یہ نعمت لکھی ہے تو کسی نہ کسی دن ضرور مل جائے گی۔

ہائے ری غربت کہ تیرے خریدار بھی بہت ہیں۔

عزیمت احضارِ روحانیات

عموماً دیکھا گیا ہے کہ روحانیات کی تسخیر کے دن گذر جاتے ہیں پھر بھی روحانیات حاضر نہیں ہوتیں اس لئے جب بھی کوئی روحانیات کی تسخیر کا عمل کریں تو عمل کے تعداد و ایام پورے ہونے کے بعد والی رات کو عشاء کے عب دلوبان دہکا کر یہ عزیمت ۹۰ مرتبہ پڑھی جائے انشاءاللہ حاضر ہو جائیں گی۔

رَحْـمَتُ عَلَيْكُمْ اَيُّهَاالقَوم .. نامِ روحانیات.. بِـحَقِ مَاتَلَوتَهٗ عَلَيْكُمْ اَنْ يُجِيْبُوْلِيْ وَاَنْ تَعْنُوبِي بِحَقِ لَااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰه مَاتَقْصُدُوْنَ اِلَّامَا سَرَعْتُمْ اَلْاِجَابَةَ لَدَعْوَتِيْ وَالْاَقَامَةُ لَطَاعَتِي مَاسَرِعُوا وَاَحْضَرُوا وَاَطِيْعُوا بِحَقِ قَولِهٖ تَعَالٰى اُدْعُوْنِي وَاَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ.

حصار مستور

حصار کے اعمال عملیات کی ہر کتاب میں مل جاتے ہیں لیکن یہ حصار جنات کے مسخرات کے اعمال میں تو کام نہیں آئیں گے البتہ بھگانے کے لئے ضرور اچھے ہیں۔

حصار تو وہ چیز ہے کہ حصار میں بیٹھنے کے بعد حشرات الارض چوپائے، درندے، پرندے، انسان اور غیر مرئی مخلوق وغیرہ اس کے اندر نہ آسکیں یار لوگ ایسے حصار کرتے ہیں کہ بالفرض جنات نہ بھی آئیں اور حقیقی سانپ نظر آجائے اور حصار میں بڑھتا چلا آئے، پہلے تو

اسے جن کا ایک روپ سمجھا جائے گا جب وہ حصار توڑ کر اندر آئے گا تو اس کے کاٹنے سے پہلے ہی دم پرواز ہو جائے گا۔ آیئے آپ کو حقیقی حصار کے عمل سے روشناس کرائیں جو واقعی حصار ہے۔ خالی دل کو آسرا نہیں ہے۔ اس عمل کی نایابی اور استادانِ فن سے ملنے کی نصّ اسکے اپنے وجود سے اعلانیہ ظاہر ہے۔ اس کا عامل بننا بہت آسان ہے۔ ۱۰۱ مرتبہ روز ۲۱ روز تک۔ بعدۂ کسی بھی خوفناک جگہ یا تشویشناک صورت حال میں سات مرتبہ پڑھ کر دائرہ کھینچ دیں، محفوظ رہیں گے۔

عمل: یا حصار یا حصار جن دیو پری زہر کنار، ایک کھائے دوسری اگن پسار، گردبہ گرد ملائکہ سوار، داھنادست رکھے جبرائیلؑ، بایاں دست رکھے میکائیلؑ، پیٹھ رکھے اسرافیلؑ پیٹ رکھے عزرائیلؑ۔ دست چپ حسنؑ، دست راست حسینؑ، پیشوا منجھ فاطمہؑ گرد بگرد علی لَااِلٰهَ کا کوٹ اِلَّااللّٰه کی کھائی حضرت علیؑ کی چونکی بیٹھے مُحمد رَسُوْلُ اللّٰه کی دھائی۔ کارڑی کمرڑی گردی سردی موزی سری موری تھاک، جھنگ چرو دیو پری بَرُ بَنْیَانُ۔

قارئین! اس مضمون میں آپ کو کیمیا کے علاوہ کہ سیّد وارث علی شاہ جیلانی صاحب لکھتے ہیں اور لیمیا کہ اسرار الحروف ہے جو میں علیحدہ مضمون میں پیش کر رہا ہوں کے علاوہ، ہیمیا (تسخیر ارواح) سیمیا (تصرف بر خیالات اور طلسمات) اور ریمیا (شعبدہ بازی) نکات جفر، میرے اور میرے مرحوم استاد کے عملیات اور سحر النہو دجو مجھے برما، آسام، گرنار کے بزرگوں سے ملا، اور حقیقی یوگا جو تبت، سندربن کے جنگلات اور بالخصوص ہمالیہ کے دامن میں موجود یوگیوں سے ملا، خصوصاً ایک ایسے سادھو سے جس کی عمر اس نے بتائی تھی کہ وہ اس

وقت (یعنی میری ملاقات کے وقت تک) ۵۸۷ برس تھی۔ اور اُس وقت اس نے اپنی حیاتِ طویلہ کا راز بتایا تھا۔ اور علم التسخیر جو بغداد، گُم گذر خان، قاہرہ وغیرہما سے دوستی کے نام پر ملا اور خوارق العادات اعمال کہ ان کو جہاں تک میں نے پایا، پیش کردوں گا۔ بشرط حیات انشاءاللہ۔

وَاللہ بیٹے ہم تمہیں نہیں بُھلا پائیں گے۔

ماہنامہ فلکیات اکتوبر ۱۹۹۳ء

شعلہء عشق سیاہ پوش ہُوا تیرے بعد

پُرکھے کہتے تھے کہ جس چیز کی بہتات ہوتی ہے وہ قدر کھو بیٹھتی ہے۔ میں نے بھی اپنے خلوص اپنی سچائی کو بہت استعمال کیا اور ہوا کیا کہ:

سزا یہ ملی ثمر دار درخت بننے کی
کہ عمر بھر میری قسمت میں صرف پتھر تھے

اب تو خلوص کے نام سے ہی چڑ سی محسوس ہونے لگتی ہے۔ خیر!

ایک بات عرض کردوں، میں نے دیکھا ہے کہ لوگ جب عمل پڑھنے کے لئے بیٹھتے ہیں تو اس طرح گویا دشمن کی فوج میں گھر جاتے ہیں، بس اندھا دھند پڑھے جاتے ہیں، اس طرح نہیں پڑھا جاتا، بلکہ اس طرح پڑھیں کہ جونہی کوئی لفظ منہ سے نکلے، اس کا مفہوم بھی ذہن میں تیر کے آئے۔ اعمال کے اُتار چڑھاؤ اور اعراب کی درستگی کو بھی پیش نظر رکھیں، اعراب کو غلط پڑھنے سے جو نقصانات ہوتے ہیں۔ قران پاک میں سے، میں نے سترہ مثالیں اپریل ۹۳ء کے شمارے والے مضمون میں لکھی تھیں اور چونکہ ان میں آیات کی موجودگی تھی اس وجہ سے سنسر ہوگئیں، اور الفاظ کے لوازم کا بھی خیال رکھیں وہ اس طرح کہ جیسے ایک جملہ ہے روکو مت جانے دو اس کو دو طرائق سے پڑھا جائے گا۔ ۱: روکو مت، جانے دو۔ اور ۲: روکو، مت جانے دو۔ اب میں کیا کہوں آپ سے خود سمجھیں، نیز الفاظ کا صَوت بھی وہی ہو جو الفاظ کا اصل ہے، کیا آپ شقر اور شکر، علی اور الی، بدوح اور بدُوہ، اظیظ اور عزیز، فاطمہ اور پھاتمہ، ساھب اور صاحب، زن اور ضن، ظر اور زر، ذمین اور زمین وغیرہما کی ادائیگی ایک طرح سے نہیں کرتے؟ بالکل کرتے ہیں! پھر کیوں چلاّتے ہیں اور غریب

عاملان کو گالیاں دیتے ہیں، بندگانِ خدا! جب آپ پڑھتے ہی درست نہیں تو پھر عمل نے کیا خاک اثر دکھانا ہے۔ آپ ضرور سوچیں گے کہ فقیر کی ذہنی رَو بھٹک گئی ہے کہ ہر بار شرائط ٹھونسنے کے سوا اسے مزہ نہیں آتا تکلف برطرف یہ ضرور کہوں گا کہ علم میں استاد کی تربیت بہت ضروری ہوتی ہے۔ کتاب میں کتنا لکھ کر کتنا لکھا جائے۔ یاد رکھیئے کہ استاد بمنزلہ کاریگر ہوتا ہے اور شاگرد بمنزلہ دھات کے، اب استاد کی مرضی ہے کہ وہ اس دھات کی ماہیت کو دیکھ کر اسے کون سے سانچے میں ڈھالتا ہے۔ یہ بھی یاد رہے کہ خالی دھات پھینکے جانے کے قابل ہوتی ہے۔

۱۔ سرش آسن

جب عمل کے لئے چلے میں کافی مدت تک بیٹھا جاتا ہے، تو جنسی جذبہ شدت سے اپنی یاددہانی کراتا ہے، ہم زیادہ سے زیادہ یہی کر سکتے ہیں کہ اس جذبے کو کچل دیں ظاہراً کچلنے کے سوا ہم کر بھی کیا سکتے ہیں، لیکن ہم احتلام کو تو نہیں روک سکتے کہ وہ ایک فطری عمل ہے۔ سُندر بن کے جنگلات کی شمالی ترائی میں، ایک سادھو سے ملاقات ہوئی تھی جو جانے کتنے عرصے سے تپسیا کر رہا تھا، لمبی کہانی ہے کہ کس طرح اسے بولنے پر آمادہ کیا۔ ایک مرتبہ میں نے اُس سے اس لاحق پریشانی کو بیان کیا، مجھے اچھی طرح سے یاد ہے کہ اس نے کہا تھا "پھکیر (ان کے ہاں قاف اور فاء کا وجود نہیں) اے جی کوئی بڑی بات ہووت اے یو سرش آسن کس کارن کا" پھر اپنے چلوں کے دوران میں نے اس سرش آسن کو اپنے معمول میں رکھا، کتنے عجب کی بات ہے کہ مہینوں کے مہینے گذر جاتے نہ ہی احتلام ہوتا اور نہ ہی جنسی جذبہ سر اٹھاتا۔

۲۔ اُڑنے والا گھوڑا

قارئین! جو چیز سب سے پیاری ہوتی ہے اس کا کھو جانا پھر روگِ جان بن جاتا ہے، نہ میں پہلا باپ ہوں، جس کا بیٹا، اس کے یادوں کے کینوس پر اپنی بجی ہوئی تصویر چھوڑ کر اپنے باقی تمام ثوابت ونقوش ایک خوابِ غلط کی طرح مٹا کر چلا گیا اور نہ وہ پہلا انسان تھا جو اپنے باپ کو دردِ یعقوبی سے بھی بڑھ کر درد اور ہجرِ یوسفی سے بھی بڑھ کر ہجر دے گیا یہ تو صانعِ قدرت کا ایک انمٹ قانون ہے اور ہم، ہم تو سب ہی ایک طویل کہانی کے کردار ہیں اور یہ منصفِ مصنف کی وہ عظیم طے شدہ خودکار تحریر ہے، جو پہلے سے طے شدہ ہے۔ اور وہ مصنف آفاقیت سے بھی اعلیٰ تر اور جذبات واحساسات سے بری ہے اور ہم اسفل خیالات سے معمور، اور بالاتر پر محصور کا کیا تبصرہ؟

گو کہ اپنا دکھ تو جیون بھر کا ہے پر وجہ گریہ ہے کہ میرے گاؤں اور شہر والے گھروں کے قریب ہی شہرِ خموشاں اور گذرگاہ میں پڑتا ہے۔ مُتمّم بن نُویرہ نے اپنے بھائی مالک کی موت کے بعد ایک قبر کو دیکھ کر مرثیہ کہا تھا۔

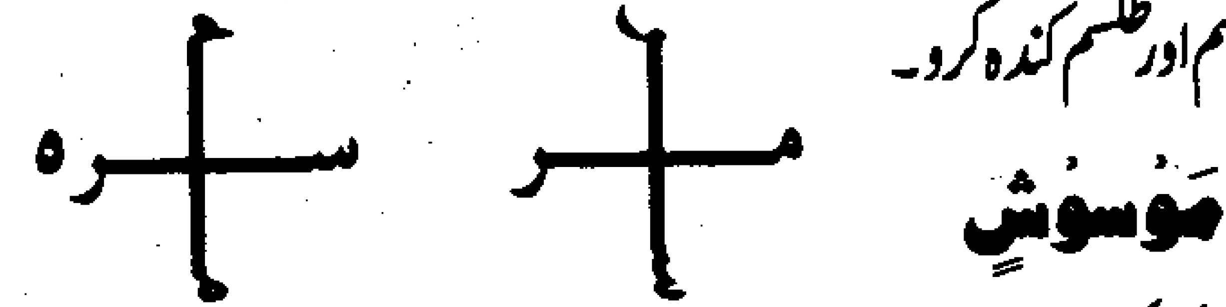
لقد لامنی عندالقبور علی البُکا . رفیقی لتذراف الدموع السوافک
فقال ابتکی کل قبرر أیتهٗ . بقبرٍ ثویٰ بین اللّویٰ فالدکارک
فقلت محمد ان الشجایبعث الشجا . فدعنی فھٰذا کلّه قبر مالک

اور یہی میرے ساتھ ہوا، ہاں یہی میرے ساتھ واللہ بالکل یہی۔

مذکورہ عمل یہ ہے، گو کہ تہذیب جدید کے لوگ اس بات پر چونک پڑیں گے۔ تاہم عمل کی حقیقت اپنی جگہ پر مستحکم ہے۔ علم کی تہوں تک وہی پہنچتا ہے جو محبت والا ہو، جس کا دل ریا سے پاک ہو جس کا باطن جس کے ظاہر سے مشابہ ہو۔ محبت والے دیکھتے دیکھتے پار اُتر جائیں گے اور اپنے من کی کھوٹ والا سراب سراب کہتا ہوا خود کو بہلاتا رہے گا۔ اگرچہ

شروع میں کچھ اعمال میں نے صرف اپنے لئے اور اپنے تک ہی محدود رکھے تھے، لیکن چونکہ وعدہ کر چکا ہوں، لہٰذا وعدہ خلاف بننا نہیں چاہتا۔

آبنوس کی لکڑی سے ایک گھوڑا بنائیں اس کی چشم کی جگہ بلور ڈالیں اور نیچے قلعی کا بچھا دیں، اب گھوڑے چہرے پر یہ اسم اور طلسم کندہ کرو۔



اور بیدِ مجنوں کی لکڑی اسے چاروں طرف سے دے دیں جب تیار ہو جائے تو پھر منگل کے دن طلوع جوزا ۱۵ درجہ پر بخور لوبان ذکر روشن کرو اور گھوڑے کی آنکھوں میں دیکھ کر اس اسم کو ۶۶ مرتبہ پڑھیں گھوڑا ہوا میں پرواز کرے گا اور ۶۶ میل تک اڑے گا۔ جب نیچے اترے تو پھر ۶۶ مرتبہ پڑھیں اور جس جگہ کا نام لیں گے وہاں کو جا پہنچے گا۔ **وَمَا تَوفِیقِی اِلّا بِاللہ۔**

یہ عظیم عمل جو نوشتہء ادریس علیہ السلام سے مجھے ملا۔ اس کے شرائط یہ ہیں۔ تخلیہ ہو، کام احسن طریقے سے ہو۔ جب عمل سے کام لو اس وقت معدہ بالکل خالی ہو، اور عقیدہ کامل ہو، اور اجازت ایسے شخص سے لیں جو صاحبِ نفس و دعوات ہو۔ اور اس کے بارے میں عقیدہ ہو کہ وہ استحقاق رکھتا ہے اور جانتا ہو کہ وہ جھوٹ نہیں بولتا اس عمل کو میں نے بلا رمز یہ بیان کیا ہے اور متن عمل کی اشکال بھی احسن طریقے سے بنائی ہیں۔

عملِ خب

تعجب ہوتا ہے مجھے ایسی محبت پر جہاں صورت سے محبت کی جاتی ہے، سیرت سے نہیں، یہ بھولا جاتا ہے کہ صورت تو پروردگار کی تخلیق کی ہے۔ انسان کو انسان کے کام جو چیز آتی ہے وہ سیرت ہے، اگر سیرت اچھی نہیں ہے تو کیا صورت دھو کر پیتے ہوئے وقت

گذارنا ہے۔ ہزاروں لوگ میں نے دیکھے جنہوں نے خدا کی بیٹیوں کے حُسنِ صورت کا تذکرہ کیا۔ واللہ ایسا کوئی بندہء خدا تادمِ تحریر میری نظر میں نہیں آیا، جو نیک سیرت کا طلب گار ہو۔ گو کہ یہ موضوع بے حد نازک ہے کہ اس سے اپنا پھٹا ہوا گریبان اور منظر پسِ گریبان نظر آتا ہے، اگر کوئی اشتعال سے تڑپ اُٹھتا ہے تو اپنا ہی خون جلائے گا میرا کیا بگاڑے گا، اگر اپنے اعمال کو سدھارے گا تو اپنی آخرت سنوارے گا، گو کہ میرے کام اُس آخرت میں نہیں آئے گا۔

سادہ نقوش کی حامل عورتوں والے تیکھے نقوش والیوں کے پیچھے پڑنے میں حق بجانب ہیں تو سادہ شکل کے حامل مردوں کی عورتوں کو بھی اختیار ہے کہ وہ بھی اپنی نظر کا قرار ڈھونڈیں کیا نہ ڈھونڈیں!؟

کیا اس سے نظامِ خداوندی میں خلل پیدا نہیں ہوتا کہ کریہہ (عام لفظوں میں) لوگ حور و فرشتے طلبنے لگیں۔ چلیے خدا ہر کسی کو اپنی جنت کی حور دے دے اور ان کو اپنا تصوراتی نصب العین ملے، تو پھر سادگی کی حد تک سادہ نقوش والے کہاں جائیں۔ اور یہ بھی آپ کو بتاتا چلوں کہ ایسے لوگوں کے لئے خدا نے ابھی تک کوئی ایسا جہاں تخلیق نہیں کیا۔ خدا نے ضرورت ہی محسوس نہیں کی کہ خدا کے نزدیک حُسن کا معیار (اگر معیار کی ضرورت ہے ہی تو) سیرت ہے نہ کہ صورت۔

خدا کا تخلیق کردہ حسن بکھرا پڑا ہے۔ جنوبی افریقہ کی بھی سیاہ فام حسینائیں ہوتی ہیں۔ برِصغیر کے لوگ ان کی تعریف میں نظامِ شمسی (The grand total of examples) باوجود کوشش کے نہیں صرف کر سکتے جب کہ عام حالات میں نظامِ شمسی سے بھی اوپر تک زمینی انسان کو اپنے تصورات سے پہنچایا جاتا ہے۔ اسی طرح ریڈ انڈین

(Red Indian) کی عورتیں ہم میں سے کسی بلیک انڈین (Black Indian) کو کھنکار تک نہیں سنا سکتیں۔

اسی طرح چین و جاپان کی عورتوں کے خدوخال ہلکے قسم کے ہیں، یہاں کے لوگ (جن میں کبھی خاکسار بھی شامل تھا) ہرنی جیسی آنکھیں سیب جیسے گال، انار کی طرح رنگ، گلاب کی خوشبو سے زیادہ معطر پسینہ رکھنے والی (کہ ہوا جس سے چُھو کر آئے تو ایک عالم کو پتا لگے) کمان جیسے ابرو ہوں، جن کی پلکوں کی چھاؤں تلے حقیقی مولوی مسافر خانہ ہو (مطلب کہ حُسن زہد شکن) کہاں تک سنو گے کہاں تک گناؤں۔ چاہتے ہیں تو انہیں جاننا چاہیے کہ مشرق وسطیٰ میں ایسی نایاب اور انسان کم حیوانات و نباتات زیادہ خواص والی انسان نما مخلوق نہیں رہتی۔ (اس سلسلے میں، آپ کا یہ نیاز مند عائلی مزید عرض گذار ہے کہ آج کل مغرب کے باشندوں نے ایک زہر پھیلا رکھا ہے، وہ ہے کسی بھی ملک کی حسین ترین عورت کا انتخاب کرنا، اس پر مستزاد یہ کہ کرہ ارض کی حسین ترین عورت (Miss World) کا انتخاب۔ حد تو یہ ہے کہ کائنات کی حسین ترین عورت (Miss Universe) کا بھی انتخاب کرنا۔ اہل مغرب کا یہ خبطی پن آخر کیوں کر روز بروز جڑ پکڑتا جا رہا ہے، اس پر ہم بعد میں بات کرتے ہیں، پہلے تو یہ کہ ہم کو دنیا کی سب سے زیادہ حسین عورت کے خطاب دینے پر بالکل اعتراض ہے، اس لئے کہ خوبصورتی کوئی کائناتی قدر نہیں ہے، حسن و خوبصورتی کو ناپنے والے پیمانے دنیا میں ہر جگہ ایک جیسے نہیں ہیں، مختلف قوموں اور مختلف علاقوں میں حسن کے معیار علٰحدہ علٰحدہ ہیں اگر ہمارے اس خطے میں عورت کے حسن کا معیار پوچھیں گے تو آپ کو جواب ملے گا کہ حسین عورت وہ ہے جو گندمی رنگ کی ہو جس کا قد نکلتا ہوا ہو، چشم سیاہ ہو اس کے گیسو طویل اور گھنے ہوں، اور اس

کی پتلی کمر ہو۔ لیکن جب مشرق بعید کے لوگوں سے پوچھیں گے تو ان کے ہاں حسن کا تصور پستہ قد، چھوٹی آنکھیں اور دبلے بدن والی عورت میں ہے۔ یورپی ملکوں میں سنہری بال، نیلی آنکھیں اور لمبا قد حسن کی نشانی سمجھا جاتا ہے۔ تو افریقہ کے ملکوں تیز سیاہ رنگ موٹے ہونٹ اور بھرا ہوا بدن حسن کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ مقصد یہ کہ ہر علائقے کے باشندوں میں حسن کا تصور مختلف ہے۔ نہ صرف یہ کہ حسن کے تصورات علاقائی ہیں بلکہ تاریخ کے مختلف ادوار میں حسن کے تصورات بھی مختلف رہے ہیں، تو ثابت یہ ہوتا ہے کہ حسن کے تصورات زمان اور مکان سے مشروط رہے ہیں۔ جن کی جڑیں علاقائی لوگوں کے مزاج اور ثقافتی اقدار سے ملحق ہیں، اس لئے آپ کسی بھی ایک عورت کو پوری دھرتی کی حسن کی علامت مان کر نہیں پیش کر سکتے۔

یہ خطابات عموماً ان عورتوں کو ملتے ہیں جو مغربی اور خاص طور پر یورپی حسن کے تصورات کے نزدیک ہوتی ہیں، یعنی ان کی آنکھیں نیلی اور رنگ سفید ہوتا ہے۔ اور انہیں دنیا کی حسین ترین عورت قرار دینے کا مقصد یہ بھی ہے کہ دنیا کو یہ باور کرایا جائے کہ حسن صرف سفید رنگ میں ہی ہے۔ یا یوں کہا جائے کہ حسن کے مغربی تصور کو پوری دنیا پر مسلط کیا جائے، خود یہ عمل بھی عالمگیریت کا ایک حصہ ہے، گلوبلائیزیشن صرف معاشیات اور تجارت و بیوپار تک ہی محدود نہیں ہے، جس کا مقصد پوری دنیا کو چند ترقی یافتہ ممالک اور ان کی کارپوریشن کی مارکیٹ بنا کر ان پر اپنا مال تھوپا جائے، گلوبلائیزیشن کے تصورات میں پوری دنیا میں ایک ہی مارکیٹ بنانے کے ساتھ یہ بھی شامل ہے کہ ساری دنیا پر ایک ہی ثقافت کو مسلط کیا جائے، دنیا کے لوگوں کے اپنے اپنے روایتی کھانوں کے بجائے فاسٹ فوڈ یعنی برگر اور پیزا کھانے کی ترغیب دی جائے۔ انہیں اپنے ثقافتی لباس کے بجائے جینز اور شرٹ

پہننے پر آمادہ کیا جائے۔ان کی اپنی اصل زبانوں کو ترک کرا کے انگریزی یا فرنچ کو اختیار کرالیا جائے۔اور لوگوں سے ان کی اپنی ثقافتی اقدار اور مزاج چھین کر ان کو مغربی قدروں کو اپنانے کی صلاح دی جائے۔اس کے لئے ٹیلیویزن اور فلم کے ذریعے موثر نفسیاتی حربے استعمال کیے جارہے ہیں۔اور لوگوں کو یہ باور کرایا جارہا ہے کہ حسن فقط سفید رنگ ، نیلی آنکھوں اور سنہری یا ناسی (Brown) رنگ کے بالوں میں ہی ہے۔یہ اسی بات کا ہی شدید ترین اثر ہے کہ تمام دنیا کی عورتیں حسن کے اسی تصور کو قبول کرتے ہوئے خود کو اسی رنگ میں ڈھالنے کے لئے حیران و پریشان ہیں۔اور یہی وجہ ہے کہ ہمارے ہاں برصغیر میں عورتیں صرف اسی فکر کے سبب پریشان اور احساس کمتری کا شکار رہتی ہیں کہ ان کا رنگ گورا کیسے ہوسکتا ہے،بازاروں میں رنگ گورا کرنے والی کریموں اور لوشنوں کی بھرمار ہماری اسی بات کا ثبوت ہیں۔ٹھیک اسی طرح شہری لڑکیوں میں کانٹیکٹ لینز کے ذریعے آنکھوں کا رنگ نیلا کرنے کے لئے یا بالوں کو بلیچ کر کے سنہری یا ناسی بنانے کا فیشن بھی حسن کے اس خود ساختہ عالمی تصور پر پورا اترنے کی لاشعوری کوشش کے سوا کچھ نہیں ہے۔

باوجود تمام باتوں کے یہ ایک اٹل حقیقت ہے کہ حسن رنگ کا تو محتاج کسی بھی صورت میں نہیں ہے،سانولے رنگ میں بھی اتنی کشش ہوسکتی ہے کہ اچھے اچھوں کے ہوش وحواس اڑ جائیں،خود افریکہ کی بعض سیاہ فام عورتیں ایسی ہوتی ہیں جو کسی بھی آدمی کو گھما سکتی ہیں،حقیقت میں حسن کی اصل خوبصورتی تو یہی ہے کہ اس میں سب رنگ شامل ہیں۔لیکن مغرب ہمہ جہت تصور خوبصورتی اور رنگوں کو گلوبلائیزیشن کے ذریعے ختم کر کے فقط ایک تصور اور رنگ تک محدود کرنے کی کوشش میں مصروف ہے،تاکہ بڑی بڑی میک اپ اور کاسمیٹکس کمپنیوں کا کاروبار چل سکے۔یہاں پر ایک اور مسئلہ اٹھتا ہے،وہ ہے حسن کو ناپنے

کا۔یہ دنیا جس کے سر پر میٹر،انچ،گرام،میگا بائیٹس کے خبط سوار ہیں،وہ حسن کو بھی ان سے ناپنے کی کوشش کرتی ہے،قد و قامت،کمر اور جسمانی ساخت کے دوسرے رخوں کے لئے بھی انچوں اور فٹوں میں پیمانے رکھے گئے ہیں۔یہ بھی باور کرایا جارہا ہے کہ فقط ایک مخصوص قسم کے جسم اور قد و قامت کی عورتیں ہی حسین ہوسکتی ہیں،لیکن حسن کے یہ غیر فطری اور مصنوعی پیمانے کب حسن کو ناپ سکتے ہیں؟حسن کو ناپنے کا ایک ہی پیمانہ ہے وہ یہی ہے کہ وہ دیکھنے والے کی آنکھ پر کتنا اثر ڈالتا ہے۔سو،حسن رنگ،قد و قامت،جسم و نسل سے بہت بالاتر ہے،اور وہ دیکھنے والے کی آنکھ میں ہوتا ہے جو آنکھ کسی آدمی کو حسین ٹھہراتی ہے،اور جس کے لئے اسے دیکھنے والے کے پاس پیار ہی پیار ہے۔)

یہ حسن یہ زمین و آسمان کے قلابے ملانا سب خالی ہے جھوٹ ہے اپنی ذہنی لذت پرستی کا ایندھن ہے نفسیاتی بیماری ہے۔خود ساختہ معیار ہیں ہر ایک کی علیحدہ علیحدہ پسند ہے۔ کوئی ایک آفاقی معیار تو ذرا بتا دیں اگر کوئی بتا بھی دے گا تو وہ یہ ہوگا کہ حُسنِ سیرت۔

آج کل کے لوگ جس کو محبت کہتے ہیں وہ اس طرح ہے کہ ایک مرتبہ مذکورہ بالا خواص والی (ان کے نظریہ کے مطابق) عورت جاتی ہوئی نظر آئی دھیان نہ دیا،پھر نظر آئی پھر کچھ چونکے،پھر دوسری مرتبہ دیکھنے کے لئے جی کرنے لگا،پھر خود کو باور کرایا کہ ہم محبت میں گرفتار ہیں۔پھر انتظار میں رہے راستوں پر،گلیوں میں،عورتوں کے گھروں کے قریب گذرتے ہوئے اناپ شناپ گاتے ہوئے اور یہ آج نہیں تو کل والا انتظار دائمی انتظار بن جائے گا،پھر یار دوستوں میں پردہ دار غریب عورت کا نام خوب اُچھالا جائے گا اب یا تو رستم بننے کی کوشش کریں گے یا عاملان کا در کھٹکھٹائیں گے۔

دیگر حضرات کا کیا جواب ہے میں نہیں جانتا! تا ہم اگر ایسی محبت ہے جسے غا ب

نے ان الفاظ سے تعبیر کیا۔

خواہش کا نام عشق، نمائش کا نام حسن

اہل ہوس نے دونوں کی مٹی پلید کی

اور میں نے اوپر مثال دی ایسے لوگوں کے لئے معاف کیجئے گا میرے تمام تر اعمالِ حُب بیکار ہیں نہ ہی کریں تو بہتر رہے گا۔ بازاری قبیل کی محبت کے لئے میں نہیں لکھتا۔ یہ اعمال صرف میاں بیوی، اہل خاندان اور رشتہ داری میں کام آئیں گے اور بس!

تو اگر کوئی نیک سیرت کسی غلط فہمی کی وجہ سے گھاس تو کیا چارہ تک بھی ڈالنے پر آمادہ نہ ہو اور حالت اس حد تک نازک ہو کہ یہ خوش فہمی/غلط فہمی دامن گیر ہو کہ وہ ہمالیہ نہ سہی کوہِ جُودی ضرور زمین بوس ہوگا۔ اگر گرا بھی تو ان کے سینے پر یعنی جس کی چوٹی کی اراضی اتنی تھی کہ طوفان کے بعد نوح علیہ السلام کا بیڑا ٹھہر گیا آسانی سے وہ ان کے دل کے درمیان کسی چونی کی طرح آ گرے گا تو عمل ہذا کو دیکھیں۔ آسان ترین اور میرے پُرانے تجربوں میں سے ایک ہے۔

عمل یہ ہے: آدھی رات کے وقت بالٹی پانی بھر کر چاند کے سامنے بیٹھیں اب ایک کاغذ پر مطلوب کا نام معہ والدہ لکھ کر پانی میں ڈال دیں تاکہ تہہ پکڑے پھر اسے دیکھتے ہوئے بالتصور فَاذْکُرُونِی اَذْکُرْکُمْ کو ۳۶۰ مرتبہ پڑھیں بالٹی پڑی رہے خود جا کر سولیں۔ پھر طلوع آفتاب سے پہلے کسی پودوں کی جڑوں میں انڈیل دیں اس طرح سات رات کریں۔ کام ہوگا اور ہر حالت میں ہوگا۔ زمانہ گذرا یہ عمل مجھے ایک ولی اللہ نے دیا تھا۔ یہ عمل میں نے کیا نہ کرتا بھی تو اس کا نام کافی تھا۔

ماہنامہ فلکیات بابت نومبر، دسمبر ۱۹۹۳ء

سِرُّ الصَّلٰوۃ

فرمان اقدس ہے کہ روزہ دار، متقی اور نمازی کی دعا رد نہیں ہوتی، یعنی کہ دعا کے اوپر پہنچنے میں حجاب مانع نہیں ہوتا۔ اور یہ سعادت کسی کسی کو نصیب ہے عموماً کہاں ہے؟ بندگانِ خدا دعا مانگ مانگ کر تھک جاتے ہیں لیکن دعا مستجاب نہیں ہوتی، جبکہ خدا تعالیٰ کا فرمان ہے کہ (ترجمہ) ''تم مجھے پکارو میں قبول کرنے والا ہوں۔'' کلام خداوندی لاریب ہے اور یہی ہمارا ایمان ہے۔ پھر بھی ہم قبولیت دُعا سے محروم رہ جاتے ہیں۔ یہ حقیقت تو اظہر من الشمس ہے کہ دعا کی قبولیت سارے اعمال پر فضیلت رکھتی ہے اور سارے مصائب و آلام کی جڑ بھی دعا کی نا قبولیت ہے۔

رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی کہا ہے کہ بندہ کے قلب میں اتنی طاقت ہوتی ہے کہ وہ عالم ملکوت و جبروت کا بعینہ نظارہ کر سکتا ہے۔ بشرطیکہ شیاطین اس کے قلب کو نہ گھیرے ہوئے ہوں۔ اور جب گھیراؤ کی بات سامنے آتی ہے تو ایک ہی سوچ سر اُبھارتی ہے کہ شاید ہم حقیقی طور پر نماز بھی پڑھنے سے رہ گئے ہیں، جبھی تو دُعا کی قبولیت میں دیر لگ جاتی ہے۔

ذیل میں ہم فقہ اور تصوف کو مدِّ نظر رکھ کر دیکھتے ہیں کہ کس نکتے پر ہم پہنچ جاتے ہیں اور کس نکتے سے چوک جاتے ہیں اور یہی ظاہر کرنا وجہ نفسِ مضمون ہے۔

فقہ کا تعلق انسان کے ظاہری اعمال سے ہے یہ فقط وہ دیکھتی ہے کہ آپ کو کس طرح حکم دیا گیا تھا اور آپ اسے کس طرح بجالائے۔ اس بات سے کوئی بحث نہیں کہ آپ کے دل کا کیا عالم تھا۔ دل کے حال سے جو چیز بحث اور واسطہ رکھتی ہے اس کا نام ہے تصوف

(قرآن مجید میں اس چیز کا نام تزکیہ اور حکمت ہے حدیث نے اسے احسان کا نام دیا ہے اور بہت سے لوگوں میں یہ چیز تصوف کے نام سے مشہور ہے) تشریح اس کی یہ ہے کہ فرض کریں آپ نماز پڑھتے ہیں، اس عبادت میں فقہ فقط یہ دیکھتی ہے کہ آپ نے وضو ٹھیک کیا ہے؟ قبلے کی طرف رُخ کیا ہے؟ نماز کے سارے ارکان ادا کیے ہیں؟ جو کچھ نماز میں پڑھا جاتا ہے وہ سب پڑھا ہے؟ اور جس وقت کی جتنی رکعات مقرر کی گئی ہیں وہ سب برابر اسی وقت میں اتنی ہی تعداد میں پڑھی گئی ہیں؟ اور جب یہ سب کچھ آپ کر چکے ہوتے ہیں تو فقہ کے موجب آپ کی نماز مکمل ہو جاتی ہے۔ لیکن تصوف یہ دیکھتا ہے کہ اس عبادت میں آپ کے دل کا کیا حال تھا؟ آپ خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ تھے یا نہ؟ آپ کے روح کو اس نماز نے کس قدر پاک کیا؟ آپ کا دل دنیا کے خیالات سے پاک تھا یا نہ؟ آپ میں نماز سے خوف خدا تعالیٰ اور اس کے حاضر و ناظر ہونے کا یقین اور فقط اس کی خوشنودی حاصل کرنے کا جذبہ بھی پیدا ہوا تھا یا نہ؟ آپ کے افعال و اقوال میں کہاں تک درستگی و موافقت ہوئی۔ آپ کو اس (نماز) نے کتنی حد تک سچا اور پکا عملی مسلمان بنا چھوڑا۔

یہ سب باتیں جو نماز کے اصل مقصد سے تعلق رکھتی ہیں جس قدر کمالیات سے حاصل ہوں گے تصوف کی نظر میں آپ کی نماز اتنی ہی زیادہ کامل ہوگی۔ اور ان باطنی شرائط میں جتنا نقص رہے گا اتنا ہی تصوف آپ کی نماز کو ناقص کہے گا۔

اس طرح شریعت کے جتنے بھی احکام ہیں ان سب میں فقہ یہ دیکھتی ہے کہ آپ کو جو حکم جس صورت میں دیا گیا ہے وہ اسی صورت میں بجا لائے یا نہ؟ اور تصوف یہ دیکھتا ہے کہ اس حکم کی تعمیل کرنے میں آپ کی سچائی، نیک نیتی اور سچی تابعداری کس قدر تھی۔

اس فرق کو آپ اس مثال سے اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں کہ کسی بھی شخص پر ہمیشہ دو

طرح سے نظر ڈالی جاتی ہے۔ ایک نظر تو یہ ہوتی ہے کہ وہ صحیح اور تندرست ہے یا نہ؟ اندھا اور لنگڑا تو نہیں؟ خوبصورت ہے یا بدصورت؟ اچھے کپڑے پہنے ہوئے ہے یا میلا کچیلا ہے؟

دوسری نظر یہ ہوتی ہے کہ اس کے افعال کیسے ہیں؟ کسی علت کا شکار تو نہیں؟ اس کی عادات و اطوار کا کیا حال ہے؟ اس کی عقل اور سمجھ کیسی ہے؟ وہ عالم ہے یا جاہل۔ نیک ہے یا بد۔

ان دونوں میں سے پہلی نظر جیسے کہ فقہ کی ہے اور دوسری نظر جیسے کہ تصوف کی ہے۔

دوستی کے لئے جب کسی شخص کو پسند کیا جاتا ہے تو اس کی شخصیت کو عموماً دونوں اطراف سے دیکھا جاتا ہے اور خواہش ہمیشہ یہی ہوتی ہے کہ مطلوبہ شخص کا ظاہر بھی اچھا ہو اور باطن بھی اچھا ہو۔ بالکل اسی طرح مذہب اسلام میں بھی پسند کے لائق زندگی وہ ہوتی ہے۔ جس میں شریعت کے احکام کی پابندی ظاہری نظر سے بھی صحیح ہو اور باطن کے خیال سے بھی صحیح ہو۔

جس شخص کی ظاہری پیروی پوری ہے اور باطن میں پیروی نہ ہو وہ اس طرح ہوگا جیسے کہ کوئی آدمی بہت خوبصورت ہو لیکن مردہ ہو۔ اور جس شخص کے عمل میں سبھی باطنی خوبیاں موجود ہوں اور ظاہری پیروی مفقود ہو تو اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص نہایت نیک اور شریف ہو مگر بدصورت اور کریہہ ہو۔ امید ہے کہ اس مثال سے آپ کو فقہ اور تصوف کا آپس میں ربط و تعلق معلوم ہو گیا ہوگا۔

افسوس اس بات کا ہے کہ حالیہ زمانے میں علم و اخلاق کے زوال کے سبب جہاں دوسری بھی کئی خرابیاں پیدا ہو چکی ہیں۔ اسی طرح یہاں تصوف کے پاکیزہ چشمے بھی گندا کیا

گیا ہے۔لوگوں نے انواع واقسام کے غیر اسلامی فلسفے گمراہ کردہ قوموں سے سیکھے اورانہیں تصوف کے نام سے اسلام میں داخل کیا۔عجیب وغریب قسم کے عقائد اورطریقہ جات پر تصوف کا نام رکھا جن کی کوئی بھی بنیاد قرآن اور حدیث ہیں موجود نہیں ہے۔ایسے لوگوں نے آہستہ آہستہ خودکو شریعت کی پابندیوں سے بھی آزاد کیا اور کہنے لگے کہ تصوف کا تو فقہ سے کوئی واسطہ ہی نہیں یہ بات ہی کوئی اور ہے!صوفیوں کو قانون اور قاعدہ کی پابندیوں سے کیا کام!اس قسم کی باتیں اکثر جاہل صوفیوں سے سننے میں آتی ہیں (اس قسم کے باغی ذہنیت اور دقیانوسی فلسفہ والے تن وبدن سے بیگانے بس نروان کی تلاش میں بھٹکتے ہوئے افراد ہر مذہب وقوم میں اپنے ہی مذہب وقوم سے باغی اپنے ہی اقدار سے منحرف بافراط ملتے ہیں) مگر دراصل یہ سب غلط ہیں اور اسلام جیسے عظیم و پاکیزہ دین میں کسی بھی ایسے تصوف کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔جس کا فقہ یعنی شریعت کے ظاہری احکام سے واسطہ نہ ہو۔

قرآن مجید میں نماز کے بارے میں سینکڑوں مرتبہ تاکید کی گئی ہے کہ وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ... الخ تو کسی بھی صوفی کو یہ حق کہاں سے ملا کہ وہ نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج کی پابندی سے آزاد ہو جائے اور احکام خداوندی و شریعت محمدی کی منافی کرے، کوئی بھی صوفی ان قوانین کے برعکس عمل کرنے کا کوئی حق نہیں رکھتا۔

جو قوانین رسم ورواج، رہنے سہنے، قول وفعل، لین دین، حقوق فرائض اور حلال و حرام کی بابت خدا تعالیٰ اور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے بنائے اور بتائے ہیں، کوئی بھی اور کچھ بھی کہلانے والا شخص جو ہٹ دھرمی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح پیروی نہ کرتا ہو۔وہ صوفی مسلمان کہلانے کا حقدار ہی نہیں۔

• تصوف تو درحقیقت خدائے عزوجل اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت بلکہ

عشق کا نام ہے اور عشق کا تقاضہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے احکام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے بال برابر بھی منہ نہ موڑا جائے۔

اس لئے اسلامی تصوف شریعت سے کوئی جدا چیز نہیں بلکہ فقہ اور شریعت کے احکام کو حد درجہ سچائی اور نیک نیتی سے بجالانے اور ان کی پیروی میں خدا تعالیٰ کی محبت اور خوف سے روح سیراب کرنے کا نام ہی تصوف ہے۔

اب فقہ کے قوانین وتصوف کی روشنی میں ایک خاص طریقہ نماز پیش خدمت ہے۔

نماز او رتصور

۱۔وضو کر کے نماز کے لئے بیٹھے۔ دل اعتدال پر لا کے دنیاوی خیالات دور کریں۔

۲۔نیت کرنے کے وقت۔ سمجھا جائے کہ میں پلصراط پر کھڑا ہوں۔

۳۔قرأت کے وقت۔ تصور قرآن مجید میں ہو کہ میں دیکھ کر پڑھتا ہوں۔

۴۔رکوع کے وقت۔ سمجھا جائے کہ میں مروہ میں ہوں۔

۵۔قیام بعد رکوع کے وقت۔ سمجھا جائے کہ میں مروہ سے دوڑ کر صفا پہنچا ہوں۔

۶۔سجدے کو جاتے وقت۔ کعبۃ اللہ آگے کرے کہ میں خدا کی ہستی کو سجدہ کرتا ہوں۔

۷۔التحیات پڑھنے کے وقت۔ جیسے کہ رب کے آگے ادب سے سر جھکا کے بات کی جا رہی ہے۔

۸۔السلام علیک کہنے کے وقت رسول اللہ کا تصور لا کے پھر اَیُّھَاالنَّبِی کہے۔

۹۔اشہدان لاَ اِلٰہَ کہنے کے وقت۔ انگلی اُٹھاتے وقت سمجھے کہ میں شیطان کو پتھر مارتا ہوں بعدہٗ نیچے کرے۔

۱۰۔آخری سلام کے وقت۔ شمال کی طرف دیکھے تو جنت کو دیکھے اور جنوب کی طرف دوزخ کو۔

۱۱۔دعا مانگنے کے وقت۔ چہار سُو نور و رحمت کی برسات ہوتی دیکھے۔

آپ نے فقیرانہ راز دیکھ لیا اس پر عمل کریں اور اس قول کا مشاہدہ کریں کہ واقعی نماز مومن کی معراج ہے۔اس طریقے سے ادا کی گئی نماز آپ کو سکون قلب کی لذت سے روشناس کرائے گی۔اور دعا مانگنے کا طریقہ یہ ہے کہ دعا کے اول و آخر درود شریف طاق مرتبہ پڑھیں۔دعا مانگتے وقت اندھیرا ہو تو مناسب ہے۔عصر و مغرب کے درمیان کا وقفہ بھی بہت مفید ہے۔آنسوؤں سے دعا مانگیں کہ رد نہیں جاتی، رونا نہ آئے تو رونی سی شکل بنا کر دعا مانگیں اور گڑگڑا کر مقصد بیان کریں بلا جھجک۔بھلا خالق و مالک سے بھی کیا حجاب۔

قارئین فلکیات! ان جواہروں کی قدر کیجئے۔ انمول قواعدوں کو اپنا شعار بنائیں۔خداوند کریم سے دعا ہے کہ آپ کو روحانیت کی معراج کی طرف گامزن رکھے اور جب آپ آشتی کے عرفان کو پہنچیں تو آپ پر لازم ہے کہ اس حقیر فقیر کے حق میں بھی دعائے خیر ضرور کریں۔

ماہنامہ فلکیات اپریل ۱۹۹۲ع

حصہ دوم

مضامین عائلی نقشبندی

الواح الجواهر

حضرت صاحب کے منقطع کردہ سلسلے کو چلانے کی کوشش

عَصَمَنَا اللّٰہُ سُبحانَہٗ وَاِیَّاکم عَنِ التَّعصُّبِ وَالتَّعَسُّفِ ونجَانَا وَاِیَّاکم عَنِ التَّلَہُّفِ وَتَاسُّفِ بِحُرمَۃِ سَیِّدالبَشَرِ الْمُنفِیُّ عَنہُ زَیغ البَصِر علیہ وَعَلیٰ اٰلِہٖ مِنَ الصَّلوٰتِ اَتمھَاَ وَمِنَ التسلیماتِ اَکْمَلُھَا۔

ابتداء ہے اللہ عزّ وجل کے مقدس نام سے جو مالک الملک ہے وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں، وہ اتنا شفیق ہے کہ اس نے رحمت اپنے اوپر واجب کی ہوئی ہے تمام چیزیں اس کی محتاج ہیں وہ کسی کا محتاج نہیں اس کی ذات مثال وتمثیل سے بالا تر ہے۔ اس کے عبد ہونے کا حق ہی ہم پر ایسا ہے کہ ہم پیدائش سے لیکر موت تک ایسے ہی ایک نہ ختم ہونے والے سجدے میں پڑے رہیں تو بھی اس کے اسی احسان کا حق ادا نہیں کر سکتے کہ اس نے ہم کو پیدا کیا۔ وہ اس وقت بھی تھا جب کچھ نہیں تھا اور اس وقت بھی ہوگا جب کچھ بھی نہیں بچے گا۔ وہ ایسا بدیع ہے کہ اس نے زندگی کا احیاء اور اس کا تواتر اجناس کی زوج میں رکھا اور اتنی اجناس کہ صرف کرہ ارض پر ہی ان کا شمار بھی کھربوں سالوں میں شاید کوئی نہ کر سکے۔ اس نے تمام عالم ومافیہا کو بغیر کسی سابقہ نمونے کے پیدا کیا، وہ اشیاء سے پہلے ان کو جانتا تھا پھر اپنے علم کے موافق ان کو پیدا کیا تو بھی اس کا علم متجدّد نہیں ہوا۔ وہ اس طرح تمام کلّیات کو جانتا ہے جس طرح تمام جزئیات کو جانتا ہے، وہ جان کر ارادہ کرتا ہے اور اس کے ارادے کے ساتھ ہی تخلیق کا عمل شروع ہو جاتا ہے۔ اس کا احسان ہے کہ اس نے انسان کو بہترین ہیئت پر تخلیق کیا اور جمیع مخلوقات پر بزرگی بخشی اس کے کسی بھی کام پر کوئی

سوال کرنے کا مجاز نہیں اور اسی اللہ کی حجت تامہ ہے۔

بعدۂ۔ تمام اوصاف حمیدہ کے مالک حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام درود وسلام جو خلق عظیم پر فائز رہے جو رحمۃ اللعالمین اور کافۃ للناس ہیں جو داعیا الی اللہ باذنہ ہیں جو پیام توحید کی آخری کڑی ہیں جو محسنِ انسانیت ہیں جس نے پیامِ ربوبیت کی حفاظت دہی کا وہ عدیم النظیر مثال دیا کہ جب زبان وحی مخاطب ہوئی کہ قل ھو اللہ احد یعنی کہو کہ وہ اللہ ایک ہے تو وہ قل کا لفظ بھی لکھوا دیا۔ کیا اس سے بڑھ کر بھی امانت داری عالم انسانیت کی تاریخ میں کسی کا وطیرہ رہی ہے۔

لمّا بعد۔ ہر امر کا اپنے وقت پر ظہور پذیر ہونا ایک حقیقت ہے۔ وقت بھی کیا عجیب سے تماشے دکھا جاتا ہے۔ میرے ذہن کے کچھ مضطرب تصورات مجھے آمادہ کر رہے ہیں کہ قرطاسِ فلکیات پر پھر سرِ مضمون میں کوئی نام دیکھ سکوں اور مجھے یوں لگے کہ جیسے وقت ابھی ہاتھ سے گیا ہی نہیں۔ عزیزی شباب صاحب آپ ہی کی جیت ہوئی بڑے عجیب ہو یار! آخر میرا سکوت تمہیں کیوں پسند نہیں آیا؟ مجھے سرِ بازار کھڑا کرنے میں اگر کوئی خوشی ہوتی ہے تو لیجئے حضور اب اپنے من کو سکھی رکھ۔ عزیزانِ من! علمی مضمون سے ہٹ کر علمی مضمون میں باتیں اچھی تو نہیں لگتیں تاہم اس مقام پر میں جناب لیاقت علی خان درانی صاحب (نوشہرہ) جناب علی اکبر صاحب (پشاور) سید خالد محمود مظہر صاحب (سوات) اور سرور شباب صاحب کا خاص شکریہ ادا کئے بنا آگے چلنا اپنے اوپر بار سمجھتا ہوں، اور ہر چہار حضرات کے نام نامی معنون کرتا ہوا چند اعمال پیش کرنے کی جسارت کرتا ہوں اور جو کوئی فائدہ اٹھائے اس پر فرض بنتا ہے کہ وہ منزل پر پہنچ کر ان کے لئے دعائے خیر کرے میں سمجھ لوں گا کہ مجھے اپنی محنت کا صلہ مل گیا کہ ان سے فرطِ محبت مجھے میرے علم کی معیت میں ہی

وراثت میں ملی ہے۔

ا: عمل بسم اللہ

کافی دن گزر چکے میں نے کہیں پڑھا تھا کہ جزئیات بسمہ الشریفۃ میں ۱۹ کا عدد بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ اس لئے کہ اس میں بھی ۱۹ حروف ہیں نہ صرف یہ کہ حروف ۱۹ ہیں بلکہ ۱۹ کے تعدادُ کی ایک پوری گردش ہے اس میں۔ میں نے دیکھا تو مجھے معلوم ہوا کہ۔

لفظ	قرآن میں کتنی بار آیا	کتنے عدد میں ۱۹ مضروب ہوا
اسم	۱۹ مرتبہ	ایک سے ضرب کھائی
اللہ	۲۶۹۸ مرتبہ	۱۴۲ سے ضرب کھائی
الرحمٰن	۵۷ مرتبہ	۳ سے ضرب کھائی
الرحیم	۹۵ مرتبہ	۵ سے ضرب کھائی

میں نے سوچا کہ اس تحقیق پر مزید تحقیق صرف ہونی چاہئے جو کہ عملیات کے سلسلے میں معاون ثابت ہوا اس طرح میں نے غور وفکر کیا تو اس نتیجے پر پہنچا۔

لفظ	کتنی مرتبہ تکرار میں آیا	موافق تکرار اسماء بار تعالیٰ
اسم	۱۹	واحد
اللہ	۲۶۹۸	ذوالفضل العظیم
الرحمٰن	۵۷	مجید
الرحیم	۹۵	مہلک

اسی طرح عملیاتی ترکیب سے میں نے ان اسماء کو ورد کی شکل دے دی اور اپنے معمولات میں اس کا بھی اضافہ کیا۔ قارئین کی دلچسپی کے لئے عرض ہے کہ اسماء کا شمار میں

نے محمد فواد الباقی کی کتاب "معجم المفہرس" (مطبوعہ مصر) اور اسماء کی تخریج شیخ بہاؤالدین کی کتاب "خواص الاسمآء" (مطبوعہ ایران) سے کی۔

۲۔ دعوت الکبیر

جن دعواتِ عظیمہ کو ہم نے عجیب تر پایا ان میں دعوت الکبری جو مریخ کی دعوت ہے۔ (جسے شجرہء قطبیہ کے نام سے مرحوم کاش البرنی صاحب نے ۷۴ء اپنے رسائل میں پیش کیا تھا اور بس کہ جس کا ذکر محض ذکر ہی تھا اور اس دو اقساط پر مشتمل مقالے میں کہیں ہلکا سا بھی عزیمتِ دعوت کا ذکر تک نہیں کیا تھا) ایک دعوۃ سورہء والشمس کی۔ (جس کا ذکر گو کہ بڑی شرح و بسط کے ساتھ ابن الحاج التلسمانی نے "شموس الانوار" میں کیا تھا لیکن اس میں بھی خاص کمی رہ گئی کہ نہ تو دعوت پڑھنے کا تعداد بتایا تھا اور نہ ہی متنِ عمل مکمل تھا۔ ایک دعوۃ آیۃ الکرسی کی (جسے سید عبدالفتاح الطوخی الفلکی نے بیان کیا اور یہی دعوت اپنے متن میں "معلم الاسرار" میں دوسرے انداز سے تھی تو "الغزالی الکبیر" میں تیسرے انداز سے) ایک دعوۃ سورہ زلزال کی۔ (جو کشف اسرار العلوم" میں ایک انداز سے مذکور ہوئی تو "ابن سیناء الکبریٰ" میں دوسرے انداز سے) ایک دعوت سیارگان کی۔ (جس کا ذکر امام غزالیؒ نے "سر العالمین" میں کیا (امام کی اس کتاب کی گو کہ بہت سے علماء نے ان کی تصنیف ماننے میں تردد کیا۔ شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ نے اپنی تصنیف "تحفہ اثناء عشریہ" کے دیباچے میں اس کتاب کی نفی کی، علامہ شبلی نعمانیؒ بھی اپنی تصنیف "الغزالی" میں اس کا انکار کرتے ہیں۔ تاہم امام غزالیؒ کی تصنیف لطیف "المنقذ من الضلال" کا گہرا مطالعہ کیا جائے تو یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ امام صاحب نے جو دور گوشہ نشینی میں گزارا اور جن تجربات سے گزرے اُن سے بعید نہیں کہ یہ تصنیف ان کی اپنی ہو) تو "سر المکتوم" میں علیحدہ انداز سے

بیان ہوئی تو "الخاتم السلیمانی" میں نرالے طریقے سے بیان ہوئی ہے) ایک عجیب سی دعوت الکبیر (دعوتِ فاتحہ) جسے شاہ محمد غوث گوالیاریؒ نے ایک انداز سے بیان کیا تو صاحب "شمس المعارف الکبریٰ" نے دوسرے انداز سے اور صاحب "اکسیر الاحمر" نے تیسرے انداز سے ذکر کیا، اور اب اسی دعوت الکبیر کا ذکر ہم اس محفل میں کریں گے۔

اس دعوت کا مآخذ و بنیاد شاہ محمد غوث گوالیاریؒ کی ترتیب ہی پر ہے لیکن ان کی عزائم کو حضرت صاحب نے از سرِ نو مرتب کیا اور ایک مدت تک اس کی ماہیت پر غور و فکر کر کے ایک مکمل صورت دے دی اور جناب نے اسی طریقہء کار کا اطلاق بھی باقی دعوت پر کیا۔ چھ سال قبل یہی دعوت میں نے ان کی زیرِ نگرانی کی تھی۔

دنیائے علم و عمل سے وابستہ حضرات کو اس بات کا بخوبی تجربہ ہوگا کہ سورہء مزمل کا عمل بہت جلالی ہوتا ہے اس انداز سے کہ اسے کنویں کے پنگھٹ پر بیٹھ کر اس وقت تک پڑھا جاتا ہے تا آنکہ پانی اُبل آئے۔ (یہ عمل میں سولہ برس قبل اپنے والد محترم کی زیرِ نگرانی کر چکا ہوں کہ جسے ان کا اذنِ خاص سید غلام مرتضیٰ شاہ جیلانی کا تھا اور متنِ عمل جو تفویض ہوا وہ سید جلال الدین جہانیاں جہاں گشتؒ کا یہ عمل میں نے اپنی عملیاتی زندگی میں آج تک کسی بھی کتاب میں نہیں دیکھا) لیکن یہ عمل اس سے بھی بڑھ کر جلالی ہے۔ اے ہر کسے۔ کہ اسے وہ کرے جو مضبوط ترین اعصاب کا مالک ہو اور جو مصائب زمانہ کا یارا اپنے میں نہ پاتا ہو تو وہ اسے نہ کرے اور کامل استاد کی نگرانی کے سوا اس کا خیال تک نہ لائے۔ یہ دعوت سیفِ قاطع و سم قاتل و تریاق شافی ہے اور ان اذہان کے لئے خاص تحفہ ہے جو علم و ادراک کے افق پر محوِ پرواز ہیں۔

عمل: سورہء فاتحہ میں سات آیات ہیں ایک ہفتے میں اس کی زکات مکمل ہوتی

ہے ہر روز کے کلمے کو ایک ہزار بار پڑھے، طالبِ دعوت صائم و معتکف ہو، اس عمل میں سات نقشے کام میں آتے ہیں چونکہ صفحات فلکیات ایک ہی قسط میں اس کے متحمل نہیں ہو سکتے مگر پھر بھی یہ کئے دیتا ہوں کہ جو خانے تبدیل ہوتے ہیں ان کو میں تحریر کئے دیتا ہوں باقی نقش جیسا ہے ویسا ہی رہے گا۔

طریقہ: اوّل اتوار کے دن روزہ رکھ کر ساعت اوّل میں دوگانہ با امید اجابتِ دعا پڑھے پھر نقش اوّل سامنے رکھ کر ایک ہزار بار یوم الاحد کا عمل پڑھے اور ایک سو مرتبہ یہ دعا پڑھے جو ہم ابھی لکھ دیں گے۔ اسی طرح روزانہ کرنا ہے تا آنکہ سات دن مکمل ہو جائیں۔

دعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنَّ لَیسَ فی السَّمٰوٰتِ دَوراتٍ ولا فی الارضِ غَمراتٍ وَلَا فِی البحَارِ قطراتٍ وَلَافی الجِبَالِ مَدَراتٍ وَلَا فی الاشجارِ وَرقاتٍ وَلَا فی الاَجسامِ حَرکاتٍ وَلَا فِی العیون لَحظاتٍ وَلَا فی النفوسِ خطراتٍ اِلَاوَھی بکَ عَارفَاتٍ وَلکَ شاھِداتٍ وَعَلَیکَ دلائلاتٍ وَفِی اَلملکُ مُسخراتٍ مِمَّا یَقدرَہُ الّتی سَخَّرتَ بِھَا اَھلَ الارضینِ والسَّمٰوٰتِ سَخّرنی قُلوبَ المَخلُوقَاتِ۔

نقش اگلے صفحے پر دیکھئے۔

۳۳۲	۸۳۹	۱۰۴۹	۲۸۰۰	۱۳۹۶	۱۳۸
۱۳۴۰	اوپر: ولا فی الجبال مدرات / دائیں: ۱۲۸۱ / وسط: ۸۳۹ / بائیں: ولا فی الاشجار ورقات / نیچے: ۴۶۳	اوپر: ولا فی البحار قطرات / دائیں: ۱۲۸۳ / وسط: ۱۴۲ / بائیں: ۱۵۶۳ / نیچے: ۸۲۶	اوپر: ولا فی الارض غمرات / دائیں: ۸۳۲ / وسط: ۳۵۹ / بائیں: ۸۹۱ / نیچے: ۱۵۱۹	اوپر: اللھم ان لیس فی السموات دورات / دائیں: اللھم ان لیس فی السموات دورات / وسط: ۳۳۳ / بائیں: ۱۲۳۵ / نیچے: ۶۱۵	۲۳۶۲
۸۹۲	اوپر: ۲۸۰۱ / دائیں: ۸۳۳ / وسط: ۳۶۰ / بائیں: ولا فی الاجسام حرکات / نیچے: ۱۵۲	اوپر: ۱۳۹۵ / دائیں: ۲۳۱۵ / وسط: رب العالمین / بائیں: ۱۲۳۳ / نیچے: ۶۱۴	اوپر: ۸۳۰ / دائیں: ۱۳۶۴ / وسط: الحمدللہ / بائیں: ۱۳۴۱ / نیچے: ۴۶۵	اوپر: ۱۰۴۸ / دائیں: الا وھی بک عارفات / وسط: ۱۴۱ / بائیں: ۱۵۶۲ / نیچے: ۸۲۵	۱۴۶۳
۱۲۳۳	اوپر: ۱۳۹۴ / دائیں: ۲۳۶۲ / وسط: ۳۳۲ / بائیں: ولا فی العیون لحظات / نیچے: ۶۱۳	اوپر: ۲۴۹۸ / دائیں: ۸۹۰ / وسط: روقیائیل / بائیں: ۸۸۹ / نیچے: ۱۵۱۴	اوپر: ۱۰۸۱ / دائیں: ۱۳۴۵ / وسط: حی قیوم / بائیں: ۱۵۶۵ / نیچے: ۸۲۸	اوپر: ۸۳۱ / دائیں: ولک شاھدات / وسط: ۱۳۹ / بائیں: ۱۳۴۲ / نیچے: ۴۶۶	۱۳۶۸
۱۵۶۳	اوپر: ۱۰۸۰ / دائیں: ۱۲۶۳ / وسط: ۱۴۳ / بائیں: ولا فی النفوس خطرات / نیچے: یوم کبیسہ	اوپر: ۸۳۲ / دائیں: ۱۳۱۹ / وسط: ۱۵۰ / بائیں: ۱۳۴۲ / نیچے: یوم کبیسہ	اوپر: ۱۳۹۳ / دائیں: ۲۳۳۲ / وسط: ۳۳۱ / بائیں: ۱۲۳۳ / نیچے: یوم کبیسہ	اوپر: ۲۴۹۹ / دائیں: وعلیک دلائلات / وسط: ۳۵۸ / بائیں: ۸۹۰ / نیچے: یوم کبیسہ	۱۳۷
۳۵۸	۸۲۴	۴۶۴	۶۱۲	۱۵۱۸	۱۴۳

اندرون خانے اس میں تبدیل ہوں گے۔ زحمت تو ہوگی مگر کیا کیجئے تاہم آپ کی تسہیل کے لئے اعداد لکھ دیتا ہوں مربع کے مروجہ طریقہ پر پر کریں۔

اتوار: اس کے اعداد تو ہم نے نقش میں لکھ دیئے ہیں۔

پیر: الرحمٰن ۳۲۹۔ الرحیم ۲۸۹۔ رحمٰن رحیم ۵۵۶۔ جبرائیل ۲۴۷۔

منگل: ملک ۹۰۔ یوم الدین ۱۵۱۔ ملک قدوس ۳۶۰۔ عزرائیل ۳۱۹۔

بدھ: ایاک نعبد ۵۸۔ وایاک نستعین ۶۷۸۔ علی عظیم ۱۱۳۰۔ میکائیل ۱۱۲۔

جمعرات: اھدنا ۶۱۔ الصراط المستقیم ۱۰۱۲۔ کبیر متعال ۷۷۳۔ اسرافیل ۳۸۲۔

جمعہ: صراط الذین ۱۰۹۱۔ انعمت علیھم ۶۱۷۔ کافی غنی ۱۱۷۱۔ عیائیل ۱۸۲۔

ہفتہ: غیرالمغضوب علیہم ۳۲۴۴ ۔ ولاالضالین ۹۵۹ ۔ فتاح رزاق ۷۹۷۔
کسفیائیل ۲۱۲۔

اسی طرح اختصار کو مدنظر رکھتے ہوئے ہفتے کے سات دن پڑھنے والی عزیمت بھی لکھ رہا ہوں۔

اتوار کے روز: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم. الحمدللہ رب العالمین. یا اجب یا روقیائیل سمیعاً مطیعاً انت وَخُذ اِمکَ المذھب وَ عَونِکَ ابو عبداللہ بحق الحمدللہ رب العالمین و بحقِ الحَیُّ القَیّومُ وبحق سیّدنا محمدٍ صلی اللہ علیہ وسلم و بحرمۃ الملئِکۃِ المُوکلّینَ بقوائم العرشِ ابجد.

خط کشیدہ الفاظ کو تبدیل کرنا ہے اس میں نہ تو کی رمز ہے نہ غیر معمولی عقل کی ضرورت۔

پیر۔الرحمٰن الرحیم۔ جبرائیل۔ مرۃ الابیض۔ ابوالنور۔ ھوزح
منگل۔مالک یوم الدین۔عزرائیل۔ الاحمر۔ ابومحزر۔ طیکل
بدھ۔ایاک نعبد وایاک نستعین۔میکائیل۔برقان۔ابوالعجائب۔منسع
جمعرات۔اھدنا الصراط المستقیم۔اسرافیل۔ شمھورش۔ابوولید۔قصقر
جمعہ۔صراط الذین انعمت علیہم۔عینیائیل۔زوبعہ ابیض۔ابوالحسن۔ششخ۔
ہفتہ۔غیرالمغضوب علیہم ولاالضالین۔کسفیائیل۔میمون۔ابونوخ۔ذضظغ۔

نیز اسماء باری تعالیٰ جو اوپر آپ ملاحظہ کر چکے ان کو ''ال'' کے اضافے سے پڑھیں جیسے: الکافی الغنی۔

پس یہی دعوت الکبیر ہے اور یہ اس کی زکاتِ صغیر ہے اس کی زکاتِ کبیر کا طریقہ گو کہ مجھے ملا ہے۔لیکن عدم فراغت کی بناء پر مجھ سے نہ ہوسکا۔

بعد عمل ساتوں نقوش علیحدہ تہہ بہ تہہ کر کے ایک ساتھ کر کے اپنے پاس رکھیں اور مداومت اسکی گیارہ بار روزانہ ہے اور یہ بھی عرض کرتا چلوں کہ جب تک بھی میں لکھوں سوائے تنقید ضروری کے (کہ میں بھی انسان ہوں مجھ سے بھی غلطیاں ہوسکتی ہیں۔میرا علم تمام اور میرا عقل، عقلِ کُل نہیں ہے) کوئی اپنے مسائل کے بارے میں مجھ سے رجوع نہ کرے میرے پاس وقت بہت ہی کم ہے شاید میں جواب نہ دے پاؤں اور تنقید کے لئے بھی یہ طریقہ بہتر ہے کہ وہ صاحب بھی فلکیات کے توسط سے تنقید کرے تاکہ باقی حضرات بھی ان کی تنقید سے مستفیض ہوسکیں۔اور مزید رابطہ نہ رکھنا شاید اس لئے بھی ہے کہ مجھے کسی بھی قسم کی کوئی شہرت مطلوب نہیں ہے۔یہی وجہ ہے کہ حضرت صاحب کے علم ہی کی وجہ سے جو مجھے حتی المقدور نصیب ہوا ان کے نام کو قائم رکھنا چاہتا ہوں اور وجہ تحریر بھی ان محترم شخصیات کے بے حد اصرار کی وجہ سے ہے۔جو، میرے خاص صحبت یافتہ ہونے کے باعث چار سال سے مجھے آمادہ کئے جا رہے ہیں۔بار بار اپنا تذکرہ اس لئے بھی فضول ہے کہ اس سے اسم سرِ نفسِ مضمون پر بھی اثر پڑتا ہے۔درحالیکہ نسبتِ نام ہی کافی ہے اپنا یہ تذکرہ بھی اس لئے ہوا کہ چونکہ یہ تحریر کے اس دورِ ثانی کا آغاز ہے اس میں ضروری تھا آئندہ میں کوشش کروں گا کہ یہ بھی نہ ہو۔اور میں امید کرتا ہوں کہ میری اس چھوٹی خواہش کا ضرور احترام کیا جائے گا۔

فائدہ: اب یہ تمام نقوش اور عزیمتیں حصہ سوم مفتاح الاستخراج میں درج کی گئی ہیں۔

ماہنامہ فلکیات اکتوبر ۱۹۹۷ع

الواح الجواھر

"فی مبحث اوفاق المعظمۃ"

۱۔ عمل سلطانی طلسم سلیمانی

جفر الآثار عموماً مشتمل بر اوفاق ہوتا ہے۔ اور یہی زیادہ مستند مانا جاتا ہے اور یہ علم جو اسرار و رموز سے معمور ہے، ہمارے نزدیک اوفاق تک ہی بہ غایت تمام ہو جاتا ہے۔ اور اس علم پر عبور تب ہی مانا جاتا ہے جب کہ جفر کے باب کبیر، باب وسیط اور باب صغیر کا استخراج سمجھ میں آ جائے تکلف برطرف اسے سمجھنے کے لئے برق خاطف رکھنے والے عقل کی ضرورت پڑتی ہے۔ (آپ کا یہ خادم عائلی آپ کی خدمت میں عرض پرواز ہے کہ عصر حاضرہ میں یہ علم مفقود ہو چکا ہے، ہر وہ شخص کہ جسے اصل علم کی واقعی بھی تھوڑی بہت شدھ بدھ ہے، وہ جانتا ہے کہ یہ علم اس دنیا میں قدرت کا اعجاز ہے، اور پھر حل کرنے میں اتنا تو دقیق ہے کہ کتب زمانہ میں سے صرف دو ایک کتب میں اجمالاً مذکور ہوا ہے۔ جیسے کہ امام بونی کی عظیم تصنیف شمس المعارف الکبریٰ، اور وہ بھی اتنا مختصر کہ جیسے:

کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی

میں جناب باری تعالے میں اپنی جبیں جھکاتے ہوئے، اپنی معصیت کا اعتراف کرتے ہوئے آپ حضرات کو نوید مسرت دیتا ہوں کہ خداوند کریم نے بطفیل آقائے نامدار، صاحب لولاک، حضرت محمد ﷺ مجھے اس علم کا کسی قدر وقوف بخشا ہے، اور یہ علم تقریباً اسی فیصد حل کر چکا ہوں، اور باقی بھی انشاء اللہ تعالے سمجھ میں آ جائے گا، اور جو حل ہو چکا ہے اس میں سے کچھ پہلو آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں،

ابواب میں سے

۱: باب کبیر

۲: باب صغیر

۳: باب متصل

کلام ھائے کبیر (کلیات مستورہ) میں سے

۱: کلام طاھیثاً

۲: کلام عافیطوش

۳: کلام عشب

۴: کلام ازدر

۵: کلام غشب

۶: کلام رشف

۷: کلام سجع

ان کلام میں سے کتب

۱: کتاب مناجات

۲: لوح آدم

۳: تاج میططرون الملک

۴: قمر المستور

۵: تاج میثاق

۶: حربہ یوشع بن نون

۷: میطظر ون عبد المعبود

۸: شمس المسعور

۹: حربہ میطظرون الملک

۱۰: تاج زہرہ دسفر آصف بن برخیا

جوں ہی یہ علم تکمیل تک پہنچا میں کوشش کروں گا کہ مجھے اس کی اجازت ملے تا کہ میں اسے حضور ختمی مرتبت ﷺ کی امت تک منتقل کر سکوں۔ جو علم جانتا ہے وہ ہی سمجھتا ہے کہ اخفاء کی کیا حقیقت ہوتی ہے اور راز کا بار کتنا بھاری ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ مجھ پر رحم فرمائے، اور میری تقصیرات پر مجھے اپنی تعذیرات سے بچائے۔

آج سے کئی سال پیشتر جب میں نے زیر نظر مقالہ لکھا تھا تو میں نے اس کی طرف اشارہ کر دیا تھا، لیکن کتنے افسوس کی بات ہے کہ ہمارے احباب اس کی طرف متوجہ ہی نہیں ہوئے۔ اس علم کا تذکرہ محض بر سبیل تذکرہ تھا، میں امید رکھتا ہوں کہ اس علم کے پایہء تکمیل تک پہنچنے تک آپ انتظار فرمائیں گے۔ اور فرداً فرداً اس سلسلے میں، مجھے زحمت دے کر میری تحقیق میں مشکلات کا اضافہ کرنا نہیں فرمائیں گے)

محفلِ ہٰذا میں جس نقش کا تذکرہ کیا جا رہا ہے اُسے صاحب رموز الجفر نے ایک مکمل نقش کی صورت میں بیان کیا ہے لیکن چونکہ اس کی چال طبعی ہے اس لئے اس کی زکات ایک عرصہ کھاتی ہے درحالیکہ موصوف نے اس سلسلے میں مزید کام نہیں کیا تھا اور نہ ہی ان کی مزید تحقیق اس میں شامل تھی حالانکہ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ وہ نقش کہ جس کا وفق طاقتور ہوتا ہے اس کا استخراج اس کی قوت کو کئی گنا تیز کر دیتا ہے۔

میں نے کئی برس قبل اسے آگے چلانے کی سعی کی تھی اور یوں میں اپنے مقصد میں

کامیاب رہا اُسے مختلف اوقات میں تیار کرتا رہا اور جب بھی کیا نتیجہ توقع سے بھی بڑھ کر نکلا، چونکہ تادمِ تحریر مجھے اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ملا کہ کسی نے اُسے وضع کیا ہے اپنے اس خیال کے مطابق میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ عصر حاضر میں (بلکہ تاریخ میں) اسے عوام الناس کے سامنے پیش کرنے کی یہ سعادت صرف مجھے ہی نصیب ہے، اس لئے میں چاہتا ہوں کہ آپ تک یہ بات بھی پہنچے کہ اُسے وضع بھی کیا جا سکتا ہے۔

قارئین! اس نقش کی ایک عجیب بات یہ بھی ہے کہ اپنے ہر مقصد کے موافق اسے اپنے منسوبہ سیارگان کے اوقات میں کندہ کیا جا سکتا ہے۔ یوں فی ستارہ اس کی ماہیت بدل جاتی ہے اور اس نقش کی میزان، اسماء و روحانیات اسماء بھی بدل جاتی ہے۔ اس علم میں چند ایک کلیے ہیں اور واقفکاران کو بیٹھے بٹھائے سمجھ میں آنے چاہئیں، جیسے کہ مقصد متعلقاتِ شمس سے ہے کہ اسماء سلاطین انبیاء علیہم السلام آئیں گے اور ابجد بھی شمسی مستعمل ہو گی۔ جیسے کہ ہم نیچے اس کی تصریح کریں گے یہ یاد رہے کہ اسماء سات ہی تا تم مان جائیں گے گو کہ اس عمل کی جمع و تفریق نہیں دی گئی تاہم قائدے کے برابر ہی باتیں بتائی جا رہی ہیں اس کا مقصد بھی صرف اتنا ہے کہ وہ اذہان جو خاموشِ جستجو ہو رہے ہیں اپنی ذہانت کو ذرا مہمیز دیں۔ (اب اس نقش عظیم کے استخراج کی مکمل ترکیب کا طریقہ اس کتاب کے آخری حصے میں دیا گیا ہے۔ عائلی)

ایک بات اور کہ فوائدِ عمل اہل علم سے پوشیدہ نہیں اس لئے ان کا میرے مضامین میں تذکرہ نہیں ہو گا یہ بیکار وقت صرف کر دینے کے مترادف ہو گا۔ اس لئے میں نے طے کیا ہوا ہے کہ اپنے مضامین میں کہ جب تک میں لکھ سکا عمل کی تعریف میں صفحے کالے نہیں کروں گا یہ بات اپنے ذہن میں رکھ لیں کہ میں اس کا پھر سے اعادہ شاید نہ کر سکوں۔

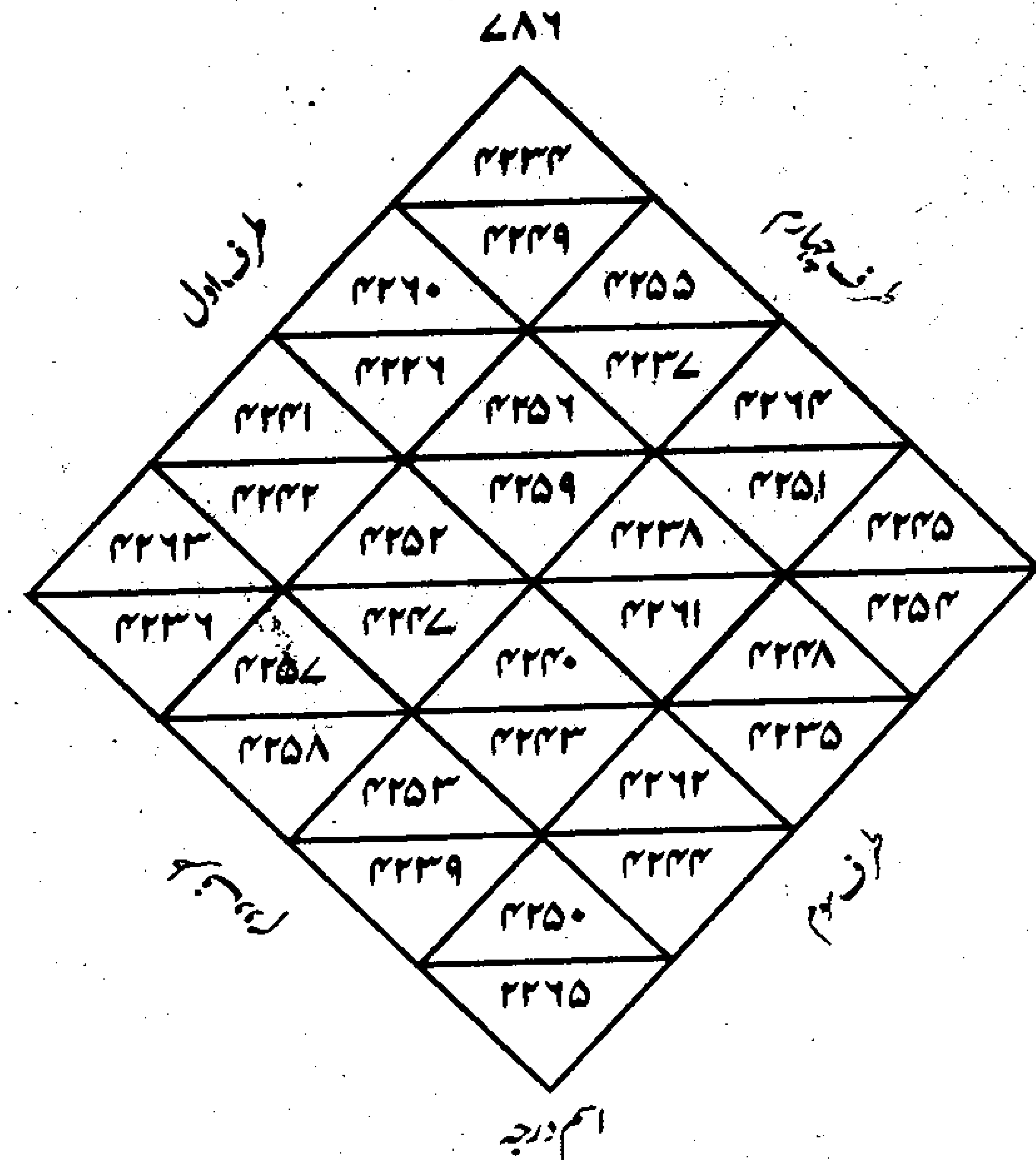
مثال شرف شمس کے لئے ایک عمل:

۱۔محمدؐ	۲۔ابراہیمؑ	۳۔یوسفؑ	۴۔سلیمانؑ	۵۔داؤدؑ
۱۲۱۴	۲۵۱۴	۲۰۳۰	۲۸۳۰	۸۱۷
۶۔موسیٰؑ	۷۔عیسیٰؑ			
۲۴۳۰	۲۱۲۰			

طالب غلام الرسول

۳۰۴۲

جملہ اعداد شمسی ۱۶۹۹۸ ہوئے اوراس کا نقش یہ بنا۔



چونکہ عمل شمس کے شرف کا ہے۔ لہٰذا۔ دائیں طرف شروع نقش میں بیرونی طرف سے ۷۸۶ کے بعد آیۃ ملک۔ قل اللّٰھم مالک الملک تا آخر لکھی جائے گی۔ نیچے جس خانے پر وفق تمام ہوتا ہے اس کے نیچے سیارے کے درجے کا اسم لکھا جائے گا۔ (چھوٹی سی جدول سے یوں سمجھیں)

جہت اول	مقصد کے موافق آیت قرآن پاک سے لیں ستارے کے موافق
جہت دوم	ستارے سے منسوب اسماء الحسنیٰ
جہت سوم	چہار رؤس ملائکہ۔ یہ ہر قسم کے نقش میں قائم رہیں گے۔
جہت چہارم	چہار کتب سماوی۔ ان میں بھی تغیر وتبدل نہیں ہوگا۔

اس میں کمال یہ رہا کہ وفق میں اسم ذات ''اللہ'' کے اعداد ''۶۶'' برقرار ہے۔

۱۔اطراف سے کوئی چار نمبر ایک لائین میں سے لیں اس کا مجموعہ ۱۶۹۹۸ ہوگا۔

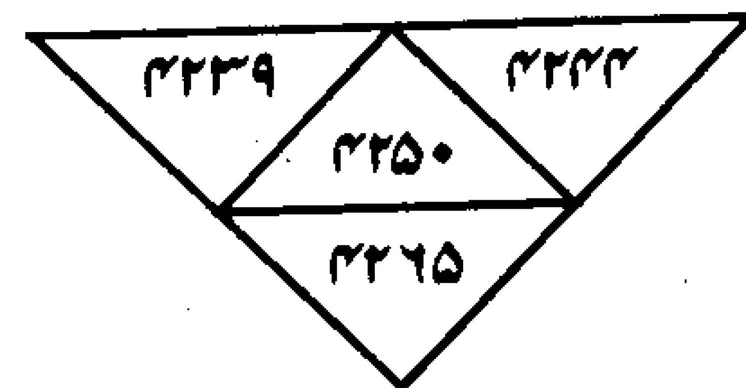
۲۔کونوں کے چار خانوں کے اعداد کا مجموعہ: ۱۶۹۹۸ ہوگا۔

۳۔اس کی ہر مثلث کے اعداد کا مجموعہ: ۱۶۹۹۸ ہوگا۔

۴۔اس کے مرکز کے خانوں کا مجموعہ: ۱۶۹۹۸ ہے۔

۵۔آٹھ اسماء ہیں اس نقش میں چار مربع اوپر ہیں چار نیچے ہیں مجموعہ آٹھ ہوا۔

ایک چھوٹی سی مثلث سے ہم مثال لیتے ہیں۔



چونکہ یہ عمل شرف سیارگان کے موقع پر ہی ہوگا اس لئے لازم ہے کہ درجہ شرف کا نام بھی بتلا دیا جائے اس لئے کہ فی زمانہ بہت کم لوگوں کو اس بات کا علم ہوگا۔ کہ کس درجے

کا نام کیا ہے۔(چونکہ فی زمانہ علوم روحانیہ پر اتنا کام نہیں ہوا جتنا کہ اس علم کا استحقاق ہے۔ اس لئے بہت سے لوگوں کو اس بات کا علم نہیں ہے کہ شرفات کواکب کا کیا نظریہ ہے۔ کسی بھی ستارے کے شرف میں آنے کی منطق کیا ہے۔

ستاره	برج شرفی	درجه شرف	مطابق درجه سماوی	اسم درجه
شمس	حمل	۱۹	۱۰	کشغیبویل کشعییویل
قمر	ثور	۳	۳۳	فیلتین
مریخ	جدی	۲۸	۲۹۸	شلهولول علیهول
عطارد	سنبله	۱۵	۱٦۵	رشیا شکله
مشتری	سرطان	۱۵	۱۰۵	هلسلیطفسمع
زهره	حوت	۲۷	۳۵۷	مالصل برمل
زحل	میزان	۲۱	۲۰۱	جطفغسعیلوا

الحمد للہ کہ ہم نے اس سلسلے میں بہت کام کیا ہے اور رب العزۃ نے ہمیں اتنا وقوف دیا ہے کہ ہم اس بات کو سمجھ چکے ہیں۔اور ہم نے اس بات کا تہیہ کیا ہوا ہے کہ ہم نے جو علم حاصل کیا ہے، یا یوں کہیں کہ قدرت نے ہم پر جو اپنا خاص کرم کیا ہے اسے ہم اپنے ساتھ قبر میں نہیں لے جائیں گے اور اس دنیا کا علم اس دنیا میں ہی چھوڑ کر ہی جائیں گے ،انشاء اللہ۔تا کہ آئندہ آنے والی نسلیں ہماری طرح دور انحطاط سے نہ گزریں بلکہ اور بھی آگے تحقیق کریں اور ہمیں امید ہے کہ ہم یہ علم جو ان کی علمی تحقیق کے اساس میں شامل کریں گے ،تو ان کو سامنے رکھ کر وہ ایسی تحاقیق پیش کریں گے ، جو شاید ہمارے دور اور ہماری علمیت سے کہیں زیادہ ہوگی۔اس لئے ہم نے ''علم الطلسمات'' نامی اس موضوع پر پہلی اور آخری لیکن ایک جامع ترین کتاب تحریر کرنے کا فیصلہ کیا ہے، جو اوقات النجوم کے سلسلے میں سنگ میل کا کام دے گی اور جس کے بعد شاید طویل مدتوں تک پھر اس موضوع پر

کتاب تحریر کرنے کی تاریخ کو ضرورت نہیں پڑے گی۔عائلی)

تو سات دن ان کی تبخیم کریں۔

اس خاتم کو ہمیشہ مقصد کے موافق ستارے کی منسوبہ دھات پر کندہ کیا جائے گا جیسا کہ یہ نقش طلسم سونے "GOLD" پر تیار کیا جائیگا۔

دورانِ عمل بخور مسلسل جلتا رہے۔بخور کی تخصیص بھی سیارگان کے مطابق ہی ہے۔ جب تک یہ کندہ کیا جائے تب تک باوضو ایک پرہیز گار آدمی مسلسل وہ آیت پڑھتا جائے جو اس طلسم یا نقش پر لکھنی ہے یا پھر قرآن پاک کو کھول کر سورہء یٰسین شریف کی تلاوت کرتا رہے نیز بخور میں سے خوشبو والا بخور ہو یہ بتانا اس لئے بھی ضروری ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ بدبودار بخور کو ہی استعمال کیا جائے کیونکہ ہر ستارے کے خوش کن اور تلخ و تیز بو والے بھی ادویات کے مجموعے ہوتے ہیں۔یہ بخورات جنہیں ہم یونہی سا جان کر آگے نکل جاتے ہیں ان کا بھی اپنا ایک علم ہوتا ہے۔سحری اعمال کا بخور الگ ہوتا ہے اوفاق کا بخور الگ ہوتا ہے تو طلاسم کا بخور الگ ہوتا ہے۔ان میں جذب وطرد اور مقابلہ ومماثلہ کا الگ بخور ہوتا ہے۔

اس پر سیر حاصل گفتگو پھر کسی نشست میں کریں گے سر دست چند اہم امور کا ذکر کیا جاتا ہے۔

۱۔ جو کوکب کی طبیعت ہو بخور کی تمام ادویات کا وہ مزاج ہو۔تمام نہ ملیں تو ایک، دو یا تین ہی کافی ہیں بحالت مجبوری ایک دوائی کی اجازت ہے۔

۲۔ یہ تمام ادویاتِ پہلے سے غبار کر کے عرق گلاب میں چنے کے برابر گولیاں بنائیں اور خوب سکھا دیں۔بعدہٗ اسے استعمال کریں۔

۳۔ جب تک درجہ شرف پر کوکب ہو تب تک بخور جلتا رہے تو بہت ہی انسب ہے۔

۴۔ چونکہ قمر سریع السیر ہے لہٰذا اسے چھوڑ کر باقی ستاروں کے سلسلے میں کوشش یہ کی جائے کہ اس بُرج کا طالع ہو کہ جس کا وہ حاکم ہو۔

۵۔ اس بات کا بھی خاص خیال رکھا جائے کہ اس وقت کوئی نحس نظر تو نہیں بن رہی یا عین اسی وقت صاحب شرف سے کوئی نحس سیارہ قران تو نہیں کر رہا۔

یہ چند چھوٹی چھوٹی سی باتیں بڑی پشیمانیوں اور پریشانیوں سے بچاتی ہیں اس لئے کہ ستاروں کا محض شرف ہی سب کچھ نہیں ہوتا۔ کہ باقی کسی طرف نظر ہی نہیں اٹھائی جائے۔

یہ انتباہ خالصتاً لوجہ اللہ ہے اس لئے کہ ہم لوگ جب چوٹ کھاتے ہیں تو ہی سبق سیکھتے ہیں، اس لئے کہ ہم لوگوں کے علم کا عموماً سب سے بڑا ذریعہ اس علم کی کتب ہوتی ہیں، اور وہ ننانوے فیصد کے تناسب سے محض چند قدیم و جدید کتب کا چربہ ہوتی ہیں، اور یہ چربہ بنانے کا عمل محض وطن عزیز تک ہی محدود نہیں ہے، ایران میں، ہند میں اور بلاد عرب میں بھی، حتیٰ کہ مصر جیسی علوم کے حوالے سے زرخیز سرزمین پر بھی کچھ یہی سلسلہ جاری ہے۔ استادان فن اٹھتے جا رہے ہیں۔ کوئی سیکھے تو سیکھے کہاں سے آخر؟ اب آپ جو پڑھنے جا رہے ہیں، قبل ازیں ہم نے بھی نہ تو کہیں پڑھا تھا اور نہ ہی ہمیں کسی نے بتایا تھا کہ شرف کے آگے بھی کچھ داستانیں ہوتی ہیں۔ یا پھر ہمارا حسن ظن کہ ہم ایسا کسی کا تلخ تجربہ نہیں ہوا ہوگا، اور اگر ہوا بھی ہوگا تو شرف کی طرف کی کسی کی نظر بھی نہیں گئی ہوگی، اور قصور وار نا گہانی حالات کو ٹھہرایا گیا ہوگا۔

اب دو واقعات کہ جو ہمیں اس سلسلے میں بہت کچھ سوچنے کے لئے اسباق دے گئے۔

۱: شروع کے زمانے میں ایک مرتبہ ہم نے بڑی ہی مشکلوں سے ایک ستارے کا لاڑکانہ کے مقامی وقت کے مطابق شرف نکالا تھا اور ان دنوں میں ہمارے پاس آج کے مقابلے میں اتنی تکنیکی سہولیات بھی نہیں تھیں۔ تو اس خاص وقت کے جوہر کا تعین کر کے میں نے اور حاجی محمد علی کھوکھر صاحب نے مل کر خواتیم بنائیں۔ اور ان کا اثر ہوا اور شدید ترین ہوا۔ اور عام لفظوں میں جسے ہم یوں کہیں کہ ہم مرتے مرتے بچے، اور لگ بھگ ایک سال تک ہم دونوں اپنی اپنی جگہ پر اذیتیں جھیلتے رہے۔ اور طویل علالت کے بعد جب ہم ٹھیک ہوئے تو ہم نے اس وقت کو کہ جس میں ہم نے عمل کیا تھا بغور دیکھا تو پتہ چلا کہ شرف تو اپنی جگہ پر کمال کا تھا لیکن اس وقت باقی اہم ستارے انتہائی ناقص حالت میں تھے نہ صرف یہ بلکہ اس شرف پر فائز ستارے کو انتہائی نحس نظرات سے ناظر تھے، پھر اس عظیم سبق کے حاصل ہونے کے بعد ہم نے محض شرف کے وقت ہونے پر اکتفا نہیں کیا بلکہ اطراف واکناف پر بھی نظر ڈالنی شروع کی۔

۲: مجھے اچھی طرح سے یاد ہے کہ اس مندرجہ بالا واقعے کو وقوع پذیر ہوئے کئی ایک سال گزر گئے بعد ازاں ہمارے ایک محترم دوست دور دراز سے سفر کر کے میرے پاس تشریف لائے باتوں ہی باتوں میں شرفات کواکب کا ذکر چھڑا، انہوں نے خاکسار سے پوچھا کہ شرف مریخ پر آپ نے کیا بنایا تھا (یاد رہے کہ اس ملاقات سے ایک ماہ پیشتر شرف مریخ کا وقت گزرا تھا) عرض کیا کہ ہم نے اس وقت سے بچنے میں ہی اپنی عافیت سمجھی، اس لئے کہ وہ وقت ایسا تھا کہ مریخ درجہ شرف پر تو ضرور تھا مگر انتہائی ناقص اور شدید نحس نظرات

میں گھرا ہوا تھا، اگر اس وقت میں کسی بھی مقصد کے لئے طلسم یا کوئی لوح بناتا تو بجائے لینے کے دینے پڑ جاتے، اور ہر چیز کا اثر الٹا ظاہر ہوتا۔ پہلے تو ذرا حیران ہوئے (ان کے ساتھی بھی چونکے) پھر کہنے لگے جناب آپ تو ٹھہرے حساب کتاب والے آدمی ہم تو ٹھہرے فقیر ہم کیا جانیں شرفات کا گورکھ دھندا۔ (بعد ازاں پتہ چلا کہ ان کے اس ساتھی کی ٹانگ کسی حادثے میں شدید متاثر ہوگئی)

ہم اب بھی اوقات کے سلسلے میں ہر پہلو سے اطمینان کر لیتے ہیں پھر جا کر اس وقت پر کچھ کرتے ہیں دیگر صورت میں اس شرف کے وقت کو اللہ اللہ کر کے گذار دینے میں ہی عافیت سمجھتے ہیں۔

کوشش تو تھی کہ دوسرا عمل بھی لکھا جائے لیکن یہ ہی بحث کافی لمبی پڑ گئی لہٰذا اسے آئندہ قسط میں پیش کر دیں گے۔

ماہنامہ فلکیات بابت ۱۹۹۸ء

الواح الجواہر

فی مبحث علم الظل

علم و عمل کی باتیں بہت ہی دقیق ہوا کرتی ہیں، مگر لوگ ہیں کہ علم حاصل کرنا چاہتے ہیں تو اس طرح کے جیسے پانی میں گھول کر پی جائیں اور عالم بن جائیں، یہ محض خام خیالی ہے، یہ شریف علم گو کہ ایسی چیز نہیں کہ جسے سمجھنے کے لئے وحی کا نزول لازم ہو، تاہم اتنا آسان بھی نہیں ہے کہ بازیچہء اطفال ہو، یہ تو محض اپنے آپ کو بہلا دینے والی بات ہوئی، کہ کعبے کو پیچھے کر کے کوئی کعبے تک پہنچ جانا چاہتا ہو، یہ اپنے آپ کو دھوکہ دینے کے مترادف ہے اور اس کے سوا کچھ نہیں۔

کائنات کی آخری اور غیر متبدل سچائی فرقانِ عظیم میں بارہا عقل والوں کو خطاب کیا گیا ہے اور نوعِ انسانی کو عقل و سلیم بصیرت کو بروئے کار لانے کی دعوت دی گئی ہے تو کیا یہ سب کچھ بس یونہی سا ہے؟ نہیں! قطعاً نہیں!! سچ ہے کہ:

تو خود چہ لعبتی اے شہسوارِ شیریں کار
کہ تو سنے چو فلک دامِ تازیانہء تست

اے میرے مہربانو! چند مضامین جو کہ ایک معینہ مدت تک الواح الجواہر کے سلسلے میں آپ دیکھیں گے ان میں میرے اوّلین مخاطب وہ لوگ ہیں کہ جن کی بصیرتِ علمی اس پر از اسرار اور چھوٹی سی مگر عمیق دنیا کو محروس کرنے کو بے تاب ہے اور جو سعی و حل سے گریزاں نہیں ہیں اور جو یقیناً اس کا استحقاق رکھتے ہیں۔ پروردگارِ عالم انہیں ان کی جائز حدود (جو شرعی ہوں یا معاشرتی) تک کامران کرے اور غبی اور بلید کو سمجھنے کے لئے حوصلہ

تک نہ دے اور اس ضمن میں یہی میری اوّلین اور میری یہی آخری خواہش ہے۔

یہ چند ایک مضامین جہاں تک کہ میں لکھتا رہا ان میں میری یہ کوشش ہے کہ سوائے ضروری باتوں کے عمل کی تعریف و توصیف مجھے نہیں کرنی ہے اور نہ عمل کے بارے ں بے باطوالت اسی صورت میں کہ جو مشہور و معروف بھی ہو۔ مثلاً ذکر ہمزاد کا ہو تو ان کا ہس میں ایک دوسرے کو زچ کر دینے والا مکالمہ کہ اس طرح ہوگا اور ایسے ہوگا کیونکہ ہم ے اس رے میں پہلے ہی اتنا پڑھ چکے ہیں کہ مزید پرانی رٹ طبیعت میں بدمزگی پیدا رتی ہے۔ اور یہ بھی کوئی ضروری نہیں کہ ہر عمل کے وہی نتائج آئیں جو آج سے صدہا برس یشتر عامل حضرات کو درپیش آئے تھے۔

ایک عمل جو مؤکل کا تھا میں نے حضرت صاحب کی زیرِ نگرانی ۸۹ع میں کیا تھا لے چلّے میں یہ ہوا کہ کشف القلوب کُھل گیا جب کہ حضرت صاحب کہ ساتھ اس طرح ں ہوا تھا اور اپنا یہ حال ہوا کہ بس جینا دوبھر ہو گیا بہت کمال کے ہیں یہ حضرت انسان بھی کچھ تو باہر کچھ (سید خالد محمود مظہر (سوات) کو جب یہ کہا کہ ایسا شاگرد یا ایسا آدمی جسے یں ہو تو میرے خیال میں اسے کشفِ قلوب کا عمل بتادو اور یہ ہنس مُکھ انسان شاید کہ ض ایک لطیفہ سمجھ کر بہت محظوظ ہوا تھا) پھر اس درگت کے بعد دوسرا اور پھر اس کے بع چلہ نکالنے کی ہمت ہی نہیں ہوئی (کشف خلائق بظاہر سننے کی حد تک تو ایک عظیم ے ہے ولیکن اس کے بوجھ کو سہار سکنے کے لئے ظرفِ پیغمبرانہ چاہیے جو کہ ہم اروں کے بس سے بالیقیناً باہر ہے) اور حضرت صاحب سے کہہ کر اپنی جان چھڑوا ں مؤکل کا خیال تک دل سے نکال دیا۔ اور اس لئے بھی کہ یہ کوئی نیا پیام نہیں ہے یہ ے جاری و ساری راز ہیں یہ الگ بات ہے کہ جو انحطاطِ زمانہ کے باعث بعض لوگوں

تک پہنچ گئے اور بعض سنتے ہی رہ گئے۔

اور یہ بے چارہ شریف علم حسرت و یاس بھری نظروں سے ہم کو جی چراتے دیکھ رہا ہے اس علم کے وارث ہم لوگ ہیں جو کہ خلعتِ اسلام پہنے ہوئے ہیں فطرت کے رموز و اسرار آشکار ہونے کو بے تاب ہیں پس بحرِ ظلمات میں سے اسپ فکر کو پار کرنا ہے۔

مو بخانہ ارباب بے مروّتِ دہر
کہ کنج عافیت در سرائے خویشتن ست

اسرارِ لطیفہ

اس روحانی علم میں اعداد و تعداد بہت ہی دخیل ہیں، عمل میں کامیابی تبھی ممکن ہوتی ہے جب کہ اطراف و اکناف پر بھی نظر ہو، بالخصوص روحانیت کی تسخیر میں۔ بعض اعداد کے انداز عجیب نتیجہ خیز ہوتے ہیں اور یہ بھی ہوتا ہے کہ بعض مرتبہ جمع میں عدد کی ایک ہی صورت ہو لیکن اس میں شامل مفرد ہندسے عجیب و غریب انداز اختیار کر جاتے ہیں جیسے ایک جامع عدد "۹" ہے اب ۲+۷=۹، ۳+۶=۹، ۴+۵=۹ اور ۸+۱=۹ اور خود عددِ مفردہ کی حیثیت سے "۹" اب جسے علم الاعداد سے سابقہ پڑ چکا ہے وہ ضرور جان لے گا کہ ہر عدد کی اپنی ایک حقیقت ہے اور وہ اپنی مخصوص خاصیت رکھتا ہے تو وہ چند اعداد جب مل کر ایک قطعی صورت اختیار کریں گے تو اس ایک خاص عدد کی خاصیت ہی بدل جائے گی۔ اس طرح کسی عمل سے پیشتر اس عمل کے واسطے اپنی لطافت کو بیدار کرنے اور اپنی روح کو بالیدگی دینے کا یہ ایک عمل ہے اسے مثال کی صورت میں پیش کر رہا ہوں یہ طریقہ کار مختلف موضوعات میں بھی جامع عدد کے تغیر و تبدّل کے ساتھ کام آئے گا۔ فی الحال جس کی ضرورت ہے اسے دیکھے۔

کلیہ: نام عددی (بعینہ) نام مکتوبی شمار حرفی (جمع ایک) نام ملفوظی شمار حرفی (طرح ایک) نام عربی شمار حرفی (جمع تین) مضروب عربی والمکتوبی (طرح تین) جو اعداد حاصل ہوں ان اعداد کا ایک اسم پاک یا مجبوراً دو اسمائے باریتعالےٰ اخذ کئے جائیں اس سے زائد نہیں پس جمل الکبیر کے موافق ان اسماء کو ورد کرنا ہے کہ اس جمل الکبیر کو سات پر تقسیم کرنے سے جو عدد بچتا ہے اس کی رات شروع کرنا ہے صرف پانچ روز تک کافی ہے۔

جمل الکبیر	××××××	××	۱۹۴۳	××	۱۹۴۳	۱۹۴۳۳
غلام الرسول	حاصل تقسیم: ۱۰×[illegible]	رابطہ مؤکل	۳۲۶	طرح تین	۹۵۶	نصیر علیم
غلام الرسول	[illegible]	عربی	۳۲۹	جمع تین	۳۹	صادق واحد
غلام الرسول	[illegible]	ملفوظی	۲۸	طرح ایک	۲۸	وھاب جواد
غلام الرسول	[illegible]	مکتوبی	۱۱	جمع ایک	۱۱	ھو
غلام الرسول	[illegible]	عددی	۱۳۹۸	بعینہ	۱۳۹۸	معز غافر
	[illegible]	نوعیت	حاصل عدد	قانون	حاصل عدد	اسمائے باری تعالیٰ

مثال: غلام الرسول روحانی بالیدگی قبل از عمل کرنا چاہتا ہے۔

سات پر تقسیم کرنے سے عدد ۴ بچتا ہے لہٰذا اسے بدھ کی رات سے شروع کرنا ہے۔ پہلے روز پہلے اسماء یا غافر یا معز کا ورد ۱۹۴۳ مرتبہ دوسرے دن یا ھو ۱۹۴۳ مرتبہ وعلیٰ ہٰذا القیاس پڑھنا چاہیئے۔

چلتے چلتے دلچسپ بات یاد آئی اس جمع وتفریق پر مجھے اچنبھا سا ہوا میں نے سوچا کہ ان کو تام کی صورت میں کیوں نہ کیا جائے چند روزہ الٹ پلٹ کے بعد معلوم ہوا کہ اس طرح تو مخمس کی ایک چال بھی بن سکتی ہے۔ اور میں اُسے نہ بیان کرتا تو یہ علم کے ساتھ زیادتی ہوتی درحالیکہ حضرت صاحب کی کتاب ''مکاشفات'' میں صرف وہ طریقہ بیان تھا کہ جس کا ذکر میں کر چکا وہ نقش یہ ہے۔

۱۴	۱۶	۸	۲۵	۲
۲۳	۱۲	۵	۱۹	۶
۱۷	۹	۲۱	۳	۱۵
۱	۱۳	۲۰	۷	۲۴
۱۰	۲۲	۴	۱۱	۱۸

گوکہ یہ ذرا سی بات ہے، لیکن اپنی جگہ پر ایک جھمیلا میرے لئے ثابت ہوئی اور دلچسپ یہ کہ نقشِ مخمس کی یہ چال محترم کاش البرنی مرحوم کے عامل کامل دوم میں بیان کردہ سترہ چالوں میں سے کسی ایک چال سے بھی مماثلت نہیں کھاتی۔

مندرجات مذکورہ بالا جدول سے معلوم ہو سکتے ہیں باقی رہتا ہے عربی ابجد تو چونکہ اس کا شمار حرفی کام میں آتا ہے اس وجہ سے حروف کا تذکرہ غیر ضروری سمجھ کر کام کی بات کی گئی ہے۔ یہ جدول موازین کے علم میں حضرت صاحب نے مذکور کی۔

ا	ب	ج	د	ھ	و	ز	ح	ط	ی	ک	ل	م	ن
۴	۵	۵	۵	۴	۳	۴	۶	۴	۴	۵	۶	۶	۵
س	ع	ف	ص	ق	ر	ش	ت	ث	خ	ذ	ض	ظ	غ
۴	۵	۶	۵	۵	۶	۱۰	۱۰	۹	۸	۹	۱۱	۹	۳

عمل مخاطبة الظل

بدھ کی رات لوگوں کے سونے کے بعد کسی خالی گھر میں جو صاف بھی ہو اور اس میں کوئی حیوان بھی نہ ہو اور نہ ہی آدمی ہو۔۔۔ بخور کے لئے لوبان دانی پاک اور لوبان موجود ہو اسے گھر کے مغربی طرف رکھا جائے پھر اس دیئے کے سامنے کھڑا ہو جائے جو اس مغربی طرف رکھا ہوا ہو جس وقت عمل شروع کیا جائے اس وقت بخور دانی کو اپنے پیٹھ والی دیوار کی طرف درمیان میں رکھ دیں کہ وہ سُلگتا رہے، چونکہ کھڑے ہونے کی پوزیشن پہلے ہی متعین کر چکا ہوگا اس لئے یک لخت پھیر کر پشت مغربی طرف اور دیئے کی طرف کرے لیکن نظر ہٹنی اپنے سائے سے نہیں چاہیئے۔ اب انتہائی نرمی، نیاز و عجز و آہستگی سے یوں مخاطب ہو جائے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَامَنْ هُوَوَانَا هُوَ . اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَامَنْ وَلَدَ حِیْنَ وُلِدَت وَبَر ذَاتِی الْوُجُوْدِ حِیْنَ بَرَزتَ وَقُمتَ حِین قُمْت وَحَلَّ حِیْنَ حَلَلْتُ وَنَاغِیَ حِیْنَ نَاغِیتُ وَبُکِی حِیْنَ بُکَیتُ وَضَحک حِیْنَ ضَحِکْتُ وَاَکَلُ حِیْنَ اَکلْتُ وَشَرِبُ حِیْنَ شَرِبتَ وَتُکَلم حِیْنَ تکَلّمتَ وَفَهِمَ حین فَهِمْتَ اَمَانَزِی مَانَزِلَ بِی مَن فلاں ابن فلاں یمط قدری وَتَسلَّط عَلَیَّ وَاذانِی و اَنَاسْتَنصِرُبِکَ وعَطِیه وَسَلطِک علیه فلا تدعْنِی وَاِیَّاهُ وَاشْغَله عَنی زحطِ وَقَوَاهُ وَکُنْ عَلیه مسلطا کذا وکذا واَکْفِنِی ایذایه وشرّه بالذی قالَ

لِلسَّمٰوٰتِ وَالاَرضِ ائْتِیَنَا طَوعًا اَو کَرهًا قَالَتَا اَتَینَا طَائِعِیْنَ ہ

اس طریقے سے اسے ۲۱۔ مرتبہ تین رات تک پڑھنا ہے۔ انشاءاللہ کام ہو جائے گا۔ اور ہر بار فی کام کے لئے اسے کیا جائے گا اور اس کام کے بعد وہ روحانیت آزاد ہو گی۔

اور میں سمجھتا ہوں کہ آپ حضرات سے شاید مخفی نہ ہو گا کہ یہ عمل گو کہ مخاطبۃ الظل ہے تاہم حضرت صاحب کی رائے کے مطابق درحقیقت ارسال ہواتف میں سے ایک عمل ہے کہ جو ہاتف غیبی کے لئے کام آتا ہے یہ عمل بوقت ضرورت کام آتا ہے۔ اور اس پر مکمل عمل پیرا ہو کر ہو سکتا ہے کہ اس روحانی کی تسخیر ہو جائے تاہم میری معلومات میں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ کہ جس کی بناء پر اس کے مستقل اثرات سے استفادہ کیا جا سکے۔

میں نے اشارہ کیا تھا کہ یہ عمل از قبیل ہواتف میں سے ہے پھر بھی یار لوگ اسے صرف ہمزاد قسم کا عمل ہی سمجھ بیٹھے، اور اس عمل کی حقیقت کو کما حقہ نہیں سمجھ پائے، لہٰذا اب اس کی تفصیل بتانے کے سوا اور کوئی راہ نہیں رہتی کہ جس سے سمجھایا جا سکے کہ یہ عمل کیا ہے؟

فائدہ: جاننا چاہیے کہ فلاں بن فلاں کی جگہ پر اس مطلوبہ آدمی کا نام لیا جائیگا کہ جس میں کوئی مطلب ہو اور کذا و کذا کی جگہ اس چیز کا نام لینا ہے کہ جس کو اس پر مسلط کرنا ہے۔

مثال کسی پر کوئی درندہ مسلط کرنا ہے، تو اس کا نام لینا ہے، جیسے کہ شیر مسلط کرنا ہے تو اسد یا قسورہ ہوگا، اور اس آدمی کو نیند میں وہ ہی نظر آئے گا۔ اور ایسی دہشت پیدا ہو گی کہ وہ مطلوبہ کام کرنے میں ہی اپنی عافیت محسوس کریگا۔ یا اگر اس پر یہ بات عائد کرنی ہو کہ اسے کوئی شخص مسلسل نیند میں کہے، یا جاگتے میں تو وہ نام استعمال کریں۔ مثال کے طور پر کوئی یہ چاہتا ہے کہ اسے نیند میں کوئی بزرگ قسم کا آدمی مطلوبہ کام کرنے کے لئے کہے تو اس

جگہ پر رجل صالح کہے۔ اسے بزرگ نما شخص دکھائی دیگا، جو اسے اس بات پر آمادہ کرے گا کہ آپ کا مطلوبہ کام وہ کرے۔ وعلےٰ ھٰذا القیاس۔

ماہنامہ فلکیات بابت نومبر، دسمبر ۱۹۹۷ء

الواح الجواهر

فی مبحث علم الاوفاق

واضح باد کہ اوفاق کا علم بہت ہی عظیم ہے، دلچسپ بات یہ ہے کہ یہ جتنا بھی آشکار ہو چکا ہے تو بھی انہی حدود تک داعیانِ علم نہیں پہنچ پائے اور اپنے ادراک کو مثلث و مربع سے آگے تک نہیں لے گئے، جہاں تک ہمارے مشاہدے کا تعلق ہے تو بہت کم ایسے نظر آئے جن کو مخمس سے آگے کے نقوش کی چالیں یاد ہوں، مخمس کی چال ہی خدا خدا کر کے یاد آ گئی اب آگے کو کون جھمیلوں میں پڑے، ہر قسم کا عمل اپنا ایک الگ وفق چاہتا ہے اگر اس طرح نہ کیا جائے اور اتنا وقوف نہ ہو تو پھر اتنا تو ضرور کیا جائے کہ نقش کی کسر کو ختم کرنے کے لئے وفق تبدیل کیا جائے کیا ضروری ہے یہ بھی کہ مقصد بھی وفق مربع سے ہٹ کر ہو پھر بھی مربع بھرا جائے اور اس میں کسور کا حساب بھی ڈالا جائے، کتنی نہ عجیب بات ہے یہ بھی۔

یاد رکھیں کہ عام حالات میں جب اوفاق کی تمیز نہ ہو تو اعداد کو اس وفق میں لکھا جائے جو کہ بلا کسر ہو، اپنے ذہن کے نہاں خانے میں یہ بات بھی ڈال دیں کہ علما نے جو کسور کا حساب سمجھایا ہے وہ صرف اس وجہ سے ہے کہ وہ مخصوص وفق کو جو مخصوص عدد کے تحت ہے اس میں مزید کسی عدد کا اضافہ کرنا بھلے چاہے وہ اسی کے ضمن میں کیوں نہ آتا ہو قطعاً نہیں کرنا چاہیئے اور محض لوجہ اللہ ان نکات سے آپ کو روشناس کیا جا رہا ہے اگر آپ ہمارے ان بیان کردہ رازہائے مستور کو پا گئے تو کبھی بھی فوائدِ عمل سے محروم نہیں رہیں گے۔ گو کہ اس لحاظ سے محض متسع تک کے نقوش ہی کفایت کریں گے تاہم یہ بھی ہے کہ تمام اوفاق آدمی کے علم میں ہوں تاکہ بوقتِ ضرورت ان سے استفادہ کیا جا سکے۔ یاد رکھیئے کہ

بڑے نقوش چھوٹے نقوش سے ہی بنتے ہیں۔ عام کتابوں و رسائل میں اثناءعشر ۱۲+۱۲ تک کے نقوش سے زائد کسی بھی نقش کی طرح و تقسیمِ کسور کا قاعدہ نہیں بتایا گیا۔ حالانکہ ہوتا یہ ہے کہ جتنی کتابیں پہلے سے لکھی جا چکی ہوں ان کے بعد لکھے جانے والی کتب میں مزید تحقیق شامل ہو اور اس کام کو آگے بڑھایا گیا ہو جو متقدمین سے رہ گیا ہو، مگر ہمارے یہاں اس طرح نہیں ہوتا، وہی پرانی باتیں ہوتی ہیں وہی سابقہ کتب کا چربہ، بلکہ بسا اوقات یوں بھی دیکھا گیا ہے کہ نئی لکھی جانے والی کتاب کا معیار پہلے سے لکھی گئی کتاب سے بھی کہیں کم درجہ کا ہوتا ہے، آخر اس طرح کیوں ہے!؟ اگر ہمارے فاضل دوست کوئی کتاب تالیف کرنا چاہتے ہوں تو وہی کتاب لکھی جائے کہ جس کی اشد ضرورت ہو، صرف کتاب لکھنا ہی کافی نہیں اور کتاب کا مصنف کہلانا ہی کافی نہیں۔ اگر علم واقعی ہے تو یہ بات امانت ہے کہ جسے بہر صورت عوام الناس تک منتقل ہونا چاہیئے۔ کبھی تو وہ وقت تھا کہ جب ازھار الآفاق، اظہار الرموز، اکسیر الاسماء، بروق الانوار، تنزیل الارواح، التعلیقہ الکبریٰ، جُنۃ الاسماء، الحرز الاسنیٰ، حل رموز الاسماء، خواص الاسرار، الدر المنظوم، الدر النظیم۔ الدرۃ الناصحۃ، روض الاسرار، سجنجل الارواح، السر الابجدی، سر الجامع، سر الربانی، سر المکتوم، سواطع الانوار، شمس الارواح، شمس الرقوم، طلسم الارواح، عجائب الاتفاق، العلم الکبیر، غایۃ الآمال، غایۃ الحکیم، فتح الکنوز الحرفیۃ، قاف الانوار، کتاب تنکلوشا۔ کتاب بلیناس، کتاب طمطم۔ لطائف الخفیۃ۔ لوامع البروق۔ المبادی والغایات، مفتاح الکنوز، نور الانوار، المعارف، النیمات الفاتحۃ، الوشی المصون۔ ہدایۃ القاصدین۔ یاء التصریف وغیرہا جیسی عظیم کتابیں لکھی گئی ہیں۔ جو کہ ایک سے بڑھ کر ایک ہیں اور آج ہے کہ خوردبین لگا لگا کر دیکھو کہ کوئی خاص عمل مل جائے تو بھی بمشکل ملتا ہے۔ بازار میں پے در پے کتابیں آ رہی ہیں، چند روز قبل ایک کتب خانے کو

اس لحاظ سے دیکھا بڑی حیرت ہوئی، اُن حضرات کی تالیفات بھی ملیں جنہیں کسی اور حوالے سے میں جانتا تھا اور جنہیں زندگی بھر ابجد تک سے بھی واسطہ نہ پڑا تھا یہ دھوکہ ہے، علم اور عوام کے ساتھ صریح مذاق ہے، اس لئے کہ جس علم کا اگر مرتب کو پتہ ہی نہیں ہوگا وہ نہ تو علم کے مشکل مقامات کو سمجھ پائے گا، اور نہ ہی موجود کتب کا مربہ بنانے کے سوا کچھ کر سکے گا۔

میں علم الاوفاق میں کچھ پیش رفت کر رہا ہوں، (اور یہ پیش رفت آپ کو جان کر بے حد خوشی ہوگی کہ دنیائے علم کی پہلی باضابطہ پیش رفت ہے) پہلے آپ نقوش کی ۳x۳ سے ۲۱x۲۱ تک کی جدول ملاحظہ فرمائیے جو آگے درج کی جا رہی ہے یہ جدول کہ جن کے قوانین کو میں نے بڑی عرق ریزی کے بعد وضع کیا ہے، درحالیکہ اتنی مشکل نہیں ہے، جب بن گئی تو آسان لگی اور جب نہیں بنی تھی تو قواعد مرتب کرنا ہمالیہ کو سر کرنا محسوس ہو رہا تھا۔ اور اسی سلسلے میں جب استادِ محترم سے میری گفتگو ہوئی تھی تو انہوں نے کہا تھا کہ ابھی جلدی بھی کیا ہے جب تمہیں اس کی شدید ضرورت محسوس ہوگی تو مجھے اُمید ہے کہ تم ان قوانین کو جان جاؤ گے۔

اور قارئین! پھر ہندسے پر ہندسے کا جمع واقعی ایک مصیبت تھی! جو مجھے مول لینی پڑی۔ دنیا اہل علم سے بھری ہوئی ہے ہو سکتا ہے کہ پہلے بھی کوئی اہلِ علم اس سلسلے میں کام کر چکا ہو اور اس کی کاوش میری نظر سے نہ گزر سکی ہو (یہ میرا اہل علم کے بارے میں حسن ظن تھا کہ شاید مجھ سے بھی پہلے اس موضوع پر کوئی کام کر چکا ہو) اگر کسی صاحب کے پاس کسی بھی کتاب میں مرقوم شدہ اس قسم کی کوئی جدول ہے یا کسور کے مخصوص خانے میں ڈال دینے کا نظریہ یا کلیہ ہو تو لیاقت بھائی کے توسط سے وہ ایک دو صفحات کا عکس مجھے روانہ کر دے، بخدا یہ جان کر مجھے بہت خوشی ہوگی، کہ اے عائلی تیرا ادراک بھی ان ہی خطوط پر آگے چلا!

ہے کہ جہاں پہلے ہی نقش قدم موجود تھے۔ (بعدازاں یہ بات واضح ہوئی کہ پہلے نقش قدم کا سہرا قدرت نے ہمارے ہی سر بندھنا لکھا ہے) کم ازکم ۴۱x۴۱ تک کے نقوش کے بارے میں میرا خیال تھا کہ پیش کروں فی الوقت ۲۱x۲۱ تک ملاحظہ فرمائیں، باقی بھی پھر کسی ایسے موضوع کی مناسبت سے پیش کی جائے گی اور مجھے اس بات کا اعتراف ہے کہ ۴۱x۴۱ تک کے نقش بنانے کی ضرورت اگر مجھے درپیش نہ ہوئی تو شاید میں تقسیم وکسور کے فلسفے کو سمجھ بھی نہ پاتا۔ (جدول اگلے صفحے پر ہے)

نقش بدوح: بدوح کے نقش کے پیچھے ایک عالم لگا ہوا ہے، یار لوگ کہتے پھرتے ہیں کہ جسے بدوح کا نقش ہاتھ لگا اُسے گویا اکسیر ہاتھ آ گیا بس یہ دھن سر میں سمائی تھی اور نتیجتاً دھڑا دھڑ بدوح یعنی بیس کے نقوش بننا شروع ہو گئے اور ان ساخت میں بنے کہ ایک مرتبہ تو عقل بھی ورطہء حیرت میں پڑ جاتی ہے۔ حالانکہ وہ تمام نقوش بے کار ہیں جن کی چال ایک سے شروع ہو کر آخیر خانہ تک نہیں آتی بشرطیکہ اس وضع پر مزید وضع نہ کی گئی ہو، بہرحال یہ بھی قیاس سے مشروط بات ہے اگر نتائج دیتی ہے تو بہت بہتر اس لئے کہ مقصود بھی نتائج لینا تھا اگر نہیں ہوتا تو بھی ممکن ہے کہ بالبداہت علم کے میزان پر پورا نہیں۔

اگر متلاشیان سے پوچھا جائے کہ اجی حضرت! آپ بیس کے نقش کا کیا کریں گے تو وہ لاجواب ہو جاتے ہیں۔ بیس کا کامل نقش جو کہ مقدار میں قصیر ہو تو پھر وہ نقش ہی بدوح کا ہے یا بیس کا ہے کہ جس کا عدد ساخت ۲۰ ہو۔ اور دوسری کوئی صورت نہیں یا تو پھر اس طرح ہے کہ مثلث ۳x۳ ہے مربع ۴x۴ ہے علیٰ ہٰذا القیاس اس طرح تمام نقوش کا حساب ہے۔ تو بست کا نقش اس بات سے مستثنیٰ کیوں قرار دیا جائے وہ ۲۰x۲۰ کیوں نہیں ہو سکتا اور یوں بھی اس کا عدد مساحت اسی مفروضہ اسم بدوح کے قمری عدد کا کعب ہے۔

دلچسپ بات تو یہ ہے کہ ''بدوح'' کا اسم غیر عربی ہے پھر بھی اس اسم کو لیا جاتا ہے، حالانکہ بیس کا حوالہ دینا ہی ہے تو ہمارے پاس بھی فرقان عظیم میں دو اسماء الحسنیٰ ''ودود''۔ ''ھادی'' مذکور ہیں ان کا کیوں نہیں ہو سکتا اب یا تو یہ ہے کہ اگر اس اسم کی تخصیص کرنی ہے تو اس کے لئے شمسی اعداد نکال کر پھر اپنے علم کو مہمیز دو۔ اس لئے کہ اصولاً تو ہمیں بیس کے نقش کا مآخذ پہلے ''ودود'' کو پھر ''ھادی'' کو ماننا ہے کہ ان کی تصریح علی الترتیب ہے۔

ان تمام باتوں کو سامنے رکھ کر میں نے بست کا نقش ایک نئے انداز وعزم سے وضع کیا تھا۔ مجھے اس بات کا قطعی اعتراف رہے گا کہ بدوح کے اس نقش کو چیلنج کرنے کی بھی گنجائش اتم درجہ موجود ہے کہ یہ بدوح کا نہیں ہو سکتا لیکن اس بست در بست کے خواص کو جن کو میں بعد میں لکھوں گا اور اس کے قواعد جو ابھی لکھے دیتا ہوں وہ حتمی ہیں۔ اس کی مزید تو شرح کی جا سکتی ہے لیکن اس کی تنقیص نہیں کی جا سکتی اس میں ۱۲۵۶ اسماء آتے ہیں جو کہ اعداد کی مناسبت سے آتے ہیں ان میں چند ایک کا کہ جس کی تحقیق مجھ سے زائد ہوا اضافہ کر سکتا ہے، جب یہ اسماء جو کم از کم ۲۵۰ دو سو پچاس ہوں، جن جن خانوں میں پورے آ جائیں ان میں لکھے جائیں۔

نمبر اشکال	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	ستارہ	عدد [illegible]	عدد [illegible]	عدد [illegible]
مثلث	۷	۳																			قمر	۱۵	۱۲	۳
مربع	۱۳	۹	۵																		عطارد	۳۴	۳۰	۴
مخمس	۲۱	۱۶	۱۱	۶																	زہرہ	۶۵	۶۰	۵
مسدس	۳۱	۲۵	۱۹	۱۳	۷																شمس	۱۱۱	۱۰۵	۶
مسبع	۴۳	۳۶	۲۹	۲۲	۱۵	۸															مریخ	۱۷۵	۱۷۰	۷
مثمن	۵۷	۴۹	۴۱	۳۳	۲۵	۱۷	۹														مشتری	۲۶۰	۲۵۲	۸
متسع	۷۳	۶۴	۵۵	۴۶	۳۷	۲۸	۱۹	۱۰													زحل	۳۶۹	۳۶۰	۹
معشر	۹۱	۸۱	۷۱	۶۱	۵۱	۴۱	۳۱	۲۱	۱۱												قمر	۵۰۵	۴۹۵	۱۰
حادی عشر	۱۱۱	۱۰۰	۸۹	۷۸	۶۷	۵۶	۴۵	۳۴	۲۳	۱۲											عطارد	۶۷۱	۶۶۰	۱۱
ثانی عشر	۱۳۳	۱۲۱	۱۰۹	۹۷	۸۵	۷۳	۶۱	۴۹	۳۷	۲۵	۱۳										زہرہ	۸۷۰	۸۵۸	۱۲
ثالث عشر	۱۵۷	۱۴۴	۱۳۱	۱۱۸	۱۰۵	۹۲	۷۹	۶۶	۵۳	۴۰	۲۷	۱۴									شمس	۱۱۰۵	۱۰۹۲	۱۳

[illegible]	۱۸۳	۱۶۹	۱۵۵	۱۴۱	۱۲۷	۱۱۳	۹۹	۸۵	۷۱	۵۷	۴۳	۲۹	۱۵								مریخ	۱۳۷۹	۱۳۶۵	۱۳
[illegible]	۲۱۱	۱۹۶	۱۸۱	۱۶۶	۱۵۱	۱۳۶	۱۲۱	۱۰۶	۹۱	۷۶	۶۱	۴۶	۳۱	۱۶							مشتری	۱۹۹۵	۱۹۸۰	۱۵
[illegible]	۲۴۱	۲۲۵	۲۰۹	۱۹۳	۱۷۷	۱۶۱	۱۴۵	۱۲۹	۱۱۳	۹۷	۸۱	۶۵	۴۹	۳۳	۱۷						زحل	۲۰۵۶	۲۰۴۰	۱۶
[illegible]	۲۷۳	۲۵۶	۲۳۹	۲۲۲	۲۰۵	۱۸۸	۱۷۱	۱۵۴	۱۳۷	۱۲۰	۱۰۳	۸۶	۶۹	۵۲	۳۵	۱۸					قمر	۲۳۶۵	۲۳۲۸	۱۷
[illegible]	۳۰۷	۲۸۹	۲۷۱	۲۵۳	۲۳۵	۲۱۷	۱۹۹	۱۸۱	۱۶۳	۱۴۵	۱۲۷	۱۰۹	۹۱	۷۳	۵۵	۳۷	۱۹				عطارد	۲۹۲۵	۲۹۰۷	۱۸
[illegible]	۳۴۳	۳۲۴	۳۰۵	۲۸۶	۲۶۷	۲۴۸	۲۲۹	۲۱۰	۱۹۱	۱۷۲	۱۵۳	۱۳۴	۱۱۵	۹۶	۷۷	۵۸	۳۹	۲۰			زہرہ	۳۳۳۹	۳۳۲۰	۱۹
[illegible]	۳۸۱	۳۶۱	۳۴۱	۳۲۱	۳۰۱	۲۸۱	۲۶۱	۲۴۱	۲۲۱	۲۰۱	۱۸۱	۱۶۱	۱۴۱	۱۲۱	۱۰۱	۸۱	۶۱	۴۱	۲۱		شمس	۴۰۱۰	۳۹۹۰	۲۰
[illegible]	۴۲۱	۴۰۰	۳۷۹	۳۵۸	۳۳۷	۳۱۶	۲۹۵	۲۷۴	۲۵۳	۲۳۲	۲۱۱	۱۹۰	۱۶۹	۱۴۸	۱۲۷	۱۰۶	۸۵	۶۴	۴۳	۲۲	مریخ	۴۶۴۱	۴۶۲۰	۲۱

اب یہ دیکھیں کہ اس میں کوئی سطر ایسی کہ جس میں بہت زیادہ اسماء ہوں اب یہ بھی دیکھیں کہ وہ سطر کون سی ہے جس میں وہ اسماء زیادہ ہیں جو آپ کے مقصد پر دلالت رکھتے ہیں ان کو اختیار کریں۔

۱۷	۲۴	۱	۸	۱۵	۳۴۲	۳۴۹	۳۲۶	۳۳۳	۳۴۰	۲۶۷	۲۷۴	۲۵۱	۲۵۸	۲۶۵	۱۹۲	۱۹۹	۱۷۶	۱۸۳	۱۹۰
۲۳	۵	۷	۱۴	۱۶	۳۴۸	۳۳۰	۳۳۲	۳۳۹	۳۴۱	۲۷۳	۲۵۵	۲۵۷	۲۶۴	۲۶۶	۱۹۸	۱۸۰	۱۸۲	۱۸۹	۱۹۱
۴	۶	۱۳	۲۰	۲۲	۳۲۹	۳۳۱	۳۳۸	۳۴۵	۳۴۷	۲۵۴	۲۵۶	۲۶۳	۲۷۰	۲۷۲	۱۷۹	۱۸۱	۱۸۸	۱۹۵	۱۹۷
۱۰	۱۲	۱۹	۲۱	۳	۳۳۵	۳۳۷	۳۴۴	۳۴۶	۳۲۸	۲۶۰	۲۶۲	۲۶۹	۲۷۱	۲۵۳	۱۸۵	۱۸۷	۱۹۴	۱۹۶	۱۷۸
۱۱	۱۸	۲۵	۲	۹	۳۳۶	۳۴۳	۳۵۰	۳۲۷	۳۳۴	۲۶۱	۲۶۸	۲۷۵	۲۵۲	۲۵۹	۱۸۶	۱۹۳	۲۰۰	۱۷۷	۱۸۴
۲۹۲	۲۹۹	۲۷۶	۲۸۳	۲۹۰	۱۶۷	۱۷۴	۱۵۱	۱۵۸	۱۶۵	۴۲	۴۹	۲۶	۳۳	۴۰	۳۱۷	۳۲۴	۳۰۱	۳۰۸	۳۱۵
۲۹۸	۲۸۰	۲۸۲	۲۸۹	۲۹۱	۱۷۳	۱۵۵	۱۵۷	۱۶۴	۱۶۶	۴۸	۳۰	۳۲	۳۹	۴۱	۳۲۳	۳۰۵	۳۰۷	۳۱۴	۳۱۶
۲۷۹	۲۸۱	۲۸۸	۲۹۵	۲۹۷	۱۵۴	۱۵۶	۱۶۳	۱۷۰	۱۷۲	۲۹	۳۱	۳۸	۴۵	۴۷	۳۰۴	۳۰۶	۳۱۳	۳۲۰	۳۲۲
۲۸۵	۲۸۷	۲۹۴	۲۹۶	۲۷۸	۱۶۰	۱۶۲	۱۶۹	۱۷۱	۱۵۳	۳۵	۳۷	۴۴	۴۶	۲۸	۳۱۰	۳۱۲	۳۱۹	۳۲۱	۳۰۳
۲۸۶	۲۹۳	۳۰۰	۲۷۷	۲۸۴	۱۶۱	۱۶۸	۱۷۵	۱۵۲	۱۵۹	۳۶	۴۳	۵۰	۲۷	۳۴	۳۱۱	۳۱۸	۳۲۵	۳۰۲	۳۰۹
۱۴۲	۱۴۹	۱۲۶	۱۳۳	۱۴۰	۲۱۷	۲۲۴	۲۰۱	۲۰۸	۲۱۵	۳۹۲	۳۹۹	۳۷۶	۳۸۳	۳۹۰	۶۷	۷۴	۵۱	۵۸	۶۵
۱۴۸	۱۳۰	۱۳۲	۱۳۹	۱۴۱	۲۲۳	۲۰۵	۲۰۷	۲۱۴	۲۱۶	۳۹۸	۳۸۰	۳۸۲	۳۸۹	۳۹۱	۷۳	۵۵	۵۷	۶۴	۶۶
۱۲۹	۱۳۱	۱۳۸	۱۴۵	۱۴۷	۲۰۴	۲۰۶	۲۱۳	۲۲۰	۲۲۲	۳۷۹	۳۸۱	۳۸۸	۳۹۵	۳۹۷	۵۴	۵۶	۶۳	۷۰	۷۲
۱۳۵	۱۳۷	۱۴۴	۱۴۶	۱۲۸	۲۱۰	۲۱۲	۲۱۹	۲۲۱	۲۰۳	۳۸۵	۳۸۷	۳۹۴	۳۹۶	۳۷۸	۶۰	۶۲	۶۹	۷۱	۵۳
۱۳۶	۱۴۳	۱۵۰	۱۲۷	۱۳۴	۲۱۱	۲۱۸	۲۲۵	۲۰۲	۲۰۹	۳۸۶	۳۹۳	۴۰۰	۳۷۷	۳۸۴	۶۱	۶۸	۷۵	۵۲	۵۹
۳۶۷	۳۷۴	۳۵۱	۳۵۸	۳۶۵	۹۲	۹۹	۷۶	۸۳	۹۰	۱۱۷	۱۲۴	۱۰۱	۱۰۸	۱۱۵	۲۴۲	۲۴۹	۲۲۶	۲۳۳	۲۴۰
۳۷۳	۳۵۵	۳۵۷	۳۶۴	۳۶۶	۹۸	۸۰	۸۲	۸۹	۹۱	۱۲۳	۱۰۵	۱۰۷	۱۱۴	۱۱۶	۲۴۸	۲۳۰	۲۳۲	۲۳۹	۲۴۱
۳۵۴	۳۵۶	۳۶۳	۳۷۰	۳۷۲	۷۹	۸۱	۸۸	۹۵	۹۷	۱۰۴	۱۰۶	۱۱۳	۱۲۰	۱۲۲	۲۲۹	۲۳۱	۲۳۸	۲۴۵	۲۴۷
۳۶۰	۳۶۲	۳۶۹	۳۷۱	۳۵۳	۸۵	۸۷	۹۴	۹۶	۷۸	۱۱۰	۱۱۲	۱۱۹	۱۲۱	۱۰۳	۲۳۵	۲۳۷	۲۴۴	۲۴۶	۲۲۸
۳۶۱	۳۶۸	۳۷۵	۳۵۲	۳۵۹	۸۶	۹۳	۱۰۰	۷۷	۸۴	۱۱۱	۱۱۸	۱۲۵	۱۰۲	۱۰۹	۲۳۶	۲۴۳	۲۵۰	۲۲۷	۲۳۴

اب ان کو یہ کرنا ہے کہ خالص کر کے ملفوظی کر کے پھر خالص کریں تا آنکہ خلاصہ سامنے آجائے۔ اب یہی وہ جگہ ہے جہاں سے ان کا پھیلاؤ کر کے اس میں اسماء لینا ہیں اور اس سے صریح اسماء لے سکتے ہیں۔

یہ نقش دو طریق پر بنتا ہے، نقش معشر سے اور نقش مخمس سے اور میں نے مخمس پر اکتفا کی ہے کہ تلک عشرہ کاملۃ میں پانچ کی تعداد ہر لحاظ سے جلی ہے۔ تو پانچ خفی۔ اور اس لحاظ سے بھی کہ مخمس دو پہلو سے اچھا ہوگا کہ اس کے اعداد کی پہلی گردش مخمس ہوگی اور چال مربع کی اور معشر کے سلسلے میں ایسی کوئی سہولت نہیں۔ اور میں نے اسماء کی تخریج کے سلسلے میں بھی اسی مخمس والے طریقہ پر اعتماد کیا ہے۔ نیز ایک بات اور اس میں وہ ہندسہ بھی آتا ہے کہ جو معمہ لاینحل ہے اور جسے شیخ بہائیؒ اور نصیر الدین طوسیؒ نے بیان کیا۔

اگر اسماء کے چناؤ میں وہ اسم بھی لکھا جائے تو بہت ہی عجیب ہوگا اس لئے کہ وہ مطلوبہ اسم حروف نورانیہ کے مرکب میں سے ہے اور حروف نورانی کا سب سے بڑی قیمت والا حرف ''ر'' ایک بار سے زیادہ مکرر رہو اس لئے لازم ہے کہ وہ اسی میں سے ہو سیدھی سی حسابی بات ہے اور اللہ بزرگ و برتر نے جن وطن عزیز کے خوش نصیبوں کو اسی بات کی توفیق عطا کی ہے وہ میری اس بات کی تائید کریں گے، اس میں قرآن پاک کی ان سورتوں کے اعداد بھی بدرجہ اتم پر کئے جا سکتے ہیں جن کا جمل ۴۰۱۰ سے زائد ہو۔

دفق بست کے خواص

یہ نقش خانوں کے شمار سے عبرانی کے سب سے بڑی عددی قیمت رکھنے والے حرف ''ت'' کے مترادف ہے۔ اور اس کا مضروب فیہ ''۲۰'' ہے یعنی ''ک'' شرف شمس کے موقع پر ۳×۳ انچ کی سونے کی لوح پر عددی لحاظ سے لکھا جائے تو بہت ہی عجیب ہے۔

بحالت مجبوری سنہری کاغذ پر لکھا جائے یاد رہے کہ کاغذ پر ذوالکتابت لکھا جائے گا تمام قواعد کو سامنے رکھ کر اگر اسے پُر کیا گیا ہو تو اس کے خواص تمام جلد سامنے آتے ہیں۔ اس نقش میں دس مقامات ہیں جیسے لطیف، رزاق، معطی علیٰ ھذا القیاس ان کو ھواللہ کے ساتھ پڑھا جائے کم از کم ''۲۲۱'' مرتبہ روزانہ بیس روز تک، علو مرتب، کشائش کارہا۔ حصول ملازمت، روحانی ترقی، سربلندی اور اوج دنیوی کے لئے اور نسیاں کو دفع کر کے ذہن کو تقویت دینے کے لئے عجیب ہے۔

ماہنامہ فلکیات بابت جنوری ۱۹۹۸ع

الواح الجواھر

علم الاوفاق (رفتگاں کی یاد)

موت برحق ہے اس کی حقانیت سے مفر نہیں، لیکن بہت ہی عجیب بات ہے کہ یہی وہ واحد حق ہے جس کا سامنا کرنے کی ہمت بہت ہی کم بندوں میں پائی جاتی ہے اور یہ خاصانِ خدا موت کا سامنا کرنے کی ہمت اپنے میں پاتے ہیں پھر یوں بھی ہوتا ہے کہ طبعی موت سے اتنا دکھ نہیں ہوتا اس لئے کہ انسان کے اندر جو شکست وریخت کا عمل ہر آن جاری ہے اس کا علم ہوتا ہے عہدِ جاہلیہ کے شاعر طرفۃ بن العبدالکبری صاحب المعلقۃ نے کیا خوب کہا تھا۔

أریٰ الْعَیش کَنزاً ناقِصاً کُلّ لَیلَۃِ
وَما تَنقُصُ الایّامُ وُ الدَّھرُ یَنفدِ

(میں زندگی کو ایسا خزانہ سمجھ لیتا ہوں جو ہر شب گھٹتا رہتا ہے اور زمانہ اور ایام جس چیز کو گھٹاتا رہے وہ فنا ہو جائے گی)

قارئین! عالم کی موت عالم کی موت ہوتی ہے۔ علامہ محمد رفیق زاہدؒ کے نام سے کون سا علم سے واقف شخص ہوگا جو انہیں نہیں جانتا ہوگا۔ وہ ہم سے جُدا کر دیئے گئے۔ صاحب رُوحانیت اور ذی علم شخصیات کا اپنے ملک میں ویسے بھی فقدان تھا اور اب تو وہ اور بھی شدید ہو گیا۔ ہماری اس اسلامی سلطنت میں آئے دن مسالک وسلاسل کی آڑ میں جو خون کی ہولی کھیلی جاتی ہے، اس کا سدِ باب کون کرے گا۔ اب کسی بھی بنیاد پر اس کی روک تھام اگر چہ کی بھی جائے تو کون ہمیں علامہ محمد رفیق زاہد لوٹا کر دے گا؟

انسان کا قتل انسان کے لئے ویسے بھی حرام ہے بالخصوص اس حالت میں جبکہ ایسا انسان جو بلا امتیاز مذاہب و سلاسل ہر آن خدمتِ خلق کر رہا ہو اس کا خون سینکڑوں کے خون کے برابر ہے۔ گو کہ مرحوم سے کبھی بھی میرا ذاتی یا تحریری رابطہ نہیں رہا تھا۔ تاہم ان کی علمی خدمات ہی کے سلسلے میں ہماری نگاہوں میں ان کی قدر و منزلت ہے۔ وہ صاحب علم و عمل شخصیت اچانک روحانیت کی سرزمین سے اٹھ گئی یہ ایک ایسا کاری گھاؤ ہے جو ناسور بن کر انیس سو ستانوے کے سینے میں پڑا رِستا رہے گا۔

یہ اندھیارا سن ستانوے تو اپنی طنابیں سمیٹ کر جا بھی چکا، اب ہم میں اور عبرت کدہء دہر ہے، ایک خلش سی ہمارے سینے میں بھی ہے تو اُن کے پسماندگان پر کیا بیت رہی ہوگی اسے ہم محسوس کر رہے ہیں اور ان کے دکھ میں برابر کے شریک ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ پاک ان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے بلا شبہ سریانی زبان کے فنِ طلسمات میں ان کا ثانی ہمارے ملک میں شاید پوری ایک صدی بھی نہ پیدا کر سکے گی اور یہ خال ہمیشہ خال ہی بن کر رہے گا اور کبھی بھی بھر نہ پائے گا۔

اپنے وطن کا تو یہ المیہ ہے یارو! کہ بوکھلائی ہوئی گولیاں دندناتی پھرتی ہیں، لیکن یہ تو قتل عمد تھا، دیدہ دانستہ زور آوری تھی، بخدا ذہن ابھی تک اس بات کو قبول نہیں رہا ہے کہ ہماری قوم اتنی ہی بدنصیب ہو سکتی ہے کہ اسرار مزمنہ کا آشکار کرنے والے کا یہ حشر کرے گی، اور اسے کب احساس ہوگا کہ ہم نے جو یہ قدم دیدہ دانستہ یا نادانستگی میں اٹھایا ہے وہ کوئی ایسا ویسا نقصان نہیں ہے بلکہ ایک نا قابل تلافی نقصان ہے۔

دفتر اٹھ چکے قلم خشک ہو چلے روحانیت کی سرزمین بنجر ہوتی جا رہی ہے، سَن ستانوے اور بھی بہت علم روحانیت کے سرچشموں سے پھوٹنے والے سُوتے خشک کر چلا،

بزرگ ولی کامل غلام محمد خشک جیسی عظیم شخصیت بھی اُٹھ چلی جن کے بارے میں حضرت صاحب کا ارشاد تھا کہ ان جیسا عابد اور مرتاض شخص میں نے پوری زندگی میں نہیں دیکھا برسوں پر محیط شب و روز ہم نے ان کے سنگ گذارے تھے ایک سجاد حسین شیخ صاحب تھے جن سے علوم دینیہ پر پُر مغز گفتگو کی باقاعدہ نشستیں ہوا کرتی تھیں۔

قارئین کو یاد ہوگا کہ میں نے سردار عالم جنتری بابت ۹۸ ع میں ایک وفق دیا تھا جو کہ شمس کے شرف میں کام آتا ہے اس کے بارے میں بیٹھے بیٹھے خیال آ گیا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ یارانِ محفل یوں سمجھنے لگیں کہ یہ نقش اس طرح پر کیا گیا ہے: کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی۔

اصولاً ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ مجھے اس نقش کی چال بھی لکھ دینی چاہیئے تھی لیکن چونکہ اس بات کا مجھے علم ہے کہ اس علم سے واسطہ رکھنے والے حضرات کے پاس مذکورہ کتاب موجود ہوگی اور یہ بھی کہ میں کم سے کم وقت میں زیادہ سے زیادہ آپ حضرات سے مخاطب ہونا چاہتا تھا اس لئے مجھ سے رہ گئی۔ اس سلسلے میں ایک اور بھی عرض کر دوں کہ کہیں کسی کے ذہن میں یہ بھی خیال نہ آ جائے کہ بس ایک مخصوص عدد سے وابستہ وہ لوح مکرمہ تھی اس لئے فقیر ثانی نے اعداد سے تطبیق دے کر ہمارے سر پر دے ماری اس خیال کے پیش نظر اب کی بار اس کی چال اور بسملہ الشریفہ کا عدد ۷۸٦ جو کہ ایک معروف عدد ہے اور قمری اعداد کے لحاظ سے بھی ہے اسے سپردِ قلم کر رہا ہوں۔ جو صاحب اسے شرف قمر میں چاندی کی لوح پر قمر کے منسوبی بخور استعمال کر کے اسے کندہ کرے گا وہ ضرور اس کے بے پناہ فوائد سے متمتع ہوگا۔

اختصاراً چند فوائد اس کے لکھے دیتا ہوں۔ اگر مخصوص قسم کے اوضاع فلکی کو مدنظر رکھ کر اُسے بنایا جائے تو وہ لوح مرگی کے لئے اکسیر ثابت ہوگی۔ بالیقیناً جب دنیاوی علاج

ختم ہوں گے وہاں کلامِ خداوندی کا اعجاز کام کرے گا اور اسی طرح فشارِ خون قوی High Blood Pressure میں اوضاع فلکی کو مدِ نظر رکھ کر یہ لوح کسی کو بنا کر دی جائے گی تو اس کا فشارِ خون معمول کے مطابق رہے گا اور انشاء اللہ کبھی بڑھنے نہ پائے گا اسی طرح جس کی زبان میں روانی نہیں ہے یا لکنت ہے تو وہ بھی اوضاع فلکی کو مدِ نظر رکھ کر اس لوح کو بنا کر پانی میں ڈال کر اسے پیتا رہے (نہ پینے تو کوئی بات نہیں بھلے وہ نہ پینے) ایک ہفتے کے اندر اس کی زبان میں فصاحت و بلاغت پیدا ہو جائے گی اسی طرح تمام امراضِ حارہ اور تمام امراض سر کے لئے یہ بیحد مفید ثابت ہوگی یاد رہے کہ صرف شرف قمر کے موقع پر بنائی گئی لوح باعث خیر و برکت ہوگی اور وہ تمام خواص جو کہ بسملہ الشریفہ کے علماء نے بیان کئے ہیں وہ لازماً مرتب ہوں گے، لیکن جہاں تک میں نے اوضاع فلکی کا لفظ استعمال کیا ہے تو اس کا مطلب شرف قمر نہیں بلکہ خاص کوکب جو اس مسئلے سے متعلق ہو اسی کے خاص درجے پر پہنچنے سے جو جوہر پیدا ہوتا ہے اس سے استفادہ مقصود ہے اور یہ تمام باتیں علم الطلسمات سے منسلک ہیں، جن حضرات کو اس علم سے شدھ بدھ ہوگی وہ ضرور کر پائیں گے ان میری بکھری سی تحریروں میں علم الطلسمات کا موضوع بھی شامل ہے جب تک میں لکھوں تب تک اپنے قریب کے کسی عامل صاحب سے رجوع کریں۔ میری طرف کوئی صاحب قصد نہ فرمائے میرے پاس خطوط کی یلغار کا خوش اسلوبی سے سامنا کرنے کی ہمت نہیں ہے۔

ایک بات کی میں یاد دہانی کرتا چلوں اوپر میں نے جن امراض کا حوالہ دیا ہے وہ ایک حتمی بات ہے میرا مجرّب و معمول رہا ہے، جن حضرات نے اس سلسلے میں اعجاز کلام خداوندی سے استفادہ کیا ہے وہ تمام اس بات کے گواہ ہیں، کھلے بندوں یہ بھی اعتراف کرتا

چلوں کہ ایک مخصوص حلقہ ہے اور حلقے سے وابستہ افراد ہیں جو بلا کسی کم و بیش معاوضے کے فی سبیل اللہ فیض اٹھا رہے ہیں باقی عوام الناس سے میرا رابطہ منقطع ہے تو ہو سکتا ہے کہ کوئی یہ سمجھنا نہ شروع کرے کہ یہ طرزِ عمل بھی علم سے بخیلی اور کنجوسی کے زمرے میں آتا ہے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ اس رسالے میں لکھنا رب کے کارن ہے، اللہ بزرگ و برتر کے عطا کردہ علم اور استاذ مکرم کی نظرِ عنایت مستقل اُس پُر از عصیاں بندے پر سایہ فگن رہی ہے اس علم کو خاص طور پر فلکیات کا انتخاب کر کے اسی کے بواسطہ عام کرنا ہے اور اپنا اشتہار دینا مقصود نہیں ہے۔ ایک مسلمان کو زیب نہیں دیتا کہ وہ تعلق کو اتنا پھیلائے کہ وہ اس کے ساتھ نباہ بھی نہ کر سکے اور ہماری کمیٔ وقت سے پہلے ہی لوگ شاکی ہیں مزید اپنے اعمال نامے پر بوجھ اُٹھانا مجھے گوارا نہیں۔

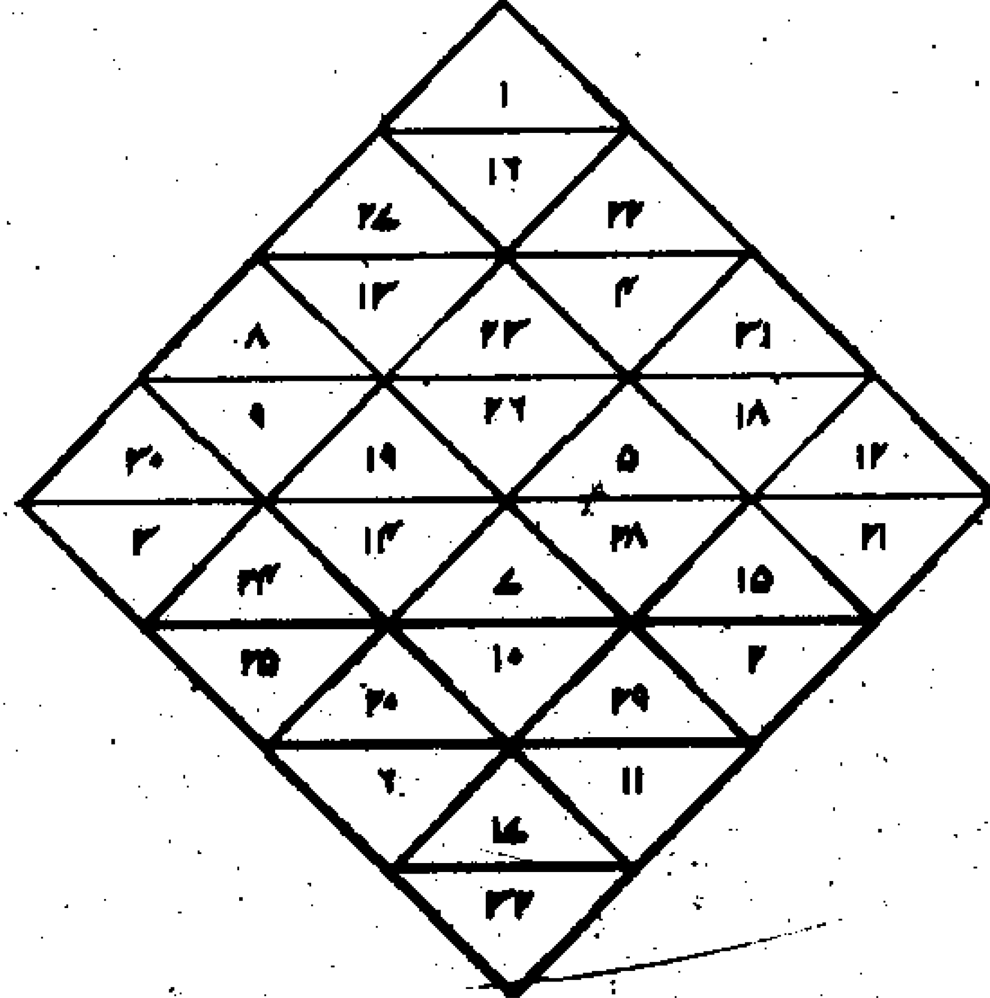
میرے خیال میں اب کی مرتبہ یہ واضح ہونا چاہیئے کہ میرے پاس وقت کیسے نہیں ہے۔ ایک تو میرا پیشہ زیادہ سے زیادہ وقت لیتا ہے اور تمام وقت دماغی کام کا ہوتا ہے۔ بعد ازاں گھر کو لوٹ کر جفر الجامع کے صفحات تحریر کرنے پڑتے ہیں۔ اسی قبیل کے کئی اور بھی کام ہیں۔ اپنے اوراد ہیں، ڈھائی سے تین رات کے تو بج ہی جاتے ہیں۔ درمیان میں وقت کا کچھ حصہ اور چھٹی کا دن پھر احباب کے نذر ہو جاتا ہے۔ پھر بھی اس دوران اگر کچھ مزید فراغت کی گھڑیاں نصیب ہوتی ہیں تو علم روحانیات کے اسرار پر لکھی جانے والی کتاب پر صرف ہو جاتی ہیں۔ کتاب کے سلسلے میں بات یاد آ گئی مکتبہ بحر العلوم کے مالک سے باتیں ہو رہی تھیں انہوں نے بہت خوب فرمایا تھا کہ کتابوں کا کاروبار کرنے کے لئے دولت سلیمانؑ، عمرِ نوحؑ اور صبرِ ایوبؑ چاہیئے۔ کتنی سانچی بات تھی ان کی، تو جونہی کتاب مکمل ہوگئی تو میں فلکیات میں عرض کر دوں گا، جو صاحب تشہیر علم کا شائق ہو، میں اسے اس شرط پر مسودہ

دوں گا کہ کتاب کی قیمت اتنی رکھی جائے کہ بس اپنا خرچ نکالے اور یہ بھی ہوتا ہے کہ علم کی کتابوں میں اغلاط زیادہ رہ جاتی ہیں اس لحاظ سے میں نے اپنے ایک خوشنویس دوست کو تکلیف دی ہوئی ہے روغنی کاغذ "Butter Paper" پر وہ میری نگرانی میں لکھے اور یہ مسودہ جو تیار شدہ ہوگا مفت میں دیا جائے گا جو بھی اسے شائع کرنے کا یارا اپنے میں پائے گا۔

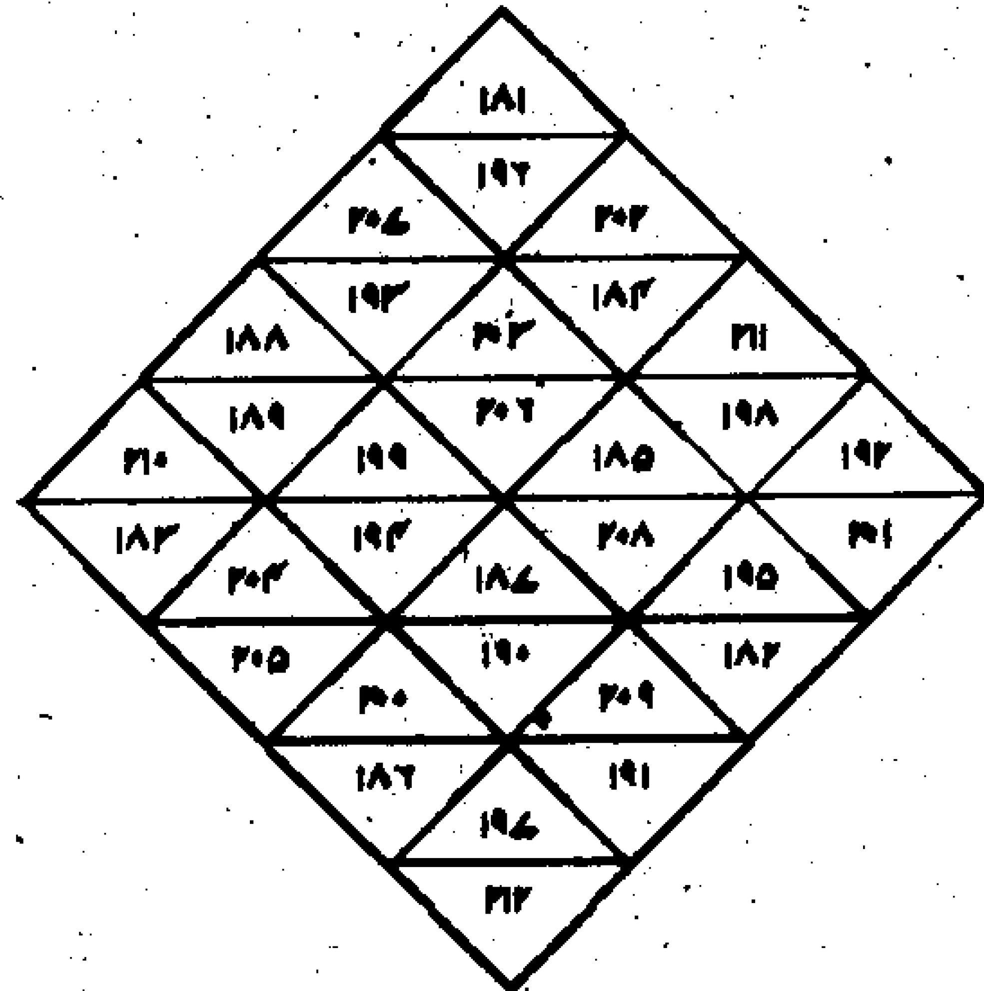
قارئین! اغلاط جو علم کی کتابوں میں ہوتی ہیں ان پر یاد آیا کہ علامہ محمد رفیق زاہدؒ کی کتب جو شائع ہو چکی ہیں ان میں کئی ایک جگہ پر متنِ عمل (شاید کہ) کتابت کی غلطی کی وجہ سے درست نہیں ہے، زبانِ سریانی سے اپنی واقفیت تو بس سطحی سی ہے باقی جہاں تک عربی متن کا تعلق ہے یا پھر معروف سُریانی زبان کے اعمال جو ہم تک پہنچے ان کی انشاءاللہ مکمل وضاحت کی جائے گی۔

اپنا وقت بچانے کی خاطر میں نے آپ تمام حضرات کا بہت وقت خراب کیا جس کے لئے معذرت خواہ ہوں۔ مجھے اُمید ہے کہ میری اس آخری گزارش پر نظرِ التفات ڈالی جائے گی۔ ہمارے سابقہ پتے پر خطوط کی قطار ہے اور یہ بہت دقت کے بعد مجھ تک پہنچتے ہیں۔ خدارا مجھے سمجھنے کی کوشش کیجئے۔ عمل کتاب میں دینے کا مقصد ہی رفاہِ عامہ ہے اجازت عمومی وخصوصی کا کیا ذکر؟ کیا آپ حضرات یہ چاہتے ہیں کہ میں اجازت کے مدارج مقرر کر کے ان کی فیسیں آپ سے وصول کروں، مجھ سے یہ سب کچھ نہیں ہوتا، نہ ہی میرے مقصد کا یہ سب حصہ ہیں۔ اِس مضمون کے شائع ہونے کے بعد بھی اگر یہ سلسلہ بند نہ ہوا تو میں اپنا سلسلہ بند کر دوں گا۔ میں اللہ بزرگ و برتر کو حاضر ناظر جان کر کہتا ہوں کہ آپ کے خطوط میں نہ بھی لکھا ہوا ہو، یا نہ بھی لکھیں تو میرے نزدیک آپ کے جذبات قابلِ عزت

ہیں اور اتنی ہی عزت و احترام میرے دل میں بھی ہے لیکن میں پوچھتا ہوں کہ جذبے کے لئے ضروری کہاں ہے کہ اس کا اظہار ہو؟! اب متذکرہ بالا نقوش پیش خدمت ہیں۔



وفق ٦٦ اسم ذات



وفق ۷۸۶ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میں نے شروع مضمون میں اوضاع فلکی کا حوالہ دیا تھا۔ کس طرح ہوتی ہیں ان کی

تمام تشریح تو لمبا وقت کھائے گی جسے میں طلسمات کے موضوع پر لکھے جانے والے مضامین میں لکھوں گا سر دست ایک طلسم کا ذکر کر رہا ہوں عمل کا عمل بھی ہے اور آپ حضرات کے لئے وقت کا تعین کرنے کے لئے مشعلِ راہ بھی اگر اس پر آپ غور کریں گے تو ممکن ہی نہیں کہ فوائد کے حصول سے آپ محروم رہیں۔

طلسم تیز بیانی

فخر الدین رازی سر المکتوم میں لکھتے ہیں کہ جس عضو، کو قوی کرنا منظور ہو اس کو دیکھا جائے کہ کس کوکب سے متعلق ہے یعنی مدبّر اس کا کون ہے۔ پس وہ کوکب مدّبر جب کسی قوی برج میں ہو تو بروقت طلوع اس برج کے کہ وہ کوکب حاجت اُفق شرقی پر ہو، حجرِ مناسب مقصود سے صورت اس عضو کی بنائے اور بخور جلائے۔

مثلاً تیز بیانی اور فصاحتِ لسانی کے واسطے طلسم بنانا منظور ہے پس مدّبر لسان عطارد ہے بشرکت قمر، دوسرے برج میں سے برج سنبلہ حکیم و فصیح البیان ہے۔ لہٰذا یہ مطلب متعلق ان دو کواکب سے اور ایک برج سے ہے۔ پس جب قمر متصل ہو عطارد سے برج سنبلہ میں تو اُس وقت جو ہر قمر کہ چاندی ہے ایک زبان بنائے اور تا طلوع تمامی برج چاہیے کہ چاندی کی زبان بن جائے اور بخور قمر و عطارد کا جلایا جائے۔

پس اس زبان کو جو شخص اپنے پاس رکھے گا اس کی تیز بیانی اور فصاحتِ لسانی اس حد تک زیادہ ہو جائے گی کہ اس کی حاضر جوابی پر لوگ تعجب کریں گے۔

ہمارے انتہائی لائق و قابل احترام دوست محترم سید وارث علی شاہ جیلانی نے جو منسوبات سیارگان لکھی ہیں انہیں بحفاظت رکھیں یہ بڑے کام کی چیز ہیں ان سے توقع ہے کہ وہ اس طرح فلکیات کے قارئین پر نوازش کرتے ہوئے منسوباتِ بروج بھی لکھیں

گے۔ اس پیرانہ سالی میں ان کو زحمت دیتے بھی تو اچھا نہیں لگتا۔ وگرنہ پھر میں ہی لکھوں گا یا پھر فقیر جمیل صاحب سے استدعا کروں گا کہ وہ لکھیں۔ یہ تمام معلومات اگر آپ ذہن نشین کر لیں گے تو مسئلے کے ضوابط فوری طور پر معلوم کر لیں گے۔

اس پوری تحریر میں کوئی بات اگر ایسی ہو کہ کسی کو ناگوار خاطر گذرتی ہو تو میں معذرت خواہ ہوں کہ فقیر کا مقصد کبھی بھی دل آزاری نہیں ہوتا اور نہ ہی اس کا مسلک اس بات کا متقاضی ہے۔

ماہنامہ فلکیات بابت فروری ۱۹۹۸ء

الواح الجواھر

فی مبحث علم التنجیم

یارلوگ جنات کے اعمال کے بہت بڑے داعی ہیں لیکن نہیں جانتے کہ یہ جنات وہی آتشیں مخلوق ہیں کہ جو قرآن پاک میں مذکور ہوئے یا کوئی اور چیز ہوتے ہیں، یہ پو پوش، خرنوش طایوش ہی ہوتے ہیں یا کچھ اور بھی ہیں اور لوگ جن قوتوں کو جنات سمجھ تسخیر کر لیتے ہیں وہ کیا ہیں؟ ابن الحاج التلمساتی صاحب شموس الانوار نے جنات کے بارے میں جو کچھ بتایا ہے اور علامہ دمیری کی حیٰوۃ الحیوان اور قزوینی کی عجائب المخلوقات میں جنات کی جو تفاصیل ملتی ہیں یا آکام المرجان فی احکام الجان یا کتاب الجن نیز عجائب وغرائب الجن کما یصوّرھا فی القرآن والحدیث جیسی بسیط کتب میں جنات کی جو ہیئت اور اجناس بیان کی گئی ہیں فی الحقیقت ان کی پیش کردہ روایات کہاں تک حقیقت کا احاطہ کرتی ہیں بہت ہی تلخ حقائق ہیں اس بارے میں۔

اپنے گھر کے آسیب زدہ لیموں کے درخت سے مستقل پیش آنے والے واقعات سے لے کر ہمارے گھر پر خشت باری ہو [illegible] الدصاحب کے اس ضمن میں مروجہ طریقہ کار اور حضرت صاحب کے منفرد طریقہ کا سب میر[illegible] آ گئے ہیں اور میں نے کیا دیکھا!؟

حقيقت هن حال جي، جي ظاهر كيان ذري
لگي ماٺ مِرُن كهي، ونجن جهنگ سڙي

(حقیقتِ حال کی میں ذرا بھی پردہ کشائی کروں تو خزیر ساکت ہو جائیں اور

جنگلوں کو آگ لگ جائے اور وہ خاک ہو جائیں) میں جو لکھوں گا وہ شاید اس سے ہٹ کر ہے جو کہ حقیقت سے ناواقف حضرات نے مشہور کر رکھا ہے، اور ابھی میں تردّد میں ہوں کہ میں عدیم الفرصت شخص اس شدید ردِّ عمل کے مستقل سنگ کہاں تک برداشت کر سکتا ہوں، اس پر میں غور کر رہا ہوں۔

اب آتے ہیں اس بات پر کہ جسے ہم تنجیم کے نام سے موسوم کرتے ہیں، میں نے بھی کئی بار اس کا ذکر کیا ہے اور اس ذکر کرنے کی وجہ سے علم وعمل سے وابستہ حضرات لازم ہے کہ اپنے اپنے طور پر اسکی تاویلات کرتے ہوں گے، لیکن اس موقع پر میں اپنے ایک انتہائی مہربان دوست، نہایت ہی عزیز بھائی استاد محمد بچل صاحب کا ذکر نہ کرنا زیادتی سمجھتا ہوں کہ جن کا بیحد اصرار ہے کہ آپ تنجیم کی وضاحت کر دیں۔ موصوف کے گلے میں قدرت نے رس بھرا ہے، یوں ہی کبھی کبھی جب میرے ذہن کی مضطرب کیفیت اپنی شدت کو پہنچتی ہے تو ان شوریدہ سر ہواؤں اور حبس زدہ فضاؤں میں ان کی مدھری آواز میرے احساس کی تاروں کو چھیڑ دیتی ہے، وہ کبھی بھی میرے باتوں سے روگردانی نہیں کرتے آج ان کی بات کا بھرم رکھ دیتے ہوئے میں علم التجیم پر آتا ہوں۔

گر قبول افتد زہے عزّ و شرف

عمل ہذا کو شیخ الاسلام محمد بن عمر فخر الدین رازیؒ نے اپنی کتاب حدائق الانوار فی حدائق الاسرار میں بیان کیا ہے اور کتاب تنکلوشا میں بھی ہے اور یہی عمل رازی صاحب نے کتاب تنکلوشا سے ہی اخذ کیا ہے اس کی تائید اس بات سے بھی ہے کہ میرے پاس موجود حدائق الاسرار کے نسخے میں مترجم نے ان کی اسی تصنیفات کا ذکر بھی کیا ہے جن میں اڑتیسویں کتاب کا نام ''منتخب کتاب دنکلوشا'' لکھا ہوا ہے جو درحقیقت تنکلوشا ہے اور اسی

مذکورہ نسخے میں کافی اغلاط بھی ہیں اس لئے میں نے اصل کتاب تنکلوشا پر ہی اعتماد کیا ہے اور اسی کتاب سے اخذ کردہ طریقے اور سرالمکتوم کے قوارع القرآن پر ہی میرا معمول ہے۔

علم التنجیم درحقیقت عمل میں زود تاثیری پیدا کرنے کے لئے ہے نیز تقویتِ قلب کے لئے بھی ہے کہ اس کے آثاری اظہار سے عامل کو پتہ چل جاتا ہے کہ میرا اتیار کردہ عمل واقعی قوتِ عجیبہ کا حامل ہے۔ حدائق الانوار میں جو طریقہ کار درج ہے اُسے پوری طرح کرنا کم از کم آج کے دور کے انسان کے بس کی بات نہیں ہے۔ اور وہ طریقہ مزید طبیعت پر بوجھ ڈال دے گا لہٰذا میں آپ کو اپنا سیدھا سا طریقہ بتاتا ہوں بالیقیناً آج کے اساتذہ اگر اسے جانتے بھی ہونگے تو بھی کسی قیمت پر نہیں بتائیں گے اور اگر میں بتا رہا ہوں تو کسی پر احسان نہیں کر رہا، میں تو اپنا بار ہٹا رہا ہوں اس کے لئے مشکور رہنے کی ضرورت نہیں ہے، حقداروں تک حق پہنچانا فرض ہے اور فرض ایک قرض کی مانند ہوتا ہے جسے چکانا ہوتا ہے احسان نہیں ہوتا یہ بات یاد رہے۔

میں کم از کم آپ پر یہ ظلمِ عظیم نہیں کروں گا کہ میں جو کچھ عوام الناس تک پہنچانا چاہتا ہوں تو ہر بار یہ بات کہدوں کہ اس کے متعلق تمام تفصیل میرے فلاں نام کی کتاب میں ملیں گے اور یہ اس علم کے کلیئے آپ کو اُس کتاب میں ملیں گے جو ابھی زیرِ ترتیب ہے (لیکن اب یہ ظلم عظیم کرنے کے سوا کوئی اور چارہ ہی نہیں اس لئے کہ تحریک تجدید روحانیت پاکستان کے قیام کے بعد اور اس پر مستزاد یہ کہ اس کا سرپرست اعلیٰ ہونے کے ناطے تحریک کی بقاء اور اس کی استحکامت کے لحاظ سے دنیا کو باضابطہ طور پر علم دینے کے لئے کتابیں تو دینی ہی پڑیں گی اور وہ مختلف موضوعات پر ہونگی، اور جو بھی کتاب ہوگی وہ اپنی جگہ پر اپنے موضوع کے حوالے سے مکمل ہوگی۔ اور اس کے حصے بخیے نہیں ہونگے) اور اس

کتاب میں کم ترین درجے کے اعمال و طرائق ملیں گے اس کے لئے آپ کو اس کے بعد آنے والی کتب کا انتظار کرنا پڑے گا (یہ اشارہ درحقیقت کتبِ جفر اخبار کے سلسلے میں تھا، کہ کبھی بھی کسی جفار نے یہ کہہ کر کتاب نہیں دی کہ یہ کتاب ایک جامع کتاب کی صورت میں آپ کو دے دی جا رہی ہے، ہر بار یہی بات درج کی جاتی ہے کہ یہ تو عام راز تھے خصوصی کے لئے آپ کو فلاں کتاب کا انتظار کرنا پڑیگا جو جلد ہی شایع ہونے والی ہے۔ اب سوچنے کی بات یہ ہے کہ جو سورج وقتِ طلوع سے وسطِ آسمان تک پہنچنے کے بعد بھی اپنی تاب نہ دکھلا سکے، تو جب وہ ڈھلے گا تو کیا خیرگی پیدا کرے گا نگاہوں میں؟)۔ اب گند اور پراگندہ عمل آپ کے سر پر مسلطّ کر کے کسی دوسری کتاب کے طبع ہونے تک انتظار کراؤں اور کتاب کا بازار تک آنے کا مسئلہ کم از کم میرے لئے اس طرح ہے۔

مت سہل ہمیں جانو پھرتا ہے فلک برسوں

یہ اور بات ہے کہ پہلی کتاب کی سطور لکھتے وقت میری جو عوام الناس سے مخلصی ہے بعدازاں وہ تبدیل ہو جائے اور میرے تاثرات کچھ ایسے ہوں کہ فلاں کتاب میں نے لکھی اس کی قدر ہی نہیں کی گی پڑے پڑے سڑ رہی ہے اسٹاک دیمک زدہ ہو چلا ہے اب ایسے ناقدر شناسوں کو مزید کیا دوں کیوں نہ اپنا علم اپنے ساتھ لے مروں اور نامہء اعمال کے ساتھ منکر نکیر کو دکھادوں یا پھر اپنی بات سے مکر جاؤں، ویسے بھی یہاں کا نظام ہی کچھ اس طرح رواج پاچکا ہے کہ حق سچ تو کہا ہی نہیں جا سکتا نتیجتاً کوئی کسی کا گریبان پکڑ کر کب پوچھ سکتا ہے کہ صاحب اپنی زبان کو پانی دو!؟

میں زندگی کی ناپائیداری پر یقین رکھتا ہوں۔ کیا پتہ کہ لی جانے والی سانس باہر بھی آئے گی یا نہیں۔ صدہا برس کا سامانِ زیست ہم نے اکٹھا کیا ہے اب کون جانے اس

سے لابھ اور استفادہ اٹھانا کہاں تک حاصلِ نصیب ہے؟

کمیءِ وقت ہمارا سب سے بڑا مسئلہ رہا ہے اور یہی مسئلہ سب تاخیرات کے اوپر محیط سمجھتے ہیں ہمارے بعض احباب پوچھتے ہیں ہم سے کہ فلاں کتاب مارکیٹ میں ابھی آئی یا نہیں بہت ہی ناسمجھ ہیں وہ نہیں جانتے کہ جتنا لکھا گیا ہے اور جتنا لکھا جا رہا ہے فی الوقت اس سے زیادہ کی بات ہمارے بس سے باہر ہے۔ گو کہ ہر آدمی کی سوچ کا انداز اور دیکھنے کا زاویہ انفرادی ہوتا ہے، اور اس لحاظ سے وہ فیصلہ کرتا ہے۔ باقی جہاں تک میری اپنی سوچ کا تعلق ہے، میں تو یارو اس بات کا قائل ہوں کہ عوام الناس تک علم پہنچانے کی بہترین اور پسندیدہ راہ یہی ہے کہ پہلی کتاب میں ہی علم کا خزینہ انڈیل دو بچتا ہے تو دوسری کتاب میں دے دو نہیں بچتا ہے تو یہ اور بھی اچھا ہے کہ اس سے یہ ہوگا کہ اس سوچ سے لکھی جانے والی وہ کتاب صدیوں تک زندہ رہے گی اور علم کا صحیفہ ثابت ہوگی اور آنے والی نسلیں بھی اس صاحب کتاب کا احسان مانیں گی۔

یہ تمام باتیں لکھنے سے میرا مقصد کسی کی بھی دل آزاری نہیں ہے واللہ! بس دل کڑھتا ہے اور دکھ ہوتا ہے جدید سائنس تو روز افزوں ترقی پر گامزن ہے فارمولوں میں جدّت پیدا کی جا رہی ہے، ہم اس علم کی سرزمین کے باشندے لکیر کے فقیر ہیں سائنسدانوں نے کمپیوٹر ایجاد کیا ہے پورا عالم اس سے استفادہ کر رہا ہے علم کو مقیّد کرنے کا بہترین ذریعہ ہے، ہوائی جہاز ہیں گھنٹوں میں برسوں کا سفر طے ہو جاتا ہے۔ مگر میں نے یہ کبھی نہیں دیکھا کہ کوئی سائنسدان اپنا احسان جتلا رہا ہو۔ البتہ فارمولے دینے کا معاوضہ لیتا ہے جدید میڈیکل ہے انسان کی اس طرح خدمت کر رہی ہے گویا کہ اسے حیاتِ نو دے رہی ہے۔ مگر ہماری طب ابھی بھی ریاح بند بخیلوں کے شکم میں بند ہے۔ خدارا علم کو عام کرو، اپنے آپ کو

آشکار کرو، اپنی اور اپنے فارمولوں کی قیمت کا تعیّن کرو اگر احسان کرنا تم لوگوں کو نہیں آتا۔ تا کہ قیمت سے تم لوگوں کا جی خوش ہو جائے اور تمہاری محنت کا تمہیں صلہ مل جائے ہم نے دیکھا ہے کہ ایک سائنسدان کا شاگرد اس سے بڑھ کر ایجاد کرتا ہے لیکن روحانی علم کا یہ المیہ ہے کہ استاد کے شاگرد کو ابجد کی معانی تک نہیں بتائی جاتی صاحب ولایت حضرات کے ارادتمند جوتیاں ہی چٹخاتے رہ جاتے ہیں کچھ بھی نہیں ہوتا۔ ولی باپ کا بیٹا بھی باپ کا علم نہیں پا سکتا، یہ حد ہے ایک ستم کی، مزید یہ کہ خانقاہی نظام وجود میں آ جاتا ہے اور جاہل قومیں صدیوں تک سرابوں کے پیچھے بھٹکتی ہی رہ جائیں گی۔ مگر کیا کیا جائے یہ زہر کا پیالہ ہے آخر کو پینا ہی ہے اس تلخ سیال کو حلق سے نیچے نگل کر پہنچانا ہی ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ لوگ اس وجہ سے روحانی علوم سے متعلق جریدے مستقل خریدتے آئے ہیں کہ شاید کبھی کوئی سنگ گداز ہو جائے، اور اصل علم مل جائے، اور اپنی اس دیرینہ خواہش کی تکمیل کی خاطر لوگ ہر نئے آنے والے علمی جریدے کا (چاہے اس کا کوئی بھی نام ہو اور اس کو نشر کرنے والا کوئی بھی ہو) بے چینی سے انتظار کرتے ہیں، کیا ان کی بے چینی کا سدّ باب ہے کسی کے پاس؟ کیا ملک کے طول و عرض میں بسنے والے مختلف علوم و فنون کے ماہر حضرات۔۔۔ ہم عرض کریں گے تو شکایت ہوگی۔

معاف کیجئے گا۔ گر کسی کو ناگوار خاطر گذار ہو تو، کہ دل آزاری میرے موقف میں نہیں تھی۔

واضح باد کہ ہر عمل میں تین اجزاء ہوتے ہیں ۱=مقدمہ ۲=مقصودہ عمل ۳=تتمہ

یہ روحانی منزل کے تین عماد ہیں ایک بھی مفقود ہوا تو عمل ناقص رہ جائے گا اور اس پر استوار منزل قائم نہیں رہ سکے گی۔

شرائط علم التنجیم کے اس طرح ہیں کہ جب آپ طلسم مکمل کر چکیں تو قدرے مشک اور عنبر اس طلسم کے اوپر نیچے رکھ کر محفوظ کریں اور نگاہ غیر سے اخفا کریں بعدہ چار رکعت نماز بہ نیت استجابت عمل خشوع وخضوع کے ساتھ کی جائے۔ اب اس وقت کا انتظار کریں کہ مطلوبہ سیارہ وتد السمآء پر ہو، تازہ غسل اور پاکیزہ کپڑے پہننا ضروری ہیں، اور انار کی لکڑی یا کھجور کی لکڑی (جو کہ مسواک کے برابر ہو) جو بھی تازہ ملے اس کا سہ پایہ بنا دیں، جس سیارے کا طلسم ہو اسی رنگ کے دھاگے میں طلسم کو لٹکا کر اس ستارے کا بخور جلایا جائے جو طلسم بناتے وقت جلایا گیا تھا۔ تنجیم کے وقت خالی پیٹ سے ہونا اور خلوت میں ہونا اور کھلے آسمان کے نیچے ہونا بہت ضروری ہے۔ اگر ہنگامِ شب وتد السمآء پر سیارہ نہ ہو تو پھر اس کا طلوع ہونا یا ظاہر ہونا بھی کافی ہے۔

مقدمہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یَا یغموشِ ۲ یَلغَموشِ ۲ ۱ لغموشِ ۲ مرغموشِ ۲ اَیْلَغموْشِ ۲ مرشِ ۲ مَربوشِ ۲ جَلُّ الجَلِیلُ صَاحِبُ الْإِسْمُ الْکَبِیرُ، اَلارَضِ بِکُم تَرْجُف وَالرِیَاحِ بِکُمْ تَعْصُفُ وَالْاَودیَۃُ بِکُمْ تَخُفَقَ وَالجِبَالِ بِکُم تَتَزَلزلَ وَالسَمَاءُ اللّٰہُ نَارُ مُحَرَقۃُ مُحِیطَۃُ بِکُمْ یَاعِمَارُ ھٰذاالمَکَانُ وَالاَفَتنزَلَ المَلَائِکَتہِ عَلَیکُم مِنَ السَّمآءِ بِشُھُبِ مِنْ نَّارِ فَتَقَطَعَ مِنکُمْ الاَمعاءِ وَتَترَکُہُ مَطُروحِیْنَ مُلقِیْنَ اللّٰہُ اللّٰہُ اللّٰہُ. اَلکَلامَ کَلامُ اللہ وَالعَبدُ عَبُدُاللہِ وَالاَمَرُ اَمرُ اللہ وَلَااِلٰہَ غیراللہِ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلّا بااللہ العَلِی العَظِیم. اَیُّھَا الْمِلکَ طَارِشُ لَیسَ لَکُمْ مِنہُ رَاحَۃَ حَتّیٰ تُرحِلوُا مِن ھٰذاالمَکَانِ وَاَعزمُ عَلَیکُمْ یَامَعَاشِرَالارواحِ وَلاعْوَانِ اَنْ تَنزَلُوا علیٰ عِمَار. ھٰذالمَکَانِ بالسَلَاسَلِ وَالاء غَلَالِ فِی الاعنَاقِ بالھَیبَۃِ وَالوَقَارِ اَسمَعُوا وَاَطِیعوُ

وَاطَرِدُوھُم وَاَبْطِلُو حَرَکَاتِھِم وَاذھَبُوا ضمارِ ھَذَاالمَکَانِ وَحَرَبِھِمْ وَعَیالِھِم مِن طَرِیقِ الْخُدَامِ وَسِیرُوُ فِی خلمَعِی حَتّٰی یَنتَھِی عَمَلِی بِحَقِ کَتَبَ اللّٰہُ لَاغْلِبَنَّ وَاَنَا وَرُسَلِی اِنَّ اللہ قَوِیٌ عَزِیزُھَیا اسرَعُوا بِالرَحِیلِ فِی وَقتیٰ ھٰذَا الوَحَالوَحَا العَجَلِ السَّاعَتہِ السَّاعَۃِ.

اسے صرف العمار بھی کہا جاتا ہے۔ سب سے پہلے اسے تین مرتبہ پڑھنا ہے۔

۲۔ ذکر العزیمۃ العامۃ الصالحۃ لکل تنجیم

اَللّٰھُمَّ یَا بَشْمَخِ ذَالاَھَامُو شِیطیثُونَ. یہ عزیمۃ اغاثۃ المظلوم میں اس طرح شروع ہوئی ہے اور حدائق الاسرار میں بھی نیز جواہر خمسہ اور اسی قبیل کی کتب عالیہ میں اسی طریقے پر مرقوم ہے چونکہ یہ بارہ کلمات پر مشتمل ہے اس لحاظ سے ایک کلمہ کو ایک اسم مان کر انہیں ''اسماء التیجان'' کہا گیا ہے۔ لیکن میں آپ کو وہ طریقہ تعلیم کروں گا جسے میں نے صحیح پایا ہے۔ اور طلاسم پر پڑھا ہے۔ (ماخوذ از خلاصہ سر المکتوم للغناوی بعد از تصحیح)

اَللّٰھُمَ یَابَشصَنَخُ ذَالْاَھَامُوا شَیشَطَیُونُ
یَاذَانُو مَلُخُوثُوا دِیمُوثُونُ
یَااَرعَش ارَغُشط وَحَلاغونُ
یَارَھمُوتَ ارُخاارُخِیمِ اَرُخِلیمُونُ
یَاجَیثُ مِیثُوا مِیثُوا ارَقَشِ دَارِ علیُّونُ
اَھَیاً شَرَاھِیاً اَدُونائی اَصبَاؤُثُ اَصُبَاؤُثُونُ
یَادَھَمِیشَطِ دَھُلِیلُوُا مَیطَطَرون
یَانُورُ بُورقِ اَرَعیشِ ارغیشِ

یَااَشبَرااَلیبرُوا اَشخَح اَشُمَااَشغُونُ

یَامَلُکُوا اثُوا مِلخاہُ مَلخُونُ

یَا عَلَّامُ الغَیُّب ارَغُلَ اَرُغَا ارُعِیُ تَرتُون

یَامُتَنصح مَشُخِثیاَ قَشِ لَامُونُ.

آپ نے اس عزیمت کو دیکھ لیا اگر آپ نے غور کیا ہوگا تو آپ کو معلوم ہو گیا ہوگا کہ یہ دراصل تیرہ کلمات پر مشتمل ہے اور جنہوں نے اسے بارہ کلماتی کہا ہے انہوں نے تیرہویں کلمے کو بارہویں میں ضم کیا ہے۔ میں نے پورے خلوصِ دل اور حسنِ نیت سے آپ کو اصل طریقہ تعلیم کیا ہے فَوَیلُ یُومئذٍ المکذّبین.

میں اسے صرف تحریر ہی کر دیتا مزید کچھ نہ لکھتا لیکن یہ خیال میرے پیش نظر تھا کہ کہیں علم سے کم سمجھ بوجھ رکھنے والا کوئی جلد باز جو کوئی مذکورہ بالا کتب میں سے کوئی کتاب پڑھ چکا ہو اور یکلخت اپنی رائے قائم کر بیٹھے کہ اٹھارہ روپے میں ملنے والے رسالے میں یہ عظیم عمل و طریقہ کہاں صحیح ہوگا، اگر کوئی یہ سوچتا ہے تو یہ اس کی سیاہ بختی ہوگی اور وہ اس کے فوائد سے محروم رہ جائے گا کہ اٹھارہ روپے میں جو مل رہا ہے وہ اٹھارہ ہزار میں بھی نہیں ملے گا۔ اس عزیمت کو اس وقت تک پڑھا جائے جب تک علامات کا ظہور نہ ہو۔ علامات مختلف انواع کی ہوتی ہیں یہ بھی ضروری نہیں ہے کہ پہلی مرتبہ جو علامات ظاہر ہوئیں دوسری بار بھی یہی ہوں۔

قبولیت کی پہلی خاص علامت تو یہ ہے کہ وقتِ قرات طلسم زور زور سے گھومنے لگے یا جھولنے لگے۔ عمومی علامتوں میں یہ ہیں کہ عزیمت پڑھنے والے کے اعضاء زور سے پھڑکنے لگتے ہیں اور اس کے جسم میں خارش شروع ہو جاتی ہے اور جسم بوجھل ہو جاتا ہے بعض

اوقات یوں محسوس کرتا ہے کہ اس کا سینہ پھٹ گیا ہے اور دل نکل کر باہر آ گیا ہے اور بعض اوقات آواز بلند ہو جاتی ہے اور رونا شروع کر دیتا ہے یا بلا ارادہ ہنسنا شروع کر دیتا ہے۔ چند ثانیوں تک یہ علامات برقرار رہیں گی پھر بند ہو جائیں گی۔ ان علامات میں سے اگر کوئی علامت ظاہر ہو جائے تو گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں کہ یہ علم کی رجعت کا اثر ہے بلکہ خوشی کا مقام ہے کہ آپ کا عمل و طلسم قبولیت کے درجے پر فائز ہو گیا۔ اب آپ نے ان روحانیوں کو رخصت کرنا ہے۔ جس کے لئے تتمہ میں مذکورہ عمل کام میں آئے گا۔

(اس سلسلے میں راقم الحروف مزید عرض پرواز ہے کہ اس مضمون کے شائع ہونے کے بعد بہت سے اہل علم و داعیان علم کو غور و فکر کرنے کا موقعہ ملا، اور انہوں نے اپنے مضامین میں اس نہج کی بہت سی باتیں کیں، کچھ مذکورہ بالا علامتوں کو مصدر بنایا کچھ اپنی طرف سے بھی گھڑ دیں، لیکن یہ کبھی ان کو جرئت نہیں ہوئی کہ وہ اپنی بات یا اپنے دعویٰ کا ماخذ بتا دیں، ہمارے اس علم کی دنیا میں بخل کی یہ قسم بھی بڑے مدوشد سے رائج ہے، کہ دوسروں کی تحقیق کو اپنی سمجھ کر یا اپنی جتا کر اس کا ذکر کر دیتے ہیں، میں نے یہ بھی دیکھا کہ میں نے جب صاحب رموز الجفر کے میجک اسکوائر (لوح اسم ذات) کو دنیائے علم میں پہلی مرتبہ روشناس کرایا تو ان میں سے کافی حضرات نے اسی میرے بیان کردہ لوح بسملہ کے حصے بخرے کر کے لوگوں کے سامنے اپنی تحقیق جتا کر پیش کر دیا، عام عملیات کی حد تک تو اس بات کو تسلیم کیا جا سکتا ہے، لیکن جب بات تحقیق کی آتی ہے تو اس مرزود رویہ کی قطعاً پذیرائی نہیں کی جائے گی اس لئے کہ جب علوم کی تاریخ مرتب کی جائے گی تو اصل محقق کا نام اور اس کا کام جانے کن تہوں میں ڈھک جائے گا، کیا اس بات کا کسی کو احساس ہے۔۔۔ کہ کسی کی محنت کا ثمرہ یوں ضایع کر دینا کہاں کی عقلمندی ہے)

۳۔ تتمہ: انصر فوابَارَک اللہُ فِیکُم و عَلیکُم واذا زُلزِلَتُ الاَرضُ زِلزَالَهَا واَخرَجُتُ الْاَرضَ اَثقَالَهَا وَقَالَ الْاِنسَانُ مَالَهَا یومَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخبَارَهَا بِاَنَّ رَبُّکَ اَوحیٰ لَهَا یومَئِذٍ یَّصدُرالنَّاسُ اَشْتَاتاً اَشْتَاتاً اَشْتَاتاً اَشْتَاتاً (قرآن پاک سے آپ حضرات اعراب درست کرلیں)

اسی طریقے سے آپ ان کو فارغ کر پائیں گے۔

یہ عمل مکمل ہوا اور کوئی بھی دقیقہ میں میں نے اپنی طرف سے نہیں چھوڑا اس عظیم طریقے کا اذنِ عام ہے آپ کو میری یا کسی بھی شخص کی اجازت بھی ضروری نہیں ہے اجازت ان تمام اعمال میں لازم ہوتی ہے جہاں عامل عمل کے ساتھ کچھ ضروری مسائل انفرادی طور پر کسی کو تعلیم کرنا چاہے اور اس عمل کو جو آپ کرنا چاہتے ہوں مشروط بیان کرے۔

یاد رکھئے ہر عمل کی ہر عامل اجازت دینے کا اہل نہیں ہے نہ ہی علم کے اصولوں اور قوانین کی رو سے وہ اس بات کا مجاز ہے کہ لوگوں کو اس عمل کی اجازت دینے بیٹھ جائے جو کہ خود اس نے زندگی میں کبھی بھی نہ کیا ہو۔ ہاں البتہ! اس شخص سے اپنے عمل کی کامیابی کے بارے میں دعا کرائی جا سکتی ہے جو تمام تر لحاظ سے متقی ہو۔ دیندار ہو شرعی قیُود میں رہتا ہو اس کی نیکی کے چرچے ہوں اور دھوکے باز نہ ہو مُلمّع ساز نہ ہو اور سچ کو اپنا شعار بنا رکھے ہوئے ہو۔ گو کہ ایسے لوگ خال خال ملتے ہیں لیکن ہیں ضرور! پر اس کا یہ بھی مطلب قطعاً نہیں ہے کہ آپ چراغ لے کر ایسے لوگوں کو ڈھونڈنے لگ جائیں۔

ماہنامہ فلکیات بابت مارچ ۱۹۹۸ء

الواح الجواهر

فی مبحث دعوتِ احراق الجن

لِلّٰهِ ذَاتَ رَمْل کَـانَ الحَبِیبَ فِیهَا
طَارَ العُقُولُ طُرّاً مِنْ نَظرَة الُجِبَالِ

علامہ محمد رفیق زاہد مرحوم کی علمی جلالت کے ہم سب ہی معترف رہے ہیں، موصوف کی علمی تحقیق کے لئے قدرتِ ایزدی نے ایک طویل ترین میدان تیار کیا تھا۔ ان کی لکھی گئی کتابیں بھی اپنا ایک مقام رکھتی ہیں۔ میں نے سابقہ قسط میں لکھا تھا کہ میں ان کی خدمات کے اعتراف کے طور پر اُن کے پیش کردہ علم کی وضاحت اپنی تمام تر بے بضاعتی کے باوجود کرنے کی کوشش کروں گا۔ زیرِ نظر مضمون میں ان ہی کی شہرہ آفاق تصنیف ''قانونِ طلسمات'' شایع کردہ ادارہ آئینۂ قسمت لاہور میں درج ایک عمل کی وضاحت ہے۔

آگے بڑھنے سے پیشتر میں ایک عرض ضرور کروں گا کہ کتابت و طباعت کی غلطیاں عموماً ہوتی رہتی ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ کاتبان اس علم سے واقف نہیں ہوتے اس وجہ سے یہ سب کچھ ہوتا ہے اور ہمارے ہاں اغلاط نامے کا رواج بھی نہیں ہے دکھ تو اس بات کا ہے۔

اس علم میں بالخصوص اس بات کا اہتمام ہونا چاہیئے کہ غلطیاں کتابت میں اوّل تو نہ ہوں اگر ہو بھی جائیں تو اغلاط نامے میں ان کی تصریح کی جائے۔ اس لئے کہ عام ادبی کتب تو الماری کی زینت بنتی ہیں پھر بھی ان میں اغلاط نامہ ہوتا ہے، جبکہ یہ کتابیں جو زندگی کا رُخ تبدیل کرنے والی ہوتی ہیں ان میں نہیں ہوتا، اربابِ علم سے عرض ہے کہ خدارا اس

پہلو پر توجہ دیں ذرا سی عبارت کی غلطی آدمی کی شدید محنت پر پانی پھیر دیتی ہے اور اُسے رُجعت کا شکار کر دیتی ہے۔

علامہ مرحوم کے عمل کے سلسلے میں بھی میرا حُسنِ ظن یہ ہے کہ شاید یہ کتابت کی غلطی ہو اپنی علمی جلالت دکھانا مقصود نہیں ہے۔

علامہ موصوف نے قانونِ طلسمات کے صفحہ نمبر ۲۶۶ پر آسیب و جن حاضر کرنے کا عمل'' کے عنوان سے اپنے والد و مرّبی جناب مرزا محمد عبداللہ قدس سرّہ العزیز کے حوالے سے ایک عمل لکھا تھا۔ یہی عمل ہمارے حضرت صاحب نے بھی ہمیں حاضریٔ جنّات کے سلسلے میں سکھایا تھا جو علامہ موصوف کے بیان کردہ عمل سے زیادہ جامع تھا نیز حضرت صاحب ہی کے بیان کردہ متن کے ساتھ جناب ابراہیم محمد عبید کی تصنیف ''مجموعہ عملیات و مجربات الغزالی الکبیر'' شائع کردہ دارالطباعۃ المحمدیہ بالازہر بالقاہرۃ میں الباب الثامن کے المسالۃ الخامسۃ عشر میں بھی ملا، اس لئے ہم نے سوچا کہ پہلے ''قانونِ طلسمات'' میں درج عمل کا متن دیا جائے بعد ازاں وہ متن جو ہمارے پاس ہے جس کی اسناد کا ذکر کہ ہم کر چکے اس کا تذکرہ۔

علامہ محمد رفیق زاہدؔ کی تصنیف لطیف قانونِ طلسمات صہ ۲۶۶ پر درج عمل

عَزیمة من الله تعالىٰ الىٰ كلّ جان و جنية وّ شيطانٍ وشيطانةٍ ومارِدٍ ومارِدةٍ وجنود ابليس صغيركم و كبيركم احراركمو عبيدكم ذكوركم و اناثكم و من كان منكم اعجميًا و فصيحًا آلاما اجبتم واسرعتم هٰذِاالسّاعة اعيّوانی علىٰ هٰذا الظّالم المتمرّد على هٰذاالادمّی واخبرنی بخبره واسمه وشانه وراهطه ومن ایّ الا جناس هو من الحاكم

عليه منكم فانّ لنا ولكم فى الحقّ سعةً عجّلو الا جل الحقيقة يا جميع امراء الجنّ وسادتهم و جميع الشيّاطين والقبائل والملوك والسّادات عجّلوا بارك الله فيكم ولايعصی بعضكم بعضاً وينزّل كلّ واحدٌ منكم مكانهٗ ومن نودی منكم باسمهٖ فليحضر بنفسهٖ وجنودهٖ واعوانهٖ أاجيبوا بالّذی انتم له عبدون كلكم تخافون العذاب الاليم فاذاابيتم وعصيتم رجمتم شهاب ثاقبٍ شهابٍ مبين و شهابٍ وّاصداً الوحًا قبل نزول الملٰئكة بالمحارق والمحرّت الوحا قبل ان يغضب الله عليكم أجيبو بارك الله فيكم و عليكم واعيّونی علىٰ هٰذهٖ التمرّد على الله عزّجلّ اينَما تكونوا ياتِ بكم الله جميعًا انّ الله علىٰ كُلّ شیءٍ قديرٌ وقفوهم انّهُم مسؤلون ہ

اب یہی عزیمت میں سپردِ قلم کر رہا ہوں جسے ہم نے اپنے معمولات میں رکھا ہے اور جس کی اسناد بیان کی ہیں۔

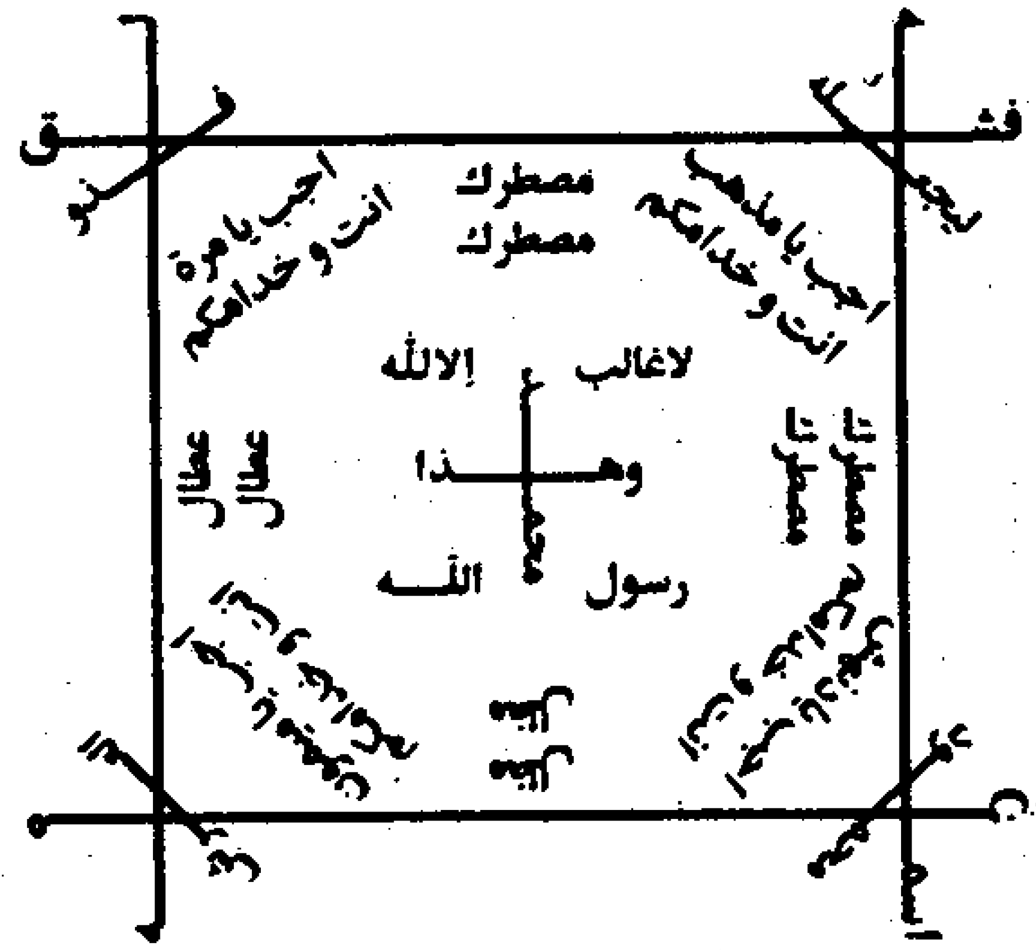
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اَنْ لَّا تَعْلُوا عَلَیَّ وَاْتُوْنِی مُسْلِمِیْنَ مُسْرِعِیْنَ طَائِعِیْنَ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ عَزِیْمَتٌ مِنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلُہٗ اِلیٰ کُلِّ جَانٍ وَ جِنِّیَّةٍ وَشَیْطَانٍ وَشَیْطَانَةٍ وَمَارِدٍ وَمَا رِدَةٍ وَ غِیلٍ وَغَیلَانَةٍ مِنَ الدَّنَاهِشَةِ وَالْأَبَالِیْسِ وَالْغَطَاطِشَةِ وَالزَّوَابِعَ وَالْعِفَارِیْتِ وَالْعَجَالِنَةِ وَالْخَوَاطِفِ وَالْمُتَسَرِقِیْنَ السَّمْعُ مِنَ السَّمآءِ وَالْغَوَاصِیْنَ تَحْتَ الثَّرىٰ صَغِیْرُکُمْ وَکَبِیْرُکُمْ وَحرُّکُمْ وَعَبْدُکُمْ وَذَکُوْرُکُمْ وَاُنَاثُکُمْ صَحِیْحُکُمْ وَسَقِیْمُکُمْ وَأَعْجَمًا أوعربیا الْاَمَاجِئْتُمْ اَوْاَسْرَعْتُمْ الی مجلسی هٰذهٖ السَّاعَةِ وَجَلَبْتُمْ هٰذَاالظَّالِمُ الْمُتمرد

عَلٰی اللہِ وَعَلٰی هَذَا الْآدِمِيِّ وَاَخْبَرتمونِی بِاسمِهٖ وَشَأنِهٖ وَرَهطِهٖ وَمَذْهَبِهٖ وَمَن اَیِّ الاجْنَاسِ وَالْحَاكِمُ عَلَیْهِ فَاِنَّ لَنا وَلَكُمْ مِنَ الحَقِّ سَعَةً اَعزَمُ عَلَیْكُمْ یَاهٰؤلَآءِ الَّذِینَ سَمیَّتَ مِنْهُمْ وَمَنْ لَمْ اَسْمُهٗ فِی عَزِیمَتِی هَذِهٖ بِحَقِّ الاِسْمُ لَمْ اَسْمُهٗ فِی عَزِیمَتِی هَذِهٖ بِحَقِّ الاِسْمُ الَّذِی یَنْطَقُ بِهٖ رَبُّنَا فِی سَمَاءِ الْغُیُّوبِ عَلیٰ بُرُوجِ الْسَمَآءِ وَمُبْتَدَاءِ خَلَقِ الارْضِ فِی لَجَجِ البِحَارِ وَاَذْعَنَتْ لَهُ الْمَلاَئِکَةِ فَخَرُوا اللهَ سَاجِدِیْنَ وَبَاوَّلِ کَلِمَةُ تُکَلَّمَ بِهَاالرَّبُّ عِزُوَ جَدُّ وَقَهِرَّ بها خَلقهُ حِینَ اسْتَوىٰ عَلَی العَرْشِ وَحَمِلَةُ نَفْسَهٗ بِنَفْسِهٖ قَبْلَ خَلِقَ الْخَلقَ وَقَالَ لِکُلِّ شَیءٍ کُن فَیَکُوْنُ وَاَحَاطَ بِکُلِو شَیءٍ عِلماً وَقُلْ جَآءَ الحَقُّ وَزَهُقَ البَاطِلُ اِنَّ البَاطِلَ کَانَ زَهُوْقًا اَعْزَمُ عَلَیْكُم بِالاِسْمِ الَّذِی تَزَلْزَلَتْ بِهِ الاَقْدامِ وَتَدَکْدَکَتْ بِهٖ الارضِ وَالْجِبَالِ وَارتَدَّتِ بِهٖ وَمِنْهُ الاَجْسَادِ وَخَرَّصَتْ مِنْهُ الاَلْسَنَ وَاقْشَعَرُ مِنْهُ الْجُلودُ وَعَنِّتُ الْوُجُوهُ وَجُوهُ الخَلاَئِقَ لِعَظْمَتِهٖ وَالْخَلائِقَ بِرَبُوبِیَّةِ تَکَادُالسَّمٰوٰتِ یَتَفَطَّرْنُ مِنُهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتخِرُّالجِبَالُ هٰذَا اَقْسَمْتُ عَلَیْکُمْ یَا مَعَاشِرَالجِنِّ وَالشَّیَاطِینِ وَالاَعْوَانِ اَوَّلَکُمْ وَآخِرکُم تَحضَرُونَ السَّاعَةَ وَتَتَوَکَّلُوْا بِهٰذا الْعَاصِیْ اُلَتمَرَّدُ اَینَ مَیمُوْنَ السَّحَابِی اَینَ اَبُوْ الوَلِیْدَ صَاحِبُ الْعَذَابَ اَینَ بِخَلَیتِ السَّیْفِ اَینَ بِحَلَف النَصْرانِی الْسَحَابِی السَّیفِ اَینَ مُقرَفر وَکَتَفُوْهُ وَاَوثَقُوهُ وَاعْلَمُوْ بِحَقِّ الْاَسْمَآءِ العَظِیمَةِ خُذُوْهُ بِحَقِّ الوَاحِدِ القَهَّارِ عِبَادِهِ الصَالِحِیْنَ اَجْمَعِینَ اٰمِینَ یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ ۝ پھر کہنا ہے۔

تَقَدَّمُ یَامُذهَبُ اِلیٰ بَسَاطِی هَذَاوَاَنْتَ یَامِرَّةَ وَاَنْتَ یَامَیْمونَ وَاَنتَ

یَادَنَهشُ وَاَنتَ یَامَهیَا کَلُ اَنْتُمْ وَخدَّامَکُم وَ اَعوَانِکُمْ فَاِنْ اَیْتُمْ وَعَصَیتُمْ رَجَمُکُمْ بِشُهَابِ ثَاقِبِ وَشُهَابِ مُبِیْنِ وَاَجِیْبُوا بَارَکَ اللهَ فِیکُمْ وَعَلیکُمْ وَاَعِینُونِی عَلیٰ هَذاالمتَمَرّدُ عَلیٰ اللهِ عِزُوَجَلُّ وَاقِفُو هُم اَنَّهمْ مَسْئُولُوْنَ.

عزیمت تو تمام ہوئی اس لحاظ سے بات بھی مکمل ہوگئی لیکن جہاں تک حقائق بیان کرنے کا تعلق ہے تو دعوت احراق الجن کا بیان ادھورا سا محسوس ہوتا ہے جب تک کہ اس سے متعلقہ خاتم کا ذکر نہ کیا جائے یہ خاتم اسی عمل کے مکمل ہونے کی دلیل ہے اور قانونِ طلسمات میں بھی مذکور نہیں ہے۔ اب آپ خاتم دیکھ لیجئے۔



حقیقت اس عزیمۃ اور خاتم کی یہ ہے کہ عزیمۃ لکھ کر آسیب زدہ کے سر پر رکھی جائے گی اور خاتم اس کے دائیں ہاتھ میں دی جائے گی۔ بعدہٗ اسی دعوت کو سات مرتبہ پڑھا جائے تو جنات کی اس کے وجود پر حاضری ہوگی۔

بخور اس کا لوبان و زعفران ہے۔ اگر کوئی اس دعوت کی حقیقت کو پا گیا تو تاحیات اسے دوسرے اعمال سے بے نیاز کر دے گی۔ اس مضمون کے تحریر کرتے وقت میں

نے کئی بار اس عزیمت کو پڑھ کے بھی دیکھ لیا ہے باحسن کمال بیان ہوئی ہے کوئی لفظ تو کیا ایک حرف تک بھی حذف نہیں کیا ہوا ہے۔

ربّ العزۃ کے دربار میں دعا گو ہوں کہ وہ جمیع مسلمانوں کو اس عظیم ترین عمل سے بہرہ مند ہونے کی توفیق دے۔ آمین

صحت بھی بچوں کی طرح اٹھلا اٹھلا کر تنگ کر رہی ہے۔ درحقیقت کمسنی کے دور سے لے کر مستقل چلّہ کشی اور ریاضات نے مسلسل روزے رکھائے تھے ابھی ابھی اس کا اثر باقی ہے کہ ذرا سی آن میں تغیر واقع ہوتا ہے بڑی ہی دقتوں کے بعد یہ حاضری لگا رہا ہوں۔

میرے مہربان بھائی جناب غلام سرور شباب صاحب نے ''مکاشفاتِ فقیر'' شائع کرنے کا عزم کیا ہے۔ میری پوری کوشش ہوگی کہ اس کتاب کو حضرت صاحب میرے مرشد کریم کی عنایات کا ایسا مرقع کروں کہ تمام زندگی کا تجربہ مشاہدہ اور مطالعہ اس میں شامل ہو۔ تا کہ جس چیز کو علم کہا جاتا ہے وہ آپ حضرات تک بخوبی منتقل ہو سکے۔

ماہنامہ فلکیات بابت اپریل ۱۹۹۸ء

الواح الجواھر

فی مبحث علم الدعوات

دعوت برھتیہ پر تحقیقی مقالہ

دعوات کا علم، علم الآثار میں سب سے زیادہ افضل ہے اب یہ اس پر منحصر ہے کہ دعوت کس پائے پائے کی ہے اور یہ علم کی بلند و بالا منزل کے زینے کا کون سا قدمچہ ہے حقیقت تو یہ ہے کہ علم اس وقت علم سمجھا جائے گا جب تک کہ صاحبِ علم کسی دعوت کا صاحبِ نصاب نہ ہو۔ اب اس صاحب نصاب شخص ہی کو اس بات کا حق ہے کہ وہ اس روحانیت کی سرزمین کی حدود کا باشندہ کہلا سکتا ہے۔

دعوت کے بہت ہی عظیم طرائق پوشیدہ بھی رہے ہیں اور انہیں جان بوجھ کر مستور بھی رکھا گیا ہے کچھ بیان بھی ہوئے ہیں اور کچھ مروّج اور کچھ مستعمل بھی رہے ہیں اور جو مستعمل رہے ہیں۔ ان میں سے ایک دعوت برھتیہ بھی ہے۔ وطنِ عزیز میں دستیاب کتب میں سے کافی کتابوں میں اس کا ذکر بھی کیا گیا ہے، لیکن اس کی صورت کچھ سے کچھ ہو کر رہ گئی ہے اور ان کتب میں سے اکثر کتب فارسی یا عربی کتب کا ترجمہ تھیں۔ ویسے تو پاکستان میں بھی بہت سی کتابیں تصنیف ہوئیں اور بہت سے ادارے بھی سرگرم عمل رہے بالخصوص جن اداروں کی خدمات اس علم کی ترویج میں رہیں ان میں بالخصوص خاندان زنجانیہ کا ادارہ ء آئینہ قسمت لاہور۔ اوراق پبلشرز کراچی اور ادارہ روحانیات مقیاس الجفر لاہور سرفہرست ہیں۔

حضرت ابن الحاج التلمسانی اپنی شہرہ آفاق تصنیف شموس الانوار کے جزء الاول

کے باب العشر میں اس طرح شروع کرتے ہیں برھتیہ کریر۔۔۔الیٰ آخر یہ الگ بات ہے کہ انہوں نے پوری کتاب میں یہ مکمل عزیمت نہیں دی۔ کہ انہوں نے پورا زور عزیمت دھروشیہ پر رکھا ہے، نہ ہی ان کی کتاب ''تاج الملوک'' میں مجھے ملی۔

امام بونی ؒ کی مشہور زمانہ تصنیف شمس المعارف الکبریٰ مطبوعۃ مکتبۃ الثقافیہ بیروت کے جزء الرابع صہ ۵۲۷ میں عزیمت برھتیہ درج ہے لیکن بہت عجیب بات ہے کہ اس میں بائیس اسماء درج ہیں اس میں کوئی شک نہیں کہ اس کتاب میں ایک بہت ہی عظیم باب بھی ہے جو کہ اس کے تیسرے جُز میں دس فصلوں میں درج ہے وہ کاش کہ اس کتاب میں صحیح طور پر درج ہوتا۔

عملیات کی تمام تر کتب میں سے اس کتاب کے ساتھ یہ المیہ رہا ہے کہ اس کے ہر نئے ایڈیشن میں چاہے وہ عربی ہو یا اردو پہلے ایڈیشن سے زیادہ اغلاط ہوتی ہیں اور جس جفر کے باب کا میں ذکر کر چکا اب اس کی غیر معروف عبارتوں اور غیر مروّج طرائق علم اس نہج پر پہنچ چکے ہیں کہ اب اس کی باوجود تمام تمام تر کوششوں کے شاید تصحیح نہ ہو سکے۔

قانونِ طلسمات کے صہ ۲۳۷ میں درج عمل میں اس عزیمت کے ستائیس اسماء دیئے گئے ہیں نیز اسی کتاب میں حرف الف کی عزیمت صہ ۲۴۳ میں برھتیہ کے شروع کے چند کلمات معکوس بھی درج ہیں نیز صہ ۲۹۱ میں یہی عزیمت ۱۲۲ اسماء کے ساتھ مذکور ہوئی جن میں سے بھی اکثر میں کتابت کی غلطی ہے۔ بوستانِ طلسمات (ادارہ روحانیات) کے صہ ۲۴ میں ۱۲۳ اسماء دیئے گئے ہیں جو ۲۵ بھی ہو سکتے ہیں اگر کسی کی سمجھ میں آجائیں وہ اس لئے کہ اس کتاب میں عباراتِ عمل ٹائپ کروائی گئی ہیں اور کمپازیٹر کو جو سمجھ میں آیا اس نے فارم بنا کر چھاپ دیا ابھی گزشتہ سال ہی زنجانی جنتری میں علامہ محمد رفیق زاہدؒ کا برھتیہ کے

بارے میں مضمون شائع ہوا تھا جس میں انہوں نے برھتیہ کے ۱۲۸ اسماء کے حوالے سے کسی حد تک تفصیلی ذکر کیا یہی اس بات کا ثبوت ہے کہ علامہ مرحوم برھتیہ جیسی مشہورِ عالم عزیمت کو اچھی طرح سے جانتے تھے متذکرہ بالا حوالے صرف کتابت کی غلطی کے استدلال میں تھے کہ ان کتب میں سہواً عباراتِ عزیمت میں خامی رہ گئی تھی وگرنہ علامہ مرحوم ۱۲۸ اسماء کے قائل تھے۔ لیکن حضرت کاش البرنی مرحوم اس کے ۱۲۴ اسماء کے قائل تھے اور انہوں نے عامل کامل ''دوم'' کے صہ ۵۲۔۵۳ میں تسخیر برہتی کے نام سے برھتیہ کے ۱۲۴ اسماء کا ذکر کیا ہے جب کہ قدماء کا اتفاق ۱۲۸ اسماء پر تھا تو ۱۲۴ اسماء کیسے؟ وہ بھی اس طرح! کہ انغلیط جو ایک اسم ہے اس کے دو حصے کیئے گئے تھے یہ ایک عجیب بات تھی کہ آخر اس سلسلے میں کاش البرنی ؒ کا کون سا ماآخذ تھا۔ یہی سوال میں نے حضرت صاحب بھی سے کیا تھا انہوں نے جواباً مجھے ایک کتاب تھما دی یہ آصف بن برخیا کی کتاب الاساطیر تھی جسے تقریباً ڈیڑھ صدی پہلے ملا محمد حسنؒ نے تالیف کیا تھا اور غلام علی کمالی نے اصفہان سے شائع کیا تھا اسی سے ماخوذ ہے۔

کاش البرنی ؒ نے عزیمت برھتیہ کے بعد لکھا ہے کہ کہ عدد شمہاہیر کے داخل نہیں ہوتے اس لئے کہ شمخاہیر اور شمہاہیر میں شک کی صورت موجود ہے کہ اس میں کسی اسم کا کامل دخل ہے، ہر چند کہ علماء روحانیت سے اسی طرح ملا ہے کہ ان میں سے ایک کو ترک کیا جائے اکثر شمہاہیر کو درست تر جانتے ہیں یہ کہتا ہوں کہ تلاوت کے وقت ہر دو اسماء کو پڑھتے رہیں۔

اب اسی کتاب الاساطیر کے صہ ۱۷ پر عزیمت برھتیہ کے بعد درج ہے۔

عدد شمہاہیر داخل نمیباشد نظر بآنکہ در شمخاہیر و شمہاہیر تشکیک بود و ہر چند بنظر استادان رسانیدہ کہ بنا راہو یکی بگذارند ممکن نشد بنا بر ئیں گذارند کہ شمہاہیر نوشتہ شدہ نہایت

کے باب العشر میں اس طرح شروع کرتے ہیں برھتیہ کریر۔۔۔الی آخر یہ الگ بات ہے کہ انہوں نے پوری کتاب میں یہ مکمل عزیمت نہیں دی۔کہ انہوں نے پورا زورِ عزیمت دھروشیہ پر رکھا ہے، نہ ہی ان کی کتاب ''تاج الملوک'' میں مجھے ملی۔

امام بونیؒ کی مشہور زمانہ تصنیف شمس المعارف الکبریٰ مطبوعۃ مکتبہ الثقافیہ بیروت کے جزء الرابع صہ ۵۲۷ میں عزیمت برھتیہ درج ہے لیکن بہت عجیب بات ہے کہ اس میں بائیس اسماء درج ہیں اس میں کوئی شک نہیں کہ اس کتاب میں ایک بہت ہی عظیم باب بھی ہے جو کہ اس کے تیسرے جُز میں دس فصلوں میں درج ہے وہ کاش کہ اس کتاب میں صحیح طور پر درج ہوتا۔

عملیات کی تمام تر کتب میں سے اس کتاب کے ساتھ یہ المیہ رہا ہے کہ اس کے ہر نئے ایڈیشن میں چاہے وہ عربی ہو یا اردو پہلے ایڈیشن سے زیادہ اغلاط ہوتی ہیں اور جس جفر کے باب کا میں ذکر کر چکا اب اس کی غیر معروف عبارتوں اور غیر مروّج طرائقِ علم اس نہج پر پہنچ چکے ہیں کہ اب اس کی باوجود تمام تمام تر کوششوں کے شاید تصحیح نہ ہو سکے۔

قانونِ طلسمات کے صہ ۲۳۷ میں درج عمل میں اس عزیمت کے ستائیس اسماء دیئے گئے ہیں نیز اسی کتاب میں حرف الف کی عزیمت صہ ۲۴۳ میں برھتیہ کے شروع کے چند کلمات معکوس بھی درج ہیں نیز صہ ۲۹۱ میں یہی عزیمت ۱۲۲ اسماء کے ساتھ مذکور ہوئی جن میں سے بھی اکثر میں کتابت کی غلطی ہے۔ بوستانِ طلسمات (ادارہ روحانیات) کے صہ ۲۴ میں ۱۲۳ اسماء دیئے گئے ہیں جو ۲۵ بھی ہو سکتے ہیں اگر کسی کی سمجھ میں آجائیں وہ اس لئے کہ اس کتاب میں عباراتِ عمل ٹائپ کروائی گئی ہیں اور کمپازیٹر کو جو سمجھ میں آیا اس نے فارم بنا کر چھاپ دیا ابھی گزشتہ سال ہی زنجانی جنتری میں علامہ محمد رفیق زاہدؒ کا برھتیہ کے

بارے میں مضمون شائع ہوا تھا جس میں انہوں نے برھتیہ کے ۱۲۸ اسماء کے حوالے سے کسی حد تک تفصیلی ذکر کیا یہی اس بات کا ثبوت ہے کہ علامہ مرحوم برھتیہ جیسی مشہورِ عالم عزیمت کو اچھی طرح سے جانتے تھے متذکرہ بالا حوالے صرف کتابت کی غلطی کے استدلال میں تھے کہ ان کتب میں سہواً عباراتِ عزیمت میں خامی رہ گئی تھی وگرنہ علامہ مرحوم ۱۲۸ اسماء کے قائل تھے۔لیکن حضرت کاش البرنی مرحوم اس کے ۱۲۴ اسماء کے قائل تھے اور انہوں نے عامل کامل ''دوم'' کے صہ ۵۲۔۵۳ میں تسخیر برہتی کے نام سے برھتیہ کے ۱۲۴ اسماء کا ذکر کیا ہے جب کہ قدماء کا اتفاق ۱۲۸ اسماء پر تھا تو ۱۲۴ اسماء کیسے؟ وہ بھی اس طرح! کہ انغللیط جو ایک اسم ہے اس کے دو حصے کئے گئے تھے یہ ایک عجیب بات تھی کہ آخر اس سلسلے میں کاش البرنیؒ کا کون سا ماآخذ تھا۔ یہی سوال میں نے حضرت صاحب بھی سے کیا تھا انہوں نے جواباً مجھے ایک کتاب تھما دی یہ آصف بن برخیا کی کتاب الاساطیر تھی جسے تقریباً ڈیڑھ صدی پہلے ملا محمد حسنؒ نے تالیف کیا تھا اور غلام علی کمالی نے اصفہان سے شائع کیا تھا اسی سے ماخوذ ہے۔

کاش البرنیؒ نے عزیمت برھتیہ کے بعد لکھا ہے کہ کہ عدد شمہاہیر کے داخل نہیں ہوتے اس لئے کہ شمخاہیر اور شمہاہیر میں شک کی صورت موجود ہے کہ اس میں کسی اسم کا کامل دخل ہے، ہر چند کہ علماء روحانیت سے اسی طرح ملا ہے کہ ان میں سے ایک کو ترک کیا جائے اکثر شمہاہیر کو درست تر جانتے ہیں یہ کہتا ہوں کہ تلاوت کے وقت ہر دو اسماء کو پڑھتے رہیں۔

اب اسی کتاب الاساطیر کے صہ ۷۱ پر عزیمت برھتیہ کے بعد درج ہے۔

عدد شمہاہیر داخل نمیباشد نظر بآنکہ در شمخاہیر و شمہاہیر تشکیک بود و ہر چند بنظر استادان رسانیدہ کہ بنا راہو یکی بگذارند ممکن نشد بنا برئیں گذارند کہ شمہاہیر نوشتہ شدہ نہایت

شمہا ہیر را درست تر دانستہ اند و بنا برایں گزارند کہ در وقت تلاوت ہر دو را بخوانند بایں تقریب نوشتہ شدہ۔

یعنی کتاب الاساطیر کے مصنف صاحب نے اس موقع پر اپنی تحقیق پیش کی۔ اگر ہم نے یا کسی نے بھی اگر یہ کتاب نہیں دیکھی ہوتی تو جناب کاش البرنی مرحوم کی کتاب عامل کامل حصہ دوم پڑھنے کے بعد اس نتیجے پر پہنچتا کہ یہ خود ان کی تحقیق ہے۔ اس طرح نہیں ہونا چاہیے، دوسروں کی تحقیق کو اپنا نام دینا میرے خیال میں اچھا اور صحت مندانہ رجحان نہیں کہلایا جاسکتا۔

یہ کتاب الاساطیر علم النقوش کا ایک مخزن ہے۔ اور عامل کامل حصہ دوم میں ۲×۲ کے نقوش سے لے کر الواح اا ور ذوالکتابت اور انموذج سے ہوتا ہوا صد در صد کے نقش کے اسرار وغوامض تک کا تذکرہ تقریباً نوے فیصد بلفظہٖ اسی کتاب سے ماخوذ ہے۔ اپنی تمام تر کتب میں سے جناب کاش البرنی مرحوم نے صرف جذب القلوب میں ہی چند کتابوں کے حوالے دیئے ہیں دلچسپ بات تو یہ ہے کہ اس میں ان کے اوّلین مآخذ کا ذکر تک نہیں۔ نیز ان کی یہ جذب القلوب کتاب ۹۵ فیصد بلفظہٖ مقناطیس القلوب سے اخذ کردہ ہے کہ جسے سید ابوالحسن بن سید مہدی نے تالیف کیا اور ۱۳۱۲ھ میں مطبع شوکتِ اسلام لکھنؤ نے شائع کیا تھا اور اس کتاب میں بھی چند ایک نقوش کتاب الاساطیر سے ماخوذ ہیں۔

پھر دن گذرتے گئے بعد ازاں اس دعوت کو مکمل دعوت کے لحاظ سے پیش کرنے کی کوشش میرے مہربان دوست جناب شاہد الیاس سلیمی کے مضمون سردار عالم جنتری بابت ۱۹۹۲ع کے صہ ۸۹ پر نظر آئی۔ انہوں نے اس کی وضاحت بڑی شرح وبسط کے ساتھ کی، لیکن اس کا متن ابھی نامکمل بیان ہوا ہے۔ اس کی مزید وضاحت کی جاسکتی ہے۔ میرا مقصد

صرف یہ ہے کہ ہمیں اپنے علم کو مکمل واکمل صورت دینا چاہیئے۔

اس عزیمت کی اتنی تمہید باندھنے کا مقصد صرف اسکی اہمیت کو اجاگر کرنا ہے کہ ہر بڑے عامل نے اسے اپنے معمولات میں شامل کیا ہے اور اسی دعوت کی بناء پر اس کے زبان وقلم میں زندگی ہے یہ الگ بات ہے کہ اردو میں دستیاب تمام کتب میں کہیں بھی صحیح نہیں ملی۔

یہ دعوت برھتیہ متن کے لحاظ سے تین طریقوں سے مجھے ملی ہے۔ لیکن میں اس طریقے کی وضاحت کرنا چاہوں گا جو کہ جناب شاہد الیاس سلیمی صاحب نے بیان کیا تھا کہ شروعاتی دور میں ہمیں یہی بتایا گیا تھا۔ اور ہم نے اپنے دیگر ساتھیوں سمیت بھی اسے پڑھا ہے۔ ویسے بھی یہ مدفون خزانہ نہیں ہے جسے میں نے اچانک پیش کیا ہے۔ یہ تمام علم دراصل گردشِ دوراں کی گرد میں ڈھک چکا ہے جس کی وجہ سے عوام الناس کی اس تک دسترس نہیں ہوتی۔ گو کہ ہم نے گلشنِ اسرار لاہوت وناسوت میں بھی ایک چھوٹا سا رسالہ اس دعوت پر مشتملہ دیکھا ہے۔ لیکن یہ کتاب چونکہ ترجمہ شدہ ہے۔ اس لئے اسماء وعزائم میں پہلا سا لطف باقی نہیں رہا ہے۔ ان تمام باتوں کو پیش نظر رکھ کر میں نے عزیمت برھتیہ کے اصل متن اور استعمال کے تمام طریقہء کار کو ضبط تحریر میں لانے کا فیصلہ کیا ہے۔ آگے بڑھنے سے پیشتر ایک بات گوش گزار کرتا چلوں کہ کافی سریانی عزیمتیں ایسی ہوتی ہیں جس میں کسی لفظ کے پیچھے کوئی ہندسہ لکھا ہوا ہوتا ہے اس کا مطلب ہے کہ اس کو اتنی مرتبہ دہرا دیا جائے یہ بات ہمیشہ آپ کو اپنے ذہن میں رکھنی ہے۔

یہ عزیمت بے پناہ اسرار کی حامل ہے محولہ بالا کتب میں پیش کردہ اعمال کی ہیئت اور ان کے اثرات سے کسی کو انکار نہیں۔ بالیقیناً اس اصل متن کے ساتھ متذکرہ کتابوں کے طریقہ عمل کو اگر بروئے کار لایا جائے تو بالیقیناً ان عجائب کا اظہار ہوگا کہ جن کا ذکر ہمارے

فاضل دوستوں نے کیا تھا۔

عزیمت برھتیہ

بِسْمِ اللهِ الْقَدِيمِ الْاَزَلِیَ الْمُحِيطِ الَّذِیْ اَحَاطَ بِعِلْمِهٖ جَمِيعِ الْمَخْلُوْقَاتِ الْقَدِيْمِ الْاَبَدِیَ الَّذِی لَاابِتِدَاءَ لَقَدَمِهٗ وَلَيْسَ لَهٗ انتِهَاءَ الَّذِی اَشْرَقَ بِسَاطِعِ نُورِ وَجِهِهٖ جَمِيعُ اِلَا كُوانِ. وَ اَمَدُّ هَا بِقُدْرَةِ هَيبَتِهٖ عَلىٰ كُلِّ مَلَكٍ وَّفَلَكٍ وَّجِنٍّ وَّشَيطَانٍ وَسُلطَانٍ فَخَافَتِهٗ جَمِيعِ مَخْلُوقَاتِهٖ وَاَذعَنَتْ وَتَوَاضَعَتُ الْمَلَائِكَةُ الْمُقَرَّبُونَ مِنْ اَعلَىٰ مَقَامَتِهَا وَسَجَدَتْ وَاَجَابَت دَعوَةِ اِسْمُهُ الْاَعْظَمُ لِمَنْ تَكَلَّمَ بِهٖ وَاَسْرَعُتُ الْاِجَابَةُ وَالْبَرَاهِينَ الْمُحْكِمَةِ الْمَكْتُوبَةِ فِى اَلْوَاحِ قُلُوبِ الْمُتَصَرِّفِينَ بِسِرِّ بُدُّوحُ اَجْهَزَطٍ وَاَقسَمْتُ عَلَيْكُمْ اَيُّهَا الْاَرْوَاحِ الرُّوحَانِيَةِ الْعُلوِيَّةِ وَالسُّفْلِيَةِ وَخُدَامِ هٰذَاالْعَهْدِالْكَبِيرِ اَنْ تُجِيبُوادَعُوَتِى وَتَقْضُوا حَاجَتِى بِعِزَّةِ بَرَهَتِيهِ ۲ كَرِيرِ ۲ تَتْلِيهِ ۲ طُورَانِ ۲ مَزجَلِ ۲ بَزجَلِ ۲ تَرقَبِ ۲ بَرهَشِ ۲ غَلمَشِ ۲ خُوطِيرِ ۲ قَلنَهُودِ ۲ بَرشَانِ ۲ كَظَهِيرِ ۲ نَمُوشَلَخِ ۲ بَرهِيولاً ۲ بَشكِيلَخِ ۲ قَزمَزِ ۲ انغَلَلِيطِ ۲ قَبرَاتِ ۲ غَيَاهَا ۲ كَيدهولاً ۲ شَمْخَاهِرِ ۲ شَمْخَاهِيرِ ۲ شَمْهَاهِيرِ ۲ بَكهَطُونِيهِ ۲ بَشَارِشِ ۲ طُونشِ ۲ شَمَخَابَارُوخِ ۲.

اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ كَهكَهِيجِ كَجلَكَمِ يَغطَشِ بَلَطَشغَشغُويَلِ اَموِيلِ جَلدَمِ مَهَجَمَاً هَجَلَمِيجِ وَردَوَيهِ مَهفِيَاجِ. هُوَاللهُ الَّذِى لَيسَ كَمِثلِهٖ شَيٌ وَهُوَالسَّمِيعُ الْبَصِيرُ بِحَقِّ هٰذَاالْعَهدِ الْمَاخُوذُ عَلَيكُمْ يَاخُدَّامِ هٰذِهِ الْاَسْمَاءِ الْاَنْقِيَادُ وَالْاِنْفَاذُ فِيمَا اَمَرتُكُم بِهٖ فِى وَقتِى هٰذا بِعِزَّةِ الْعَزِيزِ الْمُعْتَزِّ فِى عِزِّ

عِزِهٖ وَاُوفُو بِعَهدِاللهِ اِذَا عَاهَدْتُم وَلَا تَنقُضُوا الْاِيمَانَ بَعدَ تَوكِيدِهَا وَقَدْ جَعَلْتَ اللهُ عَلَيكُمْ كَفِيلًا، اُحْضَرُوا وَاسْمَعُوا وَاَطِيعُوا وَكُونُوْا عَونِى عَلىٰ جَمِيعِ مَا اَمَرْتُكُمْ بِهٖ بِحَقِّ الْاِسْمُ الْعَظِيمُ الْاَعْظَمُ الَّذِىْ اَوَّلَهُ آلُ وَآخِرَهُ آلُ وَهُوَ آلُ شَلَعِ يَغُو يُوبِيهِ يَهٖ وَاهٍ آهٍ بَتكهٍ بَتكُفَالٍ بَصَغِى كَعِى مَمْيَالِ مُطِيعِ لَكَ يَا آلِ مَا اَعْظَمُ اِسمُكَ يَا آلِ جَلِ زرِيَالِ مَاسَمِعَ اِسمُكَ رُوحُ وَّعَصَا اِلَّا صَعِقَ وَاحتَرِقَ مِنْ نُورِكَ يَاذَاالنُّورِ الْاَعْظَمُ اَقسَمْتُ وَعَزَّمْتُ عَلَيكُمْ بِعَالَمِ الْغَيبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيرُ الْمُتَعَالُ وَبِحَقِّ الاسم الَّذِىْ تَعَاهَدْتُم عِنْدَ بَابِ الْهَيكَلِ الْكَبِيرَ وَهُوَ بَعَلشَاقَشِ ۲ مَهرَاقَشِ ۲ اَقْشَامَقَشِ ۲ شَقْمُونَهَشِ ۲ رَكُشَا ۲ كَشَلَخِ ۲ عَكَشِ ۲ طَهشِ ۲ وَمَنْ يَعرِضَ عَنْ ذِكرُ رَبَّهٗ يُسلِكَهُ عَذَابًا صَعِداً وَبِحَقِّ اَهْيًا شَراهِيًّا اَدونَائِى اَصبَاوُتُ آلَ شُدُائِى وَبِحَقِّ اَبجَدُ هُوَزْ حُطِى وَبِحَقِّ بَطَدٍ زَهَجٍ وَاحٍ وَبِحَقِّ بُدُوحُ اَجهَزطٍ وَاِنَّهُ لَقَسَمٌ لَو تَعلَمُونَ عَظِيمُ الْوَحَاالْعَجَلَ السَّاعَةُ بَارَكَ اللهُ فِيكُمْ وَعَلَيكُم وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَةَ اِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمُ.

دعوت تمام ہوگئی لیکن اس کے خواص اس کی ریاضت اس کا طریقہء استعمال ابھی باقی ہے جسے میں قریبی نشست میں بیان کردوں گا انشاء اللہ۔ چونکہ یہ ایک تحقیق کے لحاظ سے مضمون مرتب کیا ہے لہٰذا ابھی یہ اس بات کا متقاضی ہے کہ اس کے چند پہلوؤں پر مزید روشنی ڈالی جائے۔

فائدہ اوّل: یہ عزیمت برھتیہ خالص ۱۲۸ اسماء پر مشتمل ہے یہی ۱۲۸ اسماء ہی اسماء برھتیہ ہیں انہی اسماء کو مختلف عزائم میں پرو کر اس سے کام لیا جاتا ہے۔

فائدہ دوم: ان اسماء میں اتنی قوت ہے کہ اگر معزّم قوانین عمل کو سامنے رکھ کر عزیمت کی صورت میں مقصود تیار کرے گا تو وہ بعینہٖ ریاضت کی صورت اختیار کر جائے گی اور اس کا چلہ نکالا جائے گا۔ اس صورت میں جبکہ متذکرہ بالا عزیمت کی ریاضت نہ کی گئی ہو۔

فائدہ سوم: یہ عزیمت چند دیگر اسماء کی آمیزش سے مرتب کی گئی ہے جن میں۔

اسماء الخاتم: کھکھیج کجکلم... الیٰ آخر.

اسم الاعظم: آل شلع یعویوبیه... الیٰ آخر.

باب الھیکل الکبیر: علشاقش مهراقش... الخ.

اعداد کاملہ کے مطابق حروف: مثلث کی طبعی چال کے انداز اور اسکی جہتیں جو قسم میں کام آتی ہیں جسے ابجد ہوز ح۔۔۔ الخ۔ ہیں۔

آپ لوگوں سے پوشیدہ نہیں ہونا چاہیئے کہ جو عمل کیا جاتا ہے اگر اس میں اعداد کا دخل ہوگا تو وہ بلحاظ اعداد حروف کی مختلف جہتیں پیدا کریگا۔ جو عزیمت عمل کا تتمہ ہوگا۔ اور کلمات کی یہ تشکیل اعراب کے ساتھ عجیب تاثیر پیدا کریگی۔

فائدہ اخری: موکلات کا جہاں پر ذکر ہوگا وہاں پر انکے لئے ایک قسم ہوگی اور یہ قسم مختلف اقسام مؤکل میں علیحدہ ہوگی بارک اللہ فیکم و علیکم بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ چراغ سے ہی آخر چراغ جلتا ہے دعا ہے کہ چراغ جلنے اور جلانے کا یہ سلسلہ چلتا رہے۔ آمین۔

ماہنامہ فلکیات بابت مئی ۱۹۹۸ع

الواح الجواهر

فی مبحث علم الاوفاق

نصیحتے کنمت یاد گیر و در عمل آر
کہ ایں حدیث ز پیر طریقتم یاد است
چہ گویمت کہ بمیخانہ دوش مست و خراب
سروش عالم غیبم چہ مژدہ ہاداوست
کہ اے بلند نظر شاہبازِ سدرہ نشیں
نشیمنِ تو نہ ایں کنجِ محنت آباد است

عصرِ حاضرہ میں بہت کم لوگ ایسے ہیں جو اس راز سے واقف ہیں کہ اوفاق کے قوانین کیا ہیں اور کیا کیا شرائط ملحوظِ نگاہ رکھنے پڑتے ہیں اس لحاظ سے فقیر نے سوچا کہ اس پہلو پر توجہ دینا وقت کی اہم ضرورت ہے تاکہ بندگانِ خدا اگر خود نقش بنانے کی ٹھانیں تو ان قوانین پر عمل پیرا ہوں تاکہ گوہر مقصود ہاتھ سے نہ جائے۔ چونکہ یہ ایک تحقیقی مقالہ ہے اس لئے ممکن ہے کہ بعض نو آموز حضرات کے پلے نہ پڑے اس لئے کہ اس میں گر بتائے گئے ہیں یہ بات آپ حضرات کے ذہن میں رہے کہ اساتذہ سے گر ہی ملتے ہیں باقی رہا علم تو وہ تو کتابوں سے بھی مل جاتا ہے اور سب سے مشکل کام گُر بتا دینا اور سمجھا دینا ہے۔ اس لئے بسیط سے بسیط کتاب بھی جو گُر کو بتا نہیں پاتی وہ ادھوری رہتی ہے جبکہ ایک گر کی اگر کوئی دانا و بینا شرح کرنے بیٹھ جائے تو ایک مفصل کتاب اس پر لکھی جا سکتی ہے۔ آج کے دور کا یہ بھی المیہ ہے کہ کم سے کم وقت میں لوگ علم حاصل کرنا چاہتے ہیں اور کوئی استاد کی طرف رجوع

کرنے کے لئے تیار نہیں ہے کہ استاد کی خدمت کون کرے اور استاد کی صحبت پانے کے لئے مستقل حاضری میں کون وقت کو برباد کرے (یہ اور بات ہے کہ اس دورِ انحطاط میں جو چند استادانِ فن باقی بچے ہیں وہ بھی گزرتے جا رہے ہیں) اب صاحبِ فراست یہ اشخاص پھر بھی کمالیت کی طرف دوڑتے ہیں (جو کہ سعی لاحاصل ہے) یار لوگوں کے پاس وقت بھی نہیں ہے، حافظہ بھی چوپٹ ہے۔ قوت فیصلہ بھی ندارد ہے اور ریاضت بدنی کا یہ عالم ہے کہ نصف ساعت بھی ایک نشست میں نہیں بیٹھ سکتے، قوتِ برداشت کا یہ انداز کہ مچھر کاٹتا ہے تو بھی پورا جسم ہل جاتا ہے۔ پھر بھی رونا اس بات کا ہے کہ علم محض حکایت پر مبنی ہے عمل و آثار کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتا۔

قارئین! اس فقیر در بارگاہِ خداوندی نے علم روحانی کی بیسیوں نہیں سینکڑوں کتب پڑھی ہیں لیکن سچی بات تو یہ ہے کہ کیا تیاری کر کے اس علم کی دنیا میں قدم رکھا جاتا ہے کہیں بھی اس کا تذکرہ نہیں ہے، جو حضرت صاحب کی گفتگو کی ایک نشست میں ہمیں ملا اور جسے ہم نے علم کی مختلف موازین میں تولا، تو سو فیصد پورا پایا، بالیقیناً جسے استاد کی مستقل رہنمائی نہیں ہے اور وہ علم کی راہ پر چل رہا ہے، وہ ہلاکت کے راستے پر ہے جو اسے نقصان کے سوا کچھ بھی نہ دے پائے گی۔

اب میں آپ لوگوں کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ کیا ہم نقوش کے فلسفے کو اچھی طرح سمجھ چکے ہیں یا ابھی بھی ''دلّی ہنوز دور است'' والا معاملہ ہے۔ ہم لوگ کچھ اور نہیں ہیں صرف لکیر کے فقیر ہیں اور ان متعیّن کردہ خطوط سے باہر نکلنا جرم سمجھتے ہیں جن خطوط کو ابھی بھی ہم نے سمجھا ہی نہیں ہے۔

آیئے ایک معروف طریقے سے نقوش کے قوانین دیکھیں جنہیں اصول الثمانیہ

کہا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر میں مثلث درج کر رہا ہوں گو کہ مثلث اور مربع ہر کسی کو یاد ہیں تاہم میں نے ضروری سمجھا کہ اصول سمجھنے میں مدد مل سکے گی۔ یہ مثلث کی خاکی چال ہے اور طبعی وفق میں صرف یہی کام آتی ہے وہ کیسے؟ اس کی وضاحت اگلے ماہ کروں گا۔

۴	۹	۲
۳	۵	۷
۸	۱	۶

اصول الثمانیہ

اصول	حاصلہ عدد	قانون	استخراج قانون
اول	۱	مفتاح	پہلا عدد
ثانی	۹	مخلاق	آخری عدد
ثالث	۱۰	عدل	مفتاح مغلاق کی جمع
رابع	۱۵	وفق	یکطرفہ ضلع کے اعداد
خامس	۴۵	مساحت	عدد تمام اضلاع کے
سارس	۶۰	ضابطہ	وفق اور مساحت کی جمع
سابع	۱۲۰	غایۃ	ضابطے کا دوگنا
ثامن	۱۰۸۰	اصل	مغلاق اور غایۃ کی ضرب

اب ہمارے یہاں یہ ہوتا ہے کہ اصول رابع کو نقش مانا جاتا ہے حالانکہ اصول خامس کے مطابق ہی نقش کے اعداد ہونے چاہئیں اب میں اسم ذات کے دو نقوش لکھ رہا ہوں۔

قارئین! ایک بات کی میں وضاحت کرتا چلوں کہ اسی تحقیق کے دوران میں نے مثالیہ طور پر ۷۸۶ کا نقش بنایا تھا اور مزید بھی اس قانون کو سمجھنے کے لئے دماغ سوزی کی تھی انہی باتوں کے پیش نظر فلکیات جنوری ۹۸ء میں، میں نے کہا تھا کہ کامل نقش مساحت کا ہی

ہوتا ہے۔ دلچسپی کی بات یہ کہ اپریل ۹۸ ع میں ہی حسن اتفاق سے السیّد عبدالفتاح الطّوخی الفلکی کی تحریر مجھے ملی۔ میرے اور آپ کے درمیان خدا گواہ ہے کہ اپریل ۹۸ ع سے پہلے اس ضمن میں کسی بھی معلم روحانی کی اس ضمن میں تحریر نہیں دیکھی تھی یہ اس لئے کہا کہ بات چونکہ تحقیق کی تھی اور میں اتنا کم ظرف نہیں کہ دوسروں کی تحقیق کو اپنے آپ سے منسوب کرنے کا بارِ گناہ اٹھاؤں۔

الطّوخی الفلکی کی مثال دیتا ہوں کہ انہوں نے صرف اور صرف مثال دی ہے اس کے بعد مختلف جہات سے اپنی تحقیق آپ کے آگے پیش کرتا ہوں۔

الطّوخی الفلکی علوم الارصاد والروحانی کے جزء ثانی کے صہ ۱۳۲ پر لکھتے ہیں کہ:

نزول اسم اللہ فی مثلث علی الطریقۃ الخاطئۃ والطریقۃ الصحیحۃ

۲۱	۲۶	۱۹
۲۰	۲۲	۲۴
۲۵	۱۸	۲۳
۶۶	۶۶	۶۶
اللہ	اللہ	اللہ

الطریقۃ الخاطئۃ

(العمل الخاطئ)

الجملۃ ۶۶

الأس ۱۲

الباقی ۵۴

ثلثہ ۱۸دھوالمفتاح

الطریقہ الصحیحۃ

۶	۱۲	۴
۵	۷	۱۰
۱۱	۳	۸
۶۶ = ۲۲ +	۲۲	+ ۲۲

(اللہ) واحد

(العمل الصحیح)

الجملۃ ۶۶

ثلثھا ۲۲

الأس ۱۲

الباقی ۱۰ ثلثہ ۳ وھوالمفتاح والباقی عدد واحد یزاد فی بیت الجبر وھو بیت "۷" فی المثلث۔

یہیں پر الطّوخی الفلکی کا بیان ختم ہوتا ہے اس سے آگے انہوں نے مثلث سے اثناءعشر نقوش کے عدد طرح و بیوت کسور کا حساب دیا ہے، جو کہ مروّجہ ہے۔

اب آتے ہیں اسی طرح ۷۸۶ کی مثال پر اور مباحث پر جو "یادداشت نامے" میں، میں درج کر چکا ہوں۔

ہر وہ نقش غلط ہے جس کے اعداد مساحت وہ نہ ہوں جو ہم بھرنا چاہتے ہیں اس سے اس طرح ہوتا ہے کہ جس نقش میں ہوگا اتنی مرتبہ وہ اسم گردش میں آئے گا اور پھر وہ صریحاً اس نقش میں مرقوم اسم یا آیت شریفہ سے ناانصافی ہوگی۔

مثال: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے اعداد ۷۸۶ ہیں اور اوفاق کے قانون مروجہ کے

مطابق وفق کے طبعی عدد سے زائد عدد کو اس نقش میں پر کیا جا سکتا ہے۔اس لحاظ سے ۷۸۶ کو مثلث ۔مربع ۔مخمس ۔مسدس ۔مسبع ۔مثمن ۔متسع ۔معشر اور حادی عشر میں پر کیا جا سکتا ہے اس سے یہی مطلب اخذ کیا جا سکتا ہے کہ نقوش کے مختلف اطراف اس آیت کو اتنی مرتبہ مکرر کرتے ہیں اور ۷۸۶ مثلث کے فی نفسہ عدد سے حادی عشر کے فی نفسہ عدد تک گردش کرے گی اور یہ گردش چونکہ معیّن نہیں ہے اس لئے بالبداہت غلط ہے۔سردار عالم جنتری بابت ۱۹۹۸ء میں، میں نے لکھا تھا کہ اوفاق بغیر کسر کے پر کرنے کے لئے وضع کئے گئے ہیں اس لئے تمام حالات میں ہر عدد ہر وفق میں پُر نہیں کیا جا سکتا (یہیں پر ایک مزید دردسری آپ کے لئے پیدا کرتا ہوں کہ نقوش کسور یہ ناقص سمجھے جاتے ہیں کیا وہ واقعی ناقص ہیں؟ جن عقل سلیم رکھنے والوں نے نقوش وضع کئے تھے تو انہوں نے کسور کا حساب کیوں رکھا تھا؟ کیا ضروری ہے کہ فلاں بیت میں ایک زائد کیا جائے، جبکہ معشر کی صورت میں کسر ۹ آتی ہو۔سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ فلاں بیت ہی کیوں؟ آیئے آپ کو اس طرف کی حقیقت بھی بتلاتے چلیں۔مثلث سے لیکر حساب کی آخری حد تک جو بھی نقوش ہوں ان کی دو قسمیں ہوتیں ہیں ایک تو سیدھے اعداد کے نقوش اور دوسرا قسم وہ ہے کہ جن میں کسور پر کی جا سکیں اور میزان بھی نہ گرے جہاں تک مجھے علم ہے اور ہر دو اقسام کی پڑتال کی ہے تو طریقہ ثانیہ کی مثالیں ان سے علیحدہ ہیں جنہیں کاش البرنی مرحوم نے عامل کامل دوم میں درج کیا تھا۔نیز یہی حقیقت بھی شاید ان کی نگاہوں سے اوجھل رہی ہوگی و گرنہ ان کے ذوقِ علمی کے پیش نظر ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ان کو پتہ اس بات کا ہوتا تو وہ اس کا تذکرہ ضرور کرتے ،لیکن ان کو اس بات کا پتہ نہیں تھا، شاید یہی وجہ ہو اس بات کے نہ ذکر کرنے کی) بالکل یہی حقیقت ہے کہ اپنے عدد میں تمام اسم رکھنے کے لئے ان کے اعداد کے تناسب کو

سامنے رکھ کر نقش پر کیا جائے۔یہاں پر ایک سوال ذہن میں اٹھتا ہے کہ پھر ذوالکتابت نقش کا کیا جائے جب کہ اس کے ایک ضلعے میں مکمل اعداد آ جاتے ہیں تو اس کا شافی اور کافی جواب یہ ہے کہ ذوالکتابت صرف پہلی سطر نہیں ہوتی بلکہ پورا نقش ہوتا اور یہ بھی ضروری نہیں ہے کہ ہر نقش جو ذوالکتابت ہو وہ عددی نقش میں پُر کیا جائے۔ذوالکتابت کے نقوش جدا ہوتے ہیں اور بالیقیناً ہوتے ہیں (میں نے دیکھے بھی ہیں بنائے بھی ہیں) اسی طرح جیسے اعداد تام کے نقوش اور کسور یہ نقوش جدا ہوتے ہیں اور یہی اہم بات ہماری اس سادہ لوح قوم کو معلوم نہیں ہے۔

سرلوح اسماء کی کتابت یا آیات یا کلمات دے کر نیچے اعداد کو گردش دینا در حقیقت غلط ہے اس لئے کہ اگر مقصود اعداد کی صورت میں ظاہر کرنا ہے تو پھر یہ مسئلہ اُلجھ جاتا ہے کہ اسماء کی کیا ضرورت ہے اور نقوش ذوالکتابت کے بارے میں، میں آگاہ کر چکا ہوں کہ اس کے مختلف تعداد کے پیش نظر پُر کرنے کے مختلف طرائق ہوتے ہیں لیکن یہ قطعی نہیں ہوتے ،جو آجکل ہم لوگ لکھ رہے ہیں اور پُر کر رہے ہیں۔

علم الاوفاق میں آج تک ایک اور بھی عظیم ترین غلطی یہ بھی رہتی آئی ہے کہ ان کی مروّجہ چالیں خاص چالیں نہیں ہیں۔یہ پرکھنے کے لئے کہ نقوش کی کون سی چال عددی گردش میں صحیح ہے اس کو سمجھنے کے لئے ایک قائدہ دیتا ہوں، جس پر غور کریں گے تو کامل نقش کو پا جائیں گے۔

واضح ہو کہ جو نقش مطلوب ہو یا تمام نقوش کی درست چالیں کرنی منظور ہوں تو پہلے نقش کو ابجدی حرف سے دیکھا جائے گا وہ اس طرح کہ سرلوح کا جو ضلع ہے اس میں ا۔ب۔ج۔د۔ھ۔و۔ز۔ح۔ط۔ی۔ک علیٰ ھٰذا القیاس پر کیا جائے۔پھر انہیں حروف

کو نقش کی چال سے نیچے گردش میں دیا جائے۔اب طول عرض عمق اور قوس میں دیکھا جائے کہ ان تمام خانوں میں سے کسی ضلع میں مکررات تو نہیں آتے اگر آتے ہیں تو نقش ناقص ہے اور نہیں آتے تو کامل ہے اور جن نقوش میں یہ قانون لاگو نہیں ہوتا تو ان کا شمار ناقص نقوش میں کیا جائے گا۔اس لئے لازم ہے کہ پہلے انہیں اپنے ہاں درست کیا جائے اس کے بعد نقش کی بات کیجائے کہ ہاں بھئی! اسے اب بھرا جا سکتا ہے۔

دعا ہے کہ خداوندِ عالم آپ لوگوں کا اور ادراک کھول دے تا کہ ان گُروں سے آپ مستفیض ہو سکیں اور صحیح علم کے وارث بنجائیں اور یہی میرا مقصد و مدّعا ہے۔

ماہنامہ فلکیات بابت جون ۱۹۹۸ء

الواح الجواہر

فی مبحث خاتم السلیمانی

اے در رُخ تو پیدا انوارِ پادشاہی
در فکرتِ تو پنہاں صد حکمت الٰہی
کلک تو بارک اللہ درِ ملک و دیں کشادہ
صد چشمہ آبِ حیواں از قطرہ ء سیاہی
بر اَہرمن نتابد انوارِ اسمِ اعظم
ملک آن تست و خاتم فرما ہر آنچہ خواہی
در حشمت سلیماں ہر کس کہ شک نماید
بر عقل و دانشِ او خندند مُرغ و ماہی

واضح ہو کو مفصل نقوش میں سے سب سے زیادہ چھوٹا نقش مثلث کا ہوتا ہے، اس نقش کی زکات کے بارے میں صدہا برس سے لوگ لکھ رہے ہیں اور اس کی زکات کے ایسے ایسے طرائق بیان کئے ہیں جو کہ عقل کو چکرا دینے والے ہوتے ہیں اور سچّی بات تو یہ ہے کہ ان طرائق کے موجدوں سے اگر پوچھ لیا جاتا کہ اجی حضرت یہ سب آپ نے بھی ادا کیا ہے کہ سوا لاکھ نقوش لکھو یا چالیس دن مسلسل مثلث پر جم کے آپ نے بھی کبھی چلّہ نکالا ہے؟ تو یقیناً نوے فیصد جوابات نفی میں ہوتے (اگر وہ صدقِ دل سے اور از روئے ایمان بتا بھی دیتے تو) حالانکہ اس تمام بھاگ دوڑ کا مقصد قلم میں تاثیر پیدا کرنا ہے اور بس! اور زبان و قلم میں تاثیر پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ریاضات کی جائیں اور بعد از ریاضات ہی

ہر دو مقاصد پورے ہوں گے۔ محض نقوش کے لاکھ سوا لاکھ لکھنے سے کچھ نہیں ہوتا، میں نے خود ایسے شخص کو دیکھا تھا جو بدوح کے سوا لاکھ نقوش لکھ کر اس کی زکات ادا کر چکا تھا لیکن اس سے زیادہ تاثیر میں نے اس شخص کے قلم میں دیکھی جو مزمل کا عامل تھا، اور عملیات کی کتاب مجمع الفوائد (جو اس قدیم سندھی زبان میں ہے جب وہ عربی کی طرح اعرابوں سے اور منظوم لکھی جاتی تھی) میں سے جس نقش کو لکھتا اس پر اس کا تصرف ہوتا تھا۔ اب اس موضوع پر آپ حضرات کیا کہیں گے ماسوائے اس کے کہ اس میں عامل کی قوتِ روحانی کارفرما تھی۔

ہم لوگ جو کہ حسابات کے طویل تر گورکھ دھندوں میں پھنسے ہوئے ہیں اور دقیق سے دقیق نکات کو بھی فراموش نہیں کر پاتے دراصل ریاضت کے محتاج ہیں، ریاضت کے سوا تو صد در صد کا نقش لکھنا بھی محض ریاضی کا ایک نمونہ ہے اور اس کا کوئی بھی اثر نہیں۔

واضح ہو کہ پرانے دور کے علماء، نقش مثلث پر اکتفا کرتے تھے اور اسے خاتمِ سلیمانی کہتے تھے، آج کی نشست میں اسی خاتم سلیمانی کی توضیحات سے آپ کو آگاہ کیا جا رہا ہے تا کہ بغیر اس کی ذاتی زکات کے، محض ترکیب عمل سے آپ استفادہ کر سکیں اور سوا لاکھ کی مفروضہ زکات کے جھنجھٹ سے نکل آئیں سب سے پہلے دیکھیں کہ مثلث کی کون سی چال آپ کو مطلوب ہے یا آپ جس مقصد کو مدنظر رکھ کر آیاتِ مبارکہ کا انتخاب کرتے ہیں وہ مقصد کس عنصر کی چال کے تحت آتا ہے نیز ہر عنصر کی طبیعت بھی ہوتی ہے۔

قارئین! عام طور پر مروّج طریقہء تقسیم عناصر کا کچھ اس طرح ہے۔ کہ ایک فلکی طریقے پر ہے دوسری ارضی طریقہ پر آپ دونوں دیکھ لیں۔

ارضی طریقہ

آتش ـ اھ ط م ف ش ذ

باد۔ ب و ی ن ص ت ض

آب۔ ج ز ک س ق ث ظ

خاک۔ د ح ل ع ر خ غ

فلکی طریقہ

آتش۔ اھ ط م ف ش ذ

خاک۔ ب و ی ن ص ت ض

باد۔ ج ز ک س ق ث ظ

آب۔ د ح ل ع ر خ غ

ان دونوں طرائق میں ماسوائے آتشی کے باقی عناصر مماثلت نہیں کھاتے بالکل اسی طرح! جس طرح علمائے مشارقہ و مغاربہ کے نقوش کی تقسیم میں ماسوائے نقش مسدس کے (جس پر اتفاق ہے کہ وہ شمس کا ہے) باقی تمام میں اختلاف ہے ان دونوں طرائق میں سے ارضی طریقہ رائج ہے جب کہ فلکی طریقہ کو اوّلیت حاصل ہے کہ یہی طریقہ محققین اور ہمارے نزدیک درست ترین ہے۔ ہم نقش مثلث کی تو شرح کر ہی رہے ہیں لیکن کیوں نہ آپ کو مربع کی عنصری چالوں کی تصحیح کر کے دیں۔ تا کہ پتہ چل سکے کہ مربع کی عناصری تقسیم کس طرح درست ہے۔

١ آتش	١٤ خاک	١١ باد	٨ آب
١٢ آب	٧ باد	٢ خاک	١٣ آتش
٦ خادک	٩ آتش	١٦ آب	٣ باد
١٥ باد	٤ آب	٥ آتش	١٠ خاک

اب آپ اپنا مقصد دیکھیں کہ کس عنصر کے تحت آتا ہے۔

عنصر۔ معروف تقسیمِ مقاصد

آتش۔ ذلّت ۔تمریض، ہلاکت ۔خراجی وتنزلی

خاک۔ تمام قسم کے عقود، عقداللسان ۔عقدالنوم عقدالشہوت وغیرہ۔

باد۔ قضائے حاجات ۔علومرتب ۔فتح ونصرت

آب۔ شفاءامراض ۔محبت ۔ردسحراور تمام بندشیں کھولنا

اب آپ نے اپنے مقصد کے مطابق نقش کی چال لینی ہے۔ میں چاروں طبائع کے نقوش تلحیقات ضروریہ کے ساتھ لکھ رہا ہوں۔

آتشی

٨	١	٦
٣	٥	٧
٤	٩	٢

اھ طم ف ش ذ

ناری شرقی

حاریابس

جاذب غالب

خاکی

٤	٩	٢
٣	٥	٧
٨	١	٦

ب وی ن ص ت ض

ترابی جنوبی

باردیابس

مجذوب مغلوب

بادی

٢	٧	٦
٩	٥	١
٤	٣	٨

ج زک س ق ث ظ

ہوائی غربی

آبی

٦	٧	٢
١	٥	٩
٨	٣	٤

دح ل ع رخ غ

مائی شمالی

جو بھی نقش لکھا جائے اس کے نیچے اس کے عنصر کے حروف سبعہ بھی لکھے جائیں۔ پہلے خانے سے آخری خانے تک اسماء تسعہ پڑھیں۔ گوکہ لوگ آج تک انہیں مثلث کے لئے ہی استعمال کرتے ہیں لیکن درحقیقت یہ تمام نقوش کے لئے ہے کہ اس لئے کہ ایک سے لیکر نو تک یہ اسماء کام آئیں گے پھر دسواں بھی برابر ایک کے ہے، گیارہواں برابر دو کے وقس ھذا۔ مطلب کہ علم الاعداد کے حساب سے ۹ کے بعد پھر ایک آتا ہے۔ اب میں ایک مثلث لکھتا ہوں جس میں اسماء تسعہ دیے گئے ہیں۔ ان اسماء کو جو جس خانے سے منسوب ہے اس کے لکھتے وقت صرف ایک مرتبہ تثنیہ سے پڑھنا ہے اس طرح جسے ایہِ ایہِ

٨ حدایہِ	١ اَیہِ	٦ وهیمٍ
٣ جلیشٍ	٥ هططوشٍ	٧ زنقطاً
٤ دمیالٍ	٩ طفیالٍ	٢ بقطریالٍ

یہاں پر مزید ایک بات کہ حضرت کاش البرنی مرحوم کی عامل کامل حصہ اول ۱۱۸ پر دعوت مثلث خالی ازبطن تصرفاتِ عالم دنیوی وموجودات کے نام سے درج ہے اس میں دو اسماء غلط لکھے گئے ہیں انہوں نے ۱۱۹ پر چھٹا اسم وھیمہ اعداد ''۹۲'' دیئے ہیں جبکہ اس لحاظ سے اس کے اعداد ۱۰۶ ہونے چاہیئے تھے۔ اگر دوسرا ''م'' اضافی تصور کیا جائے تو بھی ''۹۲'' نہیں بنتے بلکہ ''۶۶'' بنتے ہیں وہ اسم حقیقت میں وھیمٍ ہے۔ جس کے اعداد ''۶۱'' ہیں دوسرا اسم انہوں نے غلط لکھا یا غلط سمجھا ہے وہ ساتواں اسم ہے جسے انہوں نے ''زلفطا'' لکھا ہے جو درحقیقت ''زنقطاً'' جس کے اعداد ''۱۶۷'' ہیں جو صاحب بھی یہ عمل کرنا چاہے، تو اس کی تصحیح کرلے ایک بات اور وہاں پر کتابت کی غلطی سے اسرائیل ''۳۸۲'' لکھا گیا ہے جو کہ اسرافیل ہے اعداد اس کے صحیح ہیں۔

کتابت کی اس غلطی پر مجھے ایک اور غلطی یاد آ گئی عامل کامل حصہ دوم صہ ۳۷ زکاتِ مثلث کے بیان میں ایک اسم لکھا ہے۔

یـا مُجیبُ الضَّارِعُ فَلَا تنطق الْاِنسُ بالکل اِلَّابِہٖ وَثَنَائِہٗ وَبِعَجائبہٖ یا عَجِیبُ۔ واضح ہو کہ یہ چہل و یک اسماء میں سے چالیسواں اسم ہے جو حقیقت میں اس طرح ہے یَا عَجِیبِ الصَّنَائِعُ فلا تنطِقُ الْالسنُ بِکُلّ الآئِہٗ وَنعمَائِہٖ وَثَنائہٖ یَاعَجِیبُ. اس کی بھی درستی کر لیں کہ کہیں لینے کے دینے نہ پڑ جائیں۔ اس لئے کہ یہ تو ذاتِ خداوندی ہے کہ اس کی رحمت کی کوئی انتہا ہی نہیں، وگرنہ اگر عامل کامل میں درج اس عزیمتِ کلمات کو اگر خدا تعالےٰ قبول کرے تو پڑھنے والا یقینی طور پر ہلاکت میں پڑ جائے۔

یہاں تک آپ نے دیکھ لیا کہ ہر خانے پر اسماء تسعہ میں سے ایک منسوبی اسم پڑھا جائے گا اب یہ ہے کہ ہر خانے پر اسی اسم کے ساتھ آیات تسعہ میں سے ایک آیت پڑھی جائے گی۔ مین آیت کے ساتھ سورت کا نام اور آیت کا نمبر دے رہا ہوں آپ قرآن پاک سے لکھ لیجئے۔ (اب یہ آیات مقدسہ باب الآیات میں درج کی جا رہی ہیں۔ عائلی)

آیات تسعہ کی جدول

جریان	شروع آیت	اختتام آیت	سورة	آیت	حروف منسوبی
۱	الله لا اله الاهو	--- عظیم	بقره	۲۵۵	ا
۲	بديع السمٰوٰت	--- فيكون	بقره	۱۱۷	ب
۳	جاء الحق	--- زهوقا	اسراء	۸۱	ج
٤	دعواهم فيها	--- العالمين	يونس	۱۰	د
٥	هوالله	--- الرّاحمين	حشر	۲۲	ه
٦	و ربك يخلق	--- يشركون	قصص	٦۸	و
۷	زين للناس	--- مآب	آل عمران	۱٤	ز
۸	حٰمٓعٓسٓقٓ	--- الحكيم	شورىٰ	۱	ح
۹	طٰهٰ ما انزلنا	--- استوىٰ	طٰهٰ	۱	ط

اب نقش کے معروف طریقے کے مطابق قولہ الحق ولہ الملک سے اضلاع ہوں اب یہ نقش جس کے نیچے عنصر کے حروف سبعہ لکھے گئے تھے ان کے اوپری طرف جس روز آپ عمل کر رہے ہوں اس روز کے متعلقات لکھیں۔

دنوں کے متعلقات کی جدول

یوم الاحد	یوم الاثنین	یوم الثلاثاء	یوم الاربعاء	یوم الخمیس	یوم الجمعة	یوم السبت
فاتحه آیت ۱	فاتحه آیت ۲	فاتحه آیت ۳	فاتحه آیت٤	فاتحه آیت ٥	فاتحه آیت ٦	فاتحه آیت ۷
فرد	جبار	شهید	ثابت	ظهیر	خبیر	زکی
للطهطیل	مهطهطیل	قهطیطیل	فهطیطیل	نهھطیل	جهلططیل	لهططیل
ف	ج	ش	ث	ظ	خ	ز
روقیائیل	جبرائیل	سمسمائیل	میکائیل	صرفیائیل	عینیائیل	عزرائیل
المذهب	الابیض	الاحمر	برقان	شمهورش	زوبعه	میمون
ابجد	هوزح	طیکل	منسع	فصقر	شتثخ	ذضظغ
شمس	قمر	مریخ	عطارد	مشتری	زهره	زحل

مثال کے طور پر آپ منگل کے دن میں لکھ رہے ہیں۔ تو اس طرح لکھیں گے۔ احمر مریخ طیکل سمسمائیل مالک یوم الدین شہید ش م قهطیطیل اب آیات خمسہ جن کا شروع کٓھٰیٰعٓصٓ اور آخر حٰمٓعٓسٓقٓ ہے اس کے چاروں طرف بصورت مربع لکھیں یا پھر دوائر میں جسطرح مناسب لگے اب ان ہی آیات کو ۴۵ مرتبہ اور ۴۵ مرتبہ عزیمت برھتیہ کو جو مئی ۹۸ع کے فلکیات میں درج ہے بخور جلا کر پڑھیں اور ساعت کا خود مقصد کے لحاظ سے تعیّن کریں یا پھر نظرات کا یا پھر سیاروں کے درجات کا وقت انتخاب کریں۔ آیات خمسہ یہ ہیں۔

ک۔ کمآ اِنزلنا تذروح الریح۔ ح

ھ۔ ھواللہ الرحیم۔ م

شمہاہیر را درست تر دانستہ اند و بنا بر ایں گزار دند کہ در وقت تلاوت ہر دو را بخوانند بایں تقریب نوشتہ شدہ۔

یعنی کتاب الاساطیر کے مصنف صاحب نے اس موقع پر اپنی تحقیق پیش کی۔ اگر ہم نے یا کسی نے بھی اگر یہ کتاب نہیں دیکھی ہوتی تو جناب کاش البرنی مرحوم کی کتاب عامل کامل حصہ دوم پڑھنے کے بعد اس نتیجے پر پہنچتا کہ یہ خود ان کی تحقیق ہے۔ اس طرح نہیں ہونا چاہیے، دوسروں کی تحقیق کو اپنا نام دینا میرے خیال میں اچھا اور صحت مندانہ رجحان نہیں کہلایا جاسکتا۔

یہ کتاب الاساطیر علم النقوش کا ایک مخزن ہے۔ اور عامل کامل حصہ دوم میں ۲×۲ کے نقوش سے لے کر الواح ااور ذوالکتابت اور انموذج سے ہوتا ہوا صد در صد کے نقش کے اسرار و غوامض تک کا تذکرہ تقریباً نوے فیصد بلفظہٖ اسی کتاب سے ماخوذ ہے۔ اپنی تمام تر کتب میں سے جناب کاش البرنی مرحوم نے صرف جذب القلوب میں ہی چند کتابوں کے حوالے دیئے ہیں دلچسپ بات تو یہ ہے کہ اس میں ان کے اوّلین مآخذ کا ذکر تک نہیں۔ نیز ان کی یہ جذب القلوب کتاب ۹۵ فیصد بلفظہٖ مقناطیس القلوب سے اخذ کردہ ہے کہ جسے سید ابوالحسن بن سید مہدی نے تالیف کیا اور ۱۳۱۲ھ میں مطبع شوکتِ اسلام لکھنؤ نے شائع کیا تھا اور اس کتاب میں بھی چند ایک نقوش کتاب الاساطیر سے ماخوذ ہیں۔

پھر دن گذرتے گئے بعد ازاں اس دعوت کو مکمل دعوت کے لحاظ سے پیش کرنے کی کوشش میرے مہربان دوست جناب شاہد الیاس سلیمی کے مضمون سردار عالم جنتری بابت ۱۹۹۲ع کے صہ ۸۹ پر نظر آئی۔ انہوں نے اس کی وضاحت بڑی شرح و بسط کے ساتھ کی، لیکن اس کا متن ابھی نامکمل بیان ہوا ہے۔ اس کی مزید وضاحت کی جاسکتی ہے۔ میرا مقصد

جو بھی نقش لکھا جائے اس کے نیچے اس کے عنصر کے حروف سبعہ بھی لکھے جائیں۔ پہلے خانے سے آخری خانے تک اسماء تسعہ پڑھیں۔ گو کہ لوگ آج تک انہیں مثلث کے لئے ہی استعمال کرتے ہیں لیکن درحقیقت یہ تمام نقوش کے لئے ہے کہ اس لئے کہ ایک سے لیکر نو تک یہ اسماء کام آئیں گے پھر دسواں بھی برابر ایک کے ہے، گیارہواں برابر دو کے وقس ھٰذا۔ مطلب کہ علم الاعداد کے حساب سے ۹ کے بعد پھر ایک آتا ہے۔ اب میں ایک مثلث لکھتا ہوں جس میں اسماء تسعہ دیے گئے ہیں۔ ان اسماء کو جو جس خانے سے منسوب ہے اس کے لکھتے وقت صرف ایک مرتبہ تثنیہ سے پڑھنا ہے اس طرح جسے ایَہ ایَہ

٦ وھیم	١ أیہ	٨ حدایہ
٧ زنقطاً	٥ ھططوش	٣ جلیش
٢ بقطریال	٩ طفیال	٤ دمیال

یہاں پر مزید ایک بات کہ حضرت کاش البرنی مرحوم کی عامل کامل حصہ اول ۱۱۸ پر دعوت مثلث خالی الوسطن تصرفاتِ عالم دنیوی و موجودات کے نام سے درج ہے اس میں دو اسماء غلط لکھے گئے ہیں انہوں نے ۱۱۹ پر چھٹا اسم وھیمہ اعداد "۹۲" دیئے ہیں جبکہ اس لحاظ سے اس کے اعداد ۱۰۶ ہونے چاہیئے تھے۔ اگر دوسرا "م" اضافی تصور کیا جائے تو بھی "۹۲" نہیں بنتے بلکہ "٦٦" بنتے ہیں وہ اسم حقیقت میں وھیم ہے۔ جس کے اعداد "٦١" ہیں دوسرا اسم انہوں نے غلط لکھا یا غلط سمجھا ہے وہ ساتواں اسم ہے جسے انہوں نے "زلفطا" لکھا ہے جو درحقیقت "زنقطاً" جس کے اعداد "۱٦۷" ہیں جو صاحب بھی یہ عمل کرنا چاہے، تو اس کی تصیح کرلے ایک بات اور وہاں پر کتابت کی غلطی سے اسرائیل "۳۸۲" لکھا گیا ہے جو کہ اسرافیل ہے اعداد اس کے صحیح ہیں۔

کتابت کی اس غلطی پر مجھے ایک اور غلطی یاد آ گئی عامل کامل حصہ دوم صہ ۳۷ زکاتِ مثلث کے بیان میں ایک اسم لکھا ہے۔

یـا مُجیبُ الضَّارِعُ فَلا تنطق الْاِنسُ بالکل اِلّا بِهٖ وَثَنائهُ وَبِعَجائبهٖ یا عَجِیبُ۔ واضح ہو کہ یہ چہل و یک اسماء میں سے چالیسواں اسم ہے جو حقیقت میں اس طرح ہے یَا عَجِیبِ الصَّنائِعُ فلا تنطِقُ الْالسنُ بِکُلّ الآئِهٖ وَنعمَائِهٖ وَثَنائه یَاعَجِیبُ۔ اس کی بھی درستی کر لیں کہ کہیں لینے کے دینے نہ پڑ جائیں۔ اس لئے کہ یہ تو ذاتِ خداوندی ہے کہ اس کی رحمت کی کوئی انتہا ہی نہیں، وگرنہ اگر عامل کامل میں درج اس عزیمتِ کلمات کو اگر خدا تعالٰے قبول کرے تو پڑھنے والا یقینی طور پر ہلاکت میں پڑ جائے۔

یہاں تک آپ نے دیکھ لیا کہ ہر خانے پر اسماء تسعہ میں سے ایک منسوبی اسم پڑھا جائے گا اب یہ ہے کہ ہر خانے پر اسی اسم کے ساتھ آیات تسعہ میں سے ایک آیت پڑھی جائے گی۔ مین آیت کے ساتھ سورت کا نام اور آیت کا نمبر دے رہا ہوں آپ قرآن پاک سے لکھ لیجئے۔ (اب یہ آیات مقدسہ باب الآیات میں درج کی جا رہی ہیں۔ عائلی)

آیات تسعہ کی جدول

جریان	شروع آیت	اختتام آیت	سورة	آیت	حروف منسوبی
۱	اللّٰه لا اله الاهو	--- عظیم	بقره	۲۵۵	ا
۲	بدیع السمٰوٰت	--- فیکون	بقره	۱۱۷	ب
۳	جاء الحق	--- زهوقا	اسراء	۸۱	ج
٤	دعواهم فیها	--- العالمین	یونس	۱۰	د
٥	هواللّٰه	--- الرّاحمین	حشر	۲۲	ه
٦	وربك یخلق	--- یشرکون	قصص	٦۸	و
۷	زین للناس	--- مآب	آل عمران	١٤	ز
۸	خمعسق	--- الحکیم	شوریٰ	۱	ح
۹	طهٰ ما انزلنا	--- استوی	طهٰ	۱	ط

اب نقش کے معروف طریقے کے مطابق قوله الحق وله الملک سے اصلاع ہوں اب یہ نقش جس کے نیچے عنصر کے حروف سبعہ لکھے گئے تھے ان کے اوپری طرف جس روز آپ عمل کر رہے ہوں اس روز کے متعلقات لکھیں۔

دنوں کے متعلقات کی جدول

یوم الاحد	یوم الاثنین	یوم الثلاثاء	یوم الاربعاء	یوم الخمیس	یوم الجمعة	یوم السبت
فاتحه آیت ۱	فاتحه آیت ۲	فاتحه آیت ۳	فاتحه آیت٤	فاتحه آیت ٥	فاتحه آیت ٦	فاتحه آیت ۷
فرد	جبار	شهید	ثابت	ظهیر	خبیر	زکی
للطهطیل	مهطهطیل	قهطیطیل	فهطیطیل	نههطهطیل	جهلططیل	لهطهطیل
ف	ج	ش	ث	ظ	خ	ز
روقیائیل	جبرائیل	سمسمائیل	میکائیل	صرفیائیل	عینیائیل	عزرائیل
المذهب	الابیض	الاحمر	برقان	شمهورش	زوبعه	میمون
ابجد	هوزح	طیکل	منسع	فصقر	شتثخ	ذضظغ
شمس	قمر	مریخ	عطارد	مشتری	زهره	زحل

مثال کے طور پر آپ منگل، کے دن میں لکھ رہے ہیں۔ تو اس طرح لکھیں گے۔

احمر مریخ طیکل سمسمائیل مالک یوم الدین شہید ش م قهطیطیل اب آیات خمسہ جن کا شروع کٓھٰیٓعٓصٓ اور آخر حٰمٓ عٓسٓقٓ ہے اس کے چاروں طرف بصورت مربع لکھیں یا پھر دوائر میں جسطرح مناسب لگے اب ان ہی آیات کو ۴۵ مرتبہ اور ۴۵ مرتبہ عزیمت برہتیہ کو جو مئی ۹۸ ع کے فلکیات میں درج ہے، بخور جلا کر پڑھیں اور ساعت کا خود مقصد کے لحاظ سے تعین کریں یا پھر نظرات کا یا پھر سیاروں کے درجات کا وقت انتخاب کریں۔ آیات خمسہ یہ ہیں۔

ک۔ کمآءِ انزلنا تذروح الریح۔ ح

ھ۔ ھواللہ الرحیم۔ م

ی۔	یوم الازفۃ	یطاع۔	ع
ع۔	علمت نفس	تنفس۔	س
ص۔	ص والقرآن	شقاق۔	ق

اس نقش کی مکمل مثال بھی دی جاسکتی تھی مگر چونکہ فلکیات کے اصول کے مطابق اس میں مکمل آیات نہیں لکھی جاسکتیں اس لئے مجھے اس سے معذور سمجھئے لکھ بھی دیتا تو شاید ان کا اوّل وآخر آپ کوملتا، ساتھ میں، لیاقت بھیا سے عرض بھی کرونگا کہ اس اصول میں لچک پیدا کریں اس لئے کہ روحانی کےعلم کے رسائل وکتابیں جوبھی ہیں انہیں وہ ہی پڑھتے ہیں جوان کے اہل ہوتے ہیں وہ انہیں حرز جان کی طرح رکھتے ہیں کم ازکم میں نے آج تک ایسے کسی بھی رسالے یا کتاب کو رڈی کے حوالے ہوتے ہوئے نہیں دیکھا اس لئے کہہ رہا ہوں اگر ایسا کوئی اتفاق ان کی نظر دیکھ چکی ہے تو پھر دینی غیرت کی وجہ سے اور آیات مقدسہ کی ازلی وابدی تقدیس کے لئے اس متوقعہ صورت میں نہ لکھنا ہی بہتر ہے۔

قارئین! یہ نقش اور طریقہ ہم نے حسبِ عادت بغیر احسان جتلائے آپ تک پہنچا دیا ہے یہ ایک بہت ہی عظیم طریقہ ہے جسے علماء سابقین نے بڑے ہی القابات جیسے سم قاتل تریاق، شافی، نور ساطع اور کوکب ثاقب سے یاد کیا ہے۔ جس کا باطن صاف ہو جو منتقم مزاج نہ ہو جو کسبِ حلال سے کھاتا ہو جس کی زبان پر جھوٹ نہیں جو لوگوں کو دھوکے میں نہیں رکھتا جس کے سینے میں دین اسلامی کی حقیقی تڑپ ہو جو باطل کے منہ پر نفرین کا طمانچہ لگا سکتا ہو جسے اسراروں کو عجائباتِ قدرت سمجھ کر دیکھنے کی تمنا ہو اور اس کے دل میں اسراروں کو تماشائے عالم بنانے کا ہلکا سا شائبہ بھی نہ ہو ان کے لئے اس خاتم سلیمانی کے ایک اسرار کو واضح کرتا ہوں۔

اس کے عمل کا جو حقیقی بخور ہو اسے انگیٹھی میں سلگا کر انار کی لکڑی کا سہ پایہ بنا کر ایک دھاگے میں اس نقش کو لٹکا کر آیات خمسہ ۴۵ مرتبہ اور عزیمت برھتیہ ۴۵ مرتبہ پڑھی جائے گی تو اسی اثناء میں یہ نقش گھومنا شروع ہو جائے گا یہ اجابتِ عمل کی نشانی ہے کہ روحانیات آپ کے عمل کو کامیاب بنانے کی حمایت کر چکی ہیں۔ اب اس کے اثر کو کسی بھی ستارے کی نحوست اور سفلی یا نورانی اعمال کے عامل کی قوت اسے روک نہیں سکتی۔

ماہنامہ فلکیات بابت جولائی ۱۹۹۸ء

الواح الجواھر

(باب من المجربات)

عصرِ حاضرہ کے تحقیقی وعلمی سفر میں، میں سمجھتا ہوں کہ اب بھی وہ دور نہیں گیا جب کہ مجربات کواہمیت دی جاتی تھی۔

یہ من وعن اسی طرح بلکہ اس سے بھی بڑھ کر ہے اس لئے کہ اب پہلے کی نسبت ہم لوگ اتنے محنت کش نہیں رہے چند صدیاں پیشتر عامل باعمل حضرت شاہ محمد غوث گوالیاریؒ نے اربعین کی ساڑھے تیرہ سال ریاضت کی آج ہم ساڑھے تیرہ مہینے بھی استقامت نہیں کرسکیں گے بلکہ تیرہ دن کا عمل بھی ہم پر بھاری پڑتا ہے۔اس لئے مجربات کی آج کے دور میں بہت زیادہ ضرورت ہے۔انہی مجربات پر چادریں چڑھتی ہیں، مجربات کے ایسے ہی ریلے میں کئی ایک کتابیں بہتی ہوئی آئیں جیسے مجربات دیربی، مجربات سنوسی، مجربات طمطم ہندی وغیرہما۔

مجربات کی شرح چند الفاظ میں سمجھ لیں کہ مجربات بہت دقتوں کے بعد صاحب تجارب کے صدر سے نکلتے ہیں۔ہم نے آج کی نشست کو اسی لئے مختص کیا ہے، ویسے بھی یارانِ محفل کا کہنا ہے کہ آپ کی علمی تحریروں نے بہت ہی ذہن کو تھکا دیا ہے۔اب چھوٹے چھوٹے مسائل کی طرف بھی توجہ دیں۔

چند ایک علمی وطبی مجر بات سے آپ کو آگاہ کیا جارہا ہے،انہیں ہم نے بہت ہی فائدہ دیتے ہوئے دیکھا ہے ہرایک کے نیچے مجرب المجرب کی نچ میں نہیں لگا رہا۔کہ دعا یا دوا اپنے تاثیر کی وجہ سے مشہور ہوتی ہے۔

اسقاط کے لئے اور اس بچے کے لئے جو بطنِ مادر میں ھی سوکھ گیا ھو

اسگندھ ایک چھٹانک دوسیر گائے کے دودھ میں جوش دیکر بعدازاں اسے ترشی دی جائے حسبِ قاعدہ، بعدازاں بلو کر مکھن نکالا جائے تولہ بھر مکھن صبح نہار منہ کھلایا جائے اللہ نے چاہا تو کلی فائدہ ہوگا۔اور بچہ حرکت کرتا ہوا محسوس ہوگا۔(پہلے دس دنوں کے اندر ہی)

استقرار حمل کے لئے

دو سے ڈھائی سیر گندم دھلی ہوئی ایک بالکل کورے مٹی کے گھڑے میں ڈال دیں ایک پاؤ اس پر بادام اور آدھا سیر دریا کی سرخی مائل مچھلی جس کو کرڑا کہتے ہیں وہ بھی دھو اور صاف کر کے اس میں ڈالی جائے (گھڑے کے پیندے میں سوراخ کر کے اس میں جھاڑو کی تیلیاں یا دیا سلائیاں اچھی طرح سے بھر کر نیچے خالی پیالہ چینی کا رکھ کر تمام گھڑے کو گل حکمت کریں اور پیالہ زمین کھود کر اس میں ڈالا جائے) یعنی پتال جنتر کے عام طریقے کے مطابق ہوا سے بچا کر آدھی بوری اوپلوں کی آگ دیں اور تین گھنٹوں کے بعد آہستگی سے اوپلے ہٹا دیں خیال رہے کہ گھڑے کو قطعاً نہیں چھونا ہے۔صبح کو آہستگی سے گھڑا ہٹا لیں، پیالہ بھرا ہوا ملے گا۔پانچ قطرے روزانہ مکھن کے ساتھ کھانے سے انشاء اللہ اسی مہینے حمل کے آثار نمایاں ہوں گے۔یہ نسخہ یہاں تک ہی ہے مگر ہم نے چند مغزیات کا بھی اس میں اضافہ کیا تھا۔جیسے چلغوزہ، پستہ مغز اخروٹ وغیرہ، تاثیر اس کی پھر بھی برقرار رہی۔

خوف قتل سے مامون رھنا

اگر کوئی کسی کے قتل کرنے کے درپے ہو تو سورہ مزمل بمعہ کیمیائے سعادت طالع عقرب میں لکھ کر دی جائے زعفران سے، اسی پانی کو باحتیاط کمال پورے ادب کے ساتھ

اپنے چہرے پر پھیرے سات دن تک کرے، زندگی بھر مامون رہے گا۔

قوت مردی کھولنے کے لئے

نقش حروف نورانی جولائی ۹۲ع کے فلکیات میں رقم شدہ لکھ کر پینے کے لئے دیا جائے اور انہی اسماء کو پڑھا جائے مسحور پر تو دیر سے دیر بھی تین دن کی ہوگی اور وہ آزاد ہو جائے گا۔

دفیعہ مار کے لئے

راستے میں اگر سانپ نظر آ جائے اور راستہ تک دینے کو آمادہ نہ ہو تو ۱۱ مرتبہ چہل کاف اس کی نظروں میں نظریں جما کر پڑھیں رام ہو جائے گا اور راستہ دے گا گو کہ اس عمل سے سانپ پکڑے بھی جا سکتے ہیں لیکن بہتر یہی ہے کہ آپ ایسا کام نہ کریں کہ سانپ کو پکڑنے کی ٹھانیں۔ یہ سب کچھ تجربات کی پل صراط سے گزر کر ہی پتہ چلتا ہے کہ سانپ مکر کر رہا ہے یا واقعی خود سپردگی کے عالم میں ہے۔

خطرات سے امان کے لئے

اگر ایسے حالت درپیش ہوں کہ سفر سے واپسی ناممکن دکھائی دیتی ہو یا جب خانہ جنگی کی سی کیفیت طاری ہو اور آدمی خداوندِ ذوالجلال کی پناہ میں آنا جانا چاہتا ہو تو صبح کو اٹھ کر وضو کر کے کسی بھی فردِ خانہ سے بولنے کے سوا سورہ توبہ کی آخری دو آیات "لقد جاءکم۔۔۔عظیم (سورہ توبہ) ۵۵ بار پڑھے پھر ضروریات زندگی سے فارغ ہو کر جب گھر سے باہر کے لئے نکلے تو پہلے دایاں قدم باہر نکالے اور تین مرتبہ آیتِ معظمہ پڑھ کر پھر دوسرا قدم باہر نکالے۔ انشاء اللہ خیریت سے واپس گھر کو لوٹے گا۔

قارئین! الواح الجواہر کے سلسلے کو میں ختم کر رہا ہوں یہ سلسلہ آپ کو حقیقی علم و

قوانینِ عمل کی آگاہی دینے کی خاطر شروع کیا تھا۔ نوبت دیکھئے کہاں تک پہنچی کہ فاضل سے فاضل آدمی بھی تفسیر طلبنے لگے، مجھے قوی یقین تھا کہ جس طرح علم الاوفاق میں کئی ایک محقق بھائیوں نے شرحیں لکھیں۔ یہ ایک خوش آئند بات تھی۔ کافی سارے گر تھے، قوانین تھے جن کی وضاحت کی جا سکتی تھی، لیکن افسوس کہ ایسا نہ ہو سکا۔ گو کہ الواح الجواہر اختتام پذیر ہے تاہم کوئی تنقید علمی سامنے نہ آ سکی، مجھے بہت خوشی ہوتی اگر تدقیق وتحقیق سے تنقید کی جاتی، تاکہ قارئین کے لئے علمی مواد اور مجھے اپنی بے ربط بات کی اصلاح کا موقع مل جاتا۔ تمام جلد نئے سلسلے کو لیکر حاضرِ خدمت ہوں گا۔

ماہنامہ فلکیات بابت نومبر، دسمبر ۱۹۹۸ع

اسرار الحروف

بیان اسرار ابجد

پرانے دور میں یہ ہوا کرتا تھا کہ لوگ علم حاصل کرنے کے لئے طویل ترین سفر کیا کرتے تھے۔ جوں جوں علم عام ہوتا گیا وسائل آمد و رفت زیادہ ہونے کے باوجود بھی سفر محدود ہوتے گئے اور علم اپنی اصل حیثیت وقدر بھی سہل پسندی کی بناء پر گھٹاتا گیا۔ پھر یوں ہوا کہ عام باتیں تو خوب اچھالی گئیں اور خاص باتیں۔۔۔؟ ان پر دبیز پردے پڑتے گئے اور صدیوں کی گرد کی تہیں ان پر جمتی گئیں۔

ہم نے مستقل یہ کوشش کی ہے کہ اس گرد کو صاف کر کے خاص باتیں آپ حضرات تک منتقل کر دیں باوجود یہ کہ ہم نے اپنی کم علمی کا اعتراف ہر بار کیا اور رہا دعوائے اکملیت وہ تو کبھی نہیں کیا۔ ہم نے عمل کے کامیاب نتائج کو کرامات سے محمول نہیں کیا چاہے اس کے عجائب وآثار کچھ بھی رہے ہوں۔ ہم نے اللہ پاک کے بے پناہ فضل وکرم اور استادِ محترم کی گوناگوں شفقت سے اپنی حیثیت سے بڑھ کر علم حاصل کیا پھر بھی ہم نے اپنے تئیں طالب علم سمجھنے میں بھی جھجھک محسوس کی، اس لئے کہ آج تک ان سوالات کو دیکھا ہے کہ علم کیا ہوتا ہے؟ علم کہاں ہوتا ہے؟ کس طرح پڑھا جاتا ہے؟ کس حد تک سیکھا جاتا ہے؟ کون سیکھ سکتا ہے؟ کون سکھا سکتا ہے؟ کتنے عرصے میں سیکھا جا سکتا ہے؟ تو ایک ثانیہ کے لئے عقل، حیرت میں غوطہ زن ہو جاتا ہے کہ ان کے دوٹوک جوابات کس طرح دیئے جائیں۔ اگر کوئی جانتا بھی ہے تو بھی منطقی جواب دے نہیں پاتا۔

میرے دوست کہتے ہیں کہ آپ کی تحریر جناتی ہے یہ وہ دوست ہیں جنہوں نے

استاد محترم کے پاس ہم کو دیکھا، ان کو دیکھا، ان کے طرائق کو دیکھا پھر بھی کہتے ہیں کہ علم آسان ہونا چاہیئے۔ کوئی ذرا یہ تو بتادے کہ کس حد تک آسان ہونا چاہیئے تا کہ مجھے بھی معلوم ہو سکے۔ اور میرے لئے بھی آسانی ہو۔ اپنی قابلیت کا رعب جھاڑنا تو ہمارا مقصود نہیں ہے۔ ٹوٹکے میں بتا نہیں سکتا، جب سیکھے ہی نہیں تو بتاؤں کیسے؟

ہم بتانا چاہتے ہیں کہ علم درحقیقت دقیق نکات پر مشتمل ہوتا ہے، مجذوبانہ بڑ سے اس کا کوئی واسطہ نہیں، اب بھی ہم حروف کے اعراب سے حروف کی عددی قیمت کو دیکھتے ہیں۔ تو ٹھہر جاتے ہیں کہ اب پھر طویل مراحل سے گذرنا پڑے گا۔ اس لئے کہ اگر ایک لفظ ملک سامنے آتا ہے تو وہ حسابی قاعدوں پر سے گزرنے کے بعد اپنی ماہیت مخصوص نہیں کر سکتا جیسے جمع واحد میں ہم دیکھ لیں۔

واحد	جمع
ملک	ممالک
ملک	ملائکہ
ملک	ملوک
ملک	املاک

اب یہ کہاں صحیح ہے کہ بس ۹۰ عدد ہی ان کا عدد مخصوص ہے، درحالیکہ جو حروف بسط ہوں ان کے اعداد بعینیہ رکھے جائیں گے اگر لفظ کی صورت میں ہیں تو ان کے اعداد میں تغیر واقع ہوگا۔

یہی وہ طریقہ ہے جس کے بعد آپ اللہ کے ۶۶ اور وکیل کے ۶۶ بسملہ کے ۷۸۶ اور ذی الطول کے ۷۸۶ ایک جیسے نکلتے ہوئے نہیں ملیں گے۔

اب اس صورت میں اگر کوئی یہ کہتا ہے کہ ایک آیت کے اعداد ہمیں دکھا دیں تو ہم خفیف سے ہو کر رہ جاتے ہیں۔ مجرد حروف کو تو منٹوں یں گھما سکتے ہیں لیکن مرکب میں دقت ہوتی ہے، کیوں ہوتی ہے یہ آپ اس سلسلے کے چلتے ہوئے جان جائیں گے۔

قواعد علمی ابھی بھی آپ نہیں جان سکے سالوں سے فلکیات پڑھ رہے ہیں، کتابوں کے انبار ہیں کیا فائدہ؟ پھر ہم گر دیتے ہیں قاعدہ بتاتے ہیں ان سے استفادہ کرنا چاہیئے علم کو سیکھنا چاہیئے چند گھنٹے اس پر وقف کر دینے چاہئیں اب اگر ہم اس وضاحت کو اس زبان میں سمجھا دیں جو بچے کی سمجھ میں آ جائے تو پھر ایک ہی مضمون، ایک ہی بات اور ایک ہی مقصد چھ سات مہینے تک چلتا رہیگا اور وہ بات جو آپ پہلی صورت میں ایک ماہ میں سیکھ جائیں گے بصورتِ دیگر اس کے لئے آپ کو نصف سال انتظار کرنا پڑے گا۔

بہر حال، ہم یہ کوشش ضرور کریں گے کہ مثال کی گنجائش نکلتی ہے تو نکالنی پڑے گی۔

آپ حضرات کو یہ جان کر بہت خوشی ہوگی کہ اسرار الحروف کے سلسلے کو پھر سے شروع کیا جا رہا ہے، ہم نے لوگوں کے بہت ہی اصرار پر یہ سلسلہ شروع کرنے کی حامی بھری ہے، اللہ بزرگ و برتر سے دعا ہے کہ ہمیں اتنی توفیق دے کہ ہم اسے بخوبی نبھا سکیں۔

اسرار الحروف کو پھر سے شروع کرنے کا میرا دیرینہ خواب تھا انشاء اللہ آپ اس سلسلے میں پہلے کی طرح حقیقی علم پا سکیں گے سابقہ اسرار الحروف میں آپ حضرات نے حروف کی کافی اقسام دیکھیں تھیں اور کافی ایسی بھی تھیں کہ جن پر کام کرنا ابھی باقی تھا۔
حروف کا علم فی الحقیقت بہت ہی بڑا علم ہے اور ایسا کوئی راز نہیں جو حروف کے ضمن میں مذکور نہ ہوا ہو۔ حروف کی جو اقسام سابقہ سلسلے میں منتظر شرح تھیں۔ ان کو ہم آئندہ وقت پر اٹھا کر رکھتے ہیں فی الوقت حروف کی جو اقسام کے سوا بھی حروف کے اقسام کو بیان کیا جائے گا۔

تازہ سلسلے میں حروف کی ان اقسام کو پیش نظر رکھا گیا ہے حروف ناصریہ۔ حروف مغیبات، حروف تمریض۔ حروف تفرقہ حروف سلبیہ، حروف غصبیہ، حروف کفایت، حروف تخفیف، حروف مطمس، حروف جاہ، حروف تسنیخ، حروف صمیمہ، حروف تالیف، حروف تخریجہ۔
سب سے پہلے شروعات ابجد سے کرتے ہیں جس پر علم الحروف کی اساس قائم ہے۔

تعریف ابجد

حروف کی مخصوص ترکیب مجموعی کو کہا جاتا ہے اور یہ چہار حرفی اسم ماخوذ ہے حروف کی قمری ترکیب مجموعی سے اور یہ اتنا مشہور اور متداول رہا ہے کہ ہم ۷۸۴ اباجد کے شروع کے کلمے کو اسی سے منسوب کرتے ہیں پھر اس کی ایزادی سے باقی اسم کو لیتے ہیں جیسے تیسری ابجد ادزی چوتھی ابجد اعظم پانچویں ابجد اوکع وغیرہما۔

معانی ابجد

ان کلمات کو غیر مہملہ مانا گیا ہے اور اس کی مختلف زبانوں میں تفسیر بھی کی گئی ہے۔
جیسے اسرار الحروف کے سابقہ سلسلے میں حضرت صاحب نے ابجد کی عربی معنیٰ دی تھی۔ میں آپ کو اس سلسلے میں مزید آگاہی دے رہا ہوں لیکن استاذِ مکرم کی بتائی ہوئی اور پیش کی ہوئی معانیء ابجد کو اولیت دیتے ہوئے میں پھر سے اسے لکھ دیتا ہوں تاکہ نئے پڑھنے والے قارئین اس سے استفادہ کر سکیں اور پرانے قارئین یادش بخیر کریں۔ علماء کرام نے ابجد کی قمری ترکیب کی جو تفسیر کی ہے اسے تفسیر ہر اسمی بھی قرار دیا ہے اور اس کے مکمل مفہوم سے سرگزشت آدمؑ واضح ہوتی ہے۔

آپ دیکھئے۔

اگلے صفحے پر۔۔۔

۱. ابجد عربی معنیٰ کے ساتھ

شمار	کلمات ابجد	تفسیر عربی زبان میں	مفہوم اردو زبان میں
۱	ابجد	ای ابی وجدنی المعصیۃ	میرا باپ آدم تھا اس سے گناہ صادر ہوا
۲	ھوز	ای تبع ھواہ	اتباع کیا خواہش نفس کا
۳	حطی	ای حط زنبہ بالتوبتہ والاستغفار	کم ہوا اس کا گناہ بسبب توبہ واستغفار کے
۴	کلمن	ای کلمۃ تلکم بکلمۃ فتاب علیہ بقبول والرحمۃ	وہ کلمے سے بولا تبھی دعا قبول ہوئی اس کی
۵	سعفص	ای ضاق علیہ الدنیا فاقبض	تنگ ہوئی تھی دنیا اس پر
۶	قرشت	ای اقر بذنبہ فشرف بالکرامۃ	اقرار گناہ کے بعد بزرگی حاصل کی
۷	ثخذ	ای اخذ من اللہ القوۃ	اللہ سے قوت حاصل کی
۸	ضظغ	ای سرعنہ نزغ الشیطان وبالعزیمۃ	بند ہوا اس سے مکر شیطان کا کلام حق اور توحید سے

۲. ابجد فارسی معنیٰ کے ساتھ

شمار	کلمات ابجد	فارسی معنیٰ	شمار	کلمات ابجد	فارسی معنیٰ
۱	ابجد	ابتدا کرد	۱	سعفص	زود بے آموخت
۲	ھوز	در پیوست	۲	قرشت	در دل گرفت
۳	حطی	واقف شد	۳	ثخذ	نگاہ داشت
۴	کلمن	سخن گو شد	۴	ضظغ	تمام کرد

محض آپ کی واقفیت دینے کی حد تک دوسرے طریقے سے بھی ابجد کی معانی دی گئی لیکن ہماری طبیعت اس بات کی گوارا نہیں کرتی کہ اس سلسلے میں مزید جو کچھ ہمارے پاس ہے ہم اپنے آپ تک رکھیں۔

ہوش کے دامن کو مضبوطی سے پکڑ کر یہ اسرار ملاحظہ فرمائیں۔

راز مبہم د، عمل قرطاس

ابجد فارسی کی معنیٰ کے حروف کو بسط کریں یہ اکٹھ ۂ ، اب ان کی تلخیص کریں

اٹھارہ حروف حاصل ہوں گے۔ اب ہر حرف کو اس کی تکرار کے مطابق فی نفسہٖ ضرب دیں اس سے جمل کبیر حاصل ہوگا۔ اب خدائے بزرگ و برتر کے اٹھارہ ایسے اسماء لیں جو معنیٰ میں رزق پر دلالت کرتے ہوں ان کا جمل کبیر اوپر کے جمل کبیر کے برابر ہو اب ہر حرف کے عدد خاص سے اگر کوئی اسم عدد میں مطابقت رکھتا ہو یا نزدیک تر ہو وہ اسم لکھ کر اوپر وہ حرف لکھ دیا جائے اب ۱۸x۱۸ کا نقش ذوالکتابت پر کریں۔ نقش پر کرنے کی تراکیب معروف ہیں۔

یہ آپ کا مثالی نقش ہوگا۔ اس کے پر کرنے کا وقت وہ ہے جب قمر مسعود الحال ہو زائد النور ہو اسد میں یا قوس میں ہو اور انہی طوالع میں طلوع کر رہا ہو۔ اب سفید کاغذ ٹھیک اسی نقش کے برابر کتر کر اٹھارہ عدد کاٹیں اور ۹ اوپر اور ۹ نیچے رکھ کر فیروزی رنگ کی تھیلی میں رکھیں اور سفید ریشمی تاگے سے تھیلی کا منہ بند کر دیں۔ اس پر رات کے وقت سورہ الیل ۱۱۱ بار پڑھیں اور فی مرتبہ آیتِ شریفہ وَمَالِاَحَدٍ ۔۔۔ تجزیٰ ۔ کو تین بار فی مرتبہ میں تکرار کریں۔

ایک قابل انسان ہی کاغذ کی مقدار کا تعین کر سکتا ہے۔

باذن اللہ عجب دیکھیں گے۔ عظیم ترین عمل ہے۔

اب آپ پھر وہی شکایت کر یں گے کہ پلّے نہیں پڑا۔ لیجئے میں حل کر کے دے رہا ہوں آپ متن پڑھ لیں پھر دیکھ لیں ۔ آپ کی تسہیل کی خاطر میں نے اسے جدول میں کس طرح مرتب کیا ہے۔ پس اسی طرح آپ زحمت فرما لیا کریں اور مثال در مثال میں سے قیمتی سطور کو ضائع مت کروائیں۔

اگلے صفحے پر۔۔۔

شمار	حرف	تکرار حرف	حاصل قیمت	شمار	حرف	تکرار حرف	حاصل قیمت
۱	ا	۷	۷	۱۰	ح	۲	۱۲۰۰
۲	ب	۳	۶	۱۱	ن	۲	۱۰۰۰
۳	ت	۶	۲۴۰۰	۱۲	ش	۳	۹۰۰
۴	د	۱۰	۴۰	۱۳	ز	۱	۷
۵	ک	۵	۱۰۰	۱۴	م	۳	۱۲۰
۶	ر	۵	۱۰۰	۱۵	ل	۱	۳۰
۷	ی	۲	۲۰	۱۶	ق	۱	۱۰۰
۸	و	۵	۳۰	۱۷	ف	۲	۱۶۰
۹	س	۲	۱۲۰	۱۸	ھ	۱	۵

اس عمل میں کوئی بھی مبہم بات نہیں ہے جو مبہم تھا اس کی وضاحت میں نے پیش کی ہے۔ ہاں اگر کہیں پر کوئی بات دقیق لگتی ہو یا اسماء آپ نے کون سے اور کس طرح انتخاب کئے ہیں اگر ہم سے تصحیح کروالیں تو ہم بشوق یہ خدمت سرانجام دینے کے لئے تیار ہیں۔ اب ہم کو وقت نکالنا ہی پڑے گا۔ وہ تمام حضرات جنہوں نے انتباہ کے باوجود خطوط لکھے اور ہمارے یکطرفہ معاہدے کے تحت ان کو جوابات نہیں دیئے گئے اگر اب بھی وہ اپنے سوالوں کے جوابات کے بارے میں سرگردان ہیں جو ہم سے پوچھے گئے تھے از سرِ نو خط لکھ کر پوچھ سکتے ہیں۔

باقی رہے وہ حضرات جو اس فقیر سے ملنا چاہتے ہیں وہ فی الوقت صبر کرلیں ہم مناسب انتظام میں لگے ہوئے ہیں جلد ہی اس سلسلے میں آگاہی بھی دی جائے گی۔

ان شاءاللہ۔

ماہنامہ فلکیات بابت نومبر، دسمبر ۱۹۹۸ء

اسرار الحروف

بیان حروف ناصریہ

کافی عرصہ گزر چکا، فقیر کی طرف سے محفل فلکیات میں غیر حاضری رہی، بہت شدت سے اس بات کا احساس تھا کہ یہ کمی شدید طور سے قارئین میں محسوس کی جارہی ہوگی، اور کام کا اتنا بوجھ تھا کہ میں نے یہ ٹھان لیا کہ بجائے کسی کو انتظار کرانے کے دست بستہ معذرت طلب کرلی جائے اور اس خلش کو دبالیا جائے جو ہر ماہ مجھے بے چین کئے ہوئے ہے، گوکہ مجھے اس بات کا شدید احساس ہے کہ یہ انقطاع قارئین فلکیات کے لئے اچھا نہ ہوگا (شاید) اور بڑے غور وخوض کے بعد میں اس نتیجے پر پہنچا کہ ایک الوداعی مضمون لکھا جائے اور میں نے لکھ بھی لیا اسی سلسلے میں بعد ازاں لیاقت بھیا سے گفتگو بھی ہوئی میں انہیں بھی یہی بتانا چاہتا تھا کہ جناب یہ بوجھ اب ہم سے مزید سہا نہیں جاتا آپ بھی ہماری طرف سے قارئین سے معذرت کر لیجئے گا اور کتنی عجیب بات ہے کہ باوجود تہیہ کرنے کے ان کے بے جا خلوص ومحبت کے پیش نظر میں نے ان کے شکوہ کو اور اپنائیت کے عجیب رنگ کو دیکھ کر حرف مدعا زبان پر نہ لاسکا اور حامی بھر لی اور جناب لیاقت منجم نے علم کی جب بات کی تو مجھے بڑا تاسف بھی ہوا کہ اتنی غیر حاضری کیوں ہوئی، لیاقت بھیا نے جن جذبات کا اظہار کیا۔ حق تو یہ ہے کہ بعد از گفتگو یک گونہ خوشی بھی ہوئی اور آنکھیں بھی بھر آئیں، ایک عالم کی زبان سے مجھ کم علم کے بارے میں اتنے اچھے خیالات! درحقیقت یہ ان کا حسنِ ظن ہی ہے بہر صورت ان سطور میں، میں ان کا سپاس گذار ہوا چاہتا ہوں، ربِّ ذوالجلال ان کو علم کی خدمت کا مزید حوصلہ عطا فرمائے اور ہمیں بھی اتنی توفیق دے کہ اس کارِ عظیم

میں ان کے سنگ شانہ بشانہ چل سکیں۔

باوجودیکہ علم کی گود میں میری پرورش ہوئی اور زندگی کا طویل عرصہ بھی اسی میں گذرا یہ اور بات ہے کہ میں ابھی بھی اپنے آپ کو طالب علم ہی سمجھتا ہوں۔ ایسا طالب علم جسے بہت سے بھولے اسباق بھی یاد کرنے میں اور نئے بھی، پھر بھی دنیاداری ہے اور دنیاداری کے بازار کے اپنے اصول اور اپنے ضوابط ہیں۔

فقیر نے یہ کبھی گوارا نہیں کیا کہ اس دنیاداری میں علم کو بھی شامل کیا جائے اور میں نے کبھی بھی نہ چاہا کہ علم سے اپنے اہل و عیال کو روزی کھلاؤں۔ میرے بہتیرے فاضل دوستوں نے بارہا مجھے سمجھایا بھی کہ یہ کون سی عقلمندی ہے، تمہارا اپنا محنتانہ ہے اور میں نے علم کی اصل لذت سے آشنا ہونے کے بعد نذر و نیاز، ہدیہ و صدقہ محنتانہ و معاوضہ، اخراجات بخور و صرف اوقات غرض یہ کہ کسی بھی شکل میں گوارا نہیں کیا، مجھ کوڑھ مغز کے بھیجے میں یہ بات اترتی ہی نہیں ہے۔

میرے لکھنے کا مقصد اور بالمشافہ ملاقاتوں میں علم سکھا دینے کا مقصد صرف اور صرف علم کو عام کرنا ہے اہل علم تک منتقل کرنا ہے اور اس بات کی بعد کی تاریخ گواہی دے گی کہ میں نے اس سلسلے میں کہاں تک حق نبھایا ہے۔

خوارق عادات کا اظہار اصل علم و ریاضت کے بعد ہی ممکن ہے۔ ہمارے تاریخ میں بے شمار بزرگان گزرے ہیں انہوں نے طویل ترین ریاضتیں کیں تھیں اور طویل تر عرصہ مراقبوں میں گزارا تھا۔ ریاضتیں ایک بنیادی سچائی ہیں، جن کی بدولت تسخیر خلق بھی ممکن ہوتی ہے، ایک جم غفیر جب مسخر شدہ ہو تو پھر بات کو منوانے میں آسانی بھی پیدا ہوتی ہے اور ترویج دین میں بھی اچھی خاصی پیش رفت ہوتی ہے، تمام مشاہیر دین کسی نہ کسی سلسلے

سے بھی متعلق تھے، انہوں نے اپنی اپنی طریقت کا شہرہ بھی کیا، اور منازل سلوک سے بھی آگاہی دی۔

اتفاقات دنیا میں بہت کم ہوتے ہیں کارخانۂ ہستی بذات خود ایک بہت بڑا طلسم کدہ ہے، تسخیر عناصر سے ہی اس جہانِ حیرت میں پرواز کی جاسکتی ہے۔ علم کے بیش بہا اصول ہیں اور قواعد و ضوابط ہیں اور یوں تسخیر فطرت ہی حقیقی تسخیر ہے۔ بیسویں صدی کو وداع کرتے ہوئے اور اکیسویں صدی میں قدم رکھتے ہوئے ذرا اپنے ماضی کو دیکھتے ہیں تو عیاں ہوتا ہے کہ ہماری تمام تر تعلیم مستعار ہے اور ہمارا تجربہ منقول، ہماری کاوشیں کیا ہیں؟ چند منٹوں میں جنات کی تسخیر اور سیکنڈوں میں ہمزاد کی تسخیر کا دعویٰ، کمال تو یہ ہے کہ جس غیر مرئی مخلوق کے اجزائے ترکیبی کی ہم کو خبر نہیں، ہم نے بازیچۂ اطفال بنایا ہے اسے!

ہمزاد یا Astrol Body جتنی ریاضتیں چاہتا ہے ہم نے دعویٰ کر دیا کہ چند لحظوں میں اسے تسخیر کر سکتے ہیں اور یہ کیونکر کر سکتے ہیں اور کیونکر یہ ممکن ہے یہ جاننا کسی کے لئے بھی ضروری نہیں ہے، اور نہ یہ جاننا ضروری ہے کہ ان تسخیرات سے اگر وہ واقعی تسخیرات ہوں ان سے کیا کیا تعمیری کام لئے جاسکتے ہیں جو بدرجہ اولیٰ امم اسلامیہ اور بدرجہ اخریٰ ملک و قوم کی فلاح سے متعلق ہوں۔ اور وہ علماء راسخون جو اس بات کو سمجھتے ہیں کہ غیر مرئی مخلوق کی کیا کیفیت ہوتی ہے اور Astrol Body کیا ہے وہ ہی بہتر طور پر سمجھ سکتے ہیں کہ یہ سفر کتنا طویل ترین اور کتنا تھکا دینے والا ہے۔

قطع نظر اس کے کہ الفاظ کیا اہمیت ہے اور کس قسم کے الفاظ میں قوت ہوتی ہے سردست اس مسئلے کو دیکھتے ہیں کہ ان خوارق عادات امور میں کیا پوشیدہ ہوتا ہے۔ آئیے سردست یہ جان لیں کہ یہ سب کچھ ہے کیا آخر؟ اس پر بھی کبھی کبھی غور و فکر کیا کریں، اس

سلسلے میں بزرگانِ سلف نے بھی بہت کچھ لکھا ہے اور برسہا برس کے غور و خوض کے بعد اپنے تجارب کو بھی یکجا کیا ہے۔

ہر وہ طالب علم جو اس سلسلے میں کوشاں ہے اور وہ شوق رکھتا ہے کہ وہ جان لے کہ ان کی حقیقت کیا ہے وہ ذرا خوابوں کی دنیا سے لوٹ کر حقیقت کی دنیا میں قدم رکھے۔ فی الوقت میں شیخ الاسلام امام ابوالعباس تقی الدین احمد بن عبدالحلیم بن عبدالسلام المعروف بہ امام ابن تیمیہ کی تصنیف جلیلہ ''کتاب الوسیلۃ'' کا بنظر غائر مطالعہ تجویز کرتا ہوں۔

آپ علوم روحانی کو پڑھنا چاہتے ہیں اور ہم پڑھانا چاہتے ہیں، سکھانا چاہتے ہیں، مگر ہم نے اس سلسلے میں کہاں تک گوہر افشانیاں کی ہیں سچ تو یہ ہے کہ ابھی بھی اس کا حق ادا نہیں کر پائے۔ اور یہی روحانیت کی کے ساتھ المیہ ہوتا آیا ہے۔

جب دعویدارانِ علوم روحانیہ کی کتابوں کو ہم پڑھتے ہیں تو اس وقت شدید حیرت ہوتی ہے جب وہ کہتے ہیں کہ یہ آیت چلتا ہوا جادو اور نہ خطا ہونے والا تیر ہے۔ ایں چہ بوالعجبی است؟ کہاں قرآن کا رتبہ اور کہاں جادو جسے قرآن کریم نے پھٹکارا ہے۔

روحانیت تو وہ قوت ہے صاحب کہ ظہور پذیر ہو تو ایک عالم کو اپنے احاطے میں لے لیتی ہے اور جس شخص کے سینے میں یہ چشمہ پھوٹ پڑے اور اس کا وہ صحیح استعمال کرے تو ایک ملک تک کا قبلہ درست کر سکتا ہے۔ مگر اس کے لئے ضروری ہے کہ علم کو جلب وطرد اور شفا و سقم کی معین کردہ حدود کو بھی پھلانگا جائے یہ چار ستارے ہی کل کائنات نہیں ہیں اُن سے آگے جہاں اور بھی ہیں۔ یہ اور بات ہے کہ یہ طویل المیعادی منصوبے ہیں، آپکی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ اس سلسلے میں افلاطون کی الواح الجواہر عظیم تر درجہ رکھتی ہے بشرطیکہ اس کا وقوف آ جائے۔ تسخیر عظیمہ کے سلسلے میں اس موضوع پر بیحد معتبر کتاب

سر المکتوم بھی ہے مولانا عبدالعزیز پرھاروی کی نہیں بلکہ محمد الکشناوی الغلانی کی۔ اخیر الذکر کی خاصیت عجیب یہ بھی ہے کہ قوتِ غیر معمولی کے حصول کے لئے بیک وقت کچھ افراد پر مشتمل ایک جماعت کی ضرورت ہوتی ہے۔

مضمون بھی کافی طویل ہوتا چلا گیا۔ اس موضوع پر گفتگو تو ہوتی ہی رہے گی۔ انشاء اللہ۔ اب لوٹتے ہیں سرِ نفس مضمون پر۔

واضح باد کہ حروف ناصریہ تعداد میں ۱۹ ہیں تعداد حروف بسملہ الشریفہ کے حروف کے مطابق اور اعداد ۳۳۱۵ ہیں۔ اور وہ حروف یہ ہیں، اب د ھ و ز ی ک ل م ن ع ف ص ر ت خ ذ غ۔ نصرت و غلبہ کے لئے ان حروف کو استعمال کیا جاتا ہے۔ ان کے استعمال کے کئی طرائق میرے علم میں ہیں چند ایک سے آپ کی آگاہی کے لئے پردہ وا کیا جاتا ہے۔

غلبہ بر دشمن کے لئے

شرف مریخ کے موقعہ پر اگر نقش مسبع میں پُر کر کے تمام شرائط مروجہ کو ملحوظ نگاہ رکھ کر ساتھ رکھا جائے تو دشمن کبھی بھی آپ پر غالب نہ آ سکیں گے۔

ہزیمت دشمن کے لئے

ان حروف کا عددی نقش مسبع پُر کر کے خاک ویرانہ میں مسل کر وَمَا رَمَيْتَ۔۔۔۔ رَمٰی تک آیت مقدسہ ایک سو گیارہ مرتبہ پڑھ کر دشمن یا دشمنوں کا تصور کر کے اس خاک کو پھونک سے اُڑایا جائے بوقت نصب شب تو ہزیمت ان کا مقدر ہو گی۔

غلبہ بر اہل قلم کے لئے

اہل قلم وسیع المعنی لفظ ہے ہر کوئی اپنی صوابدید کے مطابق اسے سمجھ سکتا ہے حروفِ ناصریہ کا یہ نقش مخمس بھی اس سلسلے میں بڑی کام کی چیز ہے۔ اہل علم اس موقع پر جائز مسئلے کی

شرط رکھتے ہیں یہ شرعاً و اصولاً ضروری ہے اس لئے کہ جب عمل پر تاثیر ہوتا ہے تو عموماً جائز و ناجائز سے منزہ ہو کر اپنی تاثیر دکھاتا ہے۔

میرا سب سے پہلا تجربہ اور پہلا نقش

۶۷۵	۶۶۹	۶۶۳	۶۵۷	۶۵۱
۶۵۸	۶۵۲	۶۷۱	۶۷۰	۶۶۴
۶۶۶	۶۶۵	۶۵۹	۶۵۹	۶۷۲
۶۵۴	۶۷۳	۶۶۷	۶۶۷	۶۶۰
۶۶۲	۶۵۶	۶۵۵	۶۵۵	۶۶۸

علم سے واسطہ ہو اور وہ بھی پرانا تو زندگی لاتعداد تجربات سے معمور ہوتی ہے۔

اس نقش سے میری بہت ہی پرانی یاد بھی وابستہ ہے کہ میں نے اپنی زندگی میں اپنے لئے پہلا نقش یہی لکھا تھا۔ باقی کے تجارب کو سردست ایک طرف رکھ کر میں پہلا تجربہ بتاتا ہوں۔

یہ ان دنوں کی بات ہے جب میں ساتویں جماعت میں پڑھتا تھا یہ تو اچھی طرح سے یاد ہے کہ ان دنوں ہمارے جو استاد محترم تھے ان کی مشفق تصویر پردہ ءشعور پر اب بھی تازہ ہے۔ بڑے محنتی ہونے کے ساتھ سخت گیر بھی واقع ہوئے تھے۔ مجھے وہ معقول وجہ یاد نہیں پڑتی کہ جس کی بناء پر میں اسکول میں غیر حاضر رہا۔ کل کی فکر آن پڑی تھی کہ استاد بہت ماریں گے۔ شام کے وقت میں نے ایک ہم مکتب سے پوچھا کہ استاد میرے بارے میں کیا کہہ رہے تھے۔ ہوا یوں کہ وہ بھی اسکول اس دن نہیں گیا تھا۔ میں بہت پریشان تھا۔ فقیر تو فقیر تھا اس بھلے مانس نے کہا کہ کوئی ایسی ترکیب ہو کہ استاد کی سزا سے بچ سکیں مجھے بھی خوب سوجھی سیدھا حضرت صاحب کے گھر گیا وہ تو گھر پر نہیں تھے۔ ان کی قلمی کتاب سے میں نے نقش کا انتخاب کیا اور دو عدد لکھے ایک اپنے لئے اور ایک اس کے لئے میں نے

اپنا نقش مفلر میں ڈالا اور اس نے اپنی ٹوپی کے نیچے رکھا۔ کمال یہ ہوا کہ جو ایک آدھ طالب علم غیر حاضر تھے ان سے باز پرس ہوئی اور ہم سے اُف تک نہیں کی گئی پورا دن بخیر و خوبی سے گزر گیا ہم تعویذ کی کرامت کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ انسانی فطرت کے عین مطابق اس بڑی ڈھیل کو دیکھ کر ہم تجربتاً وقفے کے بعد گھر آرامی ہوئے دوسرے دن کچھ نہ ہوا اب ہم بلا کسی جھجک کے پچھلا آدھا دن غائب رہتے چند روز تک یہ سلسلہ جاری رہا، بڑے اہتمام کے ساتھ ہم اپنے تعویذوں کو رکھتے اور پھر ایک دن ہم سے تمام دنوں کا حساب لیا گیا۔ جب چھٹی کے بعد گھر کو لوٹے تو اس نے کہا کہ کیا تعویذ کا اثر ختم ہو گیا میں نے مفلر میں دیکھا تو اس میں تعویذ نہیں تھا اس نے بھی ٹوپی دیکھی تو وہاں بھی نہیں تھا حالانکہ صبح کو میں خود بڑے خیال سے دیکھ کر آیا تھا۔ جانے وہ نقوش کہاں چلے گئے۔ گھر آ کر توبہ کر لی۔

اب جب کبھی بھی اس نقش کو دیکھتا ہوں تو شکر کرتا ہوں کہ اچھا ہوا کہ وہ غائب ہو گیا تھا۔ وگرنہ علم کی دوڑ میں سب سے پیچھے رہ گیا ہوتا۔ یہ میری زندگی کا پہلا تعویذ تھا جو میں نے غلط مقصد کے لئے بچگانہ نادانستگی میں لکھا تھا۔ خدا مجھے معاف کرے۔ حروف ابجد کی زکات کے ادا کرنے کے بعد جب مجھے اسرار الحروف کے اسباق ملے تو انہی حروف کے ضمن میں یہی نقش بطور سبق کے بھی ملا۔

اب ایک آخری بات کہ ارصاد فلکیہ کے پیش نظر ان حروف کے جس قسم کے بھی نقوش لکھے جائیں تو ان کے ساتھ مطلب یا مطلوب کے اعداد شامل کرنے کی ضرورت نہیں ہیں ایک مرتبہ کے بنائے ہوئے نقوش کفایت کریں گے اور مقصد بطور عزیمت نقش (جو مناسب ہو) کے نیچے لکھا جائے۔

ماہنامہ فلکیات بابت جون ۱۹۹۹ء

اسرار الحروف

مشتاق احمد مشکوری کے نام

مشتاق احمد مشکوری حضرت صاحب کے بے انتہا شیدا ہیں۔ پروردگار عالم ان کو سدا سکھی رکھے ہم خدائے عزّ جل کے آگے اس کے لئے دعا گو ہیں ان کو بحرِ معرفت اور دریائے علم کا غوّاص بنائے، موصوف کو شاید ہم سے تکلیف پہنچی ہے، ہم نے ان کو کہا بھی تھا کہ آپ کا ہمارا علم کا رشتہ ہے۔ ہم باوجود تصوف کا سلسلہ رکھنے کے روایتی پیروں کی طرح نذر و نیاز نہیں لیتے، یہ نذر و نیاز قسم کی چیزیں درحقیقت ہم برصغیر کے باشندوں میں کچھ ایسی پڑی ہیں کہ ان سے قطع نظر اگر ایک آدمی بات کرتا ہے تو عجیب سی لگتی ہے اور معتقد آدمی یہ سب کچھ نہ کرے تو خود بخود خفیف سا ہو جاتا ہے، اور س کی باتوں سے خجالت عیاں ہوتی ہے، شاید اسی احساس ہی کے پیش نظر جب موصوف نے سن ستانوے میں دوعدد سالِ رواں کی ڈائریاں بھیجیں تو ان میں احباب کا منہ میٹھا کرنے کے لئے کچھ رقم بھی بھیجی، میں نے ڈائریاں رکھ کو بڑے شکریے اور نصیحت کے ساتھ ان کی رقم واپس بھیجی تھی، جس پر شاید ان کے جذبات کو ٹھیس پہنچی، میرا ارادہ اپنائیت کے رشتے میں سے روپوں کو نکالنا تھا۔

ہم ان سے مخاطب ہو کر کہتے ہیں کہ ہماری اجزائے پریشان قسم کی محفلِ احباب (جو گاؤ تکیہ نہیں لگا کر بیٹھتی) میں ان کی کمی اب بھی محسوس کی جا رہی ہے۔

واضح باد کہ علم کی زکات دینے سے پہلے حصار کے عمل پر عبور ضرور بالضرور ہونا چاہیئے کہ حصار ایک غیر مرئی فصیل ہوتی ہے جو کہ عامل کا احاطہ کئے ہوئے ہوتی ہے۔ یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ حصار کی ضرورت آخر ہے ہی کیا؟!

عمل روحانی یا ظلمانی جو بھی معزم پڑھتا ہے اگر اسے صرف اتنا علم ہوتا ہے کہ یہ چند عربی و عبرانی و سریانی عبارات ہیں پڑھنی ہی ہیں اور جو کچھ عمل بھی ہے بس صحیح ہی ہے اور عبارات جس بھی زبان میں ہیں ان کا پڑھنا ہی کافی ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ اب کون سی آفاتِ ارضی و سمادی کا نزول ہونا شروع ہو جائے گا۔ جس کے دفیعے کے لئے اسے حصار یا قلعے کی ضرورت پڑے۔ بلاشبہ یہ حقیقت ہے کہ اس صورت میں اسے حصار کی کوئی ضرورت نہیں جب عمل میں ہی کوئی دم خم نہیں اور دورانِ ریاضت غیر مرئی مخلوقات آئیں گی ہی نہیں تو ستائیں گی کیا؟!

ذاتی تجربہ اور مشاہدہ جب سامنے ہو تو مطالعے اور ورق گردانی کے حوالہ جات کی بھی چنداں ضرورت نہیں رہتی، ہم جانتے ہیں کہ حصار کیا ہوتا ہے تبھی تو اس کی افادیت سے بہرہ ور ہیں۔ لہٰذا ہمارے لئے پھر یہ ضروری نہیں تھا کہ ہم عقلائے زمانہ کے تجارب کا ذکر کرتے پھر بھی محض تفنن طبع کی خاطر بتلائے دیتے ہیں کہ برصغیر پاک و ہند اور مشرق وسطٰی کے بزرگان سلف نے جتنی بھی کتب تالیف کی ہیں ہر ایک نے اسے شرط لازم قرار دیا ہے۔

شاہ محمد غوث گوالیاریؒ، امام غزالیؒ، ابن سیناؒ، امام بونیؒ، الطوخی الفلکیؒ، خواجہ حسن نظامیؒ، شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے اپنی کتب میں (علی الترتیب) جواہر خمسہ، سر العالمین، مجموعہ ابن سیناء الکبریٰ، البدایہ والنھایۃ شمس المعارف الکبریٰ، تسخیر مہر و قہر اور الھوامع میں جابجا صراحت سے اس کا ذکر کیا ہے، حصار کے عملیات پر نہ صرف ان کا تصرف تھا بلکہ باقیوں کے لئے بھی وہ شدّ و مد سے اسے پر زور دیتے ہیں۔

وہ حضرات جن کی نفسیات Phychology کی چند ایک کتب پڑھی ہوئی ہوتی ہیں ان کے نزدیک صرف لاشعور ہی ہے جو التباس حواس کا شکار کرتا ہے اور یہ مانعت

غیبی محض واہمہ کے سوا کچھ نہیں اس کے لئے دلائل کھینچے جاتے ہیں ٹیلی پیتھی اور ہپناٹزم کی کتابوں سے۔

اس سے کوئی انکار نہیں کہ انسان کے حواس جب پوری طرح کام کرنے لگ جاتے ہیں یا کوئی حس اپنے جوہر دکھانے لگتی ہے تو صاحب حس کو عام لوگوں سے ممیز کرتی ہے۔ اگر قوت متخیلہ کو آپ تحریک دیں گے تو قوت متخیلہ ہی آپ کے گلے پڑے گی، اگر آنکھوں میں قوتِ مقناطیسی پیدا کرنے کے لئے آپ شمس بینی کی مشقیں شروع کر دیتے ہیں تو آپ بلاوجہ فشارِ خون قوی High Blood Pressure اور ضعف بصارت کا شکار ہو جائیں تو اس میں عجب ہی کیا ہے؟!

مثال

اگر کوئی شمس بینی کرتا ہے تو اس کے لئے لازم ہے کہ وہ اس کی نگرانی میں کرے جو کہ مشقیں کر چکا ہو، اب اگر کوئی شمس بینی کا عامل ہو جس کی زیر نگرانی نو آموز مشقیں کر رہا ہو تو اس پر لازم ہوگا کہ وہ اسے مشق کے قواعد وضوابط سے روشناس کرائے۔ نشست کی کیفیت نظر کی اٹھان، اعصاب کا تناؤ کہاں تک جائز ہوگا۔ وقت کیا ہوگا مشق سے پہلے اور بعد کیا کرنا ہوگا۔ وقس ہٰذا۔

اب اگر کوئی یہ کہے کہ یہ میرا شاگرد ہے، تو وہ پیٹھ تھپکنا اس کے لئے کسی بھی طرح سودمند نہ ہوگا۔ پیٹھ تھپکنا ڈھارس کے لئے تو اچھی ہے، لیکن اگر نو آموز دیکھنے کے سوا باقی قواعد کو بروئے کار نہیں لائے گا بالیقیناً خطا کھائے گا۔ یہ تو ہوا اس طرح کہ جس حس سے جو چھیڑ خوانی کرے گا وہ ہی اس کے لئے باعثِ اذیت دوام ہوگی۔ اور روحانی علم کے راز و نیاز بھی اسی نہج پر ہیں۔ محض پیٹھ تھپکنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ اے وہ! کہ جو اس علم میں درک

حاصل کرنا چاہتا ہے اس حقیقت کو جان لے!

اس کی استثناء سے جو بھی آپ کو کہتا ہے طفل تسلیاں دیتا ہے۔ لامحالہ وہ خود بھی (اگر عامل ہے تو) حصار کے مراحل سے بہرصورت گزرا ہوگا۔ آیئے آپ کو اس موضوع پر دو ایک واقعات سے روشناس کرائیں۔

محترم جناب کریم بخش صاحب ہمارے ایک انتہائی مشفق اور مہربان دوست ہیں ۱۹۳۴ء میں وہ چہل کاف کے عامل بنے اور ۱۹۳۷ء میں سورہ یٰسین کا عمل کیا اور موصوف کے پاس (ان کے نزدیک) سب سے بڑا عمل حصار سورہ یٰسین شریف ہی کا ہے۔ ان کے کئے ایک واقعات بسلسلہء حصار (بالخصوص) آج تک بھی مشہور ہیں۔ ان کے پاس ایک کتاب بھی ہوا کرتی تھی جس کا نام "طلسم ہوشربا" تھا موصوف کہتے ہیں کہ ۱۹۳۱ء میں انہیں ان کے استاد نے دی تھی اور کوئی ۵۵۔۵۶ء کی بات ہے کہ رانی پور ریاست کا ایک بندہ ان سے لے گیا کچھ عرصہ بعد وہ فوت ہو گیا اور کتاب کا کچھ پتہ نہیں چلا بڑے ارمانوں کے ساتھ اس کا ذکر کرتے تھے کہ اس کے سوا باقی کتب عملیات میں حقائق کو آشکار نہیں کیا گیا، بعد ازاں دورانِ سیاحتِ علمی میں مجھے کتاب مذکورہ (طبع اولیٰ) ملی تو میں خود اس کا قائل ہو گیا اور میں نے ان کی نقل موصوف کو تحفتاً دی۔ (یہ صاحب ۲۰۰۴ء میں رحلت فرما گئے اللہ تعالیٰ انہیں اپنی جوارِ رحمت میں جگہ دے)۔

طلسم ہوشربا کے مندرجات پر جب میں نے غور فکر کیا تو مجھے موصوف کے دعوے میں صداقت لگی اس سے زیادہ بے لاگ کتاب میں نے نہیں دیکھی اور سچی بات تو یہ ہے کہ اس کتاب میں جو تحقیق علم پیش کی گی ہے۔ اسی انداز کے پیش نظر حقائق مستورہ کو عیاں کرنے کے لئے میں نے مکاشفاتِ فقیر کو ترتیب دینا شروع کیا، میں کوشش کروں گا کہ

موقع کی مناسبت سے کتابِ مذکورہ سے عمل حب حاضری مطلوب پیش کروں جس کو موصوف تیر بہدف کہتے ہیں۔ ذاتی طور پر جہاں تک میرا تعلق ہے میں نے کبھی بھی اس کتاب کی کوئی عبارت تک نہیں آزمائی۔ بات ہو رہی تھی موصوف کی حصار کی قوت کی تو کئی ایک لوگ ان کا چیلنج قبول کرتے ہوئے گران کی دیوار پھاندنے کی کوشش کرتے تو نظر معقود ہو جاتی تاوقتیکہ وہ دیوار سے نہ اترتے۔

استاذ مکرم کی ایماء پر ان کی اجازت سے میں دعوۃ سورہ والشمس دینے کے لئے اپنے ننھیال کے گاؤں گیا اس گاؤں کے رئیس کے علم دوست ہونے کی بناء پر میرے ساتھ اچھے مراسم تھے۔ ہم نے ان کے توسط سے جس جگہ کا انتخاب کیا تھا وہ درحقیقت ایک حفاظتی چوکی تھی جسے تالاب کی رکھوالی کی غرض سے تعمیر کیا گیا تھا۔ وہ جگہ اس گاؤں کے نزدیک (اور وہ بھی اس طرح کہ اگر اس کمرے سے نکل کر پھیپھڑوں کے پورے زور سے چیخ نکالی جاتی تو وہ بھی گاؤں تک نہیں پہنچتی) باقی اطراف میں میلوں کے فاصلوں سے گاؤں تھے۔

مجھے تو وہاں کے لوگوں نے کہا کہ اجی! اگر اس مقام سے چور گذریں تو وہ تو آپ کو زدوکوب کرتے نکلتے جائیں گے اور آپ اس سوچ میں ہوں گے کہ جنات (موکلات) جھگڑا کر کے چلے گئے، یا آپ کی اس خلوت کا علم کافی لوگوں کو ہوگا اگر ان میں سے کچھ محض شرارت کرنے پر آئیں تو بھی آپ ان کا کیا بگاڑ سکتے ہیں۔ اور یہ جب کی بات ہے کہ آتش جواں تھا۔ خون میں گرمی جوالامکھی کی طرح پھٹ پڑنے کو بیتاب رہتی تھی، ضد میں، میں نے کہا کہ کمرے کے گرد جو پھولوں کی کیاریاں ہیں ان کو پھلانگ کر آپ کمرے کا دروازہ کھٹکھٹا بھی سکیں تو میں عمل درمیان میں چھوڑ کر دست بستہ آپ سے معافی طلب کر کے گھر کی راہ لوں گا۔ استاذِ محترم کی اجازت تو کیا ان کی ایماء تھی، میں نے یہ نہیں کہا کہ

استاد کی نظر مجھ پر ہے۔ بلکہ مجھے ترکیبِ عمل سے آگاہی تھی یہ تو حقیقت ہے کہ دفع بلیّات بھی نہیں ہوسکتیں تو پھر عمل پڑھنے کا کیا فائدہ!؟ پہلے تین دن کی اجازت کا معاہدہ ہوگیا (اس طرح ضد میں آکر بیٹھنے کا پہلا موقع تھا اصولاً مجھے اس بات کو درگذر کر دینا چاہیئے تھا، حصار پیشگی آگاہی کے بغیر بھی حصار ہی رہا فقیری کے تحمل نے سر جھکا لیا اور طفلگی کے کچھ کر دکھانے / اپنے کو کچھ ثابت کر دکھانے کے جذبہ لاشعوری نے سر اٹھا لیا۔ میں نے ۲۱ بار سورہ مزمل اور ۴۱ بات آیت الکرسی پڑھ کر عملِ حصار کیا۔) اور تین دن تک میں جانی پہچانی آوازیں سنتا رہا اور پھر حسب معاہدہ وہ لوگ نہیں آئے ۲۵ دنوں کا عمل ۲۸ دنوں پر محیط ہوگیا۔ گاؤں کے سید رئیس کے بھائی تمام وقت میری معاونت میں رہے اور اشیائے ضروریہ بہم پہنچاتے رہے، اللہ بزرگ و برتر ان کو جزائے خیر دے، بعدازاں اختتامِ عمل کے بعد میں نے ان کو بتایا کہ فلاں فلاں لوگ کیا مل کر نہیں آئے تھے، وہ کہنے لگے بالیقینا جنات نے آپ کو بتایا ہوگا، میں نے کہا نہیں تو اور کیا؟ حالانکہ عام فہم (Common Sense) کی بات تھی کہ میں ان کی آوازیں سُن اور پہچان رہا تھا۔ گو کہ میری طبعی بردباری کے خلاف مجھ سے نخوت (آزاد لفظ میں) عیاں ہوئی لیکن اس سے مستقل فائدہ یہ ہوا کہ آئندہ کے لئے اس قسم کے خدشے سے منزّہ ہوگیا اور آثار میں ان کی تسلیبِ نظر ان کو خائف کر گئی۔ اب بہت زیادتی ہوگی اگر وہ عمل نہیں بتایا گیا جسے میں زیادہ اہمیت کا حامل گردانتا ہوں گو کہ کئی ایک طرائقِ حصار ہیں جو وقتاً فوقتاً استعمال میں آتے رہے اور ان کی اثر آفرینی پر بھی کچھ شک نہیں بہرحال اب اس عمل متذکرہ و محولہ بالا کو دیکھیں۔

جب خوف ہو اور راستہ نا مساعد ہو

ایک واضح بات عمل سے پیشتر بھی۔ ضروری نہیں کہ ہر عمل الہامی ہو یا اس کے

سکھانے کے لئے سماوی مخلوق کا نزول لازم ہو۔ ہمیں بہتیرے اچھے عملیات بزرگانِ علم کی کتابوں میں ملتے ہیں (بشرطیکہ وہ اصول صحت پر پورے اترتے ہوں) یہ عمل درحقیقت ماخوذ ہے کشف اسرار العلوم سے جسے الطّوخی نے تالیف کیا۔ اور جو حسن اتفاق سے مجھے یاد تھا۔

یہ عمل بیک وقت لکھنے اور پڑھنے کا بھی ہے۔ اُسے لکھ کر گلے میں باندھا جائے اور ۲۰ مرتبہ پڑھا جائے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سورہ فیل ۳ بار سورہ واللیل اذا یغشیٰ ۳ بار اَللّٰهُمَّ يَامَنْ كَفىٰ مُحَمّ،ذَا اَعْدَاءُ. وَكَفىٰ مُوسىٰ كَيدَ فِرعَونَ عَدُوُّهُ وَكَفىٰ اِبرَاهِيمَ كَيدَالنَمرُو ذُ وَكَفىٰ يُوسُفَ شَرّ سَجنَهُ وَكَفىٰ عِيسىٰ شَرّاعَدَاهَ وَرَفعَهُ اَسْاَلُكَ بِحَقِّ اِسْمُكَ الْكَرِيْمُ الْعَظِيْمُ وَبِحَقِّ كَلْمَاتِكَ التَّامَةُ اَنْ تَكفِيَنِى مَنْ عَلَقَ عَلَيهِ هٰذَاالكِتَابَ شَرَّ اَولَادِ آدَمَ وَبِنَاتِ حَوَاء وَكُلُّ مَنْ يُرِيْدَ بِهُ سُوْءِ اَللّٰهُمَّ سَدِوعَنُهُ مَسَالِكَهُمْ وَاطَبعُ عَلىٰ قُلُوبِهِم وَاَسْمَاعِهُمْ وَاَبْصَارِهُمْ وَاخْفَهُ عَنُهُمْ اِنَّكَ تَفْعَلُ مَاتَشَآءُ وَمَا تُرِيدُ يَااَللّٰهُ حَتّٰى لَا يَسْمَعُوْا لَهُ خَيراً وَّلَا يَروا لَهُ اَثَراً فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَالسَّمِيعُ العَلِيْمُ وَلَاحَولَ وَلَاقُوَةَ اِلَّابِاللّٰه. العَلِىَّ العَظِيْمِ وَصَلّى اللّٰهُ عَلىٰ سَيّدنَا مُحَمَدَ وَعَلىٰ آلِهٖ وَصُحبِهٖ وَسَلّمُ.

جناب الطّوخی الفلکی یہاں تک بھی کہتے ہیں کہ اذا کنت خائفاً و اردت اَنْ لاراک احد فی سفرک او خضرک و تحتجب عمن اراد ضررک فکفایتک هذا العمل المبارک.

قارئین کرام! میرا ارادہ تو اسرار لاحروف میں سے کوئی قسم حروف کی بتا کر اس پر روشنی ڈال دینا تھا، لیکن مضمون طویل ہوتا چلا گیا میں نے دیکھا کہ لوگ بزعم خود بڑے علم والے بنے پھرتے ہیں اور علم کے اصولوں کو پائمال کرتے گزر جاتے ہیں اور مڑ کر بھی نہیں دیکھتے نہ تو علم کی دنیا کو اور نہ ان کو جو۔۔۔۔۔ان کی دعوائے علمیت میں روندے جا چکے ہیں اس لئے یہ ناگزیر۔۔۔۔تھا کہ اس امر کی وضاحت کر دی جاتی۔ گو کہ زندگی میں علم کے لامتناہی اسرار و آثار مشاہدے میں آئے ہیں پھر بھی یہ حقیقت ہے کہ میں پھر بھی بہت محتاط رہ کر آپ کو اسباق دیتا ہوں اور اس بات کو ملحوظِ نگاہ رکھتا ہوں کہ کوئی طالب علم نادانستگی سے ہم کو بڑا آدمی سمجھ بیٹھنے کی غلطی نہ کرے۔ فَاعْتَبِرُو اَيَااُوْلِى الاَبْصَارِ.

ماہنامہ فلکیات بابت جولائی ۱۹۹۹ء

اسرار الحروف

بیانِ حروفِ ناجیہ اور دعوتِ قاف

علم! ایک پُراسرار طلسمی لفظ جو انسان میں پنہاں ظلمتوں کو اپنے نور سے منور کرتا ہے اور جس کی خیرگی سے عقل کی آنکھیں چندھیا جاتی ہیں اور حیران شعور بے ربط الفاظ میں اس کے مافیہا کو بیان کرنے کی کوشش کرنے لگتا ہے اور پھر بیان بھی نہیں کر پاتا۔

علم ایک تراشے ہوئے مخروطی شیشے کی مانند ہے۔ جس کے ہر پہلو سے رنگوں اور لہروں کا انعکاس ہوتا ہے۔ اس ہمہ گیر اور جامع الجوامع اسم بامسمیٰ لفظ کی کتنی ہی تشریحات ہیں، کتنی ہی توضیحات ہیں، اور بشرطِ فراخدلی سبھی پر سرِ تسلیم خم ہے۔

پر سب سے برتر و بہتر علم تو وہ ہے جو نوعِ انسانی کی بھلائی کے کام آئے، اور ایسا علم جو مادی وسائل کو بروئے کار لاتا ہے اسے ہم جامع لفظ سائنس سے موسوم کرتے ہیں۔

سائنس وہی جو انسان کو اشرف المخلوقات ثابت کرنے میں مدد دے اور جس سے افلاک و نجوم کو مسخر کیا جا سکے اور جس سے فطرت کے گوناگوں وسیع مدار میں پھر کر دیکھا جا سکے کہ واقعی یہ افلاک یہ ارض و سماء محض دیکھنے کے لئے نہیں ہیں اور محض آنکھوں کو لبھانے کے لئے نہیں ہیں۔

ہم میں سے کسی نے آج تک اپنے گریبان میں جھانک کر یہ سوچنے کی زحمت کبھی گوارا کی ہے، کہ یہ قدم قدم پر کرشمہ سازیاں کیونکر ممکن ہوئیں اور کن کے حسن کمال کا نتیجہ ہیں۔

بالیقین ان لوگوں کے مرہونِ منت ہے، جو تخلیق کی صلاحیتوں کو اپنے آپ

میں پاتے بھی ہیں اور سر جوڑ کر اپنی انجمنوں میں بیٹھ کر اپنے خوابات کو، اپنے احساسات کو شرمندہء تعبیر بنانے کی سعی میں بھی رہتے ہیں۔ تاوقتیکہ وہ اپنے مقاصد میں کامیاب ہو جائیں یا پھر موت کا سایہ ان پر محیط ہو جائے مگر یہ سلسلہ واقعی ایک سلسلہ ہوتا ہے، جو کہ تھمتا نہیں مسلسل بڑھتا جاتا ہے اس لئے کہ انجمنیں تھیں اور کسی فرد کے خاتمے سے انجمنیں ختم نہیں ہوا کرتیں۔

تسخیرِ فطرت کا یہ عزم اغیار کو ہے، جن کے بارے میں ہم لوگ کہتے ہیں کہ ان کا کوئی دین و ایمان نہیں۔ اور ہم دیندار اور اعلیٰ و ارفع کہلانے والے، کشکول ہاتھ میں لیکر انہی کے دروازے پر صدائے گداگرنہ بلند کرتے ہیں اور آج ذلتوں اور رسوائیوں کی دلدل میں پھنسے ہوئے ہیں۔

شرفِ انسانیت کو کُرہء ارض پر جو منور کر رہا ہے وہ مہرِ تاباں ہمارے حلقے سے اُبھرا تھا۔ اور آج ہم! اس کی ذرا سی ضیاء کے لئے ترس رہے ہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے؟!

ہم کو اپنا علم دنیا کے ہر خطے میں گاڑنا تھا اور نورِ اسلام سے گوشہ ہائے دنیا کو منور کرنا تھا، مگر! لمحہء فکریہ ہے کہ ایک گداگروں کا ٹولہ کسی شہر میں جب جاتا ہے تو وہاں سے اگر ملی تو بھیک ملے گی، انہیں اس شہر کی تسخیر نہیں۔

اور یہ سب کچھ جو بھی ہوا ہے۔ ہمارے باہمی تفرقے کی بناء پر ہوا ہے۔ ایک رسی جو اللہ پاک بزرگ و برتر کی تھی اس کے ہم سینکڑوں ٹکڑے کر ڈالے ہیں اور جس کو جو ٹکڑا ہاتھ آیا ہے وہی اس کے نزدیک مکمل اللہ کی رسی ہے۔

ان اقدار و اخلاق کی پسماندگی کی وجوہاتِ مختلفہ میں سے بڑی وجہ تنگ دلی و تنگ نظری بھی ہے۔ ہم میں سے ہر ایک بے انتہا بخیل ہے اور علم کا کنجوس ہے۔ ہمارا علمِ روحانی

اب بھی اگر مکمل عیاں ہو جائے تو مادیت پرستوں کی جلتی ہوئی ارواح میں تاثیر مسیحائی کی برودت اتار سکتا ہے۔ہم نے اپنے ایک پچھلے مقالے میں لکھا تھا کہ روحانیت سے بشرطیکہ وہ روحانیت ہو، کسی ملک کا قبلہ تک درست ہو سکتا ہے یہ تو اپنی چہار سمت کسمپرسی کو دیکھ کر دل پر پتھر رکھ کر میں نے کہا تھا، جب کہ اصل حقیقت تو یہ ہے کہ ایک عالم کو اپنے گہوارے میں ڈال کر آیاتِ مقدسہ کی لوریاں سنا سکتا ہے، مگر یہ نہیں ہو سکتا اور ہم سے تو ہو ہی نہیں سکتا۔ہم لوگ بخیل جو ٹھہرے علمِ روحانی کا کوئی خاص انداز پہلو اگر ہمارے پاس ہے تو لوگوں کو کیوں کر بتا دیا جائے وہ احساسِ تکبّر کہاں جائے جو ہمیں سب سے ممتاز کیے ہوئے ہے۔؟

اگر جو یہ ویچار ٹھہرے! تو کہاں کرے گا وہ علم ترقی، جو یتیموں کی طرح ٹھوکریں کھائے جا رہا ہے۔اور جو پہلے ہی دو جھوٹوں کے پاٹوں اور منافقت کی چکی میں پس رہا ہے۔ایک تو وہ جسے علم آتا ہے اور جو رموز وغایت سے واقف ہے مگر تشہیرِ علم کے خوف سے / تجاہل عارفانہ سے کہتا ہے۔اجی! کہاں حضرت! ابھی تو ہم نے مکتب کا رُخ کیا ہے ابھی تو لوح پکڑنی بھی ہم کو نہیں آتی۔اور دوسرا جسے علم سے کوئی علاقہ نہیں پھر بھی وہ کہتا ہے کہ ادھر دیکھ گنگا بہتی ہے آؤ آ کر سیراب ہو جاؤ۔مگر پیٹ کا یہ دوزخ بھی عجیب ہے۔اور جہنم کی سب سے عجیب بات یہ ہے کہ ہر ہر اس چیز کو ایندھن کے طور پر قبول کرتا ہے جس سے اس میں گرمی برقرار ہے۔

ہم نے اپنی مختصر سی زندگی میں انواع واقسام کے فنون اور لوگ دیکھے۔انتہائی شرمندگی وخجالت سے کہنا پڑتا ہے کہ سب سے زیادہ تنگ نظر جن کو پایا وہ اس کی علم سرزمین کے باشندے تھے۔انگلیوں پر گننے پر بھی پورے بمشکل پائے وہ اشخاص عجیب جن کے دم سے روحانیت کی بہار قائم ہے جن کی مالا کے دانے گرنے کی خفیف سی آواز سے بھی مظاہر

کائنات کا سناٹا چیر سا جاتا ہے۔

ہمیں بے شمار ایسے لوگوں سے روزمرہ کا واسطہ پڑتا ہے جو عامل گزیدہ ہوتے ہیں۔کسی کو بوتہ ڈالا گیا ہے۔کسی کی اولاد کی بندش کی گئی ہے، کسی کا روزگار بند کیا گیا ہے کسی کی ہوس کے لئے کسی کو طلاق دلوا کر ان کی ہری بھری جنت سی زندگی کو جہنم سماں بنا دیا گیا ہے۔

اگر کسی کے ہاتھ میں تلوار تھما دی گئی ہے تو کیا وہ اس کے لئے کافی نہیں ہے کہ اس کے ہاتھ میں واقعی تلوار ہے یہ کیا ضروری ہے اندھا دھند ان لوگوں کی گردنوں پر چلایا جائے جو پہلے ہی زندگی کے ٹھیلے کو بڑی مشکلوں سے دھکیل پاتے ہیں۔

جب ہمیں لوگ سسکیاں بھر کر کہتے ہیں کہ اجی ہم پر علم (بمعنی سحر) کیا گیا ہے تو ہم کانپ اٹھتے ہیں کہ ان کا بھی علم ہے اور ہمارا بھی، اور ہم کہاں تک تاویلیں نکالتے پھریں۔علم السحر کو لوگوں نے بہت استعمال کیا ہے اس لئے شاید کہ مذکورہ بالا سبب ہو۔ردِ سحر پر کافی سارے مضامین انہی صفحات پر بھی شائع ہو چکے ہیں، جن سے اس سلسلے میں مزید استفادہ کیا جا سکتا ہے۔

اسی ضمن میں ہم کو آپ کو حروف ناجیہ سے آگاہی دے دیتے ہیں۔یہ حروف تعداد میں تیرہ ہیں۔ادھ وح ی ک ل م ن ف ص ق۔

ذیل میں ہم چیدہ چیدہ طرائق درج کر رہے ہیں ساتھ میں کسی قدر وضاحتیں بھی۔

دلچسپ بات یہ ہے کہ ق ل ھ واح وص م ی ک ن ف کی صورت میں یہ حروف تعداد اور اعداد اور ماہیت میں سورہ اخلاص کے حروف بھی ہیں۔یہ حروف اپنی پہلی صورت

میں مستند سمجھے گئے تھے یا اسی سورۃ شریفہ سے اخذ کر دیئے گئے تھے۔ اس پر ابھی شواہدات کو اکٹھا کرنا باقی ہے۔

ان حروف میں قوت ہے تمام اقسام حروفِ صوامت کی بندش سے خلاصی پانے کی اور ان کے استعمال سے حروفِ صوامت مطلق اثر نہیں کرتے اور دیگر مسموم اثراتِ بد جو اعمالِ عقود سے رونما ہوتے ہیں ان کے لئے تریاقِ شافی ہے۔ تمام اقسامِ بندش کا عین اسی نہج سے علاج کیا جاتا ہے کہ جس سے وہ ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ عقلمندوں کے لئے اس میں کافی نشانیاں ہیں۔

جو بات منظرِ عام پر آئی تھی وہ حضرت صاحب کی فرمودہ تھی کہ صوامت کا علاج ناطقہ میں ہے۔ اس سے زیادہ ہمارے علم میں بھی نہیں کہ کہیں پر ہم نے مرقوم دیکھا ہو۔

حروفِ صوامت کی بھی عموماً زکات جو ادا کی جاتی ہے وہ قمری / صغیر ہوتی ہے۔ جو پھر آئندہ گرہن تک باقی رہتی ہے اور اس کی مداومت باقی رہتی ہے جو ۱۳ مرتبہ انہی ۱۳ حروف کو روزانہ لکھا جاتا ہے۔ آج کے دور کے تمام تر قارئین جتنے بھی جرائد پڑھتے ہیں وہ مشترکہ طور پر سب سے زیادہ جس عمل کے عامل ہیں وہ حروفِ صامتہ ہی ہیں اور مجھے یقین ہے کہ میری اس بات سے تمام تر قارئین متفق ہوں گے۔ ہم زیادہ تفصیل میں جانے کے بجائے تھوڑی سی توجہ آپ کی علم الاعداد کی طرف مبذول کرانا چاہتے ہیں کہ ۱۳ کا عدد کبھی مسعود نہیں گردانا گیا۔ حتیٰ کہ وہ اقوام جو اپنے آپ کو عصرِ حاضرہ کا عقلِ کُل کہلاتی ہیں وہ بھی ان ۱۳ سے دامن چھڑا نہ سکیں۔

اس کے سوا یہ کچھ ایسا متداول ہندسہ رہا ہے کہ جسے صداقتِ عامہ Universal Truth بھی کہا جائے تو عجب نہ ہوگا اس لئے کہ یہ پہلے ہی ضرب المثل

بن چکا ہے اور بدطالع اور کوتاہ قسمتی تیرہ بختی کے نام سے مشہور ہے۔ یعنی بخت تیرہ ۱۳ کے مثل ہو یہ اردو میں ہے بالکل اسی انداز میں سندھی میں بھی بخت کے ڈھیلے آدمی کو "تیرڑو" کہتے ہیں۔ اب ہوا یہ کہ تیرہ تعداد کی نحوست کو تیرہ مرتبہ اعادہ کیا جائے تو یوں سمجھئے کہ تیرہ کا جذر اپنے آپ پر محیط کیا جاتا ہے اور یہ سلسلہ بشرطِ مداومت چلتا رہتا ہے۔ اور ہم نے بھی دیکھا کہ جس کسی نے یہ زکات اور مداومت کی اس کی راہیں مسدود ہونی شروع ہوگئیں اور تمام تر معاملات میں رکاوٹیں پڑنا شروع ہوگئیں۔

جب آپ ایک آدمی کے لئے ایک مرتبہ نقش لکھ دیتے ہیں تو اثر پذیر ہوتا ہے اور نتائج حسبِ ارقام منصۂ شہود پر آ گئے ہیں۔ اور جو آپ اپنی نیت کے واسطے برسہا برس کئے جاتے ہیں کیا وہ یوں ہی ہیں۔؟

مثل مشہور ہے کہ لوہے کو لوہا کاٹتا ہے، اسی طرح حروف سیزدہ تمام عقود کا جو صامتہ سے کی گئی ہوں یا کسی بھی طریقے سے اس کا شافی و کافی حل ہے۔ نیز یہ دافعِ نحوست بھی ہے۔ اس لئے سعد وقت میں اس کی لوح بنا کر گلے میں لٹکائی جائے تو عجیب ہے۔ اسی طرح کوزہ گلی آب نارسیدہ انہی حروف کو متفرقہ صورت میں بدھ کی رات کسی بھی روشنائی سے لکھیں جو الکحل و ناگوار بو سے پاک ہو اور متاثرہ شخص یا مکان کے گرد اس کو ۷ مرتبہ گھما کر فجر کی اذان و نماز کے مابین چوراہے پر پھوڑ دیں حروف کی ترتیب قمری ہونا اشد ضروری ہے کہ حرمت کا سوال پیدا ہوتا ہے۔ معقود قوائے جنسیہ والے کے لئے چالیس مرتبہ ان حروف کو زعفران و ماء الورد (عرق گلاب) سے چینی کی پلیٹ پر لکھ کر دیں۔ ایسی تین سے سات پلیٹ ہوں اور معقود نہار منہ پاکیزہ حالت میں اصل شہد اس میں ڈال کر انگشت شہادت سے حروف کو تحلیل کر کے مع اپنے زوج کے وہ شہد کھالے، تین شب تک بہر صورت آزاد ہوں

گے۔

اور یہ معقود کی شکایت سب سے زیادہ نوبیاہتوں جوڑوں کی رہتی ہے۔ ہمیں اس سے کوئی مفر نہیں کہ عاقد و معقود دونوں وجود رکھتے ہیں، پھر بھی بسا اوقات نوجوانی کی اکثر بے راہ روی بھی اس مرحلے پر اثر انداز ہوتی ہے کہ لاشعوری طور پر وہ خود کو تیار نہیں پاتے۔ اک واہمہ اور خوف ان پر مستقل چھایا رہتا ہے۔ اس لئے اگر اس قسم کا کوئی مسئلہ ہو تو ان کا نفسیاتی طور پر علاج کیا جائے۔ یاد رکھیں کہ جو مسئلہ بار بار نقوش کی بھرمار لکھنے کے بعد آپ نہ چونکیں کہ اثر نہیں ہوا، بلکہ معقود کے مسئلے کو حل کرنے سے پیشتر یہ ضرور معلوم کرنے کی کوشش کریں کہ آیا مرض واقعی روحانی ہے، یا طبی ہے یا کہ نفسیاتی اس صحیح تشخیص کے بعد ہی اس معاملے میں ہاتھ ڈالیں ایسا نہ ہو کہ تکلیف تو طبی یا نفسیاتی ہو اور آپ تعویذات کے ڈھیر لگاتے جائیں۔ اور پھر خجالت سے کہیں کہ میں نے تو ایڑی چوٹی کا زور لگالیا! اب خدا ہی نہ چاہے تو میں کیا کروں۔

تشخیص آپ کی غلط۔ علاج آپ کا غلط۔ اگر نتیجہ ندارد رہا تو اس میں عجب ہی کیا ہے؟ خدا کو موردِ الزام کیوں ٹھہرایا جائے۔ اللہ پاک بزرگ و برتر اپنے کسی بندے کے اذیت میں مبتلا رہنے سے خوش کب ہوتا ہے؟! مزید برآں کہ آپ کی علیت پر بھی لوگ انگلیاں اٹھاتے پھریں گے۔

ان حروف کے اعمال کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ افزودگی ءرزق کے لئے۔ کسی بھی امور خیر یہ میں اضافہ کے لئے۔ عقر کو ختم کرنے کے لئے، احتباس طمث وغیرہما کے لئے بلکہ یوں سمجھیں کہ جتنی اقسام عقود کی ہیں ان کی کشائی کے لئے عظیم تر ہیں۔ تمام امور کے لئے انکے نقوش والواح بطریق معروف بنا کر لکھیں، سادے طریقے سے حروف لکھنا

طلسمات کے زمرے میں آتا ہے۔ غرض یہ کہ جون سی بھی صورت بہتر لگے خوش اسلوبی کے لئے استعمال کریں۔

آپ حضرات سے پوشیدہ نہیں کہ تمام اقسام حروف کو استعمال میں لانے کے لئے نجاح العمل کی ضرورت پڑتی ہے جو کہ زکات ابجد ہے۔ جن حضرات نے یہ زکات ادا کی ہے ان کے لئے بہت تسہیل ہے۔ جن کی زکات ادا کی ہوئی نہیں ہے ان کے لئے میں دعوت قاف کو روشناس کراتا ہوں تا کہ ہر ان اعمال کو جو بعد از زکات ادا کئے کام میں لائے جاتے ہیں وہ دعوت قاف کو اعتصام واختتام کے طور پر پڑھنے سے پورے ہوں گے۔

دعوت قاف

بِسْمِ اللهِ الرحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. بِسْمِ اللهِ القَادِرُ القَهَّارُ الْقَوِیُّ الْقَاسِمُ، بِسْمِ اللهِ الْقُدُوْسُ القَّدِيْمُ القَيُومُ، بِسْمِ اللهِ القَرِيْبُ الْقَائِمُ عَلٰی کُلِّ نَفْسٍ بِمَّا كَسَبَتْ، بِسْمِ اللهِ القَّلابِ الْقُلُوبِ عَلٰی كَرَاسِيُهَا، اَللّٰهُمَّ، اِنِّی اَتَوجَهُ اِلَيکَ وَاَدْعُوکَ وَاَتَوَسَّلُ اَلِيکَ بِسِرِّ حَرَفِ الْقَافِ الـمُحِيطُ بِدَوَائِرِ الْقَهَرِ وَالْقُدُرَةِ وَبِمَا اوَدَعُتَ فِيهِ مِنَ الْهَيبَةِ وَالْجَلَالِ الْمَكنُونِ اَلمَصنُونَ وَبِمَا فَتَحَ عَلَيهِ مِمَّن يَسَّرالتَرلِيهِ يَافَعَالُ لِمَا تُرِيدُ اَسْأَلُکَ اَنْ تَنَزَّلَ رُوحًا مَن عِندَکَ مَلُوْلَهُ مِنْ سِّرِحَرَفِ الْقَافِ بِحَلِّ رُوحَانِيَتَہٖ فِی عَمَلِی هٰذَا حَتّٰی يَكُونَ مَعْمُوراً بِاَرُوَاحِ اسرَارِکَ كَمَا هُوَ مَعُمُورُ بِأَعْدَادِ اَسْمَائِکَ يَااَللّٰهُ يَااَللّٰهُ يَااَللّٰهُ اَجِبْ يَامَيطَطْرُونَ وَاَنْتَ يَاشَرنطيائيل وَاَنْتَ يَافلفلهائيل اِلَّامَا تَوَكَّلُتُم وَحَضَرتُمْ حَضَرَتِی وَسَّمَمُتُمْ وَخَسْنَتِی وَبَسْتُمُ عَمَلِی وَعَاوَنُتُمْ ضَعُفِی فِی كُلِّ مَااُرِيْدُ اَلْعَجَل ۳ الوحا ۳ السَاعة ۳.

اور اس دعوت قاف پر اگر موقعہ کوئی آیا تو تفصیل پیش کی جائے گی۔ اس کی قرات کی تعداد دس سے لیکر سو تک ہے جو عمل کے رواں کرنے میں پر تاثیر ہے۔ وَاللہ الموافق

سردار عالم جنتری بابت ۲۰۰۰ع

اَسرار الحروف

الوداع اے بیسویں صدی

بیسویں صدی گزر چکی ہے اور اکیسویں صدی کی پہلی صبح طلوع ہو چکی ہے، گزشتہ صدی بھی، اپنی گزشتہ صدیوں کی طرح قصہء پارینہ بن جائے گی، اور تازہ قرطاسوں پر خستہ حال تاریخ مرتب کی جا رہی ہوگی یہ صدی بھی ہمیں بیسویں اسباق دے گئی ہے، ہماری قوم نے ناعاقبت اندیشی کی بناء پر کیا کچھ گنوایا اور کس انداز میں گنوایا یہ سب ہمارے لئے غور وفکر کا مقام ہے۔

بیسویں صدی کئی ایک باتوں کے لحاظ سے اہم تھی کہ اہم ترین واقعات اس صدی میں رونما ہوئے، مسلمانوں کی وحدت خلافتِ عثمانیہ کا پہلے رُبع میں شیرازہ بکھر گیا اور مسلم اقوام تسبیح کے ٹوٹے ہوئے دانوں کی طرح بکھر گئیں۔ دو عظیم جنگیں لگیں اور انسانیت چیختی اور چلاتی رہ گئی کہ اس کی سسکیاں اب بھی فضا میں موجود ہیں پاکستان برصغیر میں ایک مسلم ملک کے لحاظ سے دنیا کے نقشے پر نمودار ہوا۔ مسلمانوں کا قبلہء اول بیت المقدس جو صلیبی جنگوں کے بعد صلاح الدین ایوبیؒ نے ۱۱۷۲ع میں مسلمانوں کے تسلط میں دیا تھا اور تقریباً آٹھ سو سال بعد ۱۹۶۷ع میں مسلمانوں کے ہاتھ نکل گیا اور اس پر اسرائیل نے قبضہ کر لیا، نیز گزشتہ صدی آزادی کی بھی صدی تھی، آج کئی ایک ممالک جو اپنی خصوصیت کی وہ سے چہار دانگ مشہور ہیں اور ان کی قوت کی ایک حیثیت ہے وہ غلامانہ حیثیت سے، ظالمانہ تسلط سے اور شیطانیت وطاغوتیت کی قوتوں کے چنگل سے آزاد ہوئے۔

ہماری قوم کو ایک نئے عزم کے ساتھ اس صدی میں داخل ہو کر چلنا ہے اور یہ تب

ہی ممکن ہے جبکہ ہم لوگ انفرادی کروڑوں کے فائدے کے بجائے اجتماعی چند روپوں کے فائدے کو ترجیح دیں اس طرح کرنا مشکل ضرور ہے ناممکن نہیں، کہ موج دریا میں ہے بیرونِ دریا کچھ بھی نہیں، جب وطن عزیز ہے، تو یہی سب کچھ ہے خدانہ کرے کہ ہم پر وہ اُفتاد آئے اور آ کر گزر بھی جائے اور ہماری آنکھیں اس وقت خودغرضی کے نشے سے چونک کر وا ہو جائیں جبکہ ہمارے پیروں کے تلے زمین ہی نہ رہے۔

قارئین! اکیسویں صدی کے تقاضوں کے عین مطابق دقیق سے دقیق علم روحانی کے نکات کو بے انتہا آسان کرنے کے لئے ہم لوگ مسلسل کوشاں ہیں۔ اور ہمارا حلقہء احباب اس کارخیر میں مکمل طور پر ہمارا ساتھ دے رہا ہے، ہم نے اس میں وہ آسانیاں اور ضابطے میں اتنی جدت پیدا کی ہے کہ ہم دنیا کے کسی بھی ترقی یافتہ قوم سے نظریں ملا کر اپنی روحانیت کی حقانیت کا لوہا منوائیں اور ان کے توسط سے ان کی مادی صلاحیتوں کو بروئے کارلا کر اپنے ملک کے ساتھ باقی دنیا میں بھی عام کرسکیں، یہ سب کچھ کرنا درحقیقت ہمارے لئے ایک خواب تھا جسے شرمندہء تعبیر کرنے کے لئے ہم مسلسل کوشاں رہے ہیں، دن اور رات ایک کرکے ہم نے مسلسل یہ کوہ پیمائی کی ہے اور نتائج بھی ہمیں ہماری توقع سے زائد مثبت صورت میں مل رہے ہیں۔

ہم کو اس کام میں کتنے پاپڑ بیلنے پڑے یہ ہم اور ہمارا خدا ہی بہتر جانتا ہے اپنی حیثیت سے زیادہ زرِکثیر صرف کرکے اور خونِ جگر جلا کر بھی ہم مسرور ہیں، علم کو علم اور حسابی قواعد مان کر اس پر عمل پیرا ہونا تو درحقیقت صحیح ہے، لیکن اس سلسلے میں ہم کو جو دشواریاں درپیش آئیں ان کے بارے میں ہم عرض کردیں گے تو شکایت ہوگی، اس ملک میں علم کو اصل صورت میں پیش کرنا دانایانِ علم کے لئے ناگوار ترین مرحلہ تھا اور ایسے رموز تھے کہ اپنے

اصل سے بھی زیادہ لاینحل ہوگئے۔ اور بعض اوقات تو ہم کو یوں محسوس ہوتا تھا کہ ان علمی گتھیوں کو سلجھاتے سلجھاتے ہم خود ایک گتھی بن چکے ہیں، لیکن ربِّ عظیم کا ہم پر یہ احسان ہے کہ ہم نے پھر بھی یہ ٹھانے رکھی کہ منزلِ مقصود پر پہنچ لینے کے سوا دم نہیں لینا، اور اس سلسلے میں میری معاونت میں محترم عزیزاللہ کا بھی استقلال شامل حال رہا، درحقیقت ہماری موجودہ کاوشوں کا سہرا ان ہی حضرت ہی کے سر جاتا ہے اگر یہ شخصیت میری معاون نہیں ہوتی تو جانے ہمارا انتظار اور کتنا طویل تر ہوجاتا۔

جفر کے قصص آثار واخبار جن تک بھی ہماری رسائی تھی ہم نے اسے یہاں تک آسان بنایا کہ جیسے چشم زدن میں کوئی جن یا مؤکل ہی کرسکتا ہے۔ اور یوں ہم نے اسے بچوں کا کھیل بنانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی ہے تاکہ موٹی عقل والے کے بھی دماغ میں آسانی کے ساتھ اتر سکے کسی بھی علم کو پیش کرتے وقت، عالم کے ذہن میں بسا اوقات کئی ایک خیالات ہوتے ہیں ان میں ایک قدر مشترک ضرور ہے وہ یہ ہے کہ جن مراحل سے گزر کر ہم نے علم حاصل کیا ہے اس طرح باقی بھی لوگ حاصل کریں یا یہ کہ باقی لوگ بھی تن آسانی کے بجائے ذرا جہد سے کام لیں، اور یہ باتیں کنایوں اور رموز کو جنم دیتی ہیں۔ ایسی ہی چند ایک رموز ہمارے مضامین میں بھی رہیں، جن کا اگر کوئی مقصد تھا بھی تو ہم نے ان ہی مقامات پر بیان کردیا ہے، اس سلسلے کی باتیں عام لوگوں کے تو شاید اذہان پر سے گزر گئیں، لیکن کچھ ہمارے بھائی ایسے بھی تھے جو یہ جانتے تھے کہ درحقیقت یہ سب کچھ واقعی کچھ کرنے کے لئے ہی ہے، ایسی ہی ایک آواز جناب عطاء الحسن عظیمی عظیم کی تھی جس میں انہوں نے اعراب کے بارے میں کوشش بھی کی تھی اور سوال بھی اٹھایا تھا۔

آج ذرا اس سلسلے میں بات ہوجائے، گر قبول افتد زہے عز وشرف

اس علم میں فتحہ (زبر) کی قیمت ایک، ضمہ (پیش) کی قیمت چھ اور کسر (زیر) کی قیمت دس ہے، یہ ایک سیدھا سادا طریقہ ہے، لیکن بات یہاں تک بھی مکمل نہیں ہے بلکہ یہ بھی ہے کہ اعراب کی جتنی بھی اشکال ہیں ان کے اپنے اپنے اعداد ہیں یہ علم پر جدید تحقیق ہے، ہم لوگ اس موضوع پر آج وہاں ہی کھڑے ہیں جہاں ڈیڑھ ہزار سال پہلے موجود تھے، الفاظ کے اعداد کا طریقہ کار جو زمانہ ءقدیم میں رہا اور اس ریکارڈ کی سوئی جہاں پر تھی وہیں پر ہی اٹکی ہوئی ہے اور صدیوں سے وہی ایک راگ بجتا ہوا آ رہا ہے۔

آج سے کئی سال قبل جب حضرت صاحب نے اس مسئلے کو چھیڑا تھا اور جو مثال لفظ ''ملک'' کی مختلف صورتوں میں دی تھی اور جسے ہم نے بھی ایک مرتبہ بر سبیل تذکرہ دہرا دیا تھا، آج پھر ہم اس کی افادیت کو اجاگر کرنے کے لئے دہرا رہے ہیں تاکہ آپ بھی اس سے حظ اٹھا سکیں۔

واحد	جمع
مُلک	ممالک
مَلَک	ملائک
مَلِک	ملوک
مِلک	املاک

اب آپ اگر ''ملک'' کے اعداد نکالتے تو وہ متخرجہ اعداد کس ''ملک'' کے ہوتے یہی وہ واحد طریقہ کار ہے کہ جب اسم اللہ کے اعداد اور اسم وکیل کے اعداد آپ مساوی یعنی چھیاسٹھ ثابت نہیں کر پائیں گے۔ بلکہ اسم اللہ کے اعداد کے مطابق اعداد کا اسم نکالنے کے لئے آپ کو ایڑی چوٹی کا زور لگانا پڑے گا دراصل اعداد کی صورتیں چونکہ محدود ہیں اس لئے

لازم ہے کہ اعداد میں کہیں نہ کہیں مطابقت پائی جاتی ہو۔

	اوّل			دوم			سوم			چہارم		
حروف بین الفاصلۃ	م	ل	ک	م	ل	ک	م	ل	ک	م	ل	ک
اعراب بین الفاصلۃ	پیش	زیر	پیش	پیش	زیر	زیر	زبر	زبر	جزم	زیر	جزم	زیر
اعداد حروف	۱۲	۱۴	۱۶	۱۲	۱۴	۱۶	۱۲	۱۴	۱۶	۱۲	۱۴	۱۶
اعداد اعراب	۶	۲۷	۳۳	۶	۲۷	۴ ۱ ۲	۳۶	۷۲	۱۶	۱۳ ۱ ۲	۱۴	۴۰
جملہ اعداد	۱۸	۴۱	۴۹	۱۸	۴۱	۵۷	۴۸	۸۶	۳۲	۲۶	۲۸	۶
		۱۰۸			۱۱۶			۱۶۶			۱۱۰	

یہ ایک طویل فلسفہ ہے جسے چند سطور میں محصور نہیں کیا جا سکتا تاہم میں یہ کوشش کروں گا کہ پندرہ بیس جداول میں سمیٹ کر آپ کے سامنے پیش کر سکوں۔ کسی اسم یا عبارت کے حروف کے اعداد نہ صرف ہر مرحلے پر یا ہر مرتبہ پر جداگانہ ہوتے ہیں بلکہ مختلف مواقع پر اعراب کی قیمتیں بھی مختلف ہو جائیں گی۔ اور یہ سلسلہ جو اعداد کے بسط کا ہے ایک عظیم اور نہ خطا ہونے والا طریقہ ہے گو کہ ایک تھکا دینے والا مرحلہ ہے۔

اکیسویں صدی کے اس آغاز میں ہم آپ کو یہ خوشخبری دے رہے ہیں کہ ہم اپنا جامع پروگرام جدید سائنس کی وساطت سے دنیا میں عام کر دیں گے، اس سے نہ صرف ہمارا دیرینہ خواب پورا ہوگا۔ بلکہ ہم بھی اپنے فرض سے سبکدوش ہو جائیں گے اور اس کے بعد ہم مکمل آرام کریں گے، ہماری تحقیقی نشستیں پانچ گھنٹوں سے لیکر ستائیس گھنٹوں تک بھی بعض اوقات پھیل گئی ہیں، اور یہ سب کرنا عام انسانی قوت سے ماورا ہے، اور ہمیں بعض اوقات یہ محسوس ہوتا ہے کہ جیسے ہاتف غیبی ہمیں ندا دیتا ہے کہ اس کام میں تائید ایزدی بھی شامل

ہے۔

ممکن ہے کہ ہمارے بہت سے بھائیوں کو اس مضمون کو پڑھ چکنے کے بعد اعمالِ حب وبغض نہ نظر آنے پر مایوسی ہوئی ہو تو ان سے معذرت! علم کی باتیں کیا کیجئے ہوتی ہی اس طرح ہیں خشک اور بور، تھکا دینے والی! بہرصورت ہم اپنی بات اسی انداز میں آپ تک پہنچانا اچھا سمجھتے ہیں کہ جس طرح ہمیں معلوم ہوتی ہیں۔

اخیر میں نئے سال، نئی صدی، نئے ماہ کے طلوع ہونے پر آپ تمام حضرات کو مبارک باد دیتے ہیں اور دعا گو ہیں کہ ربِّ عظیم ہم تمام انسانوں بالخصوص مسلمانوں کو امن و آشتی میں رکھے اور ہماری قوم و ملک کو دشمنوں کی نظرِ بد سے بچائے رکھے۔ (آمین ثم آمین)

• ماہنامہ فلکیات بابت جنوری ٢٠٠٠ع

دُرَرُ الثَّلَاثه للحُکماء الثَّلَاثه

منسوب بہ

حکیم سید سجاد حسین اشرفی، حکیم سرفراز احمد زاھد، حکیم غلام سرور شباب

علم کو اہل علم تک پہنچانا ایک فرض عظیم ہے، فقیر نے اپنے تئیں مکمل کوشش کی ہے کہ اپنی تمام تر بے بضاعتی کے باوجود علم کو اس کے مستحقین تک پہنچادیا جائے۔ اپنی اس کوشش میں فقیر کہاں تک کامیاب ہوا۔ یہ تو قارئین ہی بہتر طور پر سمجھتے ہوں گے۔ لیکن اس دوران کچھ عجیب باتیں بھی رونما ہوئیں۔

قارئین کو یاد ہوگا کہ سلسلہ الواح الجواہر کے پہلے مضمون میں، میں نے عرض کیا تھا کہ ماسوائے صریح تنقید کے میں کسی کے خط کا جواب نہیں دوں گا، تو ظاہر ہے کہ اس میں میری کچھ مجبوریاں بھی ہوں گی، پھر سے دہرادوں کہ میں عدیم الفرصت شخص ہوں بڑی دقتوں سے آپ لوگوں کی علمی خدمت کے لئے وقت نکالتا ہوں۔ میرے پاس مسائل کے حل کرنے کا وقت نہیں ہے۔ یہ ایک انصاف کی بات تھی کہ میں جس چیز سے تہہ دل سے نباہ کرسکتا تھا میں نے کیا اور اصولی بھی تھی کہ فلکیات میں لکھنے سے اپنا اشتہار دینا مقصود نہیں تھا آپ حضرات کو جو مسائل درپیش ہوں وہ جناب عامل لیاقت منجم سے حل کروائیں یہ تو موصوف کی عالی ظرفی ہے کہ وہ عامل حضرات کے پتے بلاکم وکاست پیش کرتے ہیں لہٰذا آپ حضرات اصولی بات کو پیش نظر رکھیں اگر آپ لوگ مجھے مغرور سمجھتے ہیں تو میں کیا عرض کرسکتا ہوں یا پھر اس سے میری اخلاقیات کا پوسٹ مارٹم کریں گے تو بے فائدہ ہوگا مجھے اس

بات سے سچ پوچھیئے تو بیحد دکھ ہوا کہ یار لوگوں کو کچھ دیتا ہوں ان سے کچھ لیتا تو نہیں پھر بھی یہ ناشکری۔

ایں چہ بوالعجبی است

بزم لیاقت میں شمولیت دو نسبتوں سے ہے، خطوط کا طومار میرے پیچھے لگا کر مجھے اس بات پر مجبور نہ کیا جائے کہ میں لکھنا ہی چھوڑ دوں، ہاں مگر جونہی مجھے فراغت نصیب ہوئی میں خود التماس کردوں گا کہ میں آپ حضرات کے مکتوبات کا بے چینی سے منتظر ہوں پس مجھے اس سے زیادہ مزید تنگ نہ کیا جائے، یارو اپنے پاس ظرف پیغمبرانہ کہاں ہے۔ عالم کو علماء سے بات کرنے میں بیحد سرور آتا ہے۔ اور مجھ جیسے طفل مکتب کو تو بہت خوشی ہوتی ہے آج کا مضمون متذکرہ بالا شخصیتوں کے علمی و عملی ذوق کو مدنظر رکھ کر ان کی خدمت میں عرض کرتا ہوں مجھے یہ کہنے کی غالباً ضرورت نہیں ہے کہ عاملوں کو جو تحفہ دیا جاتا ہے تو وہ کس پایہ کا ہوتا ہے یہ اعمال ثلاثہ ایسے ہیں کہ ہزاروں برس رونے کے بعد ہی نرگس کو ملتے ہیں۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

١۔ مسخرات خضری سید صاحب کی نذر

حکیم سید سجاد حسین اشرفی گجرات کے مشہور حکیم اور عارف باللہ ہیں "مطب الاشرف" میں انسانیت کی خدمت عظیم کر رہے ہیں۔ موصوف فخر کر سکتے ہیں کہ وہ افلاطونان دوراں شخصیات کی صحبت سے بھی بہرہ ور ہیں۔ مجھے بہت خوشی ہے کہ یہ عمل میں ان کے نام سے منسوب کرتا ہوں۔

عمل ہذا مرحوم ارباب فقیر میمن کا خاص تحفہ ہے یہ صاحب روحانیت شخصی روحانیت کے عجیب طرائق سے واقف تھے، خدا انہیں جزائے خیر دے۔

نو چندی بدھ کی رات سے مسلسل چالیس راتیں پڑھا جائے ترک حیوانات رکھے مکمل روزے سے ہونا چاہیئے افطاری جو کی روٹی سے کی جائے۔

ترتیب عمل: ساون کے موسم میں دریا کے کنارے پر اولاً دستور کے مطابق آیت الکرسی کا حصار کر کے سورہ فلق و سورہ ناس تین تین بار پڑھ کر سات مرتبہ دُعا پڑھ کر حصار کے اندر جا کے بیٹھا جائے اور دو ہزار پانچ سو بار عزیمت پڑھی جائے تعداد کو ختم کر کے مؤدبانہ عرض کی جائے کہ۔ اے خواجہ صاحب میں سوالی ہوں مجھے دو جن خدمت میں دے تاکہ میرے جمیع مقاصد میں میرے معاون بنیں۔ (آمین)

زکات ختم ہونے کے بعد مداومت کے لئے ایک سو بار اسے پڑھا جائے گا ٢١ دِنوں کے بعد علامات شروع ہونگی جی کڑا کر کے بیٹھنا چاہیئے۔ اختتام عمل پر دو جن آئیں گے جن کی صرف آواز سنی جائے گی اور وہ دکھائی نہیں دیں گے عزیمت عمل یہ ہے۔

بسمله الشريفة: اَللّٰهُ الصَّمَدُ دَمٌ سَاغِرٌ وَلِيٌّ مَوجُ دَرياءُ

پِیرُ پیران خُواجه خضر عليه السلام .

اور دعا یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ احْفِظْنِيْ وَاحفِظ اَوْلَادِي وَرِزقِي وَاَموالِي وَ اَهلِي وَعَيالِي بِرَحمَتِكَ يَا اَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ.

٢۔ عمل حب اسراری زاھد صاحب کی نذر

حکیم سرفراز احمد زاہد صاحب نے رسا ذہن پایا ہے ان کی نقوش پر علم الاوفاق کے ضمن میں کی گئی تشریح نے فقیر کے دل کو بہت خوش کیا ہے ہمیں ان سے مزید توقع بھی ہے کہ وہ مزید کچھ نکات کے سروں کو سلجھادیں گے۔ درحقیقت ایک جفار (کے حساب دان ذہن کے مالک) ہونے کی حیثیت میں اور علم روحانی کی کشتی کے مسافر ہونے کی حیثیت

میں انہیں ''بست دربست'' کی بھی مزید وضاحت کرنی تھی۔ یہ ایک یونہی سی بات نہیں تھی ایک باراگر قلم ترتیب دے پایا تو کبھی اس کا حظ نہیں بھلایا جائے گا۔ایک آدھ بات اس مضمون میں ایسی بھی تھی کہ زاہد صاحب کو اس پر نظر ثانی بھی کرنی چاہیئے تھی، بالخصوص جو نقوش کی تمہید میں، میں نے لکھی تھیں۔ان کی محنت کے اعتراف کے طور پر میں یہ ضرور چاہتا ہوں کہ انہیں ہدیہ دیا جائے اپنے علمی کشکول میں سے :فلہٰذا۔

پہلا تحفہ انکی خدمت میں پیش ہے،خدائے بزرگ و برتر سے دعا ہے کہ ان کے علم کو مزید جلا دے تا کہ زور قلم اورزیادہ ہو۔

مطلوب کا کپڑا لے کر اس پر مطلوب کی تصویر بنا کر اس کے اوپر اس کا نام بمع والدہ لکھیں،اس کے چہرے پر **فاذاانقرفی الناقور** اوردائیں ہاتھ پر **غلت ایدیھم** اور بائیں پر **شطوارش** اور سینے پر **یوسوس فی صدور الناس** لکھ کرشرقی دیوار پر کیل سے ٹھونک دیں بخور لوبان ذکر اور خردل کا جلا کر عزیمت الجن آٹھ بار پڑھ کر سات بار تو کیل دیں کہ **معشر الارواح المؤکلین بھذاالعمل اعقد وانوم فلان بن فلان علیٰ محبتہ فلان بن فلان** اس وقت کپڑے کو آگ لگ جائے گی اور کیل نظر سے غائب ہو کر چل پڑے گا یہی اس عمل کے اجابت کی علامت ہے۔

سنہ ۸۷ع یا سنہ ۸۸ع میں راقم الحروف اس عجیب اسرار کو بچشم خود حضرت صاحب کے تجربہ میں دیکھ چکا ہے آگاہ ہو کہ یہ اعمال جو اسی وقت اجابت کی علامت کا اظہار کر دیتے ہیں ان پر کاملین نے اخفا کے پردے ڈال دیئے ہیں اور اسی قبیل کے اعمال کو ظاہر کر دینا گویا ایک فتنہ کو ظاہر کرنا ہے۔ سچی بات تو یہ ہے کہ میں نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ ایسا وقت آئے گا کہ مجھے یہ ظاہر کرنا پڑے گا مگر چونکہ دینا ہی تھا تو جفر اور نجوم کی

پیچیدگیوں کا کوئی بھی عمل زاہد صاحب کو کیا دیتا؟!

۳۔ عمل حیرانی شباب صاحب کی نذر

حکیم غلام سرور شباب سے حضرت صاحب کا انس رہا ہے درحقیقت وہ ہمیں ہر اس وقت جھنجھوڑ کر جگاتے رہتے ہیں۔ جبکہ ہم سفر حیات کو طے کرتے کرتے بہت تھک جاتے ہیں۔ زبردست طالب علم ہیں علم لینا جانتے ہیں اور پھیلانا بھی یہ حضرت میرے ایسے علمی بھائی ہیں جن سے مجھے بے حد پیار ہے۔

اسناد: یہ عمل بھی ان بلوچ صاحب کا ہے جن کا میں ذکر کر چکا یہ حضرت ۹۴ع میں ہمیں چھوڑ گئے اور ایسا داغ مفارقت دے گئے کہ رہتی زندگی ہمیں ان کی جدائی کا دکھ محسوس ہوتا رہے گا۔موصوف کے بارے میں اتنا کہہ دینا ہی کافی سمجھتا ہوں کہ تسخیر روحانیت کا ان سے بڑا ماہر میں نے کسی کو نہیں سمجھا علم کے، کتابوں کے خزینے تھے ان کے پاس، جس کسی کو چاہتے پلک جھپکتے ہیں ان کے پیچھے ہوتا تھا۔

دائیں ہتھیلی پر بائیں ہاتھ سے طلسم لکھ کر جس کسی کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا جائے تو وہ اسی وقت پیچھے ہو لیتا ہے انسان تو انسان حیوان بھی حواس کھو بیٹھتا ہے۔

مہمہ ع ہ حو ص ص اللولہا
رہ معلہا رہ لہ لریبا یہ بہ مر سہ
ععع ع ععع ع الناحرحربادوا ،

ان تمام اعمال میں کوئی دقیقہ تک نہیں چھوڑا ہوا ہے نہ ہی کسی قسم کی کوئی رمز ہے۔
ہاں مگر یہ ضرور ہے کہ مقاماتِ حیرت شدید محنت کے بعد ہی آدمی سے سرزد ہوتے ہیں۔ جو بھی ریاضات کے دن گزار لے گا۔کبھی محرومِ آثار نہیں رہے گا۔

یہ تعلیم ہے، اوران لوگوں کے لئے بھی ہے جوامتحانات سے تو پاس ہو کر نکلتے ہیں لیکن کمیٔ علم کے شاکی رہتے ہیں۔اورانہیں کرنے کے لئے راہ عمل نہیں ہوتی۔

مجھے اس بات کی بے حد خوشی ہے کہ تینوں حکیم صاحبان کے نام سے کچھ منسوب کرسکا۔

سردار عالم جنتری بابت ۱۹۹۹ع

رودادِ شبِ غم

جفر پر ایک تحقیقِ عظیم اھلیانِ و دعویدارانِ جفر سے معذرت کے ساتھ

فقیر کو کئی سال گذرے شوق ہوا تھا کہ جفر پر کچھ محنت کی جاے اور اس کو مزید آسان کیا جائے اور مستحصلہ جات کو اتنی آسانی سے حل کیا جائے کہ ایک مرتبہ تو عقل بھی حیرت میں پڑ جائے، اسی شوق کی تکمیل کی خاطر کئی مکمل سال ہم نے اس پر لگادیے، ان دنوں ہمیں یہ خیال دامنگیر ہوا تھا کہ علم کا کوئی بھی قاعدہ جس کی کوئی منطق ہو وہ احصائیہ (کمپیوٹر) کی مدد سے کیوں نہیں حل کیا جا سکتا؟! مگر شرط یہ ہونی چاہیے کہ اس قاعدے میں ظنیات کا کوئی عمل دخل نہ ہو۔ اگر قیاس آرائی ہی کرنا مقصود ہو تو پھر طویل ترین جھنجھٹوں میں پڑنے کا مقصد ویسے ہی فوت ہو جاتا ہے۔ اس طویل ترین جھمیلے پر مشتمل متصل راتوں کے سلسلے کو ایک ہی شبِ غم پر محمول کر کے بحرِ ظلمات کے سفر کی کچھ روداد میں آپ تک منتقل کرنا چاہتا ہوں، اور اپنا درد آپ حضرات کے ساتھ بانٹنا چاہتا ہوں کہ مجھ عدیم الفرصت شخص نے اپنی راتوں کو دن بنا کر کن دقتوں کے ساتھ تحقیق کی؟ اور یہ تحقیق کہاں پر جا کے منتج ہوئی!

علم جفر اخبار پر تحقیق کرنے کے لیے میرے پاس ایک وجہ تھی، وہ یہ تھی کہ میں چاہتا تھا کہ اس سے ان لاینحل سوالوں کا جواب حاصل کیا جائے جن پر آج تک ایک سوالیہ نشان ہے، میں چاہتا تھا کہ فطرت کے پنہاں راز اس سے آشکار کیے جائیں نہ صرف یہ کہ سوالات سے جوابات اخذ کیے جائیں بلکہ جوابات کو سوالات میں منتقل کر کے جوابات لیے

ائیں اور اس طرح سے جواباتِ اصلیہ کا ایک لامتناہی سلسلہ شروع ہو اور وہاں تک جوابات ملیں جہاں تک آدمی جاننا چاہے اس لیے ضروری سمجھا کہ اس علم کی تہہ تک پہنچنا امر ضروری ہے۔

کئی ایک سوالات ہیں جن کے جوابات جاننا ضروری تھے، جیسے جزائر برمودا کے اسرار، جہاں پر وقت و مکان (Time and Space) ختم ہوتے ہوئے ریکارڈ کیے گئے ہیں۔ اہرامِ مصر کے اسرار جو سائنسدانوں کے لیے آج بھی بدستور دردِ سر بنے ہوئے ہیں، کہکشاؤں کی دریافت، نوری سالوں (Light Years) کا فلسفہ، نظامِ شمسی کے ماہیت اور اس کی کنہ حقیقت وغیرہ علیٰ ھٰذا القیاس۔

ہم جب کتبِ اسلاف و عصرِ حاضرہ پڑھتے تھے تو پڑھنے میں آتا تھا کہ جفر اس حد تک جوابات دیتا ہے کہ بمنزلہ غیب ہوتا ہے جس سے ہر سوالات کا جواب معلوم کیا جاسکتا ہے، نہ صرف یہ بلکہ یہ بھی دعویٰ کیا گیا تھا کہ جفر کے قواعد میں وہ قوت ہے کہ اگر ایسا وقت آجائے کہ روئے زمین سے تمام تر حفاظِ قرآن اٹھ جائیں اور تمام تر حفاظِ قرآن اٹھ جائیں اور تمام نسخہ ہائے قرآن ناپید ہوجائیں (معاذ اللہ) اور صرف ایک آیت کہیں پر پائی جائے تو اس وقت کوئی جفار حضرت (اگر دنیا میں) موجود ہو تو اس آیت سے سیاق و سباق کی تمام تر آیاتِ مقدسہ کا استخراج کرسکتا ہے یہ بات جناب مرزا شفق رامپوری مرحوم نے معنویاً انہی الفاظ میں اپنی کتاب ارواح الجفر میں مرقوم کی تھی اور یہی بات جناب ڈاکٹر عبدالرحیم (شاہدرہ بہاولپور) کی کتاب رحیم الجفر کے حصے دوم صفحہ ۵۰ میں مستصلہ قرآن نامی میں موجود ہے۔

اگر ایسا تھا تو ہماری رگِ تحقیق کیوں نہ پھڑک اٹھتی، علم کسی کی میراث تو نہیں تھی،

کہ کسی ایک آدمی تک ہی محدود رہے۔ پس! ہماری پیش قدمی اس سلسلے میں ہوئی اور بڑے طمطراق کے ساتھ ہوئی تو اس میں عجب ہی کیا تھا، ڈھیروں سارے سوالات تھے جن کے جوابات بھی درکار تھے، نیز وقت بھی کم تھا لہٰذا ہم نے سوچا کہ ہم جو سائنس کی خدمت کر رہے ہیں کیوں نہ سائنس سے ہی اس سلسلے میں استفادہ حاصل کیا جائے اور پھر ہم نے یہ قواعد کمپیوٹر کو سمجھانے شروع کردیے جو کہ انتہائی درجے کا مشقت طلب کام تھا جسے بالآخر ہم نے صد ہا دقتوں کے بعد سرانجام دے ہی دیا۔ (الحمد للہ کہ ہمیں یہ اعزاز حاصل ہے کہ علم الجفر کے حصہ اخبار کو دنیا و تاریخ میں پہلی مرتبہ کمپیوٹرائیزڈ کرنے کا شرف ہمیں حاصل ہے) اور پھر ہماری نگاہ جفر الجامع پر جا کے ٹھہری جس کو زمین پر لوحِ محفوظ کہا گیا تھا اور ہم نے استخراج جوابات کی خاطر چار الواحِ محفوظ ایک ساتھ بنالیں ابجدِ شمسی سے، ابجدِ قمری سے، ابجدِ شمالی سے، ابجدِ جنوبی سے اور ہم نے قواعد کے لیے استادینِ فن کی کتب کی طرف رجوع کیا۔ اس علم میں ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ ایسے قواعد ہوتے جس سے سیدھا حروف جواب پر پہنچا جاتا۔ مثال کے طور پر۔

اگر سوال کیا جاتا کہ تاج محل کہاں ہے۔ تو سیدھا ربعاتِ کتابِ جفر جامع سے استخراج کچھ یوں نکلتا کہ:

ت اج م   ح ل اا   ک ر ہ م   ی ن ھ ی

ربع اول   ربع دوم   ربع سوم   ربع چہارم۔

مگر اس طرح نہیں ہوا، اور شاید کہ یہ ممکن بھی نہیں تھا۔ اس لئے کہ ربع اول معلوم کرنے کے لئے ایک نسبتی عدد کی ضرورت تھی، جس سے ربع اول مشتمل بر جز بائیس صفحہ ایک سطر تیرہ اور خانہ تیسرا۔ پھر ربع دوم کے لئے جز آٹھ صفحہ بارہ سطر ایک خانہ ایک۔ پھر ربع

سوم کے لئے جز گیارہ صفحہ بیس سطر پانچ اور خانہ تیرہ اور پھر ربع چہارم کے لئے جز دس صفحہ چودہ سطر پانچ اور خانہ دس۔تبھی جواب تک پہنچا جا سکتا تھا۔کتبِ اسلام واقلام میں سے کسی بھی کتاب میں ہم نے جواب جاننے کے لئے ایسا قاعدہ نہیں دیکھا اور قاعدہ تو اپنی جگہ، لیکن جس طرح مرموز مستحصلوں کا حل دیا گیا ہے اس طرح بھی نہیں دیکھا گیا۔

اب آپ پھر سوال کو دیکھیے، ہمارا مقرر کردہ سوال اردو زبان میں تھا، یعنی یہ کہ تاج محل کہاں ہے؟، پھر ہم نے دیکھا کہ اس کا جواب ہے کہ تاج محل آگرہ میں ہے۔ہم نے عرض کیا کہ سوال اردو زبان کا ہے، اور زبان (language) کو اپنی وُسعتوں میں سے جواب دینا تھا، سوال تو یہ تھا کہ تاج محل کہاں ہے؟۔مفہوم بھی سوال کا، صرف سائل کو پتہ ہے یا جفار صاحب کو پتہ ہے کہ وہ جاننا چاہتا ہے کہ تاج محل نامی عمارت جو دنیا کے عجائبات میں شمار کی جاتی ہے وہ کُرہ ارض پر کہاں واقع ہے۔اور سوال کو بھی اسی طریقے سے کرنا چاہیے تھا، لیکن سائل یا جفار صاحب یہ سوال کر بھی کیسے پاتا؟! جب کہ اس نے سوال کرنا سیکھا ہی اس طرح ہے کہ کعبہ کہاں ہے؟ کا سوال کیا جائے گا تو جواب آئے گا کہ کعبہ مکے میں ہے۔اگر جفار کو اصل سوال کی اصل بناء معلوم نہیں تھی اور اس نے ایک مبہم سوال کیا تو قاعدہ (بالفرض اس کو صحیح مانتے ہیں کہ وہ جفر تھا) نے بھی ایک مبہم جواب دیا کہ کعبہ مکے میں ہے۔

یہ جواب پھر ایک سوال کرتا ہے کہ مکہ کہاں ہے؟ اور مکہ جہاں ہے وہ دیار کہاں ہے؟ یعنی پھر دو سوالات اٹھیں گے۔جن کے جوابات پھر درکار ہوں گے۔ہم پھر عرض کرتے ہیں کہ جس زبان میں سوال، اسی زبان میں جواب، کے فلسفے کے تحت زبان کو اپنی وُسعت میں سے جواب دینا ہے اور یہ جواب کہ کعبہ مکے میں ہے۔اب ہم مقامِ متخرجہ مکے

پر غور کرتے ہیں کہ چونکہ اس پر اعراب بھی نہیں ہیں نہ کوئی فتحہ، نہ کوئی ضمہ نہ کوئی جزم اور نہ کوئی کسر۔اس لئے اردو میں مکے کے میم پر اگر ضمہ لگا دیا جائے تو جواب کیا ہوگا؟ حذر اے چیرہ دستاں!

اس جواب پر ہم بعد میں آتے ہیں، اب لوٹتے ہیں پہلے سوال کی طرف کہ تاج محل کہاں ہے؟ اردو زبان ان الفاظ سے جفار حضرات سے پہلے ہی آشنا ہے۔شاہانِ مغلیہ کے دور میں ان بیگماتِ بادشاہان کو محل کہا جاتا تھا۔جو باقاعدہ ان کی زوجیت میں داخل ہوا کرتیں تھیں۔اور باقی کنیزیں تھیں، اور عورت کے وجود کی جتنی تذلیل بادشاہی نظاموں میں ہوئی ان روح فرسا واقعات کا ذکر کرتے ہوئے بھی قلم کانپ جاتا ہے! اور ان واقعات کا عصرِ حاضرہ پر اطلاق کر کے اگر آج بھی ہم غور کریں تو سر شرم سے جھک جاتا ہے اور ہم اپنے گریبانوں میں جھانکنے کی ہمت بھی شاید اپنے آپ میں نہ کر پاسکیں۔چونکہ یہ سب کچھ ہمارے موضوع سے خارج بھی ہے، فلہٰذا ہم اپنے مقصد کی طرف لوٹتے ہیں کہ ’’محل‘‘ نامی لفظ کو اُردو زبان کس طرح جانتی ہے۔اس لئے ہم بخوفِ مزید طوالت صرف تاجدار اُودھ جانِ عالم واجد علی شاہ کے حرم کی خودنوشت ’’پری خانہ‘‘ سے جو، ان کی رنگینیوں اور ان کے بنائے ہوئے ’’پرستان‘‘ کی عکاسی کرتی ہے سے ایک اقتباس لیتے ہیں۔اس قسم کے تاجداروں کی حرم سرائیوں کو مؤرخوں نے بھی گو کہ احسن طریقے سے بیان کرنے کی کوشش کی ہے لیکن ان میں اکثریت ان کی رہی جو خود درباروں سے وظیفہ خوار تھے۔اس کتاب میں ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس سے ان تمام تر معاملاتِ مذکورہ بالا کرنے پر ان شاہان کے جذبات و احساسات اور محبت و عشق کے معنی و مفہوم کیے تھے ان کے جنسی ہوس بلکہ امراض کی عجیب عکاسی ہوتی ہے۔اب ملاحظہ کیجئے ایک چھوٹا سا اقتباس۔

"عمدہ بیگم سے افزونی محبت کا یہ نتیجہ ہوا کہ خاص محل کے دل میں بھی رقابت کی کی آگ بھڑکنے لگی اور زمین وآسمان ان کی نظروں میں اندھیر ہو گئے لیکن ہندی زبان کی اس مثل کے مطابق دریا میں رہ کر مگر مچھ سے بیر عقل مندوں کا کام نہیں وہ کچھ نہ کر سکیں۔

ادھر جو ہرات اور پشمینہ سے بھری ہوئی کشتیاں، چاندی کے ظروف اور دیگر قیمتی اشیاء عمدہ بیگم کے واسطے تیار کئے جانے لگے، پھر میری ولیعہدی کے بعد عمدہ بیگم صاحبہ میری محل ہو گئیں اور خورد محل کا ستارہ تقدیر مہر جہاں تاب کی طرح سپہر اقبال پر روشن رہا، اس کے بعد وہ کہاوت صحیح ثابت ہوئی کہ "چار دن کی چاندنی پھر اندھیری رات ہے"۔۔۔ ننھی بیگم جو خورد محل نواب عمدہ بیگم صاحبہ کی طرف سے اپنے دل مین بغض رکھتی تھی، چاہتی تھی کہ میں کسی طرح نواب عمدہ بیگم کے دامِ محبت سے چھوٹ کر اسے اپنا محل بنالوں۔ بالآخر میں اس کے مکر کے جادو سے محفوظ نہ رہ سکا۔ اس نے میرا محل بننے کی خواہش میں مختلف حربے استعمال کیے اور مجھے آمادہ کرلیا" صہ۳۴ کتاب مذکور۔

ان کی تخت نشینی ۱۲۶۳ھ بمطابق ۱۸۴۷ء میں ہوئی۔ یہ واقعہ اور تحریر اسی دور سے ملحقہ ہے۔ اسی طرح نگار محل، نشاط محل وغیرہما کا ذکر ہے۔

نیز طلبہء تاریخ سے یہ بات پوشیدہ نہیں ہوگی کہ ممتاز محل اور تاج محل میں کیا نسبت ہے؟ اس لئے اگر تاج محل شاہِ جہاں کے علاوہ شاہانِ ہندو والیانِ ریاستہائے ہند میں سے کسی اور کے پاس نہیں رہی تو اس کا جواب یہ ہوسکتا ہے کہ "تاج محل ابدی آرام میں ہے۔"

اور لفظ "محل" کی شرح تک پہنچنے کے لئے ہم نے تاریخ کے جھروکوں میں سے ایک پر نظر ڈالی تا کہ آپ تک معلومات بھی پہنچے نیز سوال کی اساس قائم کرنا بھی سمجھ میں

آسکے۔

سید حسین اخلاطی مرحوم کی کتب اور ابو محمد نعیم دہدار مرحوم کتب، اور منصور حلاج سے منسوب کتاب حلاج الاسرار سے، حضرت بایزید بسطامیؒ سے منسوب کتاب حقائق الیقین سے، حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منسوب کتاب المداخل فی علم الجفر سے، دیگر کتب اسلاف سے، نیز جفارینِ پاک و ہند کی کتب ومضامین سے، مگر کہیں پر بھی ہمیں شافی ووافی طریقہ نہیں ملا۔ ایسے عجیب وغریب طرائق بیان تھے کہ عقل حیران رہ جاتی تھی کہ کتاب تو لوحِ محفوظ ہے لیکن طریقہ استخراج! یا الٰہی یہ ماجرا کیا ہے۔ علم جفر کے مروجہ جفر الجامع اور اسکے متعلقات پر جناب ابو محمد نعیم دہدار مرحوم نے اور اس میں جفر جامع پر ایک سو پچانوے قواعد با قاعدہ شمار کے ساتھ مرقوم تھے۔ اور دیگر قواعد بھی مذکور تھے۔ مگر افسوس کہ وہ بھی ہمارے مقصد کا احاطہ کرنے کے لئے قاصر ثابت ہوئی۔

اب ذرا اس کتاب لوحِ محفوظ پر ایک نظر ڈال کر پھر آگے چلتے ہیں اس کتاب کو منسوب کیا گیا ہے باب العلم حضرت علی علیہ السلام کی ذاتِ مقدسہ سے نیز یہ بھی کہا گیا کہ پھر ان کی اولاد میں اس کتاب کے لکھنے کا سلسلہ جاری رہا مزے کی بات یہ ہے کہ اس بات کی سند کسی بھی تاریخ نہیں کرتے جو چار حرفی ہو اور ۷۸۴ صفحات کی ہو (امام بونیؒ نے البتہ شمس المعارف کبریٰ میں اس مصحف۔ کا ذکر کیا ہے)

علامہ ابن خلدونؒ اپنی عظیم کتاب مقدمہ تاریخ کے چونویں (۵۴) باب میں فرماتے ہیں "مسلمانوں میں بہت سے حوادثِ آئندہ کی خبریں کتابِ جفر سے بھی پھیلی ہیں، جفر کی حقیقت یہ ہے کہ ہارون بن سعید العجلی جو فرقہ زیدیہ میں سرگروہ مانا جاتا ہے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اپنی کتاب میں ان حوادثِ آئندہ کو لکھتا رہتا تھا جو آپ وقتاً فوقتاً

فرماتے اور زیادہ تو اہل بیت کے متعلق اور کم تر اور لوگوں کی نسبت ہوا کرتے تھے۔ اس قسم کی خبریں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اور ایسے ہی دیگر اشخاص کو بطریق کشف وکرامت معلوم ہوتی تھیں۔ چوں کہ یہ تمام باتیں امام صاحب کے پاس ایک بیل کی کھال میں لکھی ہوئی تھیں اور چھوٹے بیل کی کھال کو جفر کہتے ہیں اور اسی سے ہارون نے اپنی کتاب میں نقل کیں اپنی کتاب کا نام بھی جفر رکھ لیا اس میں قرآن مجید کی تفصیل کے نکات ودقائق بھی تھے۔ لیکن نہ اس کتاب کے مضمون کے راوی ہی متصل ہیں اور نہ وہ دیکھی گئیں ہیں، کہیں سے اس کی بعض باتوں کا پتہ چلتا ہے جن کی کوئی دلیل نہیں۔''

یہ طریقہ جفر جامع جسے لوحِ محفوظ بھی کہا جاتا ہے۔ اہل عرب کی ایجاد و مکاشفہ ہرگز نہیں ہے اس وجہ سے کہ عربی زبان کا ہر لفظ سہ حرفی مادے سے بنا ہے۔ ہر چھوٹا بڑا لفظ اسی سہ حرفی مادے کا گردان ہے تفصیل کے لئے لغت عرب کی مستند کتابیں ملاحظہ کیجئے، یا المفردات فی غریب القرآن امام راغب اصفہانی کی یا معجم المفہرس لالفاظ قرآن الکریم محمد فواد عبدالباقی کی۔

پورا قرآن بھی سہ حرفی مادے پر مشتمل ہے ہے چند ایک مستثنیات کے سوا جیسے ضفدغ (مینڈک) کا چہار حرفی مادہ ہے (ض ف د غ) اسی طرح! گر یہ کتاب لکھی جائے تو۔ ۲۱۹۵۲، بیوت پر مشتمل ہوگی۔ جفر جامع معروفہ کے کسی خانے پر پہنچ کر پھر مکتوبی، مسروری، ملفوظی، ماسیاق و ماسباق (ترفع وتنزل) پر بات جا پہنچے گی۔ لیکن اس کتاب میں جس خانے پر پہنچا جائے گا اس کا کوئی نہ کوئی مقصد (عموماً) ضرور ہوگا۔ یہاں اگر آپ یہ سوچیں کہ بعض چہار حرفی مکمل کلمات ملتے ہیں جیسے، ستار، غفار، اللہ، تو بھی یہ کتاب نام نہیں اس لئے کہ چہار حرفی گردان مکمل نہیں ہے۔ مثال کے طور پر آپ مکہ کو

کتاب میں تلاش کریں گے تو نہیں ملے گا۔ نور کو تلاش کریں گے تو نہیں ملے گا۔ منظور کو تلاش کریں گے تو نہیں ملے گا، اور رب کو تلاش کریں گے تو نہیں ملے گا۔ البتہ سہ حرفی سے آپ ستار کا ''س ت ر'' ملے گا۔ غفار کا ''غ ف ر'' ملے گا۔ اللہ کا ''ال ھ'' ملے گا۔ نور کا ''ن و ر'' ملے گا۔ اور منظور کا ''ن ظ ر'' ملے گا، اور رب کا ''ر ب'' ملے گا۔

جب میں نے اس نکتے پر غور کیا تو مجھے لگا کہ جیسے کامیابی بس ابھی قریب ہی ہے۔ پھر میں نے سہ حرفی کتاب جفر الجامع (معروف نام ہے جس سے سمجھنے میں آسانی ہوتی ہے اس وجہ سے یہ نام بتانے کے لئے موزون لگتا ہے) تیار کی۔ کتاب تو تیار ہوگئی۔ لیکن ایک دوسرے اور عظیم مسئلے نے سر اٹھالیا۔ کہ اگر مادہ تک رسائی ہو بھی جاتی ہے۔ تو بھی اس کے گردان کی اتنی شکلیں ہیں کہ مقصد تک رسائی پھر ایک سوال بن کر رہ جاتی ہے۔ اس سے پتہ ہی نہیں چلتا۔ کہ یہ مادہ فعل ہے مفعول ہے فاعل ہے صفت ہے کیا ہے۔ مثال کے طور پر یہ سہ حرفی مادہ ''ق ت ل'' کو لیتے ہیں۔ ان کی چند ایک صورتیں ملاحظہ فرمائیے۔
قاتل۔ مقتول۔ قاتلان۔ قاتلات۔ مقتلۃ۔ مقتل۔ مقتلتان۔ مقتلان۔ مقتلین۔ مقاتل۔ مقتولۃ۔ مقتولتان۔ مقتولان۔ مقتولین۔ مقتولین۔ مقتولاتن۔ وغیرہما۔

اسی طرح مستحصلہ جات کی سید عبدالفتاح الطوخی الفلکی کی کتاب سرالاسرار عن کشف الاخیار میں درج ہے کہ جو سوال باندھا جائے وہ مفاعیلن مفاعیلن کے وزن پر ہو یعنی سوالات کو مقرر کرنے کا بھی ایک ضابطہ ہے جسے اردو، فارسی اور عربی کی دوسری کتب میں بھی یہ بات کہیں پر مرقوم نہیں ہے یہ بھی ایک عجیب بات ہے اس لئے کہ سوال عظیم الخلق والی طرز پر جتنے مستحصلے جفارینِ پاک و ہند اور ایران نے بیان کیے ہیں وہ بھی اس اصول سے یکسر انحراف کرتے ہیں اب ہم نے سوچا کہ ایسا جفر الجامع ہونا چاہیے جس میں پوری کی

پوری عبارت موجود ہو۔ دنیا کی کسی بھی زبان کا کوئی بھی جملہ اس میں موجود ہو۔ پھر ہم نے جس کتاب کے تیار کرنے کی ٹھانی۔ تا کہ پورے سوال کو لکھ کر پورے جواب تک جا پہنچا جائے جیسے کہ تاج محل کہاں ہے۔ تو تاج محل آگرہ میں ہے کی عبارت کے درمیان کس عدد کی نسبت ہے۔ یعنی تاج محل کہاں ہے میں ہم کون سا عدد شامل کریں کہ تاج محل آگرہ میں ہے تک پہنچا جا سکے۔ اس کے لئے ہم نے تمام حروف تہجی کو استعمال کیا۔ اور وہ نسبت دریافت کرلی کہ تاج محل آگرے میں ہے جواب معلوم کرنے کے لئے تاج محل کہاں ہے کہ عدد میں کون سا عدد ڈالا جائے (جسے ہم عددِ نسبت فرض کرلیں) کہ تاج محل آگرہ میں ہے کا جواب دریافت ہوا۔ لیکن آپ کو حیرت ہوگی کہ جواب اس کتاب میں یہ بھی آتا ہے کہ تاج محل لاڑکانہ میں ہے۔ تاج محل کراچی میں ہے۔ تاج محل لندن میں ہے۔ تاج محل نیویارک میں ہے۔ تاج محل کربلا میں ہے۔ تاج محل مصر میں ہے۔ تاج محل زمین میں ہے۔ تاج محل آسمان میں ہے یا تاج محل کہیں نہیں ہے (نہ صرف یہ بلکہ ہر قصبے، ہر شہر، ہر ریاست اور ہر ملک کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ وہاں پر موجود ہے، اور وہاں پر موجود ہی نہیں ہے۔)

مروجہ چہار حرفی جفر الجامع جسے انسان بیس گھنٹوں میں روزانہ چار صفحے لکھے تو، (۱۶۳) ایک سو تریسٹھ مکمل دنوں میں مکمل کرسکتا ہے یا (۳۹۲۰) تین ہزار نو سو بیس گھنٹوں میں مکمل کرسکتا ہے۔ اسے چھ سو میگا ہرٹز کا کمپیوٹر ۱۲ منٹ میں تیار کرتا ہے۔

اسی کمپیوٹر کو ہماری اس عظیم (اور کائنات کی حساب کے لحاظ سے سب سے بڑی) کتاب کے تیار کرنے میں (جس میں دنیا کی ہر زبان کا اٹھائیس حرفی جملہ موجود ہے) اگر وہ مسلسل چلتا رہے اور کبھی بند نہ ہو تو قریباً ساڑھے نو سو سال میں مکمل کرے گا (یہ کتابِ عظیم

بھی حسابی عام مروجہ جفر جامع کے بنانے میں ۱۲ منٹ کے وقت اور انسان کے روزانہ بغیر ناغہ کیے ہوئے بیس گھنٹوں روزانہ کے اوسط حساب ۱۶۳ دنوں سے جب ساڑھے نو سو سال کمپیوٹر سے موازنہ کیا تو جو عرصہ نکلتا ہے اس کو اگر عمرِ خضر پا کر ایک انسان لکھنا چاہے تو، اور انسان کے کام کرنے کی رفتار اگر چہار حرفی جفر جامع کے چار صفحات روزانہ ہے تو ان کو اٹھائیس حرفی رفتار کے ناطے سے اسے پورا لکھنے میں لگ بھگ بارہ کروڑ بہتر لاکھ بانوے ہزار اور ایک سو چونسٹھ سال (۱۲۷۲۹۲۱۶۴) لگیں گے۔ نیز یہ کتاب جمیع دنیا کی زبانوں میں بھی جواب دے گی اور ان کی اپنی رسم الخط میں بھی، یہ بات اس سے پہلے کسی کو معلوم نہیں تھی کہ عربی رسم الخط کے علاوہ بھی رسم الخط تبدیل کیا جا سکتا ہے، مگر ہم نے یہ کر کے بھی دیکھ لیا۔ یاد رکھو! کہ حسابات کا بہت پیچیدہ نظام ہے۔ خالی کمپیوٹر کی رفتار بھی یہ کام چشمِ زدن میں نہیں کرسکتی۔ لیکن ہمیں امید ہے کہ ایسا وقت ضرور آئے گا جب کمپیوٹر کی رفتار ٹیرا بائیٹز میں ہوگی اور اس کی وسعتِ جمع (DATA CAPACITY) لاکھوں ٹیرا بائیٹس میں ہوگی۔ اور وہ ہماری قوتِ خرید میں آیا! تو ہم اسے ضرور خرید کر، یہ پوری کتاب بنالیں گے (انشاء اللہ تعالیٰ) اور اس کے لئے اس کی گنتی ستر (۷۰) صفر تک جا پہنچتی۔ اور ہماری گنتی کا بیس صفر سے آگے کوئی نام نہیں یعنی بیسویں صفر کو ہم سو سنکھ کہیں گے۔ یہ گنتی مطلع العلوم (۱۸۹۲ع) میں موجود ہے۔

جبکہ شطرنج کے جمع کردہ ہندسے بھی بیس صفر سے آگے نہیں بڑھتے، اور اسی کو بیان کرتے سید عبدالفتاح الطوخی ''البدلیۃ والنہایۃ'' میں بیان کرتے ہیں کہ اسے راجا ڈاہر کے بیٹے صص (چچ) نے وضع کیا تھا۔ اور بیس تک صفر بیان کرتے وقت کہتے ہیں۔

فدان من الارض ما اعظم هذاالحساب واعجب دهشته.

پھر ہم نے اس کتاب کو عمل پیرا ہونے کے قابل کرنے کے لئے بارگاہِ ایزدی میں سر جھکا کر ہزاروں بار دعائیں مانگیں۔ اور بالآخر ہم اس نتیجے پر پہنچ گئے کہ بغیر پوری کتاب لکھے کس سوال کی کسی جواب سے کیا نسبت ہوسکتی ہے وہ نسبت دریافت کرلی۔ لیکن پھر بھی جو ہمارا مقصود تھا وہ مقصود ہی رہا اور شرمندہ تعبیر نہ ہوا اسی طرح مستحصلہ ابوطالبی میں بڑی امید تھی۔ لیکن ایک قوی اختراع سے زائد ہم نے اسے نہیں پایا۔ علامہ شاد گیلانی مرحوم کی سرغیب ومضامین، محترم ساجد علی کے حل کردہ مستحصلہ جات کو پیش نظر رکھا۔ نیز مرحوم محمود دہدار کے اصل فارسی ابوطالبی کو سامنے رکھا۔ تو ازروئے قوانین فارسی کتاب کے سوا باقی حضرات کے مستحصلے سطر متحضرہ تک ہی بمشکل پہنچ پاتے ہیں اور اس کے حل کے لئے بعد جدولی وبعد امتحانی سے بھی مذاق کیا گیا ہے، ایسے ہی جناب بابر سلطان کے مستحصلے ابوطالبی میں جدول طالب ومطلوب کو ہم نے قواعد سے ہٹ کر پایا۔ جب یہ جدول ہی صحیح نہیں بنتی۔ تو پھر جوابات کی بات (اور امید رکھنا) بھی عجیب ہے۔ تو محمود دہدار کا مصحف فاطمہ سولہ ارب سے زائد حروف تک پھیلتا ہے۔ نیز جب ہم تجلیات جفر سے مصحفِ فاطمہ کو باوجود تمام تر کوششوں کے نہیں سمجھ سکے (مجھے میرے خیال میں یہی کہنا چاہیے شاید کہ۔ اپنی کم عقلی کے باعث) اور نہ ہی یہ پتہ چلا کہ آخر اس مستحصلہ کا نام مصحف فاطمہ ہی کیوں تجویز کیا گیا۔ لیکن مصحف فاطمہ کیا چیز ہے وہ مجھے، بیروت (لبنان) کی ایک کتاب کا حال میں ہی ترجمہ ہوا ہے وہاں اس کا تذکرہ ملا اس کتاب میں درج ہے کہ مصحفِ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور مصحفِ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آج دنیا میں کہیں پر بھی موجود نہیں ہیں) تو ہم ذکر کر رہے تھے کہ تجلیات جفر سے جب مصحفِ فاطمہ کو باوجود تمام تر کوششوں کے کماحقہٗ صحیح طور پر سمجھ نہیں پائے، تو ان کی ایک بات کو پیشِ نظر رکھا جس میں انہوں نے فرمایا کہ اس مصحف کو

صاحب کوکب الدریہ محی الدین ابن عربی نے بھی بیان کیا ہے (ص ۱۳۲ کتاب مذکور) تو سوچا کہ شاید اس کتاب (کوکب الدریہ محی الدین ابن عربی) سے مسئلہ حل ہو جائے۔ نیز اسی کتاب کے بارے میں جناب محمد صادق کی کتاب ''انتخاب الجفر'' کی تقریظ میں ان کے جفر کے استاد جناب سید گل حسین شاہ صاحب نے ارشاد فرمایا ہے کہ یہی وہ کتاب ہے جس میں اس علم سے متعلق بخل کو توڑ دیا گیا ہے یہ کتاب (جس کا اصل نام کوکب الدریہ ہے، یہ محی الدین ابن عربی کی لکھی ہوئی نہیں ہے حقیقت میں) جس کو اصل میں جناب سلیم الحنفی الواعظ الموصلی نے مرتب کیا تھا۔ اور اس کی تمہید میں ارشاد فرمایا تھا کہ انہوں نے سید محی الدین کی کتب سے استفادہ کیا ہے ملاحظہ ہو اصل عبارت ''واستفدت اکثربا من کتب الشیخ الاجل الهمام صاحب المعین سید محی الدین

''مزے کی بات یہ ہے کہ اس میں بابر سلطان صاحب کے بیان کردہ مستحصلے یا اس مصحف کا جو انہوں نے ذکر فرمایا تھا، اس کا کہیں بھی ہلکا سا ذکر تک نہیں البتہ انہوں نے ایقغی اور قمری ترفع سے چند مصاحف ضرور بنائے ہیں۔ جو بھی حتمی حروف مستحصلہ سے بہت بعید ہیں۔ اسی طریقے سے ان کا مستحصلہ نشور جو انہوں نے جناب علامہ شاد گیلانی مرحوم کے مستحصلے کی شرح کے حوالے سے بتا کر کہا تھا (جو علامہ شاد گیلانی مرحوم نے باب الجفر کے نام سے جناب پیر پگاڑا کی خدمت میں کے عنوان سے لکھا تھا) کہ علامہ صاحب نے ادھر ادھر کی باتیں بہت کی ہیں۔ ان (بابر سلطان صاحب) کی خود کی مثال بھی حسابی قواعد پر پوری نہیں ہے۔ درحالیکہ ہم نے اسے کمپیوٹرائیزڈ بھی کیا تھا۔ اور جناب جی این محذور مرحوم کی آٹھ قلمی کتابوں سے ہم نے مستحصلہ ان کا حل کیا (ہم نے اسے بھی کمپیوٹرائیزڈ کیا تھا)۔ بے شک اردو، عربی، فارسی، سندھی میں جوابات آجاتے ہیں لیکن صرف ان کے حل کردہ بائیس سوال

آگے کو پھر وہی گھٹا ٹوپ اندھیرا۔

اخیر میں، میں نے اتمام حجت کے طور پر جناب ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب (شاہدرہ، بہاولپور) سے فون پر لگ بھگ ایک گھنٹہ تفصیلی گفتگو کی، جن کی مستحصلہ جات پر تین کتب رحیم الجفر، حصہ اول، دوم، سوم لکھی ہوئی ہیں (اتمام حجت کے طور پر اس طرح کہ اس علم کے دعوے داران میں سے عصرِ حاضر میں میرے خیال میں یہی ایک پرانے اس علم کے طالب علم رہے ہیں اور تادم تحریر زندہ بھی ہیں خدا ان کی عمر دراز کرے، نیز ان کے بارے میں یہ میرا حسن ظن بھی قائم تھا کہ ان کو اگر اس قسم کا کوئی قاعدہ معلوم ہوگا تو بالیقیناً اس کی تسہیل چاہتے ہوں گے) اور ایک خط بھی لکھا (وہ خط بھی ضرورت ہوئی تو ضرور پیش کردوں گا) کہ اگر اصل مستحصلہ آپ کے پاس ہے اور اس کے حل کرتے وقت دس دس گھنٹے آپ کے صرف ہو جاتے ہیں تو وہی ایک قاعدہ گر آپ مرحمت فرمادیں تو بغیر غلطی کیے ہوئے میں سیکنڈوں میں اس کو حل کر سکتا ہوں۔ میں نے ان سے علم کی بھیک نہیں مانگی تھی، حق مانگا تھا! کہ جس کا ہر طالب علم کی طرح مجھے بھی استحقاق حاصل ہے، اپنے استادِ محترم کے بعد یہ پہلے شخص تھے جن سے میں نے کچھ (علم جفر اخبار کی حقیقت پر) مانگا تھا لیکن ان کے جواب کو آنے میں ابھی جانے کتنا وقت صرف ہوگا یہ تو اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔

ہم واقعی بہت تھک چکے ہیں جفر اخبار کے بارے میں جو کہتے ہیں کہ یہ جفر پاگل کردینے کی حد تک دماغ کو ناکارہ کردیتا ہے تو شاید صحیح کہتے ہیں۔

اب کوئی سنگ گداز ہو یا راسخ ہو، اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا البتہ اگر کوئی اہلِ فن کہتا ہے کہ مستحصلہ پر بیسوں گھنٹے صرف ہوتے ہیں تو اگر ان کے وہ گھنٹے جواب کی حسنِ ترتیب سے اختراع کرنے پر صرف ہوتے ہیں تو، تو وہ جانے وگرنہ، اگر اسے ظنیات کی

قید سے آزاد کر کے اس کو آسان کرنا ہے تو فقیر کی خدمات حاضر ہیں بشرطیکہ وہ اعداد بدوح بلین کے قواعد پر استوار نہ ہو اس لیے کہ ترقی، مساوات، ترفع، تنزل کا جس طرح ان اعداد میں بیڑا غرق کیا گیا ہے اور مفہوم تبدیل کیا گیا ہے وہ بھی اظہر من الشمس ہے، ہم جناب صفدر عباس خان صاحب کی خواہش کا خیر مقدم کرتے ہوئے روحانی اعمال کی طرف لوٹتے ہیں اور جفر اخبار سے معذرت طلب کرتے ہیں (اس لئے کہ ایک حتمی حرفِ جواب تک پہنچنے کا ایسا کوئی بھی قاعدہ دنیائے علم میں ابھی تک وضع نہیں کیا گیا اور مجھے میری پوری تہہ دل سے جستجو کے بعد کی حاصلات کی بناء پر یقین ہے کہ نہ ہی کبھی بھی دنیا میں پیش کیا جا سکتا ہے، آپ کو آج تک دنیائے علم میں جتنے بھی مستحصلے ایسے نظر آئے ہیں جو ایک حرف سے جواب دیتے ہیں، تو وہ کسی ایک قاعدہ کی بدولت کبھی بھی نہیں ہوں گے بلکہ مستحصلاتِ خام میں سے منتخب کیے گئے ہوں گے، اور انہی چند مستحصلات خام میں سے کسی ایک حرف سے حرف مستحصلہ حتمی وضع کیا گیا ہوگا، اور پھر یہ بھی ہے کہ اس علم کو خالی ایک عجوبہ کی صورت میں پیش کرنے کی وجہ سے ہی یہ علم برباد ہوا ہے، اور قریب بہ اختتام ہے، حالانکہ اگر اس علم کے جاننے والے پوری سچائی کے ساتھ اس علم کی ریاضی کی کنہ حقیقت سے آگاہی دے دیتے تو آج اس علم کے جاننے والے آپ کو اس دنیا میں بافراط ملتے، اور یہ علم آپ کو سینہ کوبی کرتے ہوئے نہیں ملتا۔ اخفائے راز کی باتیں محض ایک افسانے سے زیادہ کوئی حقیقت نہیں رکھتیں، نیز یہ علم ایک تیز اور قوی ادراک کے حامل شخص کو سمجھ میں آتا ہے، کیا آپ کو پتہ ہے کہ آخر اس طرح کیوں؟ اس لئے کہ جب مستحصلات خام بنائے جاتے ہیں تو ان میں سے ایک حتمی حرف لینے کے لئے ادراکی قوتیں ہی کام میں آئیں گی یہ بالکل اس طرح ہے جس طرح علم النجوم کو جاننے والوں میں سے ہر شخص ساتویں گھر میں شمس وقمر کی موجودگی سے

نیز اسی زائچے میں موجود نویں گھر میں زہرہ اور بارہویں گھر میں مشتری کی موجودگی سے اور وہ بھی اس صورت میں جبکہ وہ رجعت میں ہو نیز طالع بھی سرطان ہو ایک جیسا نتیجہ نہیں مستخرج کر پائیگا۔ آپ کو اگر یہ بات سمجھ میں آجائے گی تو پورا علم الجفر آپ کے شعور میں آجائے گا۔) اور وعدہ کرتے ہیں کہ بشرطِ صحت و سازگاریء حالات آئندہ انشاء اللہ روحانی علوم پر مستقل لکھتے رہیں گے۔

مضمون گو کہ ابھی، بھی ادھورا ہے اور ہمارے جدوجہدِ جمیعہ پر محیط نہیں ہے محض رفاہِ عامہ کی خاطر لکھا گیا ہے تاکہ خلقِ خدا مزید ان چکروں میں نہ الجھے جس چکر کی بھول بھلیوں سے وہ کبھی نکل ہی نہ سکیں اس لیے کہ حتمی قاعدہ (جو صرف ایک حرف سے جواب دے) نہ تو دنیا میں کہیں موجود ہے، نہ ہی کبھی موجود تھا، کہ جس کو ہم بمنزلہ غیب کہہ سکیں اور نہ ہی کبھی کسی کتاب میں مرقوم پائیں گے، اگر بات روحانیات کی ہے یا کشف والہام کی (اگر بالفرض ان پر علمِ اخبار کی اساس قائم ہے) تو پھر تو حروف میں الجھنے کی کوئی ضرورت ویسے بھی باقی نہیں رہتی اور یاد رہے کہ کشف والہام کا کوئی استدلال نہیں ہوتا مستحصلہ کا جواب اگر کہیں کسی موڑ پر واقعی برطابق سوال نکلے بھی تو ریاضتِ عقلی کے سوا کچھ نہیں ہے۔

سر الاسرار عن کشف الاخیار میں سید عبدالفتاح الطوخی الفلکی نے اپنے بارے میں مستحصلہ حل کرتے وقت یہی لکھا ہے کہ یہ ریاضت العقلیہ ہے، تو جان لو کہ جفر کا مستحصلہ ایک ریاضتِ عقلیہ کے سوا کچھ بھی نہیں اٹھائیس حروفِ ابجد میں سے ایک حتمی حرف پر بھی بھی پہنچا جا نہیں سکتا ایک حرف اٹھائیس حروف میں سے کسی ایک کے ساتھ نسبت کھا سکتا ہے تو دوسرا بھی اٹھائیس حروف کے ساتھ بھی نسبت کھا سکتا ہے تب ہی تیسرا حرف پیدا ہوتا ہے اسی طرح دوسرا حرف پیدا کرنے کے لیئے ۷۸۴ حروف کی ضرورت پڑے گی اور

تیسرے حرف کے لئے ۲۱۹۵۲ حروف کی۔ اسی طرح یہ سلسلہ چلتا رہتا ہے کیوں کہ خالی ایک حرف سے نسبت نہیں ہو سکتی پورے جواب کے ساتھ ہو سکتی ہے اس لیے اصل تیسرے حرف کی دوسرے اور پہلے حرف سے نسبت اسی طرح چلے گی، اس لیے اس کے قواعد بنانا اور اختراع کرنا مشکل ہیں، ہم نے جتنے مستحصلہ دیکھے اس میں صرف ایک حرف کو ناطق کرنے کے لیے بہت ساری تگ و دو کی گئی ہے، اور باقی کس طرح حل ہوں گے یہ شاید کسی کو معلوم ہی نہیں تھا اور اس بات کو وہ لوگ بھلا کیا سوچتے جو کہ اس کی بنیاد صرف ولایت تک ہی رکھتے ہوئے آئے ہیں۔

فلہٰذا ان باتوں کے تناظر میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ ایک حتمی حرفِ مستحصلہ تک پہنچا جانا، ناممکن ہے۔

کیف امر الرضا مع المامون والا سوال بجائے خود طلبگارِ وضاحت ہے سوال سے واضح ہی نہیں ہوتا کہ رضا کیا ہے اور مامون کیا ہے اس لیے کہ رضا بمعنی رغبت بھی ہے اور مامون بمعنی امن دیا گیا ہوا بھی ہے۔

نیز اگر امام حسن علیہ السلام نے **اسینصرونی اهل الکوفه** کا سوال حل کیا تھا (جبکہ ہمارا ان کے بارے میں حسنِ ظن یہی ہے کہ امام صاحب نے حروف کو الٹ پلٹ نہیں کیا ہوگا) تو بھی محلِ نظر ہے اور آج بھی اس سوال کا وہ ہی جواب ہے حالانکہ اب نہ تو وہ کوفے والے ہیں اور نہ سوال پوچھنے والے حضرت امام حسن علیہ السلام پھر بھی جواب آتا ہے **لا تنصر الکوفی عم یوفی** کتنی حیرت کی بات ہے اسی طرح اردو اور فارسی کی کتب میں رطب و یابس بھرا ہوا ہے یعنی کتابیں اردو میں ہیں سوال حسن علی کا فارسی میں ہے، کہ سیالکوٹ میں اس کے ساتھ کیا ہوا تھا، اگر حسن علی کا تعلق غیر منقسم ہندوستان سے تھا اور اس

وقت فارسی زبان بھی ایک درجہ رکھتی تھی یہ بھی درست مانتے ہیں لیکن یہ خالص فارسی کتب (جو ایران میں طبع ہوئی ہیں) ان میں اس قسم کی مثالیں کیوں ہیں، اہلِ ایران کا سیالکوٹ سے کیا لینا، کیا دینا اور مزے کی بات تو یہ ہے کہ فارسی کتابوں میں اردو زبان کے حل شدہ مستحصلہ بھی موجود ہیں، اس سے کیا ظاہر ہوتا ہے کہ مستحصلے کو اہلِ برصغیر نے ایران سے سیکھا تھا یا باشندگانِ برصغیر کو اہلیانِ فارس کا اس سلسلے میں استاد ہونے کا شرف حاصل ہے۔

اب بتاؤ ہم عرض کریں گے تو شکایت ہوگی۔

چلتے چلتے ایک بات اور وہ یہ کہ جناب ڈاکٹر سعید اختر خان صاحب نے ۸۲ء میں ایک مستحصلہ دیا تھا۔ جو اٹھائیس ابجد اور آٹھ حروف سے ناطق ہوتا ہے۔ بے شک صاحب مصوف نے جفر اخبار پر بہت زیادہ محنت کی ہے۔ گو کہ اس قاعدے سے بھی کئی جوابات نکل سکتے ہیں تاہم پھر بھی اچھا ہے۔ ان کے قاعدے کو بھی ہم نے کمپیوٹرائزڈ کیا تھا۔ اس وجہ سے کہ ہم نے اسے بھی اچھا پایا تھا، موصوف نے یہ مضمون دو قسطوں میں فلکیات میں لکھا تھا۔

ہم اس قاعدے سے ایک جواب آپ کو دکھاتے ہیں۔

سوال: غلام الرسول بن۔۔۔۔ خاتون حصولِ کاملِ قوتِ روحانی کے لیے ماہ ستمبر سن دو ہزار عیسوی میں کون سا عمل کرے جس میں کامیاب ہو؟

آٹھ مستخرجہ حروف کی سطریں ملاحظہ کیجیے۔

سطر اول: س رو ک ش ھ ط ظ ی ح خ ک ھ ق ع ب ق ف ا م ت و ل خ م

سطر دوم: ر ت و ع ث ر ک ذ ل ی ض م ف ش ص و ف ق ج س خ ح ن ذ ی

سطر سوم: ث ث ح ت ی ن غ ک ط ذ ع و خ ف ج ر ت و ج ث ر غ ط

سطر چہارم: س ظ ک ش و ع ر ھ ف س ج ت ن ب ث ط ذ غ ل خ ا م ل و ص

سطر پنجم: ظ ع م ک ح ب ق ض خ ب ج م خ ن خ ج و ط ی ف ط ث ص ب ذ

سطر ششم: ا ص س ع ی و ش غ ض و ہ س ا ع ض ح ک ل ق ک ذ ق و ظ

سطر ہفتم: ج خ ق ک ی ل ظ ث خ ن م ط ض غ ح ذ ب ذ ش ط ج م و ر ف

سطر ہشتم: و ش ر ل ز ط ج خ ش ک ن ی ظ ذ ھ ض ظ ض ت ی و ن ج ف ص

اس سے تین جواب ہم نے مستخرج کیے ہیں جو یہ ہیں۔

۱۔ ستر ملے در ہفدہ منبع برق لقاء نور

۲۔ آخر عدل رہے طمع فن صدر تام کثوری (کوثر)

۳۔ سر معید رہ لے جم اب فجر کل خام نوم

سارے کے سارے کے جوابات متصل ہیں ماسوائے (ک ث و ر ی) کے کہ اسکو ہم نے ''کوثر ہے'' کیا ہے۔ اور آپکی دلچسپی کی خاطر کہ سوال کس طرح کیا جاتا ایک عرض کردوں کہ مستحصلہ جات کی ڈھیروں ساری کتب واُن کے مختلف الانواع طرائق پڑھ کر ہم نے جناب جی این مجذور کے استخراجِ رُبعات جفر جامع سے ایک طریقہ استخراج وضع کیا، وہ یوں تھا کہ سوال کے رُبعات میں سے حرف جز کو قطب جنوبی کے ابجد سے تتیق بمعہ فاصلہ دی، حروفِ صفحہ کو قطب شمالی ابجد سے تطبیق بمع فاصلہ دی اور حروف خانہ کو ابجد فاتحہ سے تطبیق بمعہ فاصلہ دی ان تینوں سطور کے اعدادِ مستخرجہ کو جمع کر کے اس کے قمری حروف بنائے۔

اس کو سطر اساس قرار دے کر نظیرہ دیا اور ناطق کرنے کے لئے حروفِ اساس کو تنزل احست و تنزل قطب دیا اور حروفِ نظیرہ کو حروف بدوح یلن اور ایقغی میں تبدیل کیا، تو

ایک جواب ملا۔

اب سوال دیکھئے۔ مقام کعبۃ الشریفۃ کرہ ارض پر کہاں واقع ہے؟

اس کا جواب جو نکلا اس کو ملاحظہ کیجئے: ازمحل رود کعبہ قوم عرب،

سوال مجرب ایک سر سے۔

اس کو ہم یوں سمجھ سکتے ہیں پہلی عبارت سے کہ۔

اپنی جگہ سے نکلو اور جاؤ، کعبہ قوم عرب میں ہے۔

اور دوسری عبارت سے یہ کہ: یہ کوئی اسرار نہیں ہے، وہاں جا کر جس سے بھی پوچھو گے وہ تم کو بتا دے گا۔

تمام تر عبارتِ جواب متصل ہے کوئی تقدیم وتاخیر نہیں کی گئی، پھر بھی یہ قاعدہ جیسا کہ میں عرض کر چکا کہ ایک اختراع ہے، اس سے دوسرا جواب بھی نکل سکتا ہے۔ نیز اس پر بھی تنقید کی جا سکتی ہے، یہ قاعدہ ہم نے قواعدِ مستحصلہ کو سامنے رکھ کر بنایا تھا۔ اور جن ابجد سے بنایا تھا وہ قرآن پاک سے متخرج کی گئیں تھی۔ پھر بھی با قاعدہ (اور قطعاً) ظنّی ہے۔ علم غیب وعلم اخبار نہیں ہے۔ تھوڑی سی کوشش سے اس سے جواب آتا ہے وہ اوپر آپ ملاحظہ کر ہی چکے ہیں۔ اس سے ہم ربعات جفر الجامع بھی حسبِ قاعدہ متخرج کر سکتے تھے لیکن اس سے اور بھی طوالت ہو جاتی۔ اس پر مزید بھی محنت کی جا سکتی ہے لیکن ہم نے نہیں کی، کہ ہم نے جفر کا باب ہی بند کر دیا ہے ایک طویل مدت کے لئے اور شاید کہ ہمیشہ کے لئے۔

مستحصلہ کا سو فیصدی سائنسی وحسابی حل نہ صرف ناممکن ہے بلکہ تضیع اوقات بھی ہے شاید بعد میں یہی حقیقت پا کر جناب مرزا شفق رامپوریؒ نے اپنی عظیم تصنیف علم النفس میں بیان فرمایا ہے جسے ہم انہی کے الفاظ میں بیان کر رہے ہیں کہ ''اگر کسی علم میں اس قدر

قوت ہوتی تو دنیا میں پولیس اور عدالتیں قائم کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہوتی دربارِ دہلی میں کسی نامعلوم شخص نے جلوس پر بم مار دیا حکومت کی طرف سے ایک لاکھ روپے کا انعام شایع ہوا مگر کوئی علم کا دعویٰ کرنے والا حکومت کے سامنے نہیں آیا پولیس دن رات چور کی تفتیش میں رہتی ہے اور حکومت کا لاکھوں روپے کا خرچہ پولیس پر ہوتا ہے اگر کسی علم میں اتنی قوت ہوت کہ تمام حال روشن کر دیتا تو دنیا میں سے چوری کا وجود ہی مٹ جاتا'' پھر وہ کہتے ہیں کہ یہ وہ باتیں ہیں جن کو سوائے خدا عالم الغیب کے کوئی نہیں جانتا۔

اس علم کے ایک قاعدہ پر جو پورا باب جو علامہ عبدالرحمن ابن خلدونؒ نے مقدمہ تاریخ میں دیا تھا وہ آج محض اس وجہ سے اردو تراجم سے حذف شدہ ہے کہ مترجم حضرات کے شعور وادراک سے اوپر تھا۔ جس کی بناء پر مترجمین یہ راگ الاپتے رہ گئے کہ ہماری سمجھ میں نہیں آیا اس وجہ سے کسی کی سمجھ میں نہیں آئے گا۔ اس وجہ سے ہم اس کو حذف کر دیتے ہیں۔ (اس مضمون کے شایع ہونے کے بعد سن ۲۰۰۳ء میں سفر ارض مقدسہ کے دوران مجھے مکہ المکرمہ سے عربی کتب تاریخ کا ایک کمپیوٹر کا سافٹ ویئر ملا، جب میں نے اس کے مندرجات میں دیکھا کہ اس میں مقدمہ تاریخ ابن خلدون بھی موجود ہے، تو میں نے باقی چند سافٹ ویئرز کے ساتھ بڑی خوشی کے ساتھ اسے خریدا کہ اب یہ مسئلہ حل ہو گیا لیکن پاکستان واپس آ کر میں نے جب اسے دیکھا تو میری خوشی گہرے دکھ میں بدل گئی، یہ سافٹ ویئر جو مملکتِ مصر میں تیار کیا گیا تھا، اس میں بھی یہ پورا باب موجود نہیں تھا، نہ صرف یہ کہ وہ ندارد تھا بلکہ ان میں اتنی بھی جرات نہیں تھی کہ وہ یہ بتا دیتے کہ ہم نے فلاں وجہ سے یہ پورے کا پورا باب محذوف کیا ہے) یہ تاریخ کے ساتھ بہت بڑا مذاق ہے، کہ جو بات سمجھ میں نہ آئے اس کو حذف کر دو۔ حالانکہ یہ وہ جلیل القدر کتاب ہے جس کا دنیا کی ہر بڑی

کی بالکل ایک حقیقت ہے اور وہ اس نہج پر ہے کہ جس طرح ہم نے علم النجوم کے سلسلے میں ایک مثال دے کر بیان کیا تھا، کہ مستحصل کی ذہانت پر اس بات کا انحصار ہے کہ وہ ایک مقررہ قاعدے کے تحت کن حروف کا انتخاب کرتا ہے، جو کہ مقصد پر دلالت رکھتے ہیں، اس علم کا صحیح مستحصلہ اگر حاصل ہو بھی جاتا ہے، تو وہ ایک ذہن کو بے انتہا تھکا دینے والا حساب ہے، یوں سمجھیں کہ وہ (Brain Breaker Puzzels) ہیں، اور وہ بھی اس طرح کہ ہر وہ شخص جو مستحصلے کو حل کرنا چاہتا ہے، وہ ایک حقیقتِ سوال کے مطابق جواب تک بالکل پہنچ سکتا ہے تھوڑی سی تقدیم و تاخیر کے ساتھ، یعنی اس میں علم النجوم جتنی مستثنیات بھی نہیں ہوں گی، اور نتائج کچھ اس طرح ہوں گے کہ اگر دس جفاروں کو ایک سوال حل کر دینے کے لئے دیا جائے تو علم النجوم کے جاننے والوں کی طرح اس طرح نہ ہو کہ ہر ایک کا جواب بالکل علحدہ بلکہ یہ ہو کہ تھوڑی سی تقدیم و تاخیر کے معمولی سے امکانی فرق کی استثناء سے سب کا جواب ایک ہو، اوپر ہم نے جس آٹھ حرفی مستحصلے کی بات کی تھی، تو اس سے مقصود یہ تھا کہ یہ آٹھ مستحصلاتِ خام سے بنتا ہے، جن میں سے ایک حرف کا انتخاب کرنا ہوتا ہے، جواب تو ایک ہی حرف دیگا، بیک وقت آٹھ حروف جواب نہیں دیں گے۔ اس سلسلے میں ہم نے اس مستحصلے سے چالیس سے زائد سوال حل کیے تھے عمومی بھی خصوصی بھی، اور ان خصوصی کی نوعیت اس مضمون کے شروع میں بیان کردہ سوالوں کے جیسی تھی، اور جو جوابات حاصل ہوئے وہ بالیقیناً عقل کو دنگ کرنے والے تھے، اہرامِ مصر کیا ہیں، جزائر برمودا کے پیچھے کیا حقائق موجود ہیں، حوریں کیا ہیں، انسان نے سب سے پہلے خدا کو، کب جانا؟ اس طرح کائنات کے بسیط مناظر کے بارے میں سوال بھی تھے، تو اسرار سے معمور معاملات کی عقدہ کشائی بھی تھی۔

جو لوگ زیادہ علم پڑھتے ہیں، ان کو الفاظ کی قدر و قیمت کا علم ہوتا ہے، اور وہ ہی بہتر طور پر جانتے ہیں کہ اسرار کی باتیں کیا ہوتی ہیں؟ اس لحاظ سے جتنے بھی سوالات میں نے حل کیے، اور اس سے جو جوابات متخرج ہوئے انہوں نے بالیقیناً مجھے خود بھی حیرت میں ڈال دیا۔ اور وہ ایسے سوالوں کے جوابات ہیں کہ اہل تحقیق کے لئے ایک مشعل راہ ثابت ہو سکتے ہیں، اور ایک مدت مدید تک ان پر کام کر کے تاریخ کو ایک نیا موڑ دیا جا سکتا ہے۔

کتنی نہ حیرانی کی بات ہے کہ جب ہم نے علم کو اس مقصد کے ساتھ سیکھنا شروع کیا تھا، کہ اس سے ڈھیروں سوالات کے جوابات حل کیے جا سکیں، ایسے جوابات جن کو منطق، فلسفہ، حکمتِ بالغہ کی کوئی کتاب نہ دے پاتی ہو، لیکن جب ہم اس مقام مخصوص تک جا کر پہنچے ہیں، جہاں پر عقل مقامِ حیرت میں کھو جاتا ہے، تبھی جا کر پتہ چلا ہے، کہ ہمارے سوالات تو انتہائی قلیل مقدار میں تھے، اور یوں ہمارے سوالات ختم ہوتے گئے لیکن علم کی حدود کا یہ عالم ہے کہ پھر بھی ختم نہیں ہوتیں۔

ہم چاہتے ہیں کہ آپ بھی اصل علم کے وارث بن جائیں، علم کا علم بھی حاصل ہو اور ایسے سوالات کے جوابات بھی جن کو سمجھنا اور جاننا اس طرح ہو کہ جیسے کہ ایک زندگی کا عظیم مقصد بھی حاصل ہو جائے، اور سوالات کے جوابات بھی حسن بانو کے مطلوبہ جوابات کی طرح نہ ہوں کہ حاتم طائی آ کر کسی چیستاں میں تحلیل شدہ حقائق جواب ڈھونڈھے، بلکہ ہر ایک جواب کے ہر ایک حرف کا قاعدہ دیا گیا ہو، اور ایک بالکل عام ذہن رکھنے والا شخص بھی اس کو سمجھ سکے۔

اس لئے اسی ایک ہی قاعدہ پر مشتمل پوری ایک کتاب عوام تک پوری دیانتداری کے ساتھ پہنچائی جائے جو حصص میں تقسیم نہ ہو وہ ہی اول ہو اور وہ ہی آخری ہو۔ قبل اس

کے کہ اس دنیا میں ہمارا ادا کیے جانے والا کردار (Role) ختم ہو جائے اور ہم داعی اجل کو لبیک کہہ کر ایک جانے پہچانے سفر پر روانہ ہو جائیں، کہ جس کو لوگ انجانا سفر کہتے ہیں۔ دنیا کا علم دنیا ہی میں رہے تو اچھا ہے، اُس جہاں میں اِس علم کی کیا ضرورت؟؟؟

چلتے چلتے ایک اور بات وہ یہ کہ سفرارضِ مقدسہ کے دوران میں ایک روز کا ذکر ہے کہ میں حرمِ کعبہ میں بیٹھا تھا، اور سوچ کا دھارا اسی جفرالجامع کی کتاب کی طرف گیا، دل میں ایک تمنا نے سر اٹھایا کہ کاش ایسا کوئی طریقہ ہو کہ میں صرف جفرالجامع کی کتاب کو ہاتھ میں لوں، اور سوالات کے ربعات سے سیدھا جوابات کے ربعات پر جا پہنچوں، پھر ایک قدرت کی طرف سے عنایت ہوئی، مجھے یوں لگا کہ جیسے میرے ذہن و قلب سے جیسے حجابات اُٹھ گئے ہیں، اور میں صاف دیکھ رہا ہوں کہ سوالات کے ربعات سے جوابات کے ربعات پر کس طرح پہنچا جا سکتا ہے۔ میں نماز سے فارغ ہو کر اپنی رہائش کے مقام پر آیا، اور اس بات کو قلمبند کیا، جو کہ مجھ پر الہام ہوئی، اور واپس پاکستان آنے پر اس کو عملی شکل دی۔ پس یہ ذاتِ خداوندی کا احسان ہے، اور وقوف دینا اس کی ہی ذات کی رحمت ہے، اور اسی کی ہی دَین ہے۔ فَلِلّٰهِ الحُجَّةُ البالِغَةُ.

ماہنامہ فلکیات بابت فروری ۲۰۰۲ء

ینابیع الحکمۃ فی السر الاوفاق

نقوش کے علم پر تاریخ کی پہلی مبسوط اور ایک عظیم تحقیق

علوم جتنے بھی ہیں جن کا تعلق ما بعد النفسیات سے ہے۔ یوں سمجھیں کہ وہ Prophesy کی شاخیں ہیں وہ آج بھی انہی خطوط میں انہیں ہیئت میں انہی اسوں پر قائم ہیں جن پر صدیوں پہلے ان کی عمارت استوار کی گئی تھی۔ ان میں سر مو کوئی فرق نہیں آیا۔

یہ علوم بن کی ہم علوم روحانیہ کے نام سے یا مخفی علوم کے نام سے تعبیر کرتے ہیں یا موسوم کرتے ہیں درحقیقت دو اقسام پر مشتمل ہیں۔ یا تو وہ علوم ریاضی ہیں یا پھر وہ علوم ریاضات ہیں۔ اگر کچھ باقی بھی بچتا ہے تو علوم فلاسفیہ میں اس کا شمار کیا جا سکتا ہے۔ بالیقیناً اگر ریاضات کی بدولت آدمی کے قلم میں کوئی تاثیر پیدا ہو بھی جاتی ہے تو، اور اوفاق بھی غلط ہوں تو اس میں ان اوفاق کا کوئی کمال نہیں ہوتا بلکہ اس ریاضت کا ہوتا ہے جو عامل نے کی ہوئی ہوتی ہے اور جس کا وہ صاحب عمل ہوتا ہے اسی کی بدولت عامل کے عمل میں اثر پذیری پیدا ہوتی ہے۔ جب ہم اوفاق کو وضع کرنے کی سعی کریں گے تو چوں کہ یہ حسابی قواعد سے مبرا نہیں اس وجہ سے ان اوفاق کے مدون کرنے میں اور وضع کرنے میں ریاضی کے قواعد ضرور بالضرور استعمال میں آئیں گے اور مراحل میں پھر جمع و تفریق، ضرب و تقسیم کا ایک سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ اور ان کو متوازن کرنے میں ریاضی کے استعمال کے سوا کوئی چارہ ہی نہیں بنتا۔ اور وہ علم جس کو اوفاق کی صورت میں ڈھالا جاتا ہے۔ وہ ریاضی کے حسابات سے کسی بھی صورت میں باہر نہیں جاتا۔

آپ کو یاد ہوگا کہ اس فقیر در بارگاہِ خداوندی نے چند سال پیشتر ''الواح الجواہر'' کے نام سے ایک سلسلہ شروع کیا تھا جس میں چند مبحث علم الاوفاق پر بھی تھے۔کافی سارے اسراروں کو ان میں آشکار کیا گیا تھا اور کافی اسراروں کی طرف لطیف پیرایے میں اشارے بھی کیے گئے تھے۔اوران میں سے بہت سے ایسے بھی راز تھے جو آج تک بدستور راز ہی بنے ہوئے ہیں ان مرموز اسرار میں سے ایک اسرار نقوش کے بھرنے کا بھی تھا۔اور اب کافی احباب کی پرزور اپیل پر اس موضوع کو جس میں ہم نے وفق اصلیہ کے حوالے سے عدد ۶۶ کی مثالی نقش مثلث دی تھی اس کی پورے طریقے سے تشریح آج کے مضمون میں کر رہے ہیں۔ہمیں اس بات کا احساس ہے کہ ہمارا یہ مضمون اس علم کی تاریخ میں ایک نئے خیال ایک نئی تحقیق کا عندیہ اپنے آپ میں سموئے ہوئے آپ کو ملے گا وہ عام مروجہ قواعد سے بالکل مخالفت کا اظہار کرتا ہے۔وہ ممکن ہے کہ بہت سی جبینوں پر شکنیں پڑنے کا باعث بھی بنے ،لیکن یہ امر مسلمہ ہے کہ حقیقت کو بالآخر آشکار ہونا ہی ہے۔کل اور کل سے پیشتر والے ادوار میں اگر نہ ہوسکی تو اس میں مضائقہ ہی کیا تھا اگر آج آشکار نہ ہوئی تو ممکن ہے کہ آنے والے کل میں آشکار ہوجاتی تو کیا یہ بہتر نہیں کہ جب اصل حقیقت عیاں ہو بھی گئی ہے تو اس کو آنے والے کل پر کیوں اٹھا کر رکھا جائے۔

اسی وجہ سے ہم نے اپنے اوپر یہ بارِ گراں سمجھا کہ ایک راز کی بات جو ہم پر منکشف ہوئی ہے ایک اشارہ ہم نے جب جناب سید عبدالفتاح الطوخی الفلکی (مصر) کی تحریر میں بھی پایا تو گویا یہ ہمارے لئے یہ نوید تھی اس بات کی کہ ہم اس کو عام کردیں۔

ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ علم الاوفاق میں اصل گڑبڑ تب پیدا ہوئی جب وفق (نقش) کی میزان کرنے کا مرحلہ درپیش آیا۔اور میزان کرتے کرتے تو اعداد اس صورت میں

ڈھل گئے کہ ایک عدد اتنی مرتبہ تکرار کرنے لگا کہ جتنی کشادگی اس کے خانوں کی تھی۔یعنی یہ کہ ہم نے میزان کرنی تھی اس بات کی کہ آیا ہم نے جو اعداد اس نقش میں پر کیے ہیں وہ درست ہیں یا نہیں تو ہم نے ضلعے کے اعداد کو وفق کی صورت سے موسوم کیا گو کہ یہ ایک واضح حسابی غلطی تھی جس کی تصحیح ہو بھی سکتی تھی مگر افسوس کہ جانے کن وجوہات کی بناء پر علم النقوش کا یہ پہلو کسی بھی محقق و ماہر علم کی بے اعتنائی اور عدم توجہی سے باہر نہ آسکا۔

ہم نے ایک بار یہ عرض بھی کیا تھا اپنے الواح الجواہر کے سلسلے کے مضامین میں کہ نقوش کو کسر کے ساتھ پر کرنے کے بجائے نقوش کو تبدیل کرنا انسب ہے تا کہ کسر کا استعمال واحتمال نہ ہو۔اور رفتار میں فرق کی گنجائش بھی نہ نکل سکے۔ٹھیک اسی بات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے فی الوقت جو نقوش آپ کے سامنے پیش کیے جارہے ہیں وہ مروجہ طریقے پر پہلے آپ کی خدمت میں پیش کیے جارہے ہیں تا کہ آپ ان کی بنیادی رفتاریں دیکھیں نیز آپ کو سمجھنے میں بھی آسانی پیدا ہو اور حقیقت کو سمجھنے کے لئے آپ کا فہم بھی آپ کا ساتھ دے،ہم نے جو نقوش (جو آپ نیچے دیکھیں گے) مثالیہ بیان کیے ہیں وہ مختلف اعداد رکھتے ہیں۔وگرنہ کسر کے ساتھ ایک ہی عدد کو ہم مختلف نقوش میں پُر کرکے مثال کے ساتھ سمجھادیتے۔

نقش مثلث

۲۶۵	۲۵۸	۲۶۳
۲۶۰	۲۶۲	۲۶۴
۲۶۱	۲۶۶	۲۵۹
۷۸۶	۷۸۶	۷۸۶

نقش مسدس

۴۹	۵۶	۶۷	۶۸	۵۵	۳۸
۵۰	۷۰	۴۸	۳۹	۶۵	۶۱
۶۶	۴۰	۵۱	۶۰	۴۷	۶۹
۴۱	۶۴	۵۲	۵۹	۷۱	۴۶
۵۴	۴۵	۷۲	۶۳	۴۲	۵۷
۷۳	۵۸	۴۳	۴۴	۵۳	۶۲
۳۳۳	۳۳۳	۳۳۳	۳۳۳	۳۳۳	۳۳۳

نقش مربع

۱۹۶	۱۹۹	۲۰۴	۱۸۹
۲۰۱	۱۹۰	۱۹۵	۲۰۰
۱۹۱	۲۰۴	۱۹۷	۱۹۴
۱۹۸	۱۹۳	۱۹۲	۲۰۳
۷۸۶	۷۸۶	۷۸۶	۷۸۶

نقش مسبع

۵۷	۶۳	۶۹	۲۶	۳۹	۴۵	۵۱
۶۵	۷۱	۲۸	۳۴	۴۰	۵۳	۵۹
۷۳	۳۰	۳۶	۴۲	۴۸	۵۴	۶۷
۳۲	۳۸	۴۴	۵۰	۵۶	۶۲	۶۸
۳۳	۴۶	۵۲	۵۸	۶۴	۷۰	۲۷
۴۱	۴۷	۶۰	۶۶	۷۲	۲۹	۳۵
۴۹	۵۵	۶۱	۷۴	۳۱	۳۷	۴۳
۳۵۰	۳۵۰	۳۵۰	۳۵۰	۳۵۰	۳۵۰	۳۵۰

نقش مخمس

۶۴	۵۸	۵۲	۴۶	۴۰
۴۷	۴۱	۶۰	۵۹	۵۳
۵۵	۵۴	۴۸	۴۲	۶۱
۴۳	۶۲	۵۶	۵۰	۴۹
۵۱	۴۵	۴۴	۶۳	۵۷
۲۶۰	۲۶۰	۲۶۰	۲۶۰	۲۶۰

نقش مثمن

۳۲	۳۱	۴۳	۴۴	۵۳	۵۴	۲	۱۰
۳۰	۲۹	۴۱	۴۲	۵۵	۵۶	۴	۳
۴۹	۵۰	۶	۵	۲۸	۲۷	۴۷	۴۸
۵۱	۵۲	۸	۷	۲۶	۲۵	۴۵	۴۶
۱۰	۹	۶۱	۶۲	۳۵	۳۶	۲۴	۲۳
۱۲	۱۱	۶۳	۶۴	۳۳	۳۴	۲۲	۲۱
۳۹	۴۰	۲۰	۱۹	۱۴	۱۳	۵۷	۵۸
۳۷	۳۸	۱۸	۱۷	۱۶	۱۵	۵۹	۶۰
۲۶۰	۲۶۰	۲۶۰	۲۶۰	۲۶۰	۲۶۰	۲۶۰	۲۶۰

نقش متسع

۹۱	۹۹	۱۰۷	۱۱۵	۴۲	۵۹	۶۷	۷۵	۸۳
۱۰۱	۱۰۹	۱۱۷	۴۴	۵۲	۶۰	۷۷	۸۵	۹۳
۱۱۱	۱۱۹	۴۶	۵۴	۶۲	۷۰	۷۸	۹۵	۱۰۳
۱۲۱	۴۸	۵۶	۴۶	۷۲	۸۰	۸۸	۹۶	۱۱۳
۵۰	۵۸	۶۶	۷۴	۸۲	۹۰	۹۸	۱۰۶	۱۱۴
۵۱	۶۸	۷۶	۸۴	۹۲	۱۰۰	۱۰۸	۱۱۶	۴۳
۶۱	۶۹	۸۶	۹۴	۱۰۲	۱۱۰	۱۱۸	۴۵	۵۳
۷۱	۷۹	۸۷	۱۰۴	۱۱۲	۱۲۰	۴۷	۵۵	۶۳
۸۱	۸۹	۹۷	۱۰۵	۱۲۲	۴۹	۵۷	۶۵	۷۳
۷۳۸	۷۳۸	۷۳۸	۷۳۸	۷۳۸	۷۳۸	۷۳۸	۷۳۸	۷۳۸

آپ نے سات نقوش ملاحظہ فرمالیے۔ یہ مروجہ قاعدے کے مطابق وضع کیے گئے ہیں۔ یہ ساتوں نقوش سبع سیارگان سے بھی منسوب ہیں اور تمام علم الاوفاق کا ننانوے فیصد مسئلہ انہی سے حل ہوتا ہے۔

اعداد کا بہت ہی پیچیدہ فلسفہ ہے۔ کسی بھی عدد کے بارے میں یہ ظن تو قائم کیا جا سکتا ہے کہ یہ اعداد ہو نہ ہو اس مخصوص عبارت، آیت، اسماء کے ہیں لیکن یہ ایک قطعی حقیقت ہے کہ حتمی طور پر کچھ کہنا پھر بھی ناممکنات میں سے ہے۔

نقش مثلث اور نقش مربع ۷۸۶ کے اعداد سے پر کیے گئے ہیں۔ اور نقش مخمس اور نقش مثمن ۲۶۰ اعداد سے پُر کیے گئے ہیں اور حسنِ اتفاق سے مثمن نقش کی ان اعداد کے مطابق (مروجہ قوانین کے لحاظ سے) یہ طبعی چال بھی ہے۔

اب آپ دیکھیے۔

نقش مثلث کے لئے ہم نے بسملہ الشریفتہ کے ۷۸۶ اعداد لیے۔ جبکہ یہ اعداد اسماء الحسنٰی میں سے (خالق۔ مجیب) کے بھی ہیں تو (باعث۔ باری) کے بھی ہیں تو (متین۔ رؤف) کے بھی ہیں۔ نقش مثلث کے لئے ہم نے ۱۲ عدد طرح کر کے اس کو ۳ پر

تقسیم کیا جو عدد حاصل ہوا اسے پہلے خانے میں رکھ کر ہم نے حسب قاعدہ اعداد پر کر دیے۔
اب یہ نقش ۷۸۶ کے اعداد کا قطعاً نہیں ہے بلکہ (۲۳۵۸=۳x۷۸۶) کا ہے۔

اور **نقش مربع** کے قائم کرنے کے لئے مروجہ اصول کے مطابق ۳۰ طرح کر کے ۴ پر تقسیم کیا جو عدد خالص حاصل ہوا اس کو پہلے خانے میں رکھ کر ایک ایک کے اضافے سے ہم نے نقش کو مکمل کیا۔ اور اس عدد "۷۸۶" کے اسماء و آیات کا ہم مثلث میں بیان کر چکے اب یہ عدد یا نقش ۷۸۶ کا قطعاً نہیں ہے بلکہ ۳۱۴۴ کا ہے۔

اور **نقش مسبع** کے لئے ہم نے جو اعداد لیے وہ ۳۵۰ ہیں۔ یہ اعداد اسماء الحسنٰی (صریحہ قرآنیہ) میں سے سمیع۔ قدوس کے بھی ہیں تو باری۔ واسع کے بھی ہیں۔ مروجہ قاعدے کے مطابق ہم نے ان اعداد میں سے ۱۶۸ طرح کر کے ۷ پر تقسیم کیا تو حاصل عدد کو مسبع کے پہلے خانے میں رکھ کر ایک ایک کے اضافے سے نقش پُر کیا۔ درحالیکہ یہ نقش جو آپ نے ملاحظہ فرمالیا وہ ۲۴۵۰ کا ہے یعنی (۷x۳۴۰) کا۔ اور نقش مخمس کے لئے ہم نے ۲۶۰ اعداد لئے یہ اعداد (ملک۔ قدوس) کے بھی ہیں اسماء الحسنٰی (صریحہ قرآنیہ) میں سے تو (رب۔ محی) کے بھی ہیں تو، (سمیع۔ حسیب) کے بھی ہیں۔ ہم نے مروجہ قاعدے کے مطابق ۲۶۰ میں سے ۶۰ عدد طرح کر کے ۵ پر تقسیم کیا جو عدد حاصلہ حاصل ہوا اسے ہم نے مخمس کے وفق میں سے پہلے خانے پر رکھا اور ایک ایک کے اضافے سے نقش پر کیا۔ اب یہ عدد ۲۶۰ کا نہیں بلکہ ۱۳۰۰ کا ہے۔

اور **نقش مسدس** کے لئے ہم نے عدد ۳۳۳ لیا یہ عدد اسماء الحسنٰی (صریحہ قرآنیہ) میں سے (شہید۔ وہاب) کے بھی ہیں (قدیر۔ واحد) کے بھی ہیں۔ (رؤف۔ والی) کے بھی ہیں تو (رب۔ سلام) کے بھی ہیں۔ ہم نے مروجہ قاعدے کے

مطابق ۱۰۵ طرح کر کے ۶ پر تقسیم کیا اور عدد حاصلہ حاصل ہوا اس کو مسدس کے خانہ اول میں رکھ کر ایک ایک کے اضافے سے یہ نقش پر کیا۔ جب کہ یہ نقش عدد ۳۳۳ کا نہیں بلکہ ۱۹۹۸=۶x۳۳۳ کا ہے۔

اور **نقش مثمن** کے لئے ہم نے جو عدد لیا وہ ۲۶۰ ہے اور اس کے اسماء نقش مخمس میں آپ دیکھ چکے ہیں نیز یہ بھی آپ دیکھتے ہیں کہ یہ خالی مثمن کی چال ہے، یعنی ۲۶۰ سے ۲۵۲ طرح کر کہ ۸ پر تقسیم کیا اور پہلے خانے میں عدد حاصلہ کو رکھ کر ایک ایک کے اضافے سے نقش مکمل کیا اب یہ نقش درحقیقت عدد ۲۶۰ کا نہیں بلکہ ۲۰۸۰ کا ہے یعنی ۸x۲۶۰ کا۔

اور **نقش متسع** کے لئے ہم نے جو عدد لیا وہ ۷۳۸ ہے اور اسماء الحسنٰی (صریحہ قرآنیہ) میں سے یہ عدد مالک الملک۔ شکور کا ہے۔ مروجہ قاعدے کے مطابق ہم نے ۳۶۹ طرح کر کے ۹ پر اس کو تقسیم کیا اور عدد حاصلہ کو پہلے خانے میں رکھ کر نقش پر کیا۔
اب ہم نے جو نقش پر کیا وہ بظاہر تو ۷۳۸ کا ہے لیکن درحقیقت ۶۶۴۲ کا ہے یعنی (۹x ۷۳۸) کا۔

اب آپ نے ساتوں نقوش کو ملاحظہ فرمالیا جو عام مروجہ قاعدے کے مطابق وضع کیے گئے ہیں۔ ان نقوش کی سب سے بڑی خامی یہ ہے کہ ان میں بظاہر تو "وفق" کو متعین کرنے کی کوشش کی گئی ہے جبکہ درحقیقت "ضلع" کو قائم کیا گیا ہے۔ اب ہم آپ کو اصل "اوفاق" کے متعین کرنے کے لئے چند مثالی نقوش درج کرتے ہیں اس کے بعد اصل اوفاق کے وضع کرنے کا طریقہ کار درج کر دیں گے۔

سب سے پہلے ہم آپ کو ایک نقش مخمس اپنی حقیقی صورت میں دکھاتے ہیں یہ نقش

اسماء الحسنیٰ میں سے (مقتدر۔نور) کا ہے جس کے اعداد ۱۰۰۰ ہیں۔

۲۸	۳۴	۴۰	۴۶	۵۲
۴۱	۴۷	۴۸	۲۹	۳۵
۴۹	۳۰	۳۶	۴۲	۴۳
۳۷	۳۸	۴۴	۵۰	۳۱
۴۵	۵۱	۳۲	۳۳	۳۹
۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰

اب ایک نقش مربع ملاحظہ فرمائیے یہ اسماء الحسنیٰ میں سے مقتدر۔نور (اعداد ۱۰۰۰) سے وضع کیا گیا ہے۔

مقتدر۔نور (۱۰۰۰)

۵۵	۶۸	۶۵	۶۲
۶۶	۶۱	۵۶	۶۷
۶۰	۶۳	۷۰	۵۷
۶۹	۵۸	۵۹	۶۴
۲۵۰	۲۵۰	۲۵۰	۲۵۰

اب ایک نقش مثلث ملاحظہ فرمائیے یہ اسم پاک رفیع الدرجات (اعداد ۹۹۹) کا وفق ہے۔

رفیع الدرجات (۹۹۹)

۱۱۲	۱۰۷	۱۱۴
۱۱۳	۱۱۱	۱۰۹
۱۰۸	۱۱۵	۱۱۰
۳۳۳	۳۳۳	۳۳۳

یاد رہے کہ میزان قائم کرنے سے یہ مراد ہے کہ جتنا نقش ہے اتنے حصص میں ہم اُسے تقسیم کر کے دیکھیں گے تو متوازن پائیں گے چاہے وہ طول میں ہو یا عرض میں۔ مثال نقش مربع ہم نے ایک ہزار کے اعداد سے پُر کیا چونکہ یہ نقش مربع ہے لہٰذا طول وعرض کے کسی بھی چار اضلاع کا جمع نقش کا وفق اصلیہ ہوگا۔ یہاں تک کہ ہم عمودی خانوں کا بھی شمار

کریں تو میزان سے باہر نہیں پائیں گے۔

آپ نے مثالی ۷۸۶ والے مثلث اور مربع کو دیکھ لیا تھا اور ان کا وفق بھی۔ اب آپ ان نقوش کا وفق بھی دیکھیں۔ مربع کا بھی اور مخمس کا بھی مربع میں ضلع کا مجموعہ (۲۵۰) ہے اور مخمس میں ضلع کا مجموعہ (۲۰۰) ہے۔

نام نقش	اعداد اصلیہ	تقسیم اول	طرح	تقسیم ثانی	عدد حاصلہ
مثلث	؟	۳	۱۲	۳	؟
مربع	؟	۴	۳۰	۴	؟
مخمس	؟	۵	۶۰	۵	؟
مسدس	؟	۶	۱۰۵	۶	؟
مسبع	؟	۷	۱۶۸	۷	؟
مثمن	؟	۸	۲۵۲	۸	؟
متسع	؟	۹	۳۶۰	۹	؟

ان نقوش اصلیہ کے بھرنے کا ایک کلیہ یہاں ہم درج کر رہے ہیں۔

یاد رہے کہ مثلث میں کم سے کم ۴۵ اعداد پر کیے جاسکتے ہیں۔

یاد رہے کہ مربع میں کم سے کم ۱۳۶ اعداد پر کیے جاسکتے ہیں۔

یاد رہے کہ مخمس میں کم سے کم ۳۲۵ اعداد پر کیے جاسکتے ہیں۔

یاد رہے کہ مسدس میں کم سے کم ۶۶۶ اعداد پر کیے جاسکتے ہیں۔

یاد رہے کہ مسبع میں کم سے کم ۱۲۲۵ اعداد پر کیے جاسکتے ہیں۔

یاد رہے کہ مثمن میں کم سے کم ۲۰۸۰ اعداد پر کیے جاسکتے ہیں۔

یاد رہے کہ متسع میں کم سے کم ۳۳۲۱ اعداد پر کیے جاسکتے ہیں۔

ہم نے چند سال پیشتر۔ نقوش کی کسور سمجھا دیں تھیں اور ان کا ایک چارٹ بھی دیا

تھا، بڑی خوشی کی بات تھی کہ اس پر دوستوں میں تحقیق کی ایک لہر اٹھی تھی۔ اور میرے بیان کردہ طریقہ کسور کو دیکھ کر جب انہوں نے توقف کیا تو اس کے اصول ان کی سمجھ میں آ گئے تھے۔ لیکن مزے کی بات یہ ہے کہ اس موجودہ طریقہ کار کے لئے کسی بھی نقش کے اصل عدد وفق کے معلوم کرنے کا کوئی بھی فارمولا کبھی بھی نہیں بنایا جا سکتا وہ کیوں۔۔۔۔۔۔؟ جواب میں اہلِ تحقیق پر چھوڑتا ہوں۔

قارئین! ہم نے عنایت ربانی سے اس علم کے بہت سے رازوں کو حاصل کیا ہے اور ماضی گواہ ہے کہ وہ ہم آپ تک پہلے بھی منتقل کرتے آئے ہیں اور انہیں آئندہ بھی انشاء اللہ ضرور بیان کرتے رہیں گے۔ اس علم الاوفاق کی تاریخ میں پہلی مرتبہ اس کے اصل راز کو افشاء کیا گیا ہے۔ مجھے قوی یقین ہے کہ اس تحقیق کا بھرپور خیر مقدم کیا جائے گا اور اپنے اپنے اوفاق کا قبلہ درست کر لیا جائے گا۔ نقوش ذوالکتابت کے وفق کے بارے میں پھر بالیقیناً آپ لوگ حیران ہوں گے کہ پھر وہ کس طرح بنیں گے۔۔۔؟

انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ کسی نشست میں وہ بھی طریقہ کار بالتفصیل عرض کر دوں گا۔

ان جواہر کی قدر کریں اور ہو سکے تو فلکیات خریدتے رہیں گو کہ اپنی عدیم الفرصتی کے باعث میں ہر ماہ مستقل طور پر نہیں لکھ پایا ہوں گذشتہ کئی برسوں سے تاہم یہ تو طے کہ جب بھی لکھوں گا تو اسی رسالے میں اور باری تعالیٰ کی بارگاہ سے امید ہے کہ اس سے آپ وہ کچھ حاصل کر پائیں گے جو سینکڑوں کتب پڑھنے کے بعد بھی حاصل نہیں کر پائیں گے۔

دعا ہے کہ اللہ پاک پروردگار آپ کا ادراک کھول دے۔ آمین۔

والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

ماہنامہ فلکیات بابت فروری ۲۰۰۳ء

علوم قدیمہ کی عصرِ حاضرہ میں ضرورت

(پہلی آل پاکستان روحانی علوم کانفرنس، اوکاڑہ میں پڑھا جانے والا مقالہ)۔

سب تعریفیں اس ذات خداوندی کے نام جس نے نظام کائنات وکارگاہِ ہستی میں اتنے بڑے سے بڑے اجرام فلکیہ کی موجودگی میں سے اس چھوٹے سے کرہ ءزمین کو فضیلت بخشی کہ اس میں اشرف المخلوقات کا مسکن ٹھہرایا۔ اور تمام نوعِ حیات میں سے انسان کو صاحب ارادہ واختیار کیا۔ بے شک وہ ذاتِ خداوندی ہی ہے۔ جس نے عقل انسانی کی دھار تیز رکھی اور معاشرہ ہائے انسانیہ کے دھارے کو صحیح سمت میں رکھنے کے لئے انبیاء کرام علیہم السلام کو مبعوث کیا اور سب سے بڑھ کر ہمارے لئے فخر کی یہ بات ٹھہری کہ ہمیں حضرت محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ ﷺ کی امت وملت میں پیدا کیا جو سرورِ دو عالم، فخر موجودات خاتم النبیین، سرتاج انبیاء اور رحمۃ اللعالمین ہیں۔ جن کی آمد سے رسوم باطلہ کا خاتمہ ہوا اور توحید اپنی مجلیٰ شکل میں دنیا پر آشکار ہوئی اور جس کی مقدس ہستی نے انسانوں میں سے رنگ ونسل کی تفریق کے امتیاز کا خاتمہ کیا اور مساوات کا عظیم درس دیا۔ سچ ہے کہ:

یا صاحب الجمال و یا سید البشر
من وجھک المنیر لقد نور القمر
لایمکن الثناء کما کان حقہ
بعد از خدا بزرگ، توئی قصہ مختصر

علوم قدیمہ میں سے دو علوم ایسے ہیں جو بڑی دوررس خصوصیات کے حامل ہیں

اور جن کے اثرات وتعبیرات محض ایک شخصیت کے خول میں ڈھکے نہیں رہتے اور جن کی بڑی سے بڑی شرحیں کی جاسکتی ہیں۔

اور وہ ہیں علم النجوم اور علم الجفر۔

عموماً انسان کی فطرت میں یہ چیز شامل ہے کہ وہ تمام کرشمہ سازیوں کو اور تمام فوائد کو اپنی ذات تک محدود رکھنا چاہتا ہے۔ اور ان علوم کے ساتھ بالخصوص برِ صغیر میں یہی کچھ ہوا۔ علم النجوم تو پھر بھی کسی نہ کسی طرح مختلف نوعیتوں کے ساتھ زندہ رہا، لیکن علم الجفر پر تو گویا یتیمی کی سی کیفیت طاری رہی۔

علم النجوم یا آسٹرالوجی (Astrology) درحقیقت علم الہیئت یا آسٹرونومی (Astronomy) ہی کی ایک شکل ہے۔ جو کہ ایک مکمل سائنس ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ آسٹرولوجی جو کہ ہمارے نظامِ شمسی کی ہی ایک عملی تفسیر ہے اور سیارگان کی رفتار، ان کی رجعت ہم انسانوں بلکہ یوں کہیں کہ پورے کرہ ارض پر اپنے اثرات ڈالتی ہے اور اوقات کی سعدیت ونحوست کو اس علم سے آگہی کی بنیاد پر سمجھا جاسکتا ہے اور اس سلسلے میں بہتیری تدابیر اختیار کی جاسکتی ہیں۔ وطن عزیز میں نجوم کے سمجھنے پر بیسیوں کتب موجود ہیں لیکن ان کی حیثیت محض طفلانہ ہے اور جو کہ مبتدی کے لئے لکھی ہوئی ہوتی ہیں اور آپ حضرات کو یہ جان کر ضرور حیرانگی ہوگی کہ گذشتہ پچپن سالوں سے جن مبتدیوں کے لئے لکھی گئی ہیں ان کی دوسری اور تیسری نسل بھی شروع ہو چکی ہے یعنی اس وقت سے لیکر اب تک کئی Generation Gaps ہو چکے ہیں، لیکن ہمارے وہ مبتدی کبھی منتہی نہ ہو سکے۔

یوں سمجھیے کہ پرائمری کا کورس یا نصاب شائع کیا گیا جو پرائمری کے جامد دائرے

Freezed Circle سے کبھی آگے بڑھا ہی نہیں ماسٹرس کہاں سے ہوتی۔

ہماری تمام تر تقاویم اب بھی American Ephemeris کے تعاون کے سوا بن ہی نہیں سکتیں، کبھی کسی نے اس پر غور بھی کیا ہے کہ اس معاملے میں ہم خود کفیل ہوں، یہ سارا نظام جو چل رہا ہے وہ اندھے کی لاٹھی تو ہرگز نہیں ہے، ضرور کسی مقرر کردہ پیمانے کے تحت چل رہا ہے۔ ضرورت تو صرف اتنی ہے کہ اس پیمانے کا ادراک کیا جائے، اور اہلِ فن اس سلسلے میں اجتماعی طور پر اپنی کاوشیں مجتمع کریں، لیکن جہاں علم فٹ پاتھ پر تھوک کے حساب سے بکتا ہو اور کسی پل کے اوپر یا سیڑھیوں پر یا کسی مصروف گذرگاہ کے کنارے کسی درخت کی چھاؤں تلے لوگوں کی قسمتوں کو ان کے نصیب کو موٹے ڈل والے چار نمبر کے شیشے سے دیکھا جاتا ہو تو وہاں ان جھمیلوں میں کون پڑے۔

تمام تر تکنیکی وسائل کے باوجود اس علم کے قواعد کا وہ پیچیدہ جال ہے کہ ہر پہلو سے صرف ایک زائچہ کو پڑھنے کے لئے میرے نزدیک تو چھ ماہ بھی ناکافی ہیں اور شاید یہی وجوہات تھیں کہ زریں تخت وتاج کے ادوار میں درباروں میں شاہی منجم رکھے جاتے تھے، ستم ظریفی دیکھیے کہ وہ علم اپنی قسمت کو روتا ہوا فٹ پاتھ کے کنارے سو روپے میں ناقص شکل میں باافراط بکتا ہے۔

شمس وقمر کی رفتاروں کے معمولی سے فرق کی استثناء کے بعد مغربی ممالک کی محتاجی ختم کرنے کے لئے، ہم نے اہل علم کے سامنے جب یہ سوال رکھا کہ رجعت سیارگان جبکہ صرف زمین کی گردش کے باعث وہاں سے دیکھی جانے والی نظر کا نام ہے۔ تو سیارگان اپنی مقررہ کردہ میعاد کے دوران ہی اپنا مداری سفر کیوں نہیں طے کر لیتے تو یہ ان کے لئے یقیناً حیران کن تھا۔ چند سطور کا اگر وہ فارمولا بنا دیتے تو وہ اس حقیقت سے ضرور آگاہ

ہوتے کہ:

ہیں کواکب کچھ نظر آتے ہیں کچھ
دھوکہ دیتے ہیں یہ بازیگر کھلا

کیوں کہ کوئی بھی سیارہ (جس کو ہم عام اصطلاح میں ستارہ کہتے ہیں) درحقیقت کبھی بھی رجعت میں نہیں چلتا کیونکہ رجعت و مستقیم کی اصلیت صرف یہ ہے کہ وہ محض زمین سے نظر آتے ہیں۔یعنی ہم جب دیکھتے ہیں کہ فلاں سیارہ رجعت میں چلتا ہے تو درحقیقت وہ رجعت میں نہیں ہوتا، یا الٹا نہیں چلتا۔چونکہ کواکب کی حرکت ہمیشہ مشرق کی طرف یعنی مستقیم ہوتی ہے۔اس لئے ہوتا یہ ہے کہ جب کوئی سیارہ اور زمین دونوں شمس کے ایک طرف ہوں تو ان کی حرکت ایک ہی سمت ہوتی ہے۔مگر زمین کی حرکت سیارے سے تیز ہوتی ہے اس لئے زمین سے وہ سیارہ مغرب کی طرف ہٹتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔اور نظری اعتبار سے ہمیں الٹا چلتا نظر آتا ہے۔اور جب زمین شمس کے ایک طرف ہو اور کوئی سیارہ دوسری طرف ہو تو سیارہ کی مشرقی حرکت زمین کی حرکت کی وجہ سے تیز معلوم ہوتی ہے۔ان دونوں مقامات کے درمیان کسی مقام پر سیارہ ساکن نظر آتا ہے۔اسے استقامت کہتے ہیں، یہاں سے بوجہ خاص فاصلہ پھر اس کی رفتار سیدھی معلوم ہوتی ہے۔اس کی مثال یوں سمجھیں کہ ریل گاڑی پر سوار ہو کر دور کسی متوازی سڑک پر کسی کار کو دوڑتے ہوئے دیکھیں، بشرطیکہ دونوں ایک ہی سمت جا رہی ہوں تو وہ کار پیچھے رہتی نظر آئے گی۔جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ کار پیچھے جا رہی ہے۔یا یوں کہیں کہ نظری دھوکہ ہوتا ہے۔کہ کار پیچھے جا رہی ہے۔ٹھیک اسی طرح سیاروں کی اسی دوڑ میں چونکہ ہم زمیں پر ہوں گے اس لئے سیارہ پیچھے چلتا نظر آتا ہے، اور زمیں آگے بڑھتی نظر آئے گی۔

نظامِ شمسی کے مرکزی اہمیت کے حامل سیارے اور ان کی رفتار درحقیقت چند سطور

کے فارمولے میں سمٹ آتی ہے۔اب ان کی تصحیح کے لئے امریکی ادارے ناسا (N.A.S.A) کی ضرورت نہیں رہتی۔لیکن ان چند سطور کے حساب کو وہ کوئی کیونکر بنائے جوزحل کی گردش سے نکلتا ہے تو مریخ کی گردش میں جا پھنستا ہے۔اور مریخ سے جیسے تیسے جان چھوٹ جاتی ہے تو اس کی رہی سہی کسر زہرہ کی گردش پوری کر لیتی ہے۔اور یوں گردشیں ختم نہیں ہوتیں اور فلک ستم ظریف کو کوستا ہوا آدمی ختم ہو جاتا ہے۔

یہ کائنات جو بے شمار کہکشاؤں (Galaxies) کا مجموعہ ہیں اور کہکشاں کیا ہے۔کتنے ہی نظام ہائے شمسیہ (Solar Systems) کا مجموعہ ہے۔اور کہکشاں وہ نہیں ہے جس کے بارے میں شاعرانہ تخیل میں بیان کیا گیا ہے کہ:

ان ہی راہوں پہ آسکتے ہو تو آؤ
میری راہ میں کوئی کہکشاں نہیں۔

اس کائنات میں ہمارا نظام شمسی ایک چنے کے دانے کے برابر بھی حیثیت نہیں رکھتا، خدائے بزرگ و برتر کی تخلیق کردہ یہ بسیط کائنات اور اس کے درمیان جو کچھ ہے وہ خود باری تعالیٰ کا فرمان ہے کہ:

میں نے یہ تماشے کے لئے پیدا نہیں کیے۔

اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم لوگ نئے جہاں تلاش کریں اور علم الہئیت یا Astonomy سے واقفیت حاصل کریں۔

ہم سمجھتے ہیں کہ بعض حضرات کو یہ تلخ قسم کے حقائق کی باتیں کچھ بری بھی لگیں گی اور کچھ ناگوار بھی، تاہم اپنا یہ فرض سمجھتے ہیں کہ ہم کتمانِ حقیقت سے گریز کریں اور اپنی آنے والی نسلوں کے لئے خام مواد یا Raw Material چھوڑتے ہوئے جائیں۔

ہم نے بچپن میں کسی نصابی کتاب میں پڑھا تھا: کہ ایک بہت ہی بوڑھا آدمی کسی درخت کا پودا زمین کھود کر اس میں لگا رہا تھا تو پاس میں سے گذرنے والے کسی شخص نے طنزاً کہا کہ ''بڑے میاں اب تمہاری عمر رہ ہی کیا گئی ہے کہ یہ جو پودا لگا رہے ہو اس کی چھاؤں بھی نصیب ہوگی تمہیں؟''۔

بوڑھے نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا اور کہا ''بھلے مانس میرے بعد تو لوگوں کو چھاؤں دے سکتا ہے''۔

اب آپ یہ سوچیں گے کہ اس کے لئے ہم راستہ کہاں سے تلاش کریں۔

یاد رکھو کہ ہم وہ خوش نصیب لوگ ہیں کہ جن کے پاس وہ خدائے بزرگ و برتر کی عطا کردہ کتاب ہے کہ جس کا دعویٰ ہے کہ:

''کوئی ذرہ برابر چیز آسمان میں اور زمین میں ایسی نہیں نہ چھوٹی نہ بڑی جو تیرے رب سے پوشیدہ ہو اور کتابِ مبین میں نہ ہو''۔ سورۃ یونس آیت ٦١

''کوئی گیلی اور کوئی سوکھی چیز ایسی نہیں ہے جو اس کتابِ مبین میں نہ ہو''۔

سورۃ انعام آیت ٥٩

''آسمان اور زمین کی کوئی پوشیدہ چیز ایسی نہیں ہے جو اس کتابِ مبین میں لکھی ہوئی موجود نہ ہو''۔ سورۃ نمل آیت ٧٥

لیکن ہم لوگوں کا تو یہ وطیرہ رہا ہے کہ مغربی ممالک کے محققین جب کوئی انکشاف کرتے ہیں تو ہم اچھل اچھل کر کہتے ہیں کہ ''یہ تو ہمارے قرآن میں موجود ہے''۔ ہمیں اس بات پر بڑا تاسف ہوتا ہے کہ آپ کے گھر میں پڑھے جانے والے یا پھر کسی طاق پر سجائے رکھنے والے آسمانی کتاب میں یہ سب چیزیں جب موجود ہیں تو آپ خود کیوں نہیں تلاش

کرتے! اور دوسروں کے محتاج کیوں رہتے ہیں۔ کہ جب وہ تحقیق کریں تو، جب اس کا ذکر چھڑے تو، آپ بڑی آسانی سے کہہ دیں کہ بھائی یہ تو قرآن میں آج سے چودہ سو سال پہلے ہی لکھی ہوئی ہے، مقامِ افسوس ہے، کہ آپ ان کو جنہیں شرابی کہتے ہیں اور جو خنزیر کے گوشت کو مرغوب غذا رکھتے ہیں ان ہی کو درحقیقت شارحینِ متشابہات قرآن کہتے ہیں اس ستم ظریفی پر جتنا بھی کفِ افسوس ملا جائے کم ہے کہ ہم اپنے گھر میں موجود ہرے بھرے درخت کے پھل کے بارے میں جب راہگیروں کو رائے زنی کرتے سنیں تو جھٹ سے کہہ دیں کہ بھائی آپ جس پھل کے بارے میں بات کرتے ہیں وہ درخت تو ہمارے گھر میں موجود ہے۔ یہ بوالعجبی نہیں تو اور کیا ہے!؟۔

طرفہ تماشا تو علم الجفر کے سلسلے میں یہ بھی ہوا کہ اس کے حصہ آثار پر زور دیا گیا اور اس سلسلے میں ایک رائے قائم کی گئی کہ جس کے پاس بغض و حب اور شفاء و سقم کے کامیاب اعمال ہیں اسے پھر کسی کی ضرورت باقی نہیں رہتی اور وہ آدمی گویا اپنے آپ میں بادشاہ بن جاتا ہے۔

ہم ذرا اس کی تفصیل سے آپکو آگاہی دیتے چلیں۔ ان چاروں کی مختصر وضاحت کچھ اس طرح ہے کہ:

اول، حب: اس کیفیت کو کہتے ہیں جس میں فریقین میں سے کسی فریق کو اپنی مرضی کے تابع کیا جا سکے۔

دوم، بغض: اس کیفیت کو کہتے ہیں جس میں مطلوبہ افراد کے مابین نفرت پیدا کی جا سکے۔

سوم، شفاء: ایک طویل البحث قوت ہے جس میں بیماری سے نجات، سحر یا

جادو سے نجات۔ امراضِ خبیثہ سے نجات اور آسیبی قوتوں سے نجات مطلوب ہوتی ہے۔

چہارم، سقم: اس میں کسی شخص کو مختلف قسم کے امراض میں مبتلا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

اب ان قوتوں کا حامل شخص جو اپنی مرضی کے مطابق یا دوسروں کی مرضی کے مطابق قوتوں کو بروئے کار لا کر اگر بادشاہ بنتا ہے یا کہلا سکتا ہے تو سدا سے کہلائے ہمیں اس سے کیا!؟۔

ہم نے شروع میں کہا تھا کہ علم الجفر پر یتیمی کی سی کیفیت طاری ہے تو وہ بالخصوص اس کے حصہ اخبار پر بہت صادق آتا ہے کہ جس میں مستحصلہ جات سے کسی بھی سوال کے جواب کو اس طرح حاصل کیا جاسکتا ہے کہ سوال لکھتے وقت اور اس کے Processing کے وقت آخری سطر کے بنانے تک ذہن کے کسی گوشے میں جواب موجود نہ ہو۔

اور اس کے لئے جو قواعد بنائے گئے وہ کچھ ایسا گورکھ دھندا تھا کہ خود ہی کہہ بیٹھے کہ علم کیمیا اور مستحصلہ ناپید ہے۔

اس سلسلے میں موجود تمام حقائق کو ہم نے ''رودادِ شبِ غم'' کے عنوان سے فلکیاتی علوم پر کراچی سے نکلنے والے جریدے ماہنامہ فلکیات میں فروری سنہ ۲۰۰۲ء میں مفصل بیان کیا تھا۔ اس علم کے حقائق پر مشتمل تاریخ کا وہ پہلا سچ ہے جسے ہم نے بیان کیا تھا اور جو حق تھا وہ ادا کر کے ہم عنداللہ اس سے بری الذمہ ہو گئے تھے۔

علم الجفر کے سلسلے میں ہم مزید آپ کے سامنے ایسے حقائق پیش کر دیں گے کہ آپ مدتوں اس کانفرنس کو یاد رکھیں گے اور آپ فخر کے ساتھ بیان کرنے پر مجبور ہو جائیں

گے کہ ہاں ہم نے بھی اس کانفرنس میں شرکت کی تھی۔

اب ہم اعدادِ متحابہ کا ذکر کرتے ہیں جن کے بارے میں بزرگانِ سلف کے بتلائے ہوئے طریق پر تاریخ میں پہلی مرتبہ پیش رفت ہوئی ہے، اور ہم نے باقی اعدادِ متحابہ کی بھی دریافت (Discovery) کر لی ہے، اور جس کے سلسلے میں ہم بارگاہِ جنابِ تعالیٰ میں جتنی بھی حمد و ثناء کریں اس کا حق ادا نہیں کر سکتے۔

اعدادِ متحابہ کے پہلے مراتب سے یعنی عدد زائد و عدد ناقص سے تاریخ علم میں سے جن حضرات نے پہلے آگاہی دی ان میں سے چند ایک کا ذکر ہم کرتے ہیں۔

ان اعداد پر تفصیلی روشنی عظیم مؤرخ علامہ عبدالرحمٰن ابن خلدون نے اپنی شہرہ آفاق تصنیف مقدمہ تاریخ ابن خلدون میں کیا ہے۔ (یہ عظیم مقدمہ و تاریخ دنیا کی تمام بڑی زبانوں میں ترجمہ ہو چکی ہے)

یہاں پر ایک امر آپ لوگوں کے لئے ضرور باعثِ حیرانگی ہوگا کہ علامہ ابنِ خلدون نے جو مختلف علوم و فنون پر فصول مرتب کی ہیں ان میں سے چودھویں فصل علم الاعداد پر ہے۔ اور پندرہویں فصل علم الہندسہ پر ہے جب کہ اعدادِ متحابہ جو کہ دیکھا جائے تو ایک قسم کی ریاضی ہے ان کا ذکر وہ بائیسویں فصل میں کرتے ہیں جس کا نام سحر و طلسمات ہے اس کے ضمن میں تذکرہ کرتے ہیں۔

یہ کتنی حیرانگی کی بات ہے۔ لیکن انہوں نے ان اعداد کی کرشمہ انگیزی کو اور ان کے سحری خواص اور خوارق عادات امور کو مدِ نظر رکھتے ہوئے انہیں سحر و طلسمات میں شامل کیا ہے۔ ابنِ خلدونؒ نے دو اعداد کا ذکر کیا ہے جس میں عدد ناقص سے عدد زاید نکلتا ہے اور عدد زاید سے عدد ناقص نکلتا ہے۔ علامہ ابن خلدونؒ ۷۳۲ ہجری میں پیدا ہوئے تھے اور

۸۰۸ ہجری میں وفات پا گئے تھے۔

ان سے بھی پہلے جو شخصِ عظیم گذرے ان کا نام کسی تعارف کا محتاج نہیں وہ شخصیت ہے صاحب تفسیر کبیر امام فخر الدین رازیؒ جو ۵۴۴ ہجری کو پیدا ہوئے تھے۔ امام فخر الدین رازیؒ لگ بھگ ۸۰ کتابوں کے مصنف تھے ہم یہاں ان کی شہرہ آفاق تصنیف جامع العلوم کے حوالے سے بات کریں گے۔

امام رازیؒ نے اعدادِ متحابہ کو ''جامع العلوم'' میں علم الارثماطیقی Arithmatic میں بیان کیا ہے۔

اسی باب کی ایک فصل ہے ''عددِ تام زائد و ناقص'' اس سلسلے میں وہ لکھتے ہیں کہ جن اعداد کی باہم دوستی ہوتی ہے وہ دو ہیں جن میں سے ایک کے اجزاء کا مجموعہ دوسرے عدد کے مساوی ہو، ان میں سے ایک ہمیشہ زائد اور ایک ناقص ہوتا ہے۔

مثلاً ۲۲۰ اور ۲۸۴۔ ان میں سے عدد ۲۲۰ اس لئے عدد زائد ہے کہ ان کے اجزاء ۲۸۴ بنتے ہیں عدد ۲۸۴ اس وجہ سے ناقص ہے کہ اس کے اجزاء سے عدد ۲۲۰ نکلتا ہے۔

جناب فخر الدین رازیؒ نے ایک عدد زاید اور ایک عدد ناقص کی شرح کی ہے۔

جب کہ عدد تام میں سے چار اعداد تام کا ذکر کرتے ہیں۔

اکائیوں میں عدد	٦
دہائیوں میں سے عدد	۲۸
سینکڑوں میں عدد	۴۹٦

اور ہزاروں میں عدد ۸۱۲۸ عدد تام ہوتا ہے۔

یعنی جن کے اجزاء نکالے جائیں تو وہی عدد نکل آئیں۔

اس کے بعد سینکڑوں سال گذرنے کے بعد مصر کے نامور جفار جناب سید عبدالفتاح الطوخی الفلکی اپنی کتاب البدایة والنهایة کے صفحہ ۹۳ پر "عجائب الاسرار الخمسة" کے عنوان کے تحت چاروں متذکرۃ الصدر اعداد کے بعد ایک پانچواں عدد بھی بیان فرماتے ہیں وہ عدد ہے ''۱۳۰۸۱٦''، لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ان کی یہ دریافت ناقص ہے اس لئے کہ عدد ''۱۳۰۸۱٦'' کی کسور جو نکلتی ہیں ''۱۷۱٦۹٦'' ہیں جو کہ واضح الفاظ میں ظاہر کرتی ہیں کہ ان کا دعویٰ و دریافت بالبداہت غلط ہے۔

اعداد متحابہ میں مزید پیش رفت کرتے ہوئے ان کے اجزاء کی ترکیب کو مدِ نظر رکھتے ہوئے فارمولے بھی وضع کیے گئے۔ "مقناطيس القلوب" نامی کتاب جو کہ ۱۳۱۰ ہجری میں کانپور انڈیا سے شایع ہوئی تھی اور اس میں جو فارمولا درج تھا۔ پاکستان میں جناب کاش البرنی مرحوم نے ان کا اتباع کیا اور وہی فارمولا اپنی کتاب "جذب القلوب" میں درج کیا۔ نیز یہی فارمولا مصر کے نامور جفار سید عبدالفتاح الطوخی الفلکی نے بھی "البداية والنهاية" نامی متذکرہ الصدر تصنیف میں کیا ہے۔

فارمولا تو بن گیا لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ انہوں نے یہ سوچا ہی نہیں گیا کہ کیا اس پر بنیاد رکھ کر حقیقی مراتب تک پہنچا بھی جا سکتا ہے یا نہیں۔ لہٰذا ہم یہ بتائے دیتے ہیں کہ یہ فارمولا غلط ہے۔ اس لئے کہ مرتبہ دوم کا عدد ۲۰۲۴ جو لیا گیا ہے اس کے اجزاء ۲۲۹٦ تو ہیں اور اصول کے مطابق ۲۲۹٦ کے عدد ناقص سے ۲۰۲۴ نکلنے چاہییں جبکہ اس کے اجزاء ۲۷۴۴ بنتے ہیں۔

ہم جنابِ باری تعالیٰ کی بارگاہِ ایزدی میں کمالِ انکساری سے سر جھکاتے ہوئے پہلی مرتبہ تاریخِ علم میں اعداد متحابہ کے اصل مراتب کو جا پہنچے ہیں اور ۱۲٦ اعداد متحابہ دریافت

کیے ہیں جن میں ۱۱۳ اعداد زائد اور ۱۱۳ اعداد ناقص ہیں۔ ان سے استفادہ کامل حاصل کرنے کے لئے۔ ان کے استعمال کے طرائق پر ہم ایک الگ تحقیق کر رہے ہیں جن کے مکمل ہونے پر حتمی دستاویز کی صورت میں ایک پوری کتاب پیش کریں گے۔ انشاءاللہ۔

(الحمدللہ یہ تعداد اب چالیس تک پہنچ چکی ہے)۔

اب پھر سے ہم لوٹتے ہیں علم الجفر پر۔

قرآن حکیم کی سورہ لقمان کی ستائیسویں آیتِ مقدسہ ہے۔ ''اور اگر زمین میں جتنے درخت ہیں قلمیں بن جائیں اور سمندر سیاہی بن جائے اور اس کے علاوہ سات سمندر اسے مزید سیاہی مہیا کریں تو پھر بھی ختم نہیں ہونگی اللہ کی باتیں بے شک اللہ سب پر غالب بڑا دانا ہے''۔

مدتوں اس آیت پر غور کرتا رہا کہ کیا اس کی تفسیر میں ایسی بھی کتاب پیش کی جاسکتی ہے جو حساب کے لحاظ سے اور ضخامت کے لحاظ سے اتنی بڑی کتاب ہو جس کے مندرجات پر اتنی سیاہی خرچ ہو کہ بے ساختہ آدمی کے دل سے سبحان اللہ نکلے۔

قرآن پاک کی سورہ جن میں آیت اٹھائیسویں میں ارشاد ہے کہ:

واحصیٰ کل شیءٍ عددا۔

ہم نے ہر چیز کو عدد میں شمار کیا ہے۔

اس کائنات کی بھی حد ہے اور اس کا بھی ایک عدد ہے۔ کائنات بیحد و حساب اس لئے ہے کہ ہمارے اذہان و عقول اس کا ادراک نہیں کر سکتے۔ اسی طرح فضائے بسیط میں اجرام فلکیہ اور ستاروں کی بھی ایک تعداد ہے۔ کہ جس کا ہم ادراک نہیں کر سکتے اس اعداد و تعداد کو اللہ بزرگ و برتر ہی بہتر جانتا ہے کہ و احصیٰ کل شیءٍ عددا کی تفسیر کیا ہے

اور موجودات میں سے کس کس چیز کا کون سا عدد معین ہے۔

ہم نے تھوڑی دیر پہلے فلکیات کے جس شمارے کا حوالہ دیا تھا اس میں جس جفر الجامع کبیر کا حوالہ دیا تھا اور جسے پہلی مرتبہ پیش کر دینے کا شرف ربِ ذوالجلیل نے اس حقیر بندے کو دیا تھا۔

آیئے اس کی شرح کریں۔

اس کتاب میں اگر ۲۸ سطور کا ایک صفحہ ہو، اور کتاب کا ایک جز (یا ایک جلد)ایک ہزار صفحات یا پانچ سو اوراق پر مشتمل ہو اور دنیا کی آبادی اگر ڈیڑھ کھرب ہو تو ہر انسان کے پاس اس کتاب کے کتنے اجزاء آئیں گے وہ میں ابھی بتائے دیتا ہوں۔

مگر اس سے پہلے میں تعداد و اعداد کے بارے میں بتاتا چلوں کہ گنتی میں انگریزی میں اس لئے نہیں بتاتا کہ برطانیہ اور جرمنی میں گنتی کے لئے ۱۸ صفر یا ۱۸ زیرو برابر ہوتے ہیں ایک ٹرلین کے جبکہ امریکہ اور فرانس میں ۱۲ صفر یا ۱۲ زیرو کے ہندسے کو ایک ٹرلین کہتے ہیں۔

عربی میں کوئی بھی گنتی ایک سے لے کر ہزار تک ہی ہوتی ہے اس کے بعد ہزار کا مضروب فیہ ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر ہزار سے اگلا ہندسہ دس ہزار ہے تو اس کو عرب عشر آلاف کہیں گے اور ایک لاکھ کو الف الف کہیں گے اگر ہم اس گنتی میں آپکو بتائیں گے تو تمام عددی طول الف الف الف الف ہوتا جائے گا جسے کہتے کہتے اچھا خاصہ وقت گذر جائے گا اور آپ کچھ بھی سمجھ نہیں پائیں گے۔

مصر کے بھی نامور جفار جناب سید عبدالفتاح الطوخی الفلکی بھی امریکن طرز کی گنتی لیتے ہیں جیسے وہ انیس صفر کے ہندسے کو اس طرح کہتے ہیں۔

احد۔ عشر۔ مات۔ الف۔ بلیون۔ بلیون۔ ترلیون۔ کترلیون۔ سنکلیون۔ لیکن ہم اس گنتی کو لیتے ہیں جسے صاحب مطلع العلوم وجمع الفنون نے بیان فرمایا ہے۔ تو ہر شخص کے پاس،

7891791213441289729183983

سات کروڑ نواسی لاکھ سترہ ہزار نوسو بارہ سنکھ، تیرہ پدم چوالیس نیل بارہ کھرب نواسی ارب بہتر کروڑ اکانوے لاکھ تراسی ہزار نوسو تراسی کتابیں ہونگی۔

اگر ہزار صفحات کی ایک کتاب کی ضخامت چار انچ فرض کر لیتے ہیں اور اس کی پہلی جلد کے اوپر ترتیب کے ساتھ بقایا جلدیں رکھ دی جائیں تو اوپر کی کتاب تک پہنچنے کے لئے جو فاصلہ طے کرنا پڑے گا وہ ہوگا 84757673 آٹھ کروڑ سینتالیس لاکھ ستاون ہزار چھ سو تہتر نوری سال Light years اور 4727 چار ہزار سات سو ستائیس نوری گھنٹے Light hours۔

اور 722 سات سو بائیس نوری سیکنڈ Light seconds کرنے کے بعد 34918 چونتیس ہزار نوسو اٹھارہ کلومیٹرز کا فاصلہ مزید برآں طے کرنا پڑے گا۔ اور اس پوری کتابوں کی سیڑھی میں کوئی بھی سطر کسی سے مماثلت نہیں رکھتی ہوگی۔

نوری وقت Light time کی کم سے کم اکائی سیکنڈ ہے تو ایک Light second کا مطلب ہے روشنی کا تین لاکھ کلومیٹرز کا فاصلہ ایک سیکنڈ میں طے کرنا۔ اس طرح ایک نوری گھنٹہ Light hour برابر ہے ایک بلین کلومیٹرز کی روشنی کی رفتار اور نوری سال برابر ہے 9.46 نو ٹریلین اعشاریہ چھیالیس بلین کلومیٹرز کا فاصلہ جو روشنی طے کرتی ہے۔

اب آپ کی مزید دلچسپی کے لئے زمین سے سیارگان کا فاصلہ بتا دیتے ہیں۔

زمین سے قمر Moon کا فاصلہ ہے 403176km

زمین سے عطارد Mercury کا فاصلہ ہے 7.29 Light Minutes

زمین سے زہرہ Venus کا فاصلہ ہے 10.92 Light Minutes

زمین سے سورج Sun کا فاصلہ ہے 506.52 Light Seconds

زمین سے مریخ Mars کا فاصلہ ہے 21.19 Light Minutes

زمین سے مشتری Jupiter کا فاصلہ ہے 39.38 Light Minutes

زمین سے زحل Saturn کا فاصلہ ہے 83.36 Light Minutes

زمین سے یورانس کا فاصلہ ہے 149.41 Light Minutes

زمین سے نیپچون کا فاصلہ ہے 243.82 Light Minutes

زمین سے پلوٹو کا فاصلہ ہے 259.74 Light Minutes

یعنی اس نظام شمسی میں کرہ ارض سے کوئی بھی سیارہ ایک نوری تہائی دن کے فاصلے پر نہیں ہے۔ یا یوں سمجھیں کہ اس حساب سے نظامِ شمسی کی وسعت پانچ نوری گھنٹے تک کی بھی نہیں ہے۔

اس کتاب کے عرض میں پھیلاؤ کر کے رکھنے کے لئے بھی یہ نظام شمسی یا Solar System بہت ہی ناکافی ہے۔ یہ تو ذکر تھا اس کتاب کا کہ جس کا ہم نے تذکرہ کیا۔ ''پتوں کی سرسراہٹ سے لے کر سانپ کی پھنکار تک، پتے گرنے کی ہلکی سی آواز سے لے کر بجلی کی کڑک تک'' تمام متروکہ زبانیں تمام مروجہ زبانیں اور تمام آئندہ وجود میں آنے والی زبانیں اور ان کے الفاظ تمام کے تمام اس میں درج ہیں۔

اور آپ کی دلچسپی کے لئے یہ بھی عرض کرتا چلوں کے قران کریم کی مذکورہ آیت کی تفسیر میں جو کتاب اور اس کا حساب ہے اس پر تحقیق ہو رہی ہے جو کہ اس کتاب سے جس کو ہم نے حسابات کی رُو سے بتایا اس سے اتنی بڑی ہے کہ پھر گنتی کے طویل مراحل میں جانا پڑے گا۔(اس کی تفصیل آپ کو ہماری کتاب مکاشفاتِ قرآن میں ملے گی)۔

اے دانایانِ مشرق و مغرب! یہ تو صرف ایک حجاب تھا جو وا ہوا ہے۔ آؤ کتاب عظیم قرآن حکیم کی طرف جو تمہیں اعلیٰ اخلاق کا درس دیتی ہے۔ آؤ یہ کتاب تمہیں غور و فکر کی دعوت دیتی ہے۔ آؤ اس میں غوطہ زن ہو جاؤ تمہیں عجائبات کی ایک نئی جہت ملے گی، کائنات کے سربستہ رازوں سے تمہیں آگاہی ملے گی۔ تم نے جوہر Atom کو توڑ کر سکتی انسانیت کی تباہی و بربادیوں کی تاریخ میں نئے باب رقم کیے ہیں اب آؤ کائنات کے اس عظیم دستور و دستاویز کی طرف اور اس کی روشنی میں انسانیت کی از سرِ نو تعمیر کرو۔ تم کب تک بھاگتے رہو گے۔ طوعاً و کرہاً تمہیں پھر اپنے رب کی طرف لوٹنا ہے وہ کہتا ہے:

وَ اَنَّ اِلٰی رَبِّکَ الْمُنْتَھٰی۔ (سورۃ نجم آیت ۴۲)

تمہاری آخری منزل رب ہے۔

حصہ سوم

مفتاح الاستخراج

عائلی نقشبندی

فصل اول

زکات ابجد

اب ہم یہاں زکات ابجد کے متعلقات پر پوری تفصیل کے ساتھ لکھ رہے ہیں جن میں تمام حروف کے نقوش بھی ہیں اور تمام حروف کی عزیمتیں بھی ہیں۔ طریقہء زکات میں گو کہ حرف نون کا امثالیہ نقش بھی موجود تھا تاہم، یہاں پر اس حرف کے دونوں نقوش کو بھی شامل کیا گیا ہے تا کہ موضوع اور بیان تشنہ طلب نہ رہے۔

قارئین سے یہ بات پوشیدہ نہ رہے کہ راقم الحروف بھی اس زکات ابجد کا عامل ہے، نہ صرف یہ بلکہ کافی احباب کو اس زکات کی ریاضت بھی کرائی جا چکی ہے۔ اس زکات کا ایک عظیم اعجاز یہ بھی ہے کہ اس کے صاحب نصاب پر علوم کے اسرار اس طرح منکشف ہو جاتے ہیں کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ اس لئے کہ جو بھی علم حروف کے دائرے میں آتا ہے۔ اس پر ایک تصرف قائم ہو جاتا ہے۔ اس لئے کہ جب اجزاء پر تصرف ہوتا ہے تو کلیات بھی بھی اس سے مستثنیٰ نہیں ہو سکتیں۔ اور یہی وہ حکمت ہے جو اس زکات ابجد میں جاری و ساری ہے۔

یہاں پر ارباب علم وفن سے یہ بات مخفی رہنی نہیں چاہیے کہ جس آدمی میں روحانیت کا انجذاب جس قدر زیادہ ہوگا اسی قدر نتائج زیادہ مرتب ہوں گے۔ اس لئے جب کسی بھی شخص میں موجود ردو قبول کا عنصر کم از کم ایک خاص معیّن حد تک ہوگا، وہ ان اسرار کو اپنے آپ میں ضرور عیاں کر پائے گا۔ مثال کے طور پر ایک بات عرض کرتا ہوں کہ جب یہ زکات ایک طالب علم سے کرائی گئی تو ٹھیک سترہویں حرف کی زکات کے دوراَن وہ

اس کے مؤکل سے آگاہ ہوگیا۔ اور وہ اسے دکھائی دیا، جبکہ راقم الحروف کو اس مرحلے پر مؤکل نظر نہیں آیا۔ ٹھیک اسی طرح جب ایک اور شخص کو یہ زکات کروائی گئی تو اٹھارویں حروف کے مؤکل سے اسے آگاہی ہوئی۔ تو اس نے جب دیکھا کہ اب جبکہ میں مؤکل کو دیکھ چکا ہوں تو مزید ریاضت کی کیا ضرورت ہے۔ اور اب میں تو ایسا عامل ہوں کہ جس کی نظیر نہیں، اور اس نے ریاضت وہیں ختم کردی، اور تسخیر خلائق جو اسے حاصل ہوگئی تھی اسی کے جھمیلے میں پھنس کر رہ گیا۔ یہ زکات ابجد بظاہر تو یوں لگتا ہے کہ حسابات کے طویل اور تھکا دینے والے گورکھ دھندے پر مشتمل ہے، اور چونکہ کرنے میں بھی بیحد آسان ہے۔ اس وجہ سے شاید اس کی اہمیت کا اندازہ آپ میں سے بہت سے احباب شاید نہ بھی کرسکیں، لیکن یہ ایک قطعی حقیقت ہے کہ تجربات سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ بہت ہی جلالی ریاضت ہے۔ اس سے ایسے بھی اسرار ظاہر ہوسکتے ہیں جن کا راقم الحروف کو بھی پتہ نہیں۔

اس لئے اسے کہ جو شخص اس پر کمر ہمت باندھ لے تو اس کے لئے یہ انتباہ بھی ہے کہ وہ خود پر قابو رکھے، لاف زنی سے فضول گوئی سے پرہیز کرے، علم کو اور اپنے آپ کو تماشہ نہ بنائے، جب اس زکات کو شروع کرے تو اس کو پایۂ تکمیل تک بھی ضرور پہنچائے۔ چاہے کتنے بھی اسرار کیوں نہ ظاہر ہوں اور یہ بھی کہ چاہے ایک مؤکل کے بجائے مؤکلوں کے طائفے تک سے بھی شناسائی کیوں نہ ہو۔ گو کہ اس زکات میں فرداً فرداً ہر ایک حرف کی زکات دی جاتی ہے اور اصولاً ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ جن جن حروف کی زکات ادا کردی جائے، ان کا عامل کہلا جاسکے لیکن تجربات سے عیاں ہوتا ہے کہ یہ زکاتِ الف سے لیکر غین تک ہی ادا کی جائے تو ہی زکات کہلائی جائے گی اور اس الف سے لیکر غین سے پہلے کسی بھی حرف تک زکات پہنچا کر چھوڑ دینے کا مطلب ہوگا کہ زکات درمیان میں چھوڑ دی گئی، اب

جبکہ کوئی بھی ریاضت درمیان میں چھوڑ دی جاتی ہے تو اس کا مطلب یہ ہوگا۔ کہ وہ اس کی رجعت کا شکار بھی ہوسکتا ہے۔ اس لئے کسی بھی عمل کو بالخصوص زکات ابجد کو درمیان میں قطعاً نہیں چھوڑ دینا چاہیے۔ اور زکات ابجد کی رجعت تو ایک سُم قاتل کی طرح ہے۔ کیونکہ عمل کا چھوڑ دینا کافی نہیں ہوتا تاوقتیکہ اس عمل کی مراجعت نہ کی جائے، اور آپ حضرات سے یہ بات پوشیدہ نہ ہو کہ مراجعت کی ریاضت بھی بجائے خود ایک عمل ہے ایک ریاضت ہے۔ اور جب بات ریاضت کرنے کی ہو تو لازم ہے کہ وہ دن بھی کھائے گی اور راتیں بھی۔

ان علوم کی راہ پر چلنے والے چونکہ ان رموز سے آگاہ نہیں ہوتے اس لئے وہ ہمیشہ اعمال کو درمیان میں چھوڑ دینے کی وجہ سے مبتلائے گردش ایام رہتے ہیں۔

آپ کے لئے یہ جاننا بہت ہی عجیب ہوگا کہ ہمیں یہ انتہائی عظیم اور حیران کن سبق بھی دیا گیا تھا کہ کسی بھی ریاضت کو اس کی مقررہ میعاد تک چلانا بھی ریاضت کی تکمیل نہیں تا آنکہ اس کا دوبارہ اور سہ بارہ اعادہ نہ کیا جائے۔

اس لئے ہم خالصتاً لوجہ اللہ یہ انتباہ کرتے ہیں کہ اس زکات کو شروع کرنے سے پیشتر آپ اپنے اندر میں کئی مرتبہ جھانک کر دیکھیں کہ آپ اس سے نباہ کر بھی سکیں گے یا نہیں۔ جب آپ کو اس بات کا مکمل اعتماد ہو جائے کہ اس کو آپ پایۂ تکمیل تک پہنچا سکتے ہیں تو ضرور کریں، اگر نہیں کرسکتے تو اس ریاضت کے کرنے خیال تک دل سے نکال دیں کہ یہ اس سے ہزاروں گنا بہتر ہے کہ آپ اسے کرکے اسے درمیان میں چھوڑ دیں اور لامتناہی گردشوں کے گرداب میں پھنس کر رہ جائیں۔

یہاں پر ایک مزید بات کی وضاحت بھی ہم ضروری سمجھتے ہیں کہ یہ زکات اگر مکمل ادا کردی جائے تو کبھی بھی اور کسی بھی قیمت پر اس کی رجعت نہیں ہوتی۔ اس زکات میں کوئی

بھی رجعت نہیں اور نہ ہی رجعت کا شائبہ تک بھی موجود ہے۔ اور نہ ہی کبھی اس بات کا مشاہدہ ہوا ہے کہ عمل کو پایۂ تکمیل تک پہنچا دینے کے بعد بھی کسی کو کسی بھی قسم کی رجعت کا سامنا کرنا پڑا ہو۔

ریاضت کے بارے میں ستمبر۹۲ء کے مضمون میں کافی کچھ بتایا گیا ہے۔ یہاں پر صرف دو اہم امور اور خاص الخاص شرائط کا تذکرہ کرنا ضروری ہے۔

اول: زکات اس روز سے شروع ہوگی جب قمری ماہ کی پہلی تاریخ کو منزل شرطین ہوگی۔

دوم: جس حرف کی زکات ادا کی جائے گی اس حرف کا عددی اور حرفی نقش عمل شروع کرنے سے پہلے ہی اپنے سر پر باندھنا ہوگا۔ یہی اس عمل کا اصل حصار اور جمیع بلیات و موانعات کی کامل حرز ثابت ہوگا۔

یہی دو باتیں ایک راز تھیں، اب مزید کوئی بھی راز کوئی بھی معمہ کوئی بھی نکتہ مخفی نہیں ہے، اور یہ عمل اور طریقہ عمل ہر لحاظ سے کامل ہے۔

اب ملاحظہ کیجیے حروف کی عزیمتیں اور ان کے نقوش۔

حرف الف

عددی و حرفی نقوش

سیدھے طرف کا نقش

اجب یا وسخز نغائیل

۲۳۸۱	۲۳۳۹	۲۳۰۲	۲۳۹۷	۲۳۲۲	۲۳۱۳	۲۳۷۲	۲۳۳۲	۳۶۱۷
۲۳۲۱	۲۳۷۷	۲۳۳۷	۲۳۰۱	۲۳۸۵	۲۳۵۰	۲۳۱۳	۲۳۹۲	۲۳۳۰
۲۳۳۳	۲۳۰۹	۲۳۹۳	۲۳۳۸	۲۳۲۵	۲۳۷۲	۲۳۳۵	۲۳۰۲	۲۳۸۹
۲۳۳۵	۲۳۲۲	۲۳۷۸	۲۳۵۱	۲۳۹۹	۲۳۸۶	۲۳۳۱	۲۳۱۵	۲۳۹۰
۲۳۹۳	۲۳۳۲	۲۳۱۰	۲۳۷۳	۲۳۳۹	۲۳۲۳	۲۳۸۷	۲۳۳۶	۲۳۰۳
۲۳۰۷	۲۳۸۲	۲۳۳۷	۲۳۱۱	۲۳۹۸	۲۳۲۷	۲۳۱۸	۲۳۷۳	۲۳۳۳
۲۳۰۸	۲۳۹۵	۲۳۲۳	۲۳۳۳	۲۳۷۱	۲۳۳۰	۲۳۰۳	۲۳۸۸	۲۳۳۳
۲۳۳۸	۲۳۰۵	۲۳۸۳	۲۳۲۸	۲۳۱۲	۲۳۹۶	۲۳۳۱	۲۳۱۹	۲۳۷۵
۲۳۷۹	۲۳۳۶	۲۳۲۰	۲۳۸۳	۲۳۵۲	۲۳۰۰	۲۳۹۱	۲۳۲۹	۲۳۱۲

اجب یا اسرافیل

بحق یا اللہ

پشت کا نقش

اجب یا وسخز نغائیل

ا	ا	ا	ا	ا	ا	ا	ا	ا
ا	ا	ا	ا	ا	ا	ا	ا	ا
ا	ا	ا	ا	ا	ا	ا	ا	ا
ا	ا	ا	ا	ا	ا	ا	ا	ا
ا	ا	ا	ا	ا	ا	ا	ا	ا
ا	ا	ا	ا	ا	ا	ا	ا	ا
ا	ا	ا	ا	ا	ا	ا	ا	ا
ا	ا	ا	ا	ا	ا	ا	ا	ا
ا	ا	ا	ا	ا	ا	ا	ا	ا

اجب یا اسرافیل

بحق یا اللہ

عزیمت حرف الف

بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ہ اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسۡئَلُکَ یَامَنۡ لَهُ الۡعَظۡمَةِ وَالۡاٰلَاءِ وَالۡمَجۡدُ وَالۡكِبۡرِیَاءِ یَا اللهُ یَا اللهُ یَارَبَّاهُ یَا رَبَّاهُ یَا رَبَّاهُ یَا هُوَ یَا سَیِّدَاهُ اُسۡئَلُکَ بِسِرِّ الۡاَعۡظَمِ اَنۡ تُسَخِّرَلِی رُوحَانِیَّتِکَ وَالۡبَسۡنِی بِهَا نُورًا وَ جَمَالًا وَّ قَبُولًا وَّ اَن هِبۡنِی سِرًّا مِّنۡ اَسۡرَارِ الۡاَلِفِ اُصۡرِفَهُ فِیۡمَا اُرِیۡدُ اَیُّهَا الۡحَرۡفِ الۡمُتَحَرِکِ مِنَ الۡیُقۡظَةِ وَالتَّلَقِی بِشَرَفِ اِسۡمِکَ وَبِالنَّارِ وَالنُّورِ وَالظِّلِ وَالۡحَرُورِ وَمِمَّا قِیۡلَ بِالنَّهَارِ وَ بِمَا اَخۡرَجَهُ الۡقَدِیۡمُ مِن قَدِیۡمِ وَبِسِرِّ مَا وَ ضَعۡتَ فِی اللَّوۡحِ الۡمَحۡفُوظِ مِنَ الۡعِلۡمِ مَنۡشَآءُ الۡاُمُورِ وَبِسِرِّ اِمۡدَادِکَ الۡاَلِفِ وَبِاَمۡرِکَ النَّافِذِ بِكَلِیۡلِیًا وَمَلِیۡلِیًا طَلِیًا وَهَلِیًا وَمَرِیًا وَثِیًا وَهِیثًا وَ بِاَلِفِ الۡاَمۡرِ وَبِحَقِّ اَهِیًا شَرَاهِیًّا اَدُونَائی اَصۡبَاؤُتُ آلَ شُدَائِیۡ وَالۡاَمۡرُ الۡعَظِیۡمِ اَزۡجَرَ الرَّئِیۡسُ الۡاَكۡبَر هَمۡطَهۡلَفِیَائِیۡلُ اَنۡ تَتَوَكَّلُوا... الۡعَجَلِ الۡوَحَا۔

حرف باء

عددی و حرفی نقوش

سیدھے طرف کا نقش

اجب یا جضبکغائیل

۲۸۲۴	۲۸۳۲	۲۸۷۵	۲۸۸۳	۲۸۵۳	۲۸۳۵	۲۸۷۰	۲۸۶۲
۲۸۳۰	۲۸۳۸	۲۸۵۹	۲۸۶۷	۲۸۳۷	۲۸۲۹	۲۸۸۶	۲۸۷۸
۲۸۸۵	۲۸۷۷	۲۸۳۸	۲۸۳۰	۲۸۵۶	۲۸۶۳	۲۸۲۳	۲۸۵۱
۲۸۶۹	۲۸۶۱	۲۸۵۴	۲۸۳۶	۲۸۷۲	۲۸۸۰	۲۸۲۷	۲۸۳۵
۲۸۵۸	۲۸۴۶	۲۸۳۱	۲۸۳۹	۲۸۸۷	۲۸۷۹	۲۸۳۶	۲۸۲۸
۲۸۶۳	۲۸۸۲	۲۸۲۵	۲۸۳۳	۲۸۷۱	۲۸۶۳	۲۸۵۲	۲۸۴۴
۲۸۵۵	۲۸۴۷	۲۸۶۸	۲۸۶۰	۲۸۲۶	۲۸۳۴	۲۸۷۳	۲۸۸۱
۲۸۳۹	۲۸۳۱	۲۸۸۴	۲۸۷۶	۲۸۳۲	۲۸۵۰	۲۸۵۷	۲۸۶۵

اجب یا دردائیل — اجب یا جبرائیل

بحق یا باقی

پشت کا نقش

اجب یا جضبکغائیل

ب	ب	ب	ب	ب	ب	ب	ب
ب	ب	ب	ب	ب	ب	ب	ب
ب	ب	ب	ب	ب	ب	ب	ب
ب	ب	ب	ب	ب	ب	ب	ب
ب	ب	ب	ب	ب	ب	ب	ب
ب	ب	ب	ب	ب	ب	ب	ب
ب	ب	ب	ب	ب	ب	ب	ب
ب	ب	ب	ب	ب	ب	ب	ب

اجب یا دردائیل — اجب یا جبرائیل

بحق یا باقی

عزیمت حرف باء

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہ اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ یَارَبَّ الْاَربَابِ یَا رَازِقَ الْخَلقِ بِغَیرِ حِسَابٍ اَنْ تُسَخِّرَلِی رُوحَانِیةِ ھٰذَا الْحَرْفِ لِیَقْضُوا حَوائِجِی فَاِلَیْکَ اَشْکُو ضَعْفَ قُوَّتِی وَ بِکَ اَسْتَعِیْنُ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَیْکَ التُکْلَانُ وَلَا حَولَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ . اَجب یَاخَادِمَ حَرْفِ الْبَاءِ بِھُبُوبِ الْاَرْیَاحِ وَ مُسْتَقِرَ الْاَرْوَاحِ وَ جَرھَبُوبِ جَرھَبُوبِ وَکَرکُوبِ کَرْکُبِ وَ بِنَعُوتِ بِنَعُوتِ وَسَیغُوبِ سَیغُوبِ وَسَانُوبِ سَانُوبِ اَجب بِحَقِّ مَنِ ابْتَلیٰ اَیُّوبَ وَبِالْمُصْطَفیٰ الْمَحْبُوْبِ عَلَیْهِ بِمَا فِیْهِ مِنَ السِّرِّ اسْتَجَبْتُکَ وَاَخَذتُ نَاصِیَتِکَ بِالَّذِیْ قَالَ لِمَنِ الْمُلکُ الْیَومَ لِلّٰهِ الْوَاحِدُ الْقَهَّارِ وَهَّابٍ وَاهِبٍ وَهَابٍ یَرزُقُ مَنْ یَّشَاءُ بِغَیرِ حِسَابٍ ہ

حرف جیم

عددی و حرفی نقوش

سیدھے طرف کا نقش

اجب یا حعذطغائیل

۱۳۰۴	۱۳۰۸	۱۳۹۸	۱۳۱۶	۱۳۹۱	۱۳۲۴	۱۳۷۸
۱۳۸۸	۱۳۲۱	۱۳۸۲	۱۳۰۱	۱۳۱۲	۱۳۹۵	۱۳۲۰
۱۳۰۹	۱۳۹۹	۱۳۱۷	۱۳۸۵	۱۳۲۵	۱۳۷۹	۱۳۰۵
۱۳۲۲	۱۳۸۳	۱۳۰۲	۱۳۱۳	۱۳۹۶	۱۳۱۴	۱۳۸۹
۱۳۹۳	۱۳۱۸	۱۳۸۶	۱۳۲۶	۱۳۸۰	۱۳۰۶	۱۳۱۰
۱۳۸۴	۱۳۰۳	۱۳۰۷	۱۳۹۷	۱۳۱۵	۱۳۹۰	۱۳۲۳
۱۳۱۹	۱۳۸۷	۱۳۲۷	۱۳۸۱	۱۳۰۰	۱۳۱۱	۱۳۹۴

اجب یا کلکائیل

بحق یا جامع

پشت کا نقش

اجب یا حعذطغائیل

ج	ج	ج	ج	ج	ج	ج
ج	ج	ج	ج	ج	ج	ج
ج	ج	ج	ج	ج	ج	ج
ج	ج	ج	ج	ج	ج	ج
ج	ج	ج	ج	ج	ج	ج
ج	ج	ج	ج	ج	ج	ج
ج	ج	ج	ج	ج	ج	ج

اجب یا کلکائیل

بحق یا جامع

عزیمت حرف جیم

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ٥ جَلَبْتُ بِجَاہِ الْجَبْرُوْتِ وَبِعِزَّۃِ الْعَظْمَۃِ وَالْکِبْرِیَاءِ وَبِالْوَاحِدِ الْاَحَدِ الْمَاجِدِ الْقَیُّوْمِ الدَّائِمِ الَّذِیْ لَایَمُوْتُ جَلِیْلُ تَجَلّٰی لِلْجَبَلِ فَجَعَلَہٗ دَکًّا وَّخَرَّ مُوْسٰی صَعِقًا جَلَبْتُ مَطْلُوْبِیْ مَحْبُوْبِیْ لَیْسَ لِیْ حَبِیْبَتٖ سَوَاہُ الْقَرِیْبُ الْمُجِیْبُ أجب یَاحَرْفِ الْجِیْمِ بِمَا فِیْکَ مِنَ الْبِرِّ وَالْمُحِبَّۃِ وَالتَّھْلِیْجِ جَدُّکَ أجب مَطِیْعُ وَبِحَقِّ الشَّمْسِ وَالْوَھِیْجِ جِیْمَ جَعَلْتُکَ جِیَادِیْ وَأقْسَمْتُ عَلَیْکَ بِرَبِّ الْعِبَادِ الَّذِیْ بِیَدِہٖ الْاَمْرُ وَالْحُکْمِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ٥

حرف دال

عددی و حرفی نقوش

سیدھے طرف کا نقش

اجب یا زکشبکغائیل

۳۷۴۳	۳۷۵۰	۳۷۵۶	۳۷۶۷	۳۷۷۳	۳۷۷۰
۳۷۵۵	۳۷۶۰	۳۷۷۸	۳۷۴۵	۳۷۶۲	۳۷۶۸
۳۷۷۵	۳۷۷۱	۳۷۶۴	۳۷۵۷	۳۷۵۳	۳۷۴۸
۳۷۶۱	۳۷۷۴	۳۷۵۴	۳۷۷۲	۳۷۴۴	۳۷۶۳
۳۷۶۵	۳۷۴۷	۳۷۷۰	۳۷۵۱	۳۷۷۷	۳۷۵۸
۳۷۶۹	۳۷۶۶	۳۷۴۶	۳۷۷۶	۳۷۵۹	۳۷۵۲

اجب یا طہطیوش

اجب یا دردائیل

بحق یا دیان

پشت کا نقش

اجب یا زکشبکغائیل

د	د	د	د	د	د
د	د	د	د	د	د
د	د	د	د	د	د
د	د	د	د	د	د
د	د	د	د	د	د
د	د	د	د	د	د

اجب یا طہطیوش

اجب یا دردائیل

بحق یا دیان

عزیمت حرف دال

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o دَعَوْتُ رَبًّا عَظِیْمًا یَرَیٰ السِّرَّ وَالْبُرْهَانَ دَیَّانَ یَوْمِ الدِّیْنِ آدَمَ عَلٰی لُطْفِکَ وَلَطِیف صُنعِکَ اَجِب اَیُّهَا الْمَلِکُ سَمْلَهِیَائِیلَ سُبْحَانَکَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَن تُسَخِّرَ لِی ذَالِکَ یَا مَوْلَایَ سَخِّرلِی حَرفِ الدَّالِ بِدَالِ الدَّوَامِ وَبِدَوَامِکَ بِتَصْرِیفِ اَمرِی وَبِتَوفِیقِکَ عَلَیَّ وَخَلْعَ ذَالسُّنَّةَ الَّتِی لَایَتَأَخَرُوا اَعُوجَ مَا عَوجَ فِیعُوجَ وَبَهُویًا اِهدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیهِم غَیرِ الْمَغضُوبِ عَلَیهِم وَلَا تَرتَابُ یَادَالُ بِالفِ لَاحولَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ o

حرف ها

عددی و حرفی نقوش

سیدھے طرف کا نقش

اجب یاطشهصغائیل

۱۹۰۷۵	۱۹۰۶۷	۱۹۰۷۹	۱۹۰۷۱	۱۹۰۵۸
۱۹۰۶۹	۱۹۰۶۱	۱۹۰۷۳	۱۹۰۶۵	۱۹۰۸۲
۱۹۰۶۳	۱۹۰۸۰	۱۹۰۷۲	۱۹۰۵۹	۱۹۰۷۶
۱۹۰۶۲	۱۹۰۷۴	۱۹۰۶۶	۱۹۰۷۸	۱۹۰۷۰
۱۹۰۸۱	۱۹۰۶۸	۱۹۰۶۰	۱۹۰۷۷	۱۹۰۶۴

اجب یا هیوش — اجب یا دوریائیل

بحق یا هادی

پشت کا نقش

اجب یاطشهصغائیل

ھ	ھ	ھ	ھ	ھ
ھ	ھ	ھ	ھ	ھ
ھ	ھ	ھ	ھ	ھ
ھ	ھ	ھ	ھ	ھ
ھ	ھ	ھ	ھ	ھ

اجب یا هیوش — اجب یا دوریائیل

بحق یا هادی

عزیمت حرف ھا

بِسْـمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہ هِبَةُ مِن مَّوَاهِبِکَ یَا وَهَّابُ یَارَزَّاقُ یَـا فَتَّاحُ یَا عَلِیْمُ یَا رَبَّاهُ یَا سَیِّدَاهُ یَا غَایَتِ قَصدَاهُ یَا مُنْتَهٰی اَمَلَاهُ یَـا مَلْـجَـأ الْـخَـائِـفِیْـنَ اَنْـتَ الْاَوَّلُ وَالْآخِـرُ وَالْبَـاطِنُ وَالظَّاهِرُ سُبْـحَـانَکَ لَااِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ هِب لِی یَا هَا بِهِمهِ اللهِ هَیَا یَا هَا هَیَا یَا هَا سَاهَ اَهْیَا هَیَا وَاحِدُ عَزِیْزُ هَیَا ذَاهَا أجب اَیُّهَا الْمَلِکُ اَلْعَجَلَ یَـا حَرفِ الْهَاءِ مَدَّنِی بِالْمُحَبَّةِ عِنْدَ الْخُلقِ هَیَا بِلَا حَولَ وَلَا قُوَّ ةَ اِلَّا بِاللهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ہ

حرف واو

عددی و حرفی نقوش

سیدھے طرف کا نقش

اجب یا هزقطنقغائیل

۳۹۷۹۶	۳۹۸۱۰	۳۹۸۰۷	۳۹۸۰۳
۳۹۸۰۸	۳۹۸۰۲	۳۹۷۹۷	۳۹۸۰۹
۳۹۸۰۱	۳۹۸۰۵	۳۹۸۱۲	۳۹۷۹۸
۳۹۸۱۱	۳۹۷۹۹	۳۹۸۰۰	۳۹۸۰۶

اجب یا هوبوهش — اجب یا رفتمائیل

بحق یا ولی

پشت کا نقش

اجب یا هزقطنقغائیل

و	و	و	و
و	و	و	و
و	و	و	و
و	و	و	و

اجب یا هوبوهش — اجب یا رفتمائیل

بحق یا ولی

عزیمت حرف واو

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہ اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ یَاوَدُودُ یَا وَھَّابُ یَا وَالِی یَا وَاحِدُ یَا وَارِثُ یَا اللّٰہُ اَسْئَلُکَ بِسِرِّ اَسْمَائِکَ الْعِظَامِ وَبِنُورِ وَجْھِکَ الْکَرِیمِ الَّذِی نَارَت بِہِ الظُّلُمٰتِ اَنْ تُوَلِّیَنِی وَتَتَوَلَّانِی بِوِلَایَتِکَ وَتَکْشِفُ لِیَ الْغِطَآءِ عَن سِرِ الوَاوِ وَ اَعْطِنِی تَصرِیفِہٖ یَا وَھَّابُ ھَیَا واو اَھْبِطُ یَا طُوطِیَائِیلُ وَاَنتَ یَا دردیائیل بِاَمرِاللّٰہِ وَبِحَقِّ مَا تَعْلَمُونَ مِن عَظِیمِ قُدرَۃِ اللّٰہِ وَبِحَقِّ جبرئیل و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل اَجِیبُوا اَیُّھَا الْمَلُوکُ اُتُونِی بِحَقِّ حَرفِ الوَاوِ وَبِحَقِّ مَن خَلَقَکُمْ وَخَلَقَہٗ ھَیَا یَا مَولَائِی مِنکَ اَرْجُوا وَاطلُبُ الْمَدَدَ وَاِلَیکَ رَجُوعِی اَسْئَلُکَ بِمَا قَدَّرتَہٗ فِی اللَّوحِ اَنْ تَحْفُظَنِی یَا حَفِیظُ وَرُدَّ عَنِّی مَن یَّسُوءُ نِی یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اَلْوَحَا وَاتُونِی طَائِعِیْنَ عَجِّلِ بِالفِ لَاحَولَ وَلا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔

حرف زا

عددی و حرفی نقوش

سیدھے طرف کا نقش

قولہ اجب یا طعضیغائیل الآن

۳۶۴۳	۳۶۳۶	۳۶۴۱
۳۶۳۸	۳۶۴۰	۳۶۴۲
۳۶۳۹	۳۶۴۴	۳۶۳۷

اجب یا کایوش — اجب یا شرفائیل

بحق یا زکی

پشت کا نقش

قولہ اجب یا طعضیغائیل الآن

ز	ز	ز
ز	ز	ز
ز	ز	ز

اجب یا کایوش — اجب یا شرفائیل

بحق یا زکی

عزیمت حرف زا

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ زِدْنِی یَا اللّٰہ شَوقًا اِلَیکَ وَرَغبَۃ لَدَیْکَ فِیمَا اُحِبُّ اِلیٰ ذِکرِکَ وَعَامِلنِی بِخَفِیّ لُطفِکَ وَالبَسنِی نُوراً وَّ جمالًا اَستَغِیثُ بِہٖ عَلیٰ کَشفِ اَسرارِ النُّقطَۃِ الَّتِی مِن جِنسِھَا تَزَلْزَلَتِ الجِبَالِ وَتَدَکدَکَت مِن ھَیبَۃِ رَبِّ العِزَّۃِ سُبحَانَ رَبِّکَ رَبِّ العِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُونَ وَسَلامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ عَجّل اَیُّھَا الخَادِم اَلحروفِ الزَّای بَرنَمَاہُ زِیَاہُ برنَمَاہُ یَد بَزبُوہُ یَد بَزبُوہُ زُوہُ زُوہُ بِزُوہُ بِزُوہُ بِاَمرِاللّٰہِ رَبِّ العٰلَمِیْنَ۔ جَلِیلُ جَمِیلُ سُبحَانَہٗ وَتَعَالیٰ اَلَا بِذِکرِاللّٰہِ تَطْمَئِنَ الْقُلُوبُ ھَیَا بَطِیًّا طَیَاطَلِی طَلِیَا عَلَیلَہٖ دَیَّانِ ھَیَا اَمَانِ عَجّل وَترایَاتِی وَاکشِفُ لِی عَن اَمرِکِ ھَیَا یَازَای بِعِزَّۃِ مَن لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُن لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ اَجب وَتَوکّل بِالفِ لَاحَولَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم۔

حرف حاء

عددی و حرفی نقوش

سیدھے طرف کا نقش

اجب یا جمذغجفائیل

قول — الآن — اجب یا عیوش — اجب یا تنکفیل — بعق یا حق

۳۵۰۰	۳۵۲۹	۳۵۲۵	۳۵۱۶	۳۵۳۶	۳۵۳۳	۳۳۶۹	۳۵۶۲	۳۵۳۷
۳۵۳۱	۳۳۹۷	۳۵۵۷	۳۵۲۰	۳۵۰۳	۳۵۷۰	۳۵۳۳	۳۵۱۱	۳۵۵۰
۳۵۵۳	۳۵۲۹	۳۵۱۲	۳۵۵۸	۳۵۳۵	۳۳۹۲	۳۵۶۵	۳۵۲۱	۳۵۰۸
۳۵۵۵	۳۵۴۲	۳۳۹۸	۳۵۷۱	۳۵۱۸	۳۵۰۵	۳۵۵۱	۳۵۳۵	۳۵۰۹
۳۵۱۳	۳۵۵۲	۳۵۳۰	۳۳۹۳	۳۵۵۹	۳۵۴۳	۳۵۰۶	۳۵۶۶	۳۵۲۲
۳۵۲۶	۳۵۰۱	۳۵۶۷	۳۵۳۱	۳۵۱۷	۳۵۴۷	۳۵۳۸	۳۳۹۴	۳۵۶۳
۳۵۲۸	۳۵۱۴	۳۵۵۴	۳۵۴۴	۳۳۹۱	۳۵۶۰	۳۵۲۴	۳۵۰۷	۳۵۶۴
۳۵۶۸	۳۵۲۴	۳۵۰۲	۳۵۳۸	۳۵۳۲	۳۵۱۵	۳۵۶۱	۳۵۳۹	۳۳۹۵
۳۳۹۹	۳۵۵۶	۳۵۴۰	۳۵۰۳	۳۵۷۲	۳۵۱۹	۳۵۱۰	۳۵۳۹	۳۵۳۶

الٹے طرف کا نقش

اجب یا جمذغجفائیل

قول — الآن — اجب یا عیوش — اجب یا تنکفیل — بعق یا حق

ح	ح	ح	ح	ح	ح	ح	ح	ح
ح	ح	ح	ح	ح	ح	ح	ح	ح
ح	ح	ح	ح	ح	ح	ح	ح	ح
ح	ح	ح	ح	ح	ح	ح	ح	ح
ح	ح	ح	ح	ح	ح	ح	ح	ح
ح	ح	ح	ح	ح	ح	ح	ح	ح
ح	ح	ح	ح	ح	ح	ح	ح	ح
ح	ح	ح	ح	ح	ح	ح	ح	ح
ح	ح	ح	ح	ح	ح	ح	ح	ح

عزیمت حرف حاء

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ه سُبۡحَانَ الۡحَلِيمِ عَلیٰ مَن عَصَاهُ اَللّٰهُمَّ يَا حَلِيمُ حَالِي سَقِيمُ وَاَنۡتَ بِهٖ عَلِيۡمُ اَسۡئَلُکَ بِجَاهِ مُحَمَّدٍ عَلَيۡهِ السَّلَامُ وَمُوسىٰ الۡكَلِيۡمُ خُذ بِيَدِی وَانۡصُرۡنِی عَلیٰ مَن ظَلَمَنِی وَصرفِنِی فِی قَضَآءِ الۡحَاجَاتِ وَاجۡعَلۡنِی مُسۡتَرشِدًا بِامرِکَ وَاسۡتَعفِنِی بِالقَولِ وَالۡعَمَلِ فِی هٰذِهِ السِّرِّ حَتیٰ أصرِفهُ أُرِيدُ هَيَا يَا حَاء حَلَمۡتُ عَلِيحِ حَيَاحِ حَطُوحِ حَيثُ اِلیٰ حَجَجِ حَنجِ أحُرَا حَوَاجَت حَوای حَوَاجُ فَفِی الۡحَالِ قَضَيۡتُ حَاجَتِی بِحَقِ حَلِيمُوهَا هَيَا السَّاعَةِ وَاسۡرَعُ بِالاِجَابَةِ وَتَصرف فِيمَا صَرَفتُکَ اَلۡوَحا اَلعَجل بِاَلۡفِ لَاحَولَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الۡعَلِیِّ الۡعَظِيۡمِ

حرف طاء

عددی و حرفی نقوش

سیدھے طرف کا نقش

اجب یا ھکتفاغائیل

۱۳۴۰	۱۳۳۸	۱۳۲۳	۱۳۳۱	۱۳۶۱	۱۳۵۳	۱۳۰۹	۱۳۰۱
۱۳۵۶	۱۳۶۳	۱۳۰۶	۱۳۱۳	۱۳۳۵	۱۳۴۷	۱۳۲۶	۱۳۱۸
۱۳۴۹	۱۳۲۱	۱۳۴۲	۱۳۳۴	۱۳۰۷	۱۳۱۵	۱۳۵۵	۱۳۶۳
۱۳۱۲	۱۳۰۳	۱۳۵۸	۱۳۵۰	۱۳۲۳	۱۳۳۲	۱۳۳۹	۱۳۴۷
۱۳۰۵	۱۳۱۳	۱۳۵۷	۱۳۶۵	۱۳۲۷	۱۳۱۹	۱۳۴۳	۱۳۳۶
۱۳۲۲	۱۳۳۰	۱۳۴۱	۱۳۳۹	۱۳۱۰	۱۳۰۲	۱۳۶۰	۱۳۵۲
۱۳۵۹	۱۳۵۱	۱۳۱۱	۱۳۰۳	۱۳۳۸	۱۳۴۶	۱۳۲۵	۱۳۳۳
۱۳۴۳	۱۳۳۵	۱۳۲۸	۱۳۲۰	۱۳۵۴	۱۳۶۲	۱۳۰۸	۱۳۱۶

اجب یا اسمائیل — اجب یا بدیوش

بحق یا طاھر

پشت کا نقش

اجب یا ھکتفاغائیل

ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط
ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط
ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط
ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط
ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط
ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط
ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط
ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط	ط

اجب یا اسمائیل — اجب یا بدیوش

بحق یا طاھر

عزیمت حرف طاء

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہ طَلَبتُ مِنَ اللهِ الْمعُونَةَ علیٰ مَطْلُوبی حتیٰ تَبْسُطُ اِلی الطَّآءِ الطَّرْدِ مَن ظَلَمنِی اَجب یَاطَاء بِتطَاوُل عظمةِ ذِی الطُّولِ الشَّدِیْدَةِ طَیا طَیُویَا یَا اللهُ یَا رَبَّ الْعَالمِیْنَ طَلْطَیَاطِ یَاہِ یَا طَاطِ طَیطُو طَطلا طَهفِیط طَیُطوطِ اَلْوَحا تَنطِیطاً طَرْدِ مَنْ یُقَاتِلنِی بحَقِّ هٰذِهِ الاسمآءِ اَطرِدهُ نِلتُ مَن ذِیْ الطَّول مَطْلُوبِی عَجل یَا خادِمِ الطَّآءِ وَ اِلا اَشکُوکَ اِلیٰ عَلَّامُ الْغُیُوب وَلا حَولَ وَلا قُوَةَ اِلّا بِاللهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم۔

حرف یاء

عددی و حرفی نقوش

سیدھے طرف کا نقش

اجب یا طمقطنرغائیل

۳۷۰۲۸	۳۷۰۳۲	۳۷۰۲۲	۳۷۰۳۰	۳۷۰۱۶	۳۷۰۳۹	۳۷۰۰۳
۳۷۰۱۳	۳۷۰۴۶	۳۷۰۰۷	۳۷۰۲۵	۳۷۰۳۶	۳۷۰۱۹	۳۷۰۴۴
۳۷۰۳۳	۳۷۰۲۳	۳۷۰۴۱	۳۷۰۱۰	۳۷۰۵۰	۳۷۰۰۴	۳۷۰۲۹
۳۷۰۴۷	۳۷۰۰۸	۳۷۰۲۶	۳۷۰۳۷	۳۷۰۲۰	۳۷۰۳۸	۳۷۰۱۴
۳۷۰۱۷	۳۷۰۴۲	۳۷۰۱۱	۳۷۰۵۱	۳۷۰۰۵	۳۷۰۳۰	۳۷۰۴۳
۳۷۰۰۹	۳۷۰۲۷	۳۷۰۳۱	۳۷۰۲۱	۳۷۰۳۹	۳۷۰۱۵	۳۷۰۴۸
۳۷۰۳۴	۳۷۰۱۲	۳۷۰۵۲	۳۷۰۰۶	۳۷۰۴۴	۳۷۰۳۵	۳۷۰۱۸

اجب یا سر اکیتائیل

اجب یا طهیوش

بحق یا یسیر

پشت کا نقش

اجب یا طمقطنرغائیل

ی	ی	ی	ی	ی	ی	ی
ی	ی	ی	ی	ی	ی	ی
ی	ی	ی	ی	ی	ی	ی
ی	ی	ی	ی	ی	ی	ی
ی	ی	ی	ی	ی	ی	ی
ی	ی	ی	ی	ی	ی	ی
ی	ی	ی	ی	ی	ی	ی

اجب یا سر اکیتائیل

اجب یا طهیوش

بحق یا یسیر

عزیمت حرف یاء

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہ یَا مُحْیِی یَامُمِیْتُ یَاحَیُّ اَقَیُّومُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَحْیِی قَلْبِی بِذِکرِکَ فَاِلَیکَ اَشْکُوا ضَعفَ قُوَّتِی وَقِلَّۃَ حِیلَتِی ھَبنِی اَللّٰھُمَّ ھِبَّۃً مِن عِندِکَ تُعِیْنُنِی عَلیٰ مَصَالِحَ اَرَدْتُھَا لِطَاعَتِکَ یَا شَدِیدُ یَا اَللهُ یَا مُنعِمُ بِالنَّعَمِ قَبلَ اِستَحقَا قِھَا یَا مُحْسِنُ یَا مُجمِلُ یَا مُتَفَضِّلُ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ سَخِّرلِی حَرفِ الیَاءِ حَتّیٰ یَقْضِی حَاجَتِی مِن مَّعَاشِی یَا مَولَائِی فِیکَ المُستَعَانِ وَ عَلَیکَ التِّکلانِ فَاِنِّی اُقسِمُ عَلَیکَ بِکَ تَفعَل لِی مَا اُرِیدُ وَاَحْیِنِی فِی لَیلِی وَ نَھَارِی وَ غُدُوِی و آصَالِی سقطائِی وَ سمعطیائی وادعیائی وَاَشرَاھِیًا اَھَیًّا شَرَاھِیًّا اَدُونَائِی اَصْبَاؤتُ آلَ شُدائِی کَلِیم سُبحَان مَن بِذِکرِہٖ تَطْمَئِنَّ الْقُلُوب سَلْمَطُو یَائِی لَبعَائِی سَقِیطَائِی وَقَد قُلنَا مَا قُلْنَا وَأقسَمْنَا بِمَا أقسَمنَا عَلَیکَ بِنفسِکَ وَکَیفَ یَکُون اَویَفُوزُ مَن عَصَی اللهُ أجِبِ وَاتِینِی وَلَا حَولَ وَلَا قُوَۃَ اِلَّا بِاللهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔

حرف کاف

عددی و حرفی نقوش

سیدھے طرف کا نقش

اجب یا طنشصقغائیل

۳۱۷۵۱	۳۱۷۳۵	۳۱۷۳۹	۳۱۷۲۸	۳۱۷۲۲	۳۱۷۱۵
۳۱۷۴۰	۳۱۷۳۴	۳۱۷۱۷	۳۱۷۵۰	۳۱۷۳۲	۳۱۷۲۷
۳۱۷۲۰	۳۱۷۲۵	۳۱۷۲۹	۳۱۷۳۶	۳۱۷۴۳	۳۱۷۴۷
۳۱۷۳۵	۳۱۷۱۶	۳۱۷۴۴	۳۱۷۲۵	۳۱۷۴۶	۳۱۷۳۳
۳۱۷۳۰	۳۱۷۴۹	۳۱۷۲۳	۳۱۷۴۲	۳۱۷۱۹	۳۱۷۳۷
۳۱۷۲۴	۳۱۷۳۱	۳۱۷۴۸	۳۱۷۱۸	۳۱۷۳۸	۳۱۷۴۱

بحق یا کافی

پشت کا نقش

اجب یا طنشصقغائیل

ک	ک	ک	ک	ک	ک
ک	ک	ک	ک	ک	ک
ک	ک	ک	ک	ک	ک
ک	ک	ک	ک	ک	ک
ک	ک	ک	ک	ک	ک
ک	ک	ک	ک	ک	ک

بحق یا کافی

عزیمت حرف کاف

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ہ کَتَبۡتُ بِکَرَمِ اللّٰہِ وَ تَکَلَّمۡتُ بِحَمۡدِاللّٰہِ وَ شُکۡرِہٖ وَمَاالنَّصۡرُ اِلَّا مِنۡ عِنۡدَاللّٰہِ الۡعَزِیۡزِ الۡحَکِیۡمِ وَلَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الۡعَلِیِّ الۡعَظِیۡمِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُکَ یَا مَالِکَ الۡمُلۡکِ یَا ذَالۡجَلَالِ وَ الۡاِکۡرَامِ یَا مَنۡ اَمۡرُہٗ بَیۡنَ الۡکَافِ وَالنُّوۡنِ یَا مَنۡ اِذَا اَرَادَ شَیۡئًا اَنۡ یَّقُوۡلَ لَہٗ کُنۡ فَیَکُوۡن. اَسۡئَلُکَ بِکَافِ کِفَایَتِکَ یَا مُکَوِّنَ الۡاَکۡوَانِ حَتّٰی یَکُوۡنَ بِکُلِّ الۡکَائِنَاتِ کَمِیۡنًا عَجِّلۡ لَا یَرُوۡعُکَ رُوۡحٌ وَّلَا یَقۡرُبُکَ فُتُوۡرٌ کَفۡکَاؤُکَ کَفۡکَ کُفُوًّا کَافِیۡ بِکُمۡ کُنۡتُمۡ کَامِلُوۡنَ کَمِّلۡ عَجِّلۡ یَا کَافِیۡ بِسِرِّکَ لَا یَغُرَّنُکَ مَنۡ کَانَ تَطۡمَئِنَّ الۡقُلُوۡبِ یَعۡلَمُ مَا حَوٰی الضَّمِیۡرُ وَمَا تَخۡفِیۡہِ الۡخَوَاطِرُ وَتَرٰہُ الۡقُلُوۡبُ اٰہٖ اٰہٖ یَاہٖ یَاہٖ یَاہٖ اَلَا لَوۡلَاہُ لَکُنۡتُ کَلَّمۡتُکَ کَلَامًا یَتَضَمَّنُ اسۡتِیۡفَادُہٗ بِطَاعَتِہٖ أجب بَارَکَ اللّٰہُ فِیۡکَ وَحِفۡظُکَ وَدُعَاکَ وَالسَّلَامُ عَلَیۡکَ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ وَلَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الۡعَلِیِّ الۡعَظِیۡمِ.

حرف لام

عددی و حرفی نقوش

سیدھے طرف کا نقش

اجب یا طیثدیقغغائیل

۲۲۲۹۰۰	۲۲۲۹۱۳	۲۲۲۹۲۱	۲۲۲۹۰۹	۲۲۲۹۱۷
۲۲۲۹۲۴	۲۲۲۹۰۷	۲۲۲۹۱۵	۲۲۲۹۰۳	۲۲۲۹۱۱
۲۲۲۹۱۸	۲۲۲۹۰۱	۲۲۲۹۱۴	۲۲۲۹۲۲	۲۲۲۹۰۵
۲۲۲۹۱۲	۲۲۲۹۲۰	۲۲۲۹۰۸	۲۲۲۹۱۶	۲۲۲۹۰۴
۲۲۲۹۰۶	۲۲۲۹۱۹	۲۲۲۹۰۲	۲۲۲۹۱۰	۲۲۲۹۲۳

اجب یا عطیوش

اجب یا طا طائیل

بحق یا لطیف

پشت کا نقش

اجب یا طیثدیقغغائیل

ل	ل	ل	ل	ل
ل	ل	ل	ل	ل
ل	ل	ل	ل	ل
ل	ل	ل	ل	ل
ل	ل	ل	ل	ل

اجب یا عطیوش

اجب یا طا طائیل

بحق یا لطیف

عزیمت حرف لام

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہ لُطفُکَ اَللّٰھُمَّ اَجْمَعَ شَمْلِی بِخَیرِ خَلْقِکَ
فَلَکَ الْحَمْدُ وَلَکَ الشُّکْرُ لَیِّنَ لِی کُلَّ صَعَبِ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا
لَطِیْفُ یَا لَطِیْفُ یَا لَطِیْفُ لَکَ الآ لاآءُ وَالنَّعْمآءُ اَسْئَلُکَ بِتَلالِی اَنْوَارِ
عَظْمَتُکَ السُّنَۃُ نُوراً اَسْتَضِیءُ بِہٖ عَلیٰ کَشَفِ سِرُّاللَّامِ لَیِّنَ لِی
بِطَبعَکَ یَا لَام فَاِنِی دَعُوَتُکَ یَا اللّٰہُ یَا مَنْ ھُوَاللّٰہ الَّذِی لَا اِلٰہَ اِلَّااللّٰہ
اَجِب اَیُّھَا الْمَلک وَائتِنِی بِمَن طَغیٰ وَتَمرَّدُ مِنَ الْمُلُوکِ وَالْخُدَّامِ
أجِیبُوا بِمَنْ تَدَکْدَکَتِ الْجِبَالِ الشَوامِخ لِھَیْبَتِہٖ وَتَقْشَعُرِ جَلودُ مِن
خِیفَتِہٖ صَمَدُ قَیُّومُ سَجَدَ کُلُّ شَیءٍ لِعَظْمَتِہٖ وَخَضَعَ کُلُّ شَیءٍ لِجَلَالِہٖ
وَھُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ لَہُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنیٰ وَالصِّفَاتُ الْعُلیَا
لَا تُدْرِکہُ الاَبْصَارُ وَھُوَ یُدْرِکُ الْاَبصَارُ وَھُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا
ھُوَ رَبُّ الْعَرشِ الْعَظِیْمُ اَلْوَحا یَا لَامُ وَعَجِّل بِقَتلِ الظَالِمِیْنَ سُبْحَانَ اللّٰہِ
الْعَظِیْمُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ مَن اَطَاعَہٗ نَجًا وَمَن عَصَاہُ جَعَلَہٗ ھَبًّا ھَیا یَا لَامُ بِالَیلِ
وَالیَالِ وَمَلِیالِ وَبِسُریالِ وَطفرائیل اَجِیبُوا بِالْعَرشِ الْمَجِیْدِ وَالْکُرسِیِّ
الْوَاسِعِ لَیِّنَ لِی جَانِبکَ اِلیٰ مَا دَعُوَتُکَ وَ سَلَطُتُکَ عَلیٰ مَنُ عَصَانِی
مِنَ آلا روَاحِ بِحَقِّ مَنُ یَّقُولَ لِلشَّیءِ کُن فَیَکُونُ ھَیَا یَا حُسنَ الطَّالِبِ
ھَیَا اَیُّھَا الْحَاضِرُون مِنَ الْاَرْوَاحِ الرُّوحَانِیِیْنَ بِرَبِّکُم الَّذِی لَا شَیءٍ
اَعُظَم مِنُہُ وَلَا حَولَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ.

حرف میم

عددی و حرفی نقوش

سیدھے طرف کا نقش

اجب یا طنشاوقغائیل

۲۶۵۳۳۹	۲۶۵۳۵۳	۲۶۵۳۵۶	۲۶۵۳۴۲
۲۶۵۳۵۵	۲۶۵۳۴۳	۲۶۵۳۳۸	۲۶۵۳۵۴
۲۶۵۳۴۴	۲۶۵۳۵۸	۲۶۵۳۵۱	۲۶۵۳۳۷
۲۶۵۳۵۲	۲۶۵۳۴۶	۲۶۵۳۳۵	۲۶۵۳۵۷

اجب یا محجوش — اجب یا رومائیل

بحق یا ملک

پشت کا نقش

اجب یا طنشاوقغائیل

م	م	م	م
م	م	م	م
م	م	م	م
م	م	م	م

اجب یا محجوش — اجب یا رومائیل

بحق یا ملک

عزیمت حرف میم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہ اَللّٰھُمَّ مُلکًا مِن مُلکِکَ اَملِکُ بِہٖ
مُلکًا تَامًا مَالِکُ الْمُلکِ یَا ذَاالجَلَالِ وَالاِکْرَامِ یَامُؤْمِنَ یَا
مُھَیْمِنُ یَا مُعطِی یَا مَانِعُ یَا مَالِکَ الْمُلکِ مَلِّکنِی خَادِمَ
ھٰذَاالحرفِ اَو اَمزِجَۃُ بِرُوحَانِیتِی یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ أجب
یَامِیمُ وَاَبطِل حَرکَاتِ الکُنُوزِ وَاجلب لِیَ الارزاقِ وَاَلْقِ مُحَبَّتِی
فِی قُلُوبِ الخَلَائِقِ اَجْمَعِیْنَ. اَللّٰھُمَّ المَحْنِی لَمُحَۃً مِّن
لَمُحَاتِکَ یَامِیمُ مَنُحَکَ اللّٰہُ النِّعَمَ اَللّٰھُمَّ اَنْعِم عَلیٰ بِالنِّعمِ
التَّامَۃِ یَومَ نَمُورُالسَّمَآءُ مُورا اَھیَا بِنَعِیمِ نَعِیمِ وَھَیمَلًا یَا مِیمُ
بِحَقِّ اِھْدِنَاالصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیمَ اَبْھَسْعَر یَامِ وَمَرِیَامِ وَاہِ ضَرِیَامِ
وَلَعِہٖ سَلطَمِ الوَھِیمِ أجب یَامِیمُ بِحَقِّ یَا جِبرِیلُ وَمِیکَائِیل
وَاِسْرَافِیل وَبِقُوَّۃِ المَلَکِ مَھیَائِیلُ اَکرَمَ اللّٰہُ حَرفِ المِیم حَتیٰ
تَکُونَ بَیْنَ الْعَوالِمِ مِنَ الْمُقَربِینَ ھَیَا وَارْجِعِ اِلیٰ کِرَامَتِکَ مِنَ
اللّٰہِ الکَرِیمِ.

حرف نون

عددی و حرفی نقوش

سیدھے طرف کا نقش

اجب یا طنظز کشاغائیل

۳۳۲۶۷۰	۳۳۲۶۶۲	۳۳۲۶۶۸
۳۳۲۶۶۴	۳۳۲۶۶۷	۳۳۲۶۶۹
۳۳۲۶۶۶	۳۳۲۶۷۱	۳۳۲۶۶۳

اجب یا وطیوش — اجب یا حولائیل

بحق یا نور

پشت کا نقش

اجب یا طنظز کشاغائیل

ن	ن	ن
ن	ن	ن
ن	ن	ن

اجب یا وطیوش — اجب یا حولائیل

بحق یا نور

عزیمت حرف نون

بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ہ نَوِّرِ اَللّٰھُمَّ قَلۡبِی وَشِعۡرِی وَبَصَرِی وَجَوَارِحِی وَبَدَنِی بِنُورِ مَعرِفَتِکَ الَّذِیۡ نَوَّرۡت بِہٖ اَھلِ طَاعَتِکَ یَا مُنَوِّرَ الشَّمۡسَ وَالۡقَمَرَ یَا نُورُ کُلِ النُّورِ یَا ھَادِی یَا نُورُ یَا نُورِ کُلَّ شَیءٍ وَّھداہُ اَنۡتَ الَّذِی فَلَقۡتِ الظُّلۡمَاتِ بِنُورِکَ اَسۡئَلُکَ تَنَوَّرَنِی بِالاَنۡوَارِ یَامَن یُجِیبُ الۡمُضطَرَّ اِذَا دَعَاہُ وَیَکۡشِفُ السُّوءِ اَسۡئَلُکَ اَن تُرسِلَ لِیَ حَرفِ النُّونِ یَاۡتِیۡنِی فِی خِلوَتِی حَتیٰ اَمَالَ مِنۡہُ مَارِبّی اَجب بِتَلالِیءِ اَنۡوَارِ الحُجُبِ وَنُورِ الۡخَالِقِ ھَیَایَا نُونُ بِالَّذِی لَا اَعظَمَ مِن نُورِہٖ نُورٌ اَجب الدَّاعِی اِکرَامًا لِنُونِ وَالۡقَلَمِ وَمَا یَسۡطُرُونَ وَبِالنَّارِ وَالنُّورِ وَالظِّلَ وَالحَرُورِ وَالسَّمَاءِ وَالمَرُورِ وَبِمُسۡتَقِرِ الۡاَرۡوَاحِ بِغُولِیَا غَولِیَانِ بِشُورِیَانِ بِشُورِمَانِ عَلِیُّونَ عَلیُّونَ طَلُونَ قَھرِیُونَ سِیمانِ شَانِ دَیَّانِ یَومِ الدِّینِ بِاَلۡفِ وَلَا حَولَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللهِ الۡعَلِیِّ الۡعَظِیۡمِ۔

حرف سین

عددی و حرفی نقوش

سیدھے طرف کا نقش

اجب یا طیتنفغائیل

۳۹۹۰۹	۳۹۹۷۷	۳۹۹۳۳	۳۹۹۲۵	۳۹۹۵۳	۳۹۹۳۱	۳۹۹۰۵	۳۹۹۷۰	۳۹۹۲۵
۳۹۹۳۹	۳۹۹۰۶	۳۹۹۶۵	۳۹۹۲۹	۳۹۹۱۳	۳۹۹۷۸	۳۹۹۳۲	۳۹۹۲۰	۳۹۹۵۸
۳۹۹۶۲	۳۹۹۲۷	۳۹۹۲۱	۳۹۹۶۶	۳۹۹۵۳	۳۹۹۰۱	۳۹۹۷۳	۳۹۹۳۰	۳۹۹۱۷
۳۹۹۶۳	۳۹۹۵۰	۳۹۹۰۷	۳۹۹۷۹	۳۹۹۲۷	۳۹۹۱۴	۳۹۹۵۹	۳۹۹۳۳	۳۹۹۱۸
۳۹۹۴۴	۳۹۹۶۰	۳۹۹۳۸	۳۹۹۰۲	۳۹۹۶۷	۳۹۹۵۱	۳۹۹۱۵	۳۹۹۷۳	۳۹۹۳۱
۳۹۹۳۵	۳۹۹۱۰	۳۹۹۷۵	۳۹۹۲۹	۳۹۹۲۶	۳۹۹۵۵	۳۹۹۳۶	۳۹۹۰۳	۳۹۹۷۱
۳۹۹۳۶	۳۹۹۲۳	۳۹۹۶۱	۳۹۹۵۲	۳۹۹۰۰	۳۹۹۶۸	۳۹۹۳۷	۳۹۹۱۶	۳۹۹۷۲
۳۹۹۷۶	۳۹۹۳۳	۳۹۹۱۱	۳۹۹۵۶	۳۹۹۴۰	۳۹۹۱۳	۳۹۹۶۹	۳۹۹۲۷	۳۹۹۰۴
۳۹۹۰۸	۳۹۹۶۴	۳۹۹۳۸	۳۹۹۱۲	۳۹۹۸۰	۳۹۹۲۸	۳۹۹۱۹	۳۹۹۵۷	۳۹۹۴۳

بحق یا سمیع

پشت کا نقش

اجب یا طیتنفغائیل

س	س	س	س	س	س	س	س	س
س	س	س	س	س	س	س	س	س
س	س	س	س	س	س	س	س	س
س	س	س	س	س	س	س	س	س
س	س	س	س	س	س	س	س	س
س	س	س	س	س	س	س	س	س
س	س	س	س	س	س	س	س	س
س	س	س	س	س	س	س	س	س
س	س	س	س	س	س	س	س	س

بحق یا سمیع

عزیمت حرف سین

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہ سَلَامٌ قَولاً مِّنْ رَّبِّ الرَّحِیْمِ ہ عَلَیْنَا وَعَلیٰ عِبَادِہِ الصَّالِحِیْنَ اَنْتَ الصَّمَدُ اللّٰہُ الْقَیُّوْمُ یَادَیَّانُ یَوْمِ الدِّیْنِ اَسْئَلُکَ اَللّٰھُمَّ بِحَقِّ اَسْمَائِکَ الَّتِی ھِیَ اَعْظَمُ الْاَسْمَآءِ وَاَشْرَفُھَا اَسْئَلُکَ یَاحَلِیْمُ یَا مَوْلَائِیْ تَحَنَّنْ عَلَیَّ وَالْطُفْ بِی فِی الشَّدَائِدِ وَنُزُوْلِھَا وَرَأفْ بِی رَافَۃِ الْمُحِبِّ بِالْمَحْبُوْبِ یَارَوْفُ یَارَحِیْمُ بِآلٓمٓعٓصٓ تَصَوَّرْلِی یَا حَرفِ السِّینِ حَتیٰ اُشَاھِدَکَ عِیَانًا وَاقْضِ حَاجَتِی فِیْمَا یَنْفَعُنِیْ مِن اَمْرِی اَلْوَحَا اَلْعَجَل بِصَرِیرِ الْقَلَمِ فِی اللَّوحِ الْمَحْفُوْظِ أخرِج وَترائِی بِحَقِّ صَاصٍ صُوصٍ صَبُوْرٍ بِمَا یَتَوَصَّلُوْنَ مِنَ الْوَاحِدِ الصَّمَدانِ رَبکَ لَبِالْمِرصَادِ یَا اللّٰہُ یَاوَاحِدُ یَا صَمَدُ أجب بحقّ سُلیمان بن دَاؤدُ بِاَلْفِ لَاحَولَ وَلَا قُوَۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ .

حرف عین

عددی و حرفی نقوش

سیدھے طرف کا نقش

اجب یا طنشهمخفائیل

۸۰۶۸۲	۸۰۶۹۰	۸۰۶۶۴	۸۰۶۷۲	۸۰۷۰۳	۸۰۶۹۵	۸۰۶۵۱	۸۰۶۴۳
۸۰۶۹۸	۸۰۷۰۶	۸۰۶۴۸	۸۰۶۵۶	۸۰۶۸۷	۸۰۶۷۹	۸۰۶۶۷	۸۰۶۵۹
۸۰۶۷۰	۸۰۶۶۲	۸۰۶۸۴	۸۰۶۷۶	۸۰۶۴۹	۸۰۶۵۷	۸۰۶۹۷	۸۰۷۰۵
۸۰۶۵۴	۸۰۶۴۶	۸۰۶۰۰	۸۰۶۹۲	۸۰۶۶۵	۸۰۶۷۳	۸۰۶۸۱	۸۰۶۸۹
۸۰۶۴۷	۸۰۶۵۵	۸۰۶۹۹	۸۰۷۰۷	۸۰۶۶۸	۸۰۶۶۰	۸۰۶۸۶	۸۰۶۷۸
۸۰۶۶۳	۸۰۶۷۱	۸۰۶۸۳	۸۰۶۹۱	۸۰۶۵۲	۸۰۶۴۴	۸۰۷۰۲	۸۰۶۹۴
۸۰۷۰۱	۸۰۶۹۳	۸۰۶۵۳	۸۰۶۴۵	۸۰۶۸۰	۸۰۶۸۸	۸۰۶۶۶	۸۰۶۷۴
۸۰۶۸۵	۸۰۶۷۷	۸۰۶۶۹	۸۰۶۶۱	۸۰۶۹۶	۸۰۷۰۴	۸۰۶۵۰	۸۰۶۵۸

اجب یا لومائیل — اجب یا قفیوش

بحق یا علی

پشت کا نقش

اجب یا طنشهمخفائیل

ع	ع	ع	ع	ع	ع	ع	ع
ع	ع	ع	ع	ع	ع	ع	ع
ع	ع	ع	ع	ع	ع	ع	ع
ع	ع	ع	ع	ع	ع	ع	ع
ع	ع	ع	ع	ع	ع	ع	ع
ع	ع	ع	ع	ع	ع	ع	ع
ع	ع	ع	ع	ع	ع	ع	ع
ع	ع	ع	ع	ع	ع	ع	ع

اجب یا لومائیل — اجب یا قفیوش

بحق یا علی

عزیمت حرف عین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہ عَلِّمْنِی اَللّٰهُمَّ عِلْمًا عَلَّمْتَهُ لِاَوْلِیَائِکَ وَاَلْهِمْهُ لِی فِی قَلْبِی وَانْفَعْنِی بِهٖ کَمَا نَفَعْتِ الْخَوَاصَ مِنْ خَلْقِکَ فِیْکَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَیْکَ التِّکْلَانُ اَللّٰهُمَّ اَلْطِفْنِی بِلُطْفِکَ الْخَفِیِّ حَتّٰی اَسْتَوِیْنُ فِی عُلُومِ اسْتَخْرَجْتَهَا لِاَهْلِ طَاعَتِکَ وَعَافِنِی مِنْ هٰذِهِ الذِّلَّةِ وَتَعَطُّفْ لِی وَعَطِّفْ عَلَیَّ قُلُوْبِ الْمَخْلُوْقَاتِ یَا عَطُوْفُ یَارَؤُفُ یَا وَدُوْدُ سَخِّرْلِی عَبْدَکَ خَادِمَ حَرْفِ الْعَیْنِ وَثَبِّتْ قَلْبِی لِمُخَاطِبَتِهٖ وَاَرْسِلْهُ لِی لِیُعَلِّمَنِی عِلْمَ اَوْلِیَائِکَ وَاَنْبِیَائِکَ الْکِرَامِ یَا عَلِیْمُ یَا عَلِیْمُ یَا عَلِیْمُ یَاحِیْنُ الْوَحَا یَا عَیْنُ بِتَلْمِیحِ وَ عَقْدِ وَعَیْنِ وَ عَنْقُوْعِ اِعْمَلْ لِی مَا اُحِبُّ وَافْعَلْ لِی مَا اَمَرْتُکَ بِحَقِّ سِرِّ الْعَمِیْقِ وَبِحَقِّ الآیَاتِ الْبَیِّنَاتِ اجب یَا خَادِمَ هٰذَا الْحَرْفِ بَارَکَ اللّٰهُ فِیْکَ وَعَلَیْکَ وَاُقْسِمُ عَلَیْکَ اَیُّهَا الْعَوْنُ الْمُبَارَکُ بِسِرِّ عَظَمَةِ اللّٰهِ وَآیَاتِهٖ وَاَسْمَائِهٖ وَبِحَقِّ مَنْ لَهُ الْعِزَّةِ وَالْجَبَرُوْتِ وَلَهُ الاَسْمَآءِ الْحُسْنٰی وَنُوْرُهُ لَا یَطْفیٰ وَعَرْشَهُ لَایَزُوْلَ وَکُرْسِیُّهُ لَایَتَحَرَّکُ اَلْوَحَا بِعِزَّةِ اللّٰهِ اَلْوَحَا بِحَقِّ مَنْ یَّعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفیٰ اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَهُ الاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ۔

حرف فاء

عددی و حرفی نقوش

سیدھے طرف کا نقش

اجب یا طعتجمخائیل

۹۶۲۱۸	۹۶۲۲۲	۹۶۲۱۲	۹۶۲۳۰	۹۶۲۰۶	۹۶۲۳۹	۹۶۱۹۳
۹۶۲۰۳	۹۶۲۳۶	۹۶۱۹۷	۹۶۲۱۵	۹۶۲۲۶	۹۶۲۰۹	۹۶۲۲۳
۹۶۲۲۳	۹۶۲۱۳	۹۶۲۳۱	۹۶۲۰۰	۹۶۲۳۰	۹۶۱۹۳	۹۶۲۱۹
۹۶۲۲۷	۹۶۱۹۸	۹۶۲۱۶	۹۶۲۲۷	۹۶۲۱۰	۹۶۲۲۸	۹۶۲۰۳
۹۶۲۰۷	۹۶۲۲۳	۹۶۲۰۱	۹۶۲۳۱	۹۶۱۹۵	۹۶۲۳۰	۹۶۲۲۳
۹۶۱۹۹	۹۶۲۱۷	۹۶۲۲۱	۹۶۲۱۱	۹۶۲۲۹	۹۶۲۰۵	۹۶۲۲۸
۹۶۲۲۳	۹۶۲۰۲	۹۶۲۳۳	۹۶۱۹۶	۹۶۲۱۳	۹۶۲۲۵	۹۶۲۰۸

اجب یا سرھمائیل

بحق یا فتاح

پشت کا نقش

اجب یا طعتجمخائیل

ف	ف	ف	ف	ف	ف	ف
ف	ف	ف	ف	ف	ف	ف
ف	ف	ف	ف	ف	ف	ف
ف	ف	ف	ف	ف	ف	ف
ف	ف	ف	ف	ف	ف	ف
ف	ف	ف	ف	ف	ف	ف
ف	ف	ف	ف	ف	ف	ف

اجب یا سرھمائیل

بحق یا فتاح

عزیمت حرف فاء

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ه اَللّٰهُمَّ اِنِّی أسْئَلُکَ يَا مَن يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ وَيَختَارُ وَيَحْكُمُ مَا يُرِيدُ لَهُ الْحُكمُ وَالَيْهِ تُرْجَعُوْنَ لَا رَادَّ لِحُكمِهٖ وَلَا مَعقِبَ لِقَضَائِهٖ وَلَا مَحِيدَ لعَبدِهٖ مَن مَّعِيصَتِهٖ اِلَّا بتَوفِيقِهٖ وَرَحمَتِهٖ أسْئَلُکَ اَللّٰهُمَّ الافْعَالَ الرَّبَانِيَّةَ وَالانوَارَ السَّاطِعَةَ الرَّحْمَانِيَّةَ يَا مَن لَهُ الْآلآءَ وَالنَّعْمَاءُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ هِیَ لِی مِن اَمرِی رُشدًا وَّ أعْطِنِی الاجَابَةَ يَا رَبِّ فَلسوفٍ بِفَلَسوفٍ يَنْضَفرٍ بَلَعَوْيَوفٍ سَارِيوفَفٍ شَلهَوفٍ بِنَوارِييْلٍ فَهُوَ فَهُوَ فَکَ رَفِيق الْفَوزَ بِالجنَّاتِ بِفلِيُوفٍ فِيلَفَو فَشَهَشُوفٍ فَشَهشُوفٍ شِفًا شِفًا شَفُشَفٍ شَغُنَفٍ شَغُنَفٍ شَعِيفٍ شَعِيفٍ ضَعِيفٍ شِيعَشُوا يَا سَصيُسَعِسِيُيَعُسَعَصُوفٍ يَضْغَنَفٍ جِنسٍ حَسفٍ بِاَمْرِکَ فاهَانَا فاِنَّکَ سَوهُ وَمورُ وَفَا وَامْشِی وَلَا بَأسَ فِی غَضَبٍ وَلَا فُتورٍ بِالفَوزِ القَائِمِ وَلَا حَولَ وَلَا قُوَةَ اِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ.

حرف صاد

عددی و حرفی نقوش

سیدھے طرف کا نقش

اجب یا طکلفحیغائیل

۳۰۲۱۳	۳۰۲۰۷	۳۰۲۰۱	۳۰۱۸۹	۳۰۱۸۳	۳۰۱۷۷
۳۰۲۰۲	۳۰۱۹۶	۳۰۱۷۹	۳۰۲۱۲	۳۰۱۹۳	۳۰۱۸۸
۳۰۱۸۲	۳۰۱۸۶	۳۰۱۹۰	۳۰۱۹۸	۳۰۲۰۵	۳۰۲۰۹
۳۰۱۹۷	۳۰۱۷۸	۳۰۲۰۶	۳۰۱۸۷	۳۰۲۰۸	۳۰۱۹۴
۳۰۱۹۱	۳۰۲۱۱	۳۰۱۸۴	۳۰۲۰۴	۳۰۱۸۱	۳۰۱۹۹
۳۰۱۸۵	۳۰۱۹۲	۳۰۲۱۰	۳۰۱۸۰	۳۰۲۰۰	۳۰۲۰۳

اجب یا اهجمائیل

بحق یا صبور

پشت کا نقش

اجب یا طکلفحیغائیل

ص	ص	ص	ص	ص	ص
ص	ص	ص	ص	ص	ص
ص	ص	ص	ص	ص	ص
ص	ص	ص	ص	ص	ص
ص	ص	ص	ص	ص	ص
ص	ص	ص	ص	ص	ص

اجب یا اهجمائیل

بحق یا صبور

عزیمت حرف صاد

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ہ سَألُتُکَ يَا مَن وَضَعَ الذِلَّةَ عَلیٰ رِقَابِ عِبَادِہٖ فَهُمْ مِن سُلْطَانِهٖ خَائِفُونَ يَا مَنْ تَفَرَّدَ العِزَّةِ وَالْبَقَاءِ وَالْعَظَمَةِ وَالكبرِيَاءِ فَجَمِيعِ خَلْقِهٖ مِن خِيفَتِهٖ وَ جِلُونَ وَ دَاخِلُونَ تَحتَ اَمْرِہٖ يَا مَنْ اَولِيَاؤُهٗ يَومَ الفَزَعِ الْاَكبَرِ آمِنُونَ اَسْئَلُكَ يَا كَرِيمُ بِالْقُدرَةِ الَّتِى نَظَرتَ بِهَا اِلَى السَّمآءِ فَارتَفَعَتْ وَاِلَى الْاَرْضِ فَانبَسَطَت وَاِلَى الجِبَالِ فَانسَطَحتِ وَرَاَيْتَ اِلَى الْعُيُونِ فَتَفَجَّرتِ وَاِلَى الْاَنْهَارِ فَجَرت وَاِلَى الْقُلُوبِ فَخَشَعَتِ وَوَجِلتِ وَاِلَى الْاَلْسُنِ الْخَرسِ فَنَطَقَتِ قَالَتِ. اَنتَ اللهِ الوَاحِدالقهّارِ اَن تَكسُونِى نُورًا اَستَضِيءُ بِهٖ عَلَى الكَشفِ وَاَنْ تُسَخرلِى خَادِمِ حَرفِ الصَّادِ المَلک سَمْسَمَائِيل وَبِالاِسْمِ الْكَبِيرِ السَّمَاوِى اُصرِفهُ فِى شُغلِى بامرکَ النَّافِذِ اسْعُرنِى بكدمِ وَ لِسَانِ شعرَب محبوبِ زَادِ عِشقِهٖ وَذَهبَ مَعَجّلَ فِى مُرَادِى سَلُوهُ لِخَيرِ أسْئَلُكَ فَلا يَلزمنِى هُوَ سَيّدُالاَشيآءِ يَا قَعُويَاه يَاقَعُويَاه وَمِن سِرّ هٰذِ الْاَلْفَاظِ وَلِتَسلِيطَلمَطِ وَهَيَا بِالفِ لَاحَولَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ.

حرف قاف

عددی و حرفی نقوش

سیدھے طرف کا نقش

اجب یا طنرغحسغائیل

اجب یا عطرائیل

۱۳۶۲۶۵	۱۳۶۲۵۷	۱۳۶۲۶۹	۱۳۶۲۶۱	۱۳۶۲۳۸
۱۳۶۲۵۹	۱۳۶۲۵۱	۱۳۶۲۶۳	۱۳۶۲۵۵	۱۳۶۲۷۲
۱۳۶۲۵۳	۱۳۶۲۷۰	۱۳۶۲۶۲	۱۳۶۲۳۹	۱۳۶۲۶۶
۱۳۶۲۵۲	۱۳۶۲۶۴	۱۳۶۲۵۶	۱۳۶۲۶۸	۱۳۶۲۶۰
۱۳۶۲۷۱	۱۳۶۲۵۸	۱۳۶۲۵۰	۱۳۶۲۶۷	۱۳۶۲۵۴

بحق یا قادر

پشت کا نقش

اجب یا طنرغحسغائیل

اجب یا عطرائیل

ق	ق	ق	ق	ق
ق	ق	ق	ق	ق
ق	ق	ق	ق	ق
ق	ق	ق	ق	ق
ق	ق	ق	ق	ق

بحق یا قادر

عزیمت حرف قاف

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہ قُدْرَتُکَ اَللّٰھُمَّ قَاھِرَۃٌ لِاَعْدَائِکَ وَ قُوَّتِکَ وَھَیبَتِکَ قَائِمَۃٌ اِلیٰ اَولِیَائِکَ اَسْئَلُکَ اَللّٰھُمَّ اَن تَقبَلنِی عَلیٰ شَاطِئی قُربِکَ وَالقُربِ اِلَیکَ یَا اللّٰہُ یَا قَرِیبُ قَلْبِی قَلَقٌ حَتیٰ بَلاقِی مَاثُورِ بَھجَۃٍ وَیَسْتَقِرُّ بِقَافِ قُدرَتِکَ وَاَمِدَّنِی بِقُوَّتِکَ یَا قَوِیُّ قُوَتِی بِقُدْرَتِکَ وَقُوَّتِکَ الْقَوِیَّۃَ حَتّٰی تَغْرِبَ اِلَّا مَن لَا یَغرِبُ بِرِضَاکَ وَرِفعَتِکَ یَا مَقْصُودُ فَتَقَرَّبْتُ اِلَیکَ الْقَافِ وَتَقَلْقَلَیتُ الْقَافُ حَتّٰی لَایَسْتَقِرَّبَہٗ أجب یَا قَافُ وَاسْرِعْ لِیَ الاجَابَۃَ قَبلَ نُزُولِ الْقَضَآءِ قٓ وَالقُرآنِ الْمَجِیدِ قَلیُوبَالَ قَلِیلٌ مِّن غَیْرِ قُنُوطٍ بِالْاِجَابَۃِ اجب بِاَمْرِ الْقَاھِرِ الْقَادِرِ الْمُقَھَّرِ بِالْقَھرِ وَتَقَلْقَلِ یَا قَافُ قِف عَنِ السُّکُونِ وَاسکُن مِنَ الوَقُوفِ حَتیٰ تَقضِیَ حَاجَتِی وَشُغلِی تَقِیفٍ وَسَقُوعَۃٍ ھَرشَقٍ شَفَاقٍ ھَیَا بِالْمُلکِ وَالْمَلکُوتِ وَبِنَفْخَۃِ اِسرَافِیلَ وَقَبضَۃِ عِزرَائِیلَ وَصَیحَۃِ جِبرَائِیلَ وَقَبضِ الْاَرْوَاحِ لَا تَسْتَقِرَّ حَتیٰ تَقْضِینِی حَاجَتِی بِعِزَّۃِ اللّٰہِ لِیَقضِیَ اللّٰہُ اَمْرًا کَانَ مَفْعُولًا. سُبحَانَ یَحکُمُ مَا یُرِیدُ وَاَنتَ بِنُورِ اللّٰہِ مُسْتَقِرٌّ لَولَا مَاقُلْتُ قِف قَلِیلًا حَتیٰ نَریٰ مِنھُم قُدرَۃً فِی الْقُوَّۃِ اللّٰہِ الْحَیِّ الْقَیُّومُ الْقَوِیُّ أجب وَالسَّلَامُ عَلَیکَ وَرَحمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ.

حرف راء

عددی و حرفی نقوش

سیدھے طرف کا نقش

اجب یا طنشحنشبغائیل

۱۰۸۹۶۳۹	۱۰۸۹۶۵۳	۱۰۸۹۶۵۶	۱۰۸۹۶۳۲
۱۰۸۹۶۵۵	۱۰۸۹۶۳۳	۱۰۸۹۶۳۸	۱۰۸۹۶۵۴
۱۰۸۹۶۳۴	۱۰۸۹۶۵۸	۱۰۸۹۶۵۱	۱۰۸۹۶۳۷
۱۰۸۹۶۵۲	۱۰۸۹۶۳۶	۱۰۸۹۶۳۵	۱۰۸۹۶۵۷

اجب یا دھوش — اجب یا امواکیل

بحق یا رؤف

پشت کا نقش

اجب یا طنشحنشبغائیل

ر	ر	ر	ر
ر	ر	ر	ر
ر	ر	ر	ر
ر	ر	ر	ر

اجب یا دھوش — اجب یا امواکیل

بحق یا رؤف

عزیمت حرف راء

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہ رَبِّ اَسْئَلُکَ مَدَدًا رُوحَانِیًا تَقوّی
بِـہٖ قُوَایَ الجُزْئِیَّۃَ وَالکُلِیَّۃَ حَتیٰ اَقْھَرَ نَفْسَ کُلَّ جَبَّارٍ فِی
الکُلیَاتِ وَالْجُزئِیَاتِ حَتیٰ تَصِیرَ نَفْسِی فَتَفِیضَ اِلَیھَا دَقَائِقُھَا
اِنقَبَاضًا یَسقُطُ بِھَا قَوَایَ حَتیٰ لَایَبْقیٰ فِی السُّکُونِ ذُو رُوحٍ اِلَّا
وَالنَّارُ اَخمَدتِھَا بِظُھُورِھِمْ کَقَولِکَ یَا عَزِیزُ تُسَخِّرلِی خَادِمِ
حَرَفِ الرَّاءِ وَسِرَّ خَاصِیَتِہٖ حَتیٰ اَقْضیٰ بِھَا شُغلِی وَمُرَادِی وَاَمرُ
دِینِی یَا اَللّٰہُ یَا قَوِیُّ یَا ذَالقُوَّۃِ وَالبَطْشِ الشَّدِیدِ یَا ھَادِی یَا نُورُ یَا
حَیُّ یَا قَیُّومُ یَھُوہُ یَھُوہُ یَمُوہُ یَمُوہُ اَھیًا شَرَاھِیًا اَدُونَائِی
اَصْبَائُوتُ آلَ شَدَایءِ یَھُوہُ یَھُوہُ یَاہِ یَاہِ ھَوَ ھِیَ ھُوَ ھِیَ ھُوَ
وَجِھَتِی وَجَاھِی شَا شَّا ھَیًا بَھِیًا یَایَۃِ یَاہِ یَا اِلٰہُ اِلآ لِھَۃَ الرَّفِیعُ
جَلَالُہٗ ھَیَا یَا رَاء بِالاِجَابَۃِ بِاَلِفِ لَاحَولَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ العَلِیِّ
العَظِیمِ۔

حرف شین

عددی و حرفی نقوش

سیدھے طرف کا نقش

اجب یا طنضھعخغائیل

۲۲۵۳۰۳	۲۲۵۲۹۶	۲۲۵۳۰۱
۲۲۵۲۹۸	۲۲۵۳۰۰	۲۲۵۳۰۲
۲۲۵۲۹۹	۲۲۵۳۰۴	۲۲۵۲۹۷

اجب یا تشیوش — اجب یا ھمرائیل

بحق یا شفیع

پشت کا نقش

جب یا طنضھعخغائیل

ش	ش	ش
ش	ش	ش
ش	ش	ش

اجب یا تشیوش — اجب یا ھمرائیل

بحق یا شفیع

عزیمت حرف شین

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہ اَشْمِلْنِی اَللّٰھُمَّ بِلُطْفِکَ بِالنِّعَمِ السَّوَابِغِ کَمَا تَفَضَّلْتُ عَلٰی خَلْقِکَ بِالآلَاءِ وَالنَّعْمَآءِ وَاَن تَجْذِبَ لِیَ خَادِمَ حَرفِ الشِّیْنِ اُصَرِّفَہٗ فِیمَا اُرِیدُ مِن مَّصَالِحِ تَفَضَّلْتُ بِھَا عَلَیَّ اَللّٰھُمَّ بِتَصرِیفِ التَّوفِیقِ وَالْعَمَلِ زِیَادَۃِ الْعَقْلِ ھَیَا بَاشِ سَمَامِ بَسَابَھِینِ شَھرِیَا بِحَقِّ سَھَا عَجِلْ لِی سِرَّ الْمَلَکِ الْعَظِیْمِ بِحِفِظِ الرِّیحِ وَبِرَبِّ مُوسیٰ وَعِیسیٰ وَذِی الْکِفلِ وَاَیُّوبَ وَ مُحَمَّدَنِ الْمُصْطَفیٰ عَلَیْہِ السَّلَامُ شَفِ شَفِی شَفِ شَغْشَفِ أجب یَا شِین بِرَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

حرف تاء

عددی و حرفی نقوش

سیدھے طرف کا نقش

اجب یا طنطنطتوغائیل

۱۹۹۲۱ے	۱۹۹۸۶ے	۱۹۹۲۰ے	۱۹۹۵۷ے	۱۹۹۷۰ے	۱۹۹۳۰ے	۱۹۹۳۹ے	۱۹۹۹۳ے	۱۹۹۲۳ے
۱۹۹۷۳ے	۱۹۹۳۵ے	۱۹۹۵۸ے	۱۹۹۹۴ے	۱۹۹۲۸ے	۱۹۹۳۳ے	۱۹۹۸۱ے	۱۹۹۲۱ے	۱۹۹۶۵ے
۱۹۹۳۲ے	۱۹۹۳۵ے	۱۹۹۸۹ے	۱۹۹۱۶ے	۱۹۹۶۹ے	۱۹۹۸۲ے	۱۹۹۳۶ے	۱۹۹۵۳ے	۱۹۹۷۸ے
۱۹۹۳۳ے	۱۹۹۵۹ے	۱۹۹۷۵ے	۱۹۹۲۹ے	۱۹۹۳۲ے	۱۹۹۹۵ے	۱۹۹۳۲ے	۱۹۹۶۶ے	۱۹۹۷۹ے
۱۹۹۳۶ے	۱۹۹۹۰ے	۱۹۹۳۰ے	۱۹۹۶۷ے	۱۹۹۸۳ے	۱۹۹۱۷ے	۱۹۹۵۴ے	۱۹۹۷۶ے	۱۹۹۳۷ے
۱۹۹۸۷ے	۱۹۹۱۸ے	۱۹۹۶۲ے	۱۹۹۷۱ے	۱۹۹۳۱ے	۱۹۹۵۵ے	۱۹۹۹۱ے	۱۹۹۲۵ے	۱۹۹۵۰ے
۱۹۹۸۸ے	۱۹۹۳۱ے	۱۹۹۲۷ے	۱۹۹۸۴ے	۱۹۹۱۵ے	۱۹۹۶۸ے	۱۹۹۷۷ے	۱۹۹۲۸ے	۱۹۹۵۲ے
۱۹۹۱۹ے	۱۹۹۶۳ے	۱۹۹۸۵ے	۱۹۹۳۹ے	۱۹۹۵۶ے	۱۹۹۷۲ے	۱۹۹۲۶ے	۱۹۹۳۸ے	۱۹۹۹۲ے
۱۹۹۶۰ے	۱۹۹۷۳ے	۱۹۹۳۳ے	۱۹۹۲۳ے	۱۹۹۹۶ے	۱۹۹۱۷ے	۱۹۹۶۴ے	۱۹۹۸۰ے	۱۹۹۲۳ے

بحق یا تواب

پشت کا نقش

اجب یا طنطنطتوغائیل

ت	ت	ت	ت	ت	ت	ت	ت	ت
ت	ت	ت	ت	ت	ت	ت	ت	ت
ت	ت	ت	ت	ت	ت	ت	ت	ت
ت	ت	ت	ت	ت	ت	ت	ت	ت
ت	ت	ت	ت	ت	ت	ت	ت	ت
ت	ت	ت	ت	ت	ت	ت	ت	ت
ت	ت	ت	ت	ت	ت	ت	ت	ت
ت	ت	ت	ت	ت	ت	ت	ت	ت
ت	ت	ت	ت	ت	ت	ت	ت	ت

بحق یا تواب

عزیمت حرف تاء

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہ تَوَسَّلْتُ اِلَیکَ یَا سَیِّدَ السَّادَاتِ یَا مُحیِ الْعِظَامِ الرَّفَاتِ یَا بَاعِثَ الْاَمْوَاتِ یَا بَاسِطَ الْاَرضِینَ وَ یَا رَافِعَ السَّمٰوٰتِ یَا کَاشِفَ الْکُرُبَاتِ بِجَاہِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمُجْتَبیٰ الْمَخْصُوص بِالشَّفَاعَۃِ الْعُظْمیٰ اَن تُسَخِّرَلِی خَادِمَ ھٰذَا الْحَرَفِ یَقْضِی حَاجَتِی اِنَّکَ عَلیٰ کُلِّ شَیءٍ قَدِیرٌ اَجب اَیُّھَاالْخَادِمِ بِھٰذَاالْحَرَفِ بَارَکَ اللہُ فِیکَ وَعَلَیکَ یَا تَوَّابُ ھَیَا سَیَعْلَمُوْنَ سَیَعْلَمُوْنَ دَیمُوتَ دَیمُوتَ سُبحَانَکَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ مَا اَعظَمَ شَانَکَ وَلَھُوبَ سُبْحَانَکَ مَن التَجأ اِلَیکَ کَفیٰ وَ مَنِ اسْتَعَانَ بِکَ نَجا اَللّٰھُمَّ اَقضِ حَاجَتِی بِالْفِ لَاحَولَ وَلَا قُوَۃَ اِلَا بِاللہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔

حرف ثاء

عددی و حرفی نقوش

سیدھے طرف کا نقش

اجب یا طنطزلخفائیل

۷۹۷۵۷	۷۹۷۶۵	۷۹۷۳۹	۷۹۷۴۷	۷۹۷۷۸	۷۹۷۷۰	۷۹۷۲۶	۷۹۷۱۸
۷۹۷۷۳	۷۹۷۸۱	۷۹۷۲۳	۷۹۷۳۱	۷۹۷۶۲	۷۹۷۵۴	۷۹۷۴۲	۷۹۷۳۴
۷۹۷۴۵	۷۹۷۳۷	۷۹۷۵۹	۷۹۷۵۱	۷۹۷۲۴	۷۹۷۳۲	۷۹۷۷۲	۷۹۷۸۰
۷۹۷۲۹	۷۹۷۲۱	۷۹۷۷۵	۷۹۷۶[illegible]	۷۹۷۴۰	۷۹۷۴۸	۷۹۷۵۶	۷۹۷۶۴
۷۹۷۲۲	۷۹۷۳۰	۷۹۷۷۴	۷۹۷۸۲	۷۹۷۴۳	۷۹۷۳۵	۷۹۷۶۱	۷۹۷۵۳
۷۹۷۳۸	۷۹۷۴۶	۷۹۷۵۸	۷۹۷۶۶	۷۹۷۲۷	۷۹۷۱۹	۷۹۷۷۷	۷۹۷۶۹
۷۹۷۷۶	۷۹۷۶۸	۷۹۷۲۸	۷۹۷۲۰	۷۹۷۵۵	۷۹۷۶۳	۷۹۷۴۱	۷۹۷۴۹
۷۹۷۶۰	۷۹۷۵۲	۷۹۷۴۴	۷۹۷۳۶	۷۹۷۷۱	۷۹۷۷۹	۷۹۷۲۵	۷۹۷۳۳

اجب یا میکائیل — اجب یا طهطهوش

بحق یا ثابت

پشت کا نقش

اجب یا طنطزلخفائیل

ث	ث	ث	ث	ث	ث	ث	ث
ث	ث	ث	ث	ث	ث	ث	ث
ث	ث	ث	ث	ث	ث	ث	ث
ث	ث	ث	ث	ث	ث	ث	ث
ث	ث	ث	ث	ث	ث	ث	ث
ث	ث	ث	ث	ث	ث	ث	ث
ث	ث	ث	ث	ث	ث	ث	ث
ث	ث	ث	ث	ث	ث	ث	ث

اجب یا میکائیل — اجب یا طهطهوش

بحق یا ثابت

عزیمت حرف ثاء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہ نُثَبِّتُ قُدرَتِکَ اَللّٰھُمَّ وَجُودَکَ فِی قَدَامِ الْقَدْمِ مِن غَیرِ کَیفٍ وَلَا تَشبِیہِ خَلَقْتَ النُّطفَةَ وَالْعَلَقَةَ وَالْمُضْغَةَ وَکَسَوتَ العِظَامَ لَحْمًا. وَاَخرَجْتَ الطَّبْعَ فِی النَّفسِ فَجَعَلْتَ الشَّمْسَ مُنْقَادَةً اِلیٰ مَا انْجَذَبَت اِلَیْہِ بِانْتِخَابِ الاَمْرِ وَالْاَئتِسَارِ ثَلاثِ ثَمَالِ ثُنُورَثِ ثَارِ مَھجَتِی بِسِرِّ طَبْعِ السَّیْرِ فِی الْقَلْبِ اَجِب الاَمرَ یَا خَادِمَ حَرفِ الثَّاءِ بِخَلقِ فَالِقِ الْحَبِّ وَالنَّویٰ وَجَاعِلِ الَّیْلَ سَکَنًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ذَالِکَ تَقْدِیرُ الْعَزِیزِ الْعَلِیْمِ.

حرف خاء

عددی و حرفی نقوش

سیدھے طرف کا نقش

اجب یا طنطمتغفائیل

۲۰۷۰۸۷	۲۰۷۰۹۱	۲۰۷۰۸۱	۲۰۷۰۹۹	۲۰۷۰۷۳	۲۰۷۱۰۷	۲۰۷۰۶۱
۲۰۷۰۷۱	۲۰۷۱۰۳	۲۰۷۰۶۵	۲۰۷۰۸۳	۲۰۷۰۹۵	۲۰۷۰۷۸	۲۰۷۱۰۳
۲۰۷۰۹۲	۲۰۷۰۸۲	۲۰۷۱۰۰	۲۰۷۰۶۸	۲۰۷۱۰۸	۲۰۷۰۷۲	۲۰۷۰۸۸
۲۰۷۱۰۵	۲۰۷۰۶۶	۲۰۷۰۸۵	۲۰۷۰۹۶	۲۰۷۰۷۹	۲۰۷۰۹۷	۲۰۷۰۷۲
۲۰۷۰۷۶	۲۰۷۱۰۱	۲۰۷۰۶۹	۲۰۷۱۰۹	۲۰۷۰۶۳	۲۰۷۰۸۹	۲۰۷۰۹۳
۲۰۷۰۶۷	۲۰۷۰۸۶	۲۰۷۰۹۰	۲۰۷۰۸۰	۲۰۷۰۹۸	۲۰۷۰۷۳	۲۰۷۱۰۶
۲۰۷۱۰۲	۲۰۷۰۷۰	۲۰۷۱۱۰	۲۰۷۰۶۳	۲۰۷۰۸۳	۲۰۷۰۹۳	۲۰۷۰۷۷

اجب یا میکائیل

بحق یا خالق

پشت کا نقش

اجب یا طنطمتغفائیل

خ	خ	خ	خ	خ	خ	خ
خ	خ	خ	خ	خ	خ	خ
خ	خ	خ	خ	خ	خ	خ
خ	خ	خ	خ	خ	خ	خ
خ	خ	خ	خ	خ	خ	خ
خ	خ	خ	خ	خ	خ	خ
خ	خ	خ	خ	خ	خ	خ

اجب یا میکائیل

بحق یا خالق

عزیمت حرف خاء

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ہ خَلِّصْنِي اَللّٰهُمَّ مِن كُلِّ هُمُومِ الدُّنيَا وَخُذ بِنَاصِيَتِي اِلَى الخَيرَاتِ يَا خَفِيُّ يَا عَالِمُ خَفِيِّ الْاَمْرِ وَهُوَ عَالِمُ خَفِيِّ الاَمْرِ وَهُوَ عَالِمٌ بِهٖ اَسْئَلُكَ اَنْ تكسونى نورًا اَشْهَدُ بِهٖ عَلىٰ سِرِّ الخَاءِ حَتّٰى اَقْضِى حَاجَتِي يَا خَبِيرُ هَيَا هَيَا هَيَا العَجَل عَجَلُ يَا خَاءُ بِالخَاتِمِ الخَلْمُوتِي خيوم اَسْئَلُكَ اَن تَمِدُّنِي بِخَادِمِ حَرفِ الخَاءِ وَ بِخَيرِ مِن خَلقِكَ يَا مَن يَعْلَمُ السِّرَّ وَالخَفِيَّ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنىٰ وَ بَالفِ لَا حَولَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ.

حرف ذال

عددی و حرفی نقوش

سیدھے طرف کا نقش

اجب یا طنطنز فرجغائیل

۵۴۸۰۰۱	۵۴۷۹۹۵	۵۴۷۹۸۹	۵۴۷۹۷۸	۵۴۷۹۷۲	۵۴۷۹۶۵
۵۴۷۹۹۰	۵۴۷۹۸۴	۵۴۷۹۷۶	۵۴۸۰۰۰	۵۴۷۹۸۲	۵۴۷۹۷۷
۵۴۷۹۷۰	۵۴۷۹۷۵	۵۴۷۹۷۹	۵۴۷۹۸۶	۵۴۷۹۹۳	۵۴۷۹۹۷
۵۴۷۹۸۵	۵۴۷۹۶۶	۵۴۷۹۹۴	۵۴۷۹۷۵	۵۴۷۹۹۶	۵۴۷۹۸۳
۵۴۷۹۸۰	۵۴۷۹۹۹	۵۴۷۹۷۳	۵۴۷۹۹۲	۵۴۷۹۶۹	۵۴۷۹۸۷
۵۴۷۹۷۴	۵۴۷۹۸۱	۵۴۷۹۹۸	۵۴۷۹۶۸	۵۴۷۹۸۸	۵۴۷۹۹۱

اجب یا اهرائیل — اجب یا سکایوش

بحق یا ذاکر

پشت کا نقش

اجب یا طنطنز فرجغائیل

ز	ز	ز	ز	ز	ز
ز	ز	ز	ز	ز	ز
ز	ز	ز	ز	ز	ز
ز	ز	ز	ز	ز	ز
ز	ز	ز	ز	ز	ز
ز	ز	ز	ز	ز	ز

اجب یا اهرائیل — اجب یا سکایوش

بحق یا ذاکر

عزیمت حرف ذال

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ہ لِذِّذُنِی اَللّٰهُمَّ بِتِلاوَةِ اَسْمَائِکَ یَا رَبِّ تَذَلَّلَتُ بَیْنَ یَدَیْکَ تَذَلَّلَ الْعَبِیدِ الْمُتَفَرِّقِیْنَ بِالْحَاجَاتِ اِلَیْکَ وَتَلَذَّذْتُ بِاَسْمَائِکَ تَلَذُّذُ آلائِکَ فِی سِرِّی وَجَهرِی اَللّٰهُمَّ سَخِّرلِی خَادِمَ هٰذالْحَرفِ بِحَقِّ هٰذِهِ الاَسْمَاءِ هُوَ هِیَ اَهیَاهُ یَمُوهُ وَلَا حَولَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔

حرف ضاد

عددی و حرفی نقوش

سیدھے طرف کا نقش

اجب یا طنثهفرغغائیل

۲۵۷۱۰۸	۲۵۷۱۲۱	۲۵۷۱۲۹	۲۵۷۱۱۷	۲۵۷۱۲۵
۲۵۷۱۳۲	۲۵۷۱۱۵	۲۵۷۱۲۳	۲۵۷۱۱۱	۲۵۷۱۱۹
۲۵۷۱۲۶	۲۵۷۱۰۹	۲۵۷۱۲۲	۲۵۷۱۳۰	۲۵۷۱۱۳
۲۵۷۱۲۰	۲۵۷۱۲۸	۲۵۷۱۱۶	۲۵۷۱۲۴	۲۵۷۱۱۲
۲۵۷۱۱۴	۲۵۷۱۲۷	۲۵۷۱۱۰	۲۵۷۱۱۸	۲۵۷۱۳۱

اجب یا نمایوش — اجب یا عطکائیل

بحق یا ضار

پشت کا نقش

اجب یا طنثهفرغغائیل

ض	ض	ض	ض	ض
ض	ض	ض	ض	ض
ض	ضّ	ض	ض	ض
ض	ض	ض	ض	ض
ض	ض	ض	ض	ض

اجب یا نمایوش — اجب یا عطکائیل

بحق یا ضار

عزیمت حرف ضاد

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہ اَللّٰھُمَّ یا طَنبھُوحُ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْئٌ فِی الْاَرضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَھُوَ السَّمِیعُ الْعَلِیْمُ. اَللّٰھُمَّ اِنی أَسْئَلُکَ بِفضلِ وبِھَیبَۃ وَبِمُنَزلَہٖ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِرْفَع یَا اللهُ وَیَسِر اَمْرِی یَا اللهُ وَاشرَح صَدْرِی یَا اللهُ وَاجبَر کسری وَأغنِنِی فَقرِی وَطَوِّلْ فِی طَاعَتِکَ عَمَدِی وَیَسِّر امری وَمَتِعِی بِسَمعی وَبَصَرِی یَا مَن ھُوَ الٓمٓ الٓمٓصٓ الٓمٓرٰا الٓرٰا حٰمٓ حٰمٓعٓسٓقٓ طٰہٰ طٰسٓ طٰسٓمٓ یٰسٓ کٓھٰیٰعٓصٓ نٓ صٓ قٓ اَللهُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّومُ بِاِسْمِ الْھَیبَۃِ وَالْقُدرۃِ وَالْقُوۃِ وَبِاِسْمِ الْجَبْرُوتِ وَالْعَظمَۃِ تَظْھَرُ ضَمَائِر اَسْرَارِ ھٰذَاالْحَرفِ وَاَن طاعتی حَرفِ الضادِ حَتیٰ تُصَرّف مِنَ الْخَواصِہٖ عَلیٰ خَلقِکَ بِالقُوَّۃِ ھَیا یَا خَادِم حرفِ الضادِ تَمَثّل لِی وَطَاعَتِی اَجب بِحقِ مَنْ قَال لِلسَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ أتِینَا طَوعًا اَو کَرھًا قَالَتَا اتینا طَائِعِین وَبِالفِ لَاحَولَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ.

حرف ظاء

عددی و حرفی نقوش

سیدھے طرف کا نقش

اجب یا طنذزنذغائیل

۱۸۹۳۴۹	۱۸۹۳۵۳	۱۸۹۳۵۶	۱۸۹۳۴۲
۱۸۹۳۵۵	۱۸۹۳۴۳	۱۸۹۳۴۸	۱۸۹۳۵۴
۱۸۹۳۴۴	۱۸۹۳۵۸	۱۸۹۳۵۱	۱۸۹۳۴۷
۱۸۹۳۵۲	۱۸۹۳۴۶	۱۸۹۳۴۵	۱۸۹۳۵۷

اجب یا عقوبوش — اجب یا نور ائیل

بحق یا ظاھر

پشت کا نقش

اجب یا طنذزنذغائیل

ظ	ظ	ظ	ظ
ظ	ظ	ظ	ظ
ظ	ظ	ظ	ظ
ظ	ظ	ظ	ظ

اجب یا عقوبوش — اجب یا نور ائیل

بحق یا ظاھر

عزیمت حرف ظاء

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہ ظَهرَتْ قُدْرَتُکَ اَللّٰهُمَّ فِی الآفَاقِ وَحَصَلَ مَا ظَهَرَ عَلَی الاَشْقَاقِ وَضَلَّ مَن ظَهَرَ بِالاَضْدَادِ وَالاَنْدَادِ اَسْئَلُکَ اَللّٰهُمَّ بِمَا اَودَعْتَ اَنبِیَائِکَ وَاَوْلِیَائِکَ مِنَ الاَلْفَاظِ اللَّطِیفَةِ الطَّاهِرَةِ الْعَظَامِ اَن تُظْهَرَنِی عَلیٰ کَشفِ سِرِّ الظَّآءِ حَتیٰ اَضْرِبَ مَنْ تَظَاهَرنِی عَلیٰ خَلْقِکَ بِالاَذیٰ وَالفَوَاحِشِ بِسِرِّ الاَعْرَاضِ وَالدَّلَالَةِ الْمُخَالِفَةِ الاَمْرِ هَیَا یَا ظَاء تَمَثَّلَ لِی حَتیٰ اَرَاکَ وَاَخَاطِبَکَ أجب بِحَقِ مَن قَالَ اَنَا اللهُ الَّذِی لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَاَسْئَلُکَ یَا رَبِّ بِاالاَسمآءِ الْحُسْنیٰ اَهیا یَا ظَاء بِحَقِّ وَ ظعیائیل وَظهوریائیل اَظهَرَ بِالاَسْرَارِ النُورَانِیَّةِ وَالآیَاتِ الرَّبَانِیَّةِ اَلعَجَلَ اَلوَحَا اَقْضِ حَاجَتِی بِحَقِّ الوَاحِدِالْقَهَّارِ وَبِاَلفِ لَاحَولَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ.

حرف غین

عددی و حرفی نقوش

سیدھے طرفؒ کا نقش

اجب یا طنطز شجغائیل

۱۱۰۲۶۷۰	۱۱۰۲۶۶۲	۱۱۰۲۶۶۸
۱۱۰۲۶۶۴	۱۱۰۲۶۶۷	۱۱۰۲۶۶۹
۱۱۰۲۶۶۶	۱۱۰۲۶۷۱	۱۱۰۲۶۶۳

اجب یا لوخائیل — بحق یا غفور

پشت کا نقش

اجب یا طنطز شجغائیل

غ	غ	غ
غ	غ	غ
غ	غ	غ

اجب یا لوخائیل — بحق یا غفور

عزیمت حرف غین

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ہ أَغْنِنِي وَالْغِنِي شَرَّ الْبَلَايَا وَسُوءِ الْقَضَآءِ وَغَضِّ طَرَفِي وَاَغمِرنِي بِخَيرِكَ يَا اَللهُ. اَللّٰهُمَّ نَوِّرنِي بِنُورِكَ الَّذِي نَوَّرتُ بِهٖ اَولِيَآءِكَ وَاسعِفنِي بِقُبُولِ الْعَمَلِ وَغُفرَانَ الذَّلَلِ اَللّٰهُمَّ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيثِينَ يَااللهُ. هَيَا يَا خَادِمَ حَرفِ الغَينِ اَجِب بِحَقِّ هٰذِهِ الاَسمَآءِ وبحق اِسْمُه الغفورُ الرَّحِيمُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ. غَامَا غِ غَصُوغِ اَغثِنِي وَاَغمِرنِي بِكُلِّ مَا اُرِيدُ مِنكَ يَا غَفُورُ يَا اللهُ يَا رَحِيمُ. اَجِب بِالاِجَابَةِ مِن غَيرِ فُتُورٍ بِمَا يَصِيرُ فِى الَّيلِ وَالنَّهَارِ مِن غيرِ فُتُورٍ مَا تَهلَّلَتِ الاَنوَارُ الْمُغِيبَاتِ تَهلَّلَتِ الاَنوَارُ الْمُغِيبَاتِ اَجِب بِاَلِفِ لَا حَولَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ.

فصل دوم

اضمار الحروف

زکات ابجد آپ نے ملاحظہ فرمالی یہ زکات پوری ایمانداری کے ساتھ من وعن آپ تک ہم نے منتقل کردی ہے اب اس سے استفادہ آپ کتنا حاصل کرپاتے ہیں یہ آپ کے نصیب پر منحصر ہے۔ ہم نے یہ زکات حضرت صاحب کی زیرنگرانی ادا کی تھی، بالیقیناً ہم کو خدائے بزرگ و برتر نے جس قدر اسرارالحروف کا علم اور وقوف دیا ہے اس میں حضرت صاحب کی عظیم تربیت کے بعد اس زکات کا بہت ہی بڑا عمل ودخل ہے، ہم نے زکات بیان کردی اور بات ختم بھی ہوگئی، لیکن ابھی ہمارے دل کو تسلی نہیں ہوتی، اسرارالحروف کا بیان ابھی بھی ادھورا سا محسوس ہوتا ہے۔ اس لئے کہ اسرارالحروف میں حروف مرکبہ بیان کیے گئے اور زکات کا تذکرہ بھی زکات کی خاطر ہی تھا، لیکن اب ہم حروف کے ایک اہم راز کو بیان کرتے ہیں، جس کے بعد ہم کو یقین ہوجائے گا کہ ہم نے حروف کا تمام تر علم آپ لوگوں تک بخوبی منتقل کردیا۔

واضح باد کہ حروف میں ایک پوشیدہ قوت بھی موجود ہے جو کہ تصرفات پر قدرت رکھتی ہے۔ اس قوت کو اضمارالحروف کہا جاتا ہے اور ہم آپ کو اٹھائیس حروف کے مقسوی اضمارالحروف غایت درجہ کی درستگی کے ساتھ بتائے دیتے ہیں۔ گوکہ یہ ایسا علم کا سریع الاثر طریقہ کار ہے کہ جس کو حاصل کرنے کے لئے امام بونیؒ نے کہا تھا کہ اگر دور دراز کا سفر کیا جائے تو بھی کم ہے۔

بے شک یہ اس قبیل کا علم ہے کہ کسی کو بھی نہ بتادیا جائے مگر زندگی فانی ہے، علم کو

زندہ رکھنے کے لئے اس کی تجدید لازم ہے، پس! اسی تجدید کی خاطر اضمار الحروف کو آپ تک منتقل کر رہے ہیں۔

اضمار الملائکہ الحروف جن کے سوا کوئی عمل مکمل نہیں ہوتا

جب کوئی عمل کرنا مقصود ہو تو طالب، مطلوب اور اس روز کے حروف میں نظر رکھو اور ان کو آپس میں امتزاج دو پھر ان حروف کو تین، تین پر تقسیم کرو۔ پھر جو حروف بچتے ہیں۔ ان کے اضمار کو بعینہ لے لو۔ پلک جھپکنے کی سی سرعت کی تاثیر ان اصحاب اسماء میں پائی جاتی اور یہ ممکن ہی نہیں کہ عمل خطا کر جائے۔

اضمار الف : هَدِ هَيُوبِ سَمطًا يَا سَمخَلَقِ

اضمار باء : تَسِيخ هَلِيجِ مَزِيجِ

اضمار جیم : مَهلِيجِ سَلَكِ بَهَلُوهِ

اضمار دال : مَحَطِمَتَكِ

اضمار ھاء : مَهُطَعِ

اضمار واو : فَهُلُوهِ سَلِيمُوخِ بَرَاخِ

اضمار زای : سَعَدِ يَوَاهِ طَلِطَمِ مَهِيطِ

اضمار حاء : لِيَلَا طَلَحِ

اضمار طاء : شَمَهِيطِ سَلِسَحِ طَمَهِ

اضمار یاء : مَقِنَهِ هَكُهَفِ سَوِيدَحِ

اضمار کاف : سَبَعُودَهِ نَفَطًا مَدِيحِ

اضمار لام : عَفِيطِ طَمَشِ

اضمار میم : مَلُومِ

اضمار نون : مَدِيحِ كَلِيلِ

اضمار سین : حَمَطِ مَطِلَعِ مَمَلَطِ جِسَمِ

اضمار عین : لَجَطِيمِ عَن فُوَادَرِ

اضمار فاء : كَيظَمِ وَرَطَشِ هَفِيطِ

اضمار صاد : مَسَعُودِ هَمِيشِ

اضمار قاف : عَد عَقِيرِ اَطلَحُيَاشِ

اضمار رای : سَطِيتِ لَهِيلِ دَهُيُومِ

اضمار شین : عَلَسطِينِ هَهفَاعِلِ مَهُعَطِ

اضمار تاء : يَمَرِ مِيلَوِ هَفِيطِ

اضمار ثاء : مَهفَطِ

اضمار خاء : هَجَحِ هَهِيحَلِ

اضمار ذال : عَلُمَصِ مَحدَعِ سَهُلَطِ

اضمار ضاد : غَلِلَمِ مَصِ صَهُدَعِ شَهُلَطِ

اضمار ظاء : نُوعِ رَذَغِ اَهُمُوشِ اَهُمُوشِ

اضمار غین : سَعُلَتِ كَلكَتِ اَهُيُوذِ

یہ علم اضمار الملائکہ چونکہ ہمارے ہاں عام طور پر مروج نہیں ہے، اور بہت ہی کم لوگ ہیں جو اس بارے میں حقائق کو جانتے ہیں، اضمار الملائکہ ہم نے ٹھیک وہی کمال صحت کے ساتھ دیے ہیں جو کہ امام بونی" صاحب شمس المعارف الکبریٰ نے دیے ہیں۔ اور ان

سے کام لینے کا طریقہ بھی اتنا ہی بیان کیا ہے جتنا امام بونی ؒ نے فرمایا تھا۔ ماسوائے ان کے مرموز بیان کے کہ اسم طالب لو اور مطلوب اور اسم یوم لو پھر انکے حروف میں نظر کرو۔ جبکہ ہم نے تفصیل دے دی ہے کہ تینوں کو امتزاج حرفی دے دو پھر تقسیم کرو، وگرنہ امام بونی ؒ کے بیانیہ طریقہ میں صرف اسم یوم کے حروف کے ہی اضمار کام آئیں گے اور طالب و مطلوب کے اسماء کا اُن میں کوئی عمل دخل نہیں ہوتا۔ جبکہ ہم نے جو اوپر تفصیل دی ہے اس میں تینوں اسماء کتب آتے ہیں۔

اضمار الحروف کا اب مذکور ہونے والا وہ طریقہ ہے جسے حضرت صاحب نے اپنے معمولات میں رکھا اور اسرار الحروف کے تمام تر طرائق میں مستعمل رکھا۔ اسے دیکھیے سمجھیے عمل کیجئے۔ پھر آپ کو پتہ چلے گا کہ علم کیا ہوتا ہے اور اس کے اسرار کیا ہوتے ہیں۔

اضمارالف : هَيه ِهَيهِ يَهُونِ يَهُونِ شَكَمَهِيلِ شَكمهِيلِ

اضمارباء : بَلِيُسِ لِيسِ خَلِيجِ

اضمارجیم : هَدمَحِ لَيطفِ لَهُظَفُهَخِ اَحُوجِ

اضماردال : هَيطَطَبِ هَطَطَفِ تَهَالِيجِ

اضمارھاء : دَلَحِ هَلِيلَكِ سَلُمُوحِ يَاهِ

اضمارواو : يَهيُوهِ هَدُوهِ يَمُوهِ

اضمارزای : سَعُدُوسِ هَطَاطَمِ

اضمارحاء : دَهُلَجِ وَ دَهُلَجِ يَغُشَلَا

اضمارطاء : شَمُهَطِ شَمهَطِ شَمِهِيطِ شَمِهِيطِ شَمُطُوطِ شَلَحِ

اضماریاء : يَاهِ يَاهِ يُوهِ يُوهِ يَدَهِ يَدَهِ دَمُضَبَعِ دَمُضَبَعِ هَلَفِ هَلَفِ

اضمارکاف : لَهُمَيطِ لَهُمِيطِ حَيثِ بِيعَورهَيهِ هَشِ سَعدُوسِ

اضمارلام : عَفِيطِ عَفِيطِ طَمَسِ خَلذَمِ مَلخَسِ

اضماریم : جَخُمِيشَا اَلَقِ حُجَحِ يَا مُوهِ اَهيًا حَجمَشَطِ لَعُيَاهِ

اضمارنون : مَسَلِسَلِهِ شَلِشَعِ شَهُقَعِ سَرِدِيحِ مَردَمَخِ مَهلِيشِ فَعَجحِ يَاهِ يَمُوهِ يَمُوهِ

اضمارسین : سَلطِيعِ عَلَطحِ يَاهِ يَاهِ عَلِصَلِحِيمِ سَوحِ طَمَسِ يَرِدَتَجِ صَدِيَاهِ يَمُوهِ

اضمارعین : يَحطَمِ عَدنَقِ اَرِدِيفِ سَبَحِ يَاهِ يَمُوهِ

اضمارفاء : سَطَفِ سَطِيطَالِ كِيطَمِ لَطِمَلَشِ لَطَشِ لَطِشِ

اضمارصاد : خَطِيعِ سَعِ سَتَعِ لَيحِ يَمُوهِ يَاهِ

اضمارقاف : عَلِطَكِ عَطِلَقِ مَهفِيطِ عَلَجِ يَاهِ يَمُوهِ قَهرِيُوهِ

اضماررای : سَطِيقِ لَهُلِيخِ يَمُوهِ يَمُوهِ يَاهِ يَاهِ

اضمارشین : عَدحَصِ عَدحَصِ طَلحَيَاسِ طَلحَيَاسِ

اضمارتاء : سَوهِيلِ صَقِيلِ طُوسَمِ طَاهِ يَمُوهِ بَوابِ

اضمارثاء : لِيَاكَيدِ لَيلَدُوسِ طَمَعَتِ

اضمارخاء : عَيُوطِ اَلاَوكَسِ وَكَسِ خَخَجِ خَخَجِ يَاهِ يَمُوهِ

اضمارذال : عَامَصِ مَهُدَعِ سَهُلَطِ

اضمارضاد : عَلَلَمِ صَصِ صَهُدَعِ شَهُلَطِ

اضمارظاء : هِيمَطَوشِ سَعُدَايِلِ سَطُولِ نَمُوهِ يَاهِ يَمُوهِ

اضمارغین : صَطَطِ شَهقِيعِ كَلَكِ هَبُوطِ

یہ طریقہ اضمار ہمارے مستعملات اور مشمولات میں شامل ہے۔ اب بہت ضروری

ہوگا کہ ہم اس کے آثار پر ایک اجمالی نظر ڈالیں تا کہ ہماری یہ تمہید آپکی سمجھ میں آ سکے۔

طریقہ اول

اگر کوئی عمل کرنا چاہیں تو اس عمل کے اول و آخر والے حروف لے کر ... لیں، اصول علم کے مطابق عمل کریں۔ اگر عمل خیر کا ہے تو حروف کی ترتیب منسوب ہوگی اگر عمل شر کا ہے تو مقلوب ہوگی۔ اس سے زائد تفصیل میں جانا مناسب نہیں۔

دوم طریقہ عناصر

واضح باد کہ ابجد کے سات سات حروف چاروں عناصر پر تقسیم کیے گئے ہیں۔ ان چاروں عناصر سے علیحدہ علیحدہ کام لیا جا سکتا ہے۔

آتشی حروف: اہ ط م ف ش ذ

خواص: محبت وقبول، زبان بندی اور قہر وغلبہ کے لئے کام آئیں گے۔

بادی حروف: ب و ی ن ص ت ض

غائب کو حاضر کرنے کے لئے کام آئیں گے۔

آبی حروف: ج ز ک س ق ث ظ

لوٹانے اور پسپا کرنے کے لئے کام آئیں گے۔

خاکی حروف: د ح ل ع ر خ غ

نکسیر جاری کرنے کے لئے، اجرائے خون کے لئے، سنگ باری کے لئے کام آئیں گے۔

سوم طریقہ شفاء

اگر کسی مریض کا علاج کرنا مقصود ہو تو غور کریں کہ مرض اور مریض میں کون سے

حروف مشترک ہیں پھر دیکھیں کہ شرکت مثلہ کونسے حرف میں ہے۔ پس اس حرف کو اضمار سمیت لکھ کر علاج کرو۔

چہارم طریقہ احضار

اگر حاضریٔ مطلوب درکار ہو تو ایک کاغذ پر اٹھائیس حروف مع اضمار لکھو اور سوئی کو اس حرف میں چبھو کر اس حرف کی دعوت پڑھو (یہ دعوات زکات ابجد میں دی گئی ہیں) پھر کہو اے فلاں حاضر ہو، پھر عرصہ سفر تک کا انتظار کرو اگر آئے تو بہتر و گرنہ پھر دوسرے حرف پر عمل کرو، یہاں تک کہ تمام حروف پر عمل کرو کسی نہ کسی حرف پر حاضریٔ مطلوب ہوگی اور ضرور ہوگی، پھر یاد رکھو کہ کون سے حرف پر اس شخص کی حاضری ہوئی۔ پھر جب بھی اس شخص کی حاضری مطلوب ہو تو صرف اسی حرف پر عمل کرو وہ حاضر ہو جائے گا۔

یہاں پر ایک اہم بات سے آپ کو آگاہی دیتے چلیں کہ اضمار کو پڑھنے کے لئے عزیمت کی ضرورت تو ہے مگر کوئی عزیمت مخصوص نہیں۔ اس لئے کہ عزیمت تو آپکا ارادہ ہے اور اس ارادے کی الفاظ وکلمات میں ادائیگی کے لئے اگر عزیمت کا تیار کرنا آپکو نہیں آتا تو پھر آپ مندرجہ ذیل ترتیب پر بھی سو فیصد اکتفا کر سکتے ہیں۔

عزیمة العامة

أجب يا مؤكل (حرف) بحق (اضمار) أجب و توكل (مقصد بيان كريں) بارك الله فيك و عليك ولا حول ولاقوة الا بالله العلي العظيم.

جو واقف کارانِ حقیقت ہیں وہ بہتر طور پر جان سکتے ہیں کہ اس اضمار الملائکہ کے علم میں کتنی تاثیر پوشیدہ ہے اور ناجائز امور میں استعمال کرنے سے کتنی شدید رجعت ہے۔

فصل سوم

آثار الاسماء من طلسمات المعظمة

ہم نے آپ سے وعدہ کیا تھا کہ ہم اس نقش Magic Square کے بارے میں آپ کو تمام تر اسرار سے آگاہ کر دیں گے۔ آج ہم اپنے وعدے کو ایفاء کر رہے ہیں۔

واضح باد کہ اس نقش معظم کو بھرنے کا سہرا رب عظیم نے اس حقیر پر تقصیر بندے کے سر پر باندھا ہے۔ اس لئے ہم نے اپنا فرض جانا کہ اس لوح میں اور اس کے اعداد میں جو اسرار اور ایک عظیم عددی حساب پوشیدہ ہے۔ وہ بھی آپ تک منتقل کر دیں۔ یہ نقوش دنیائے علم و دنیائے اسلام میں پہلے مرتبہ آشکار کیے جا رہے ہیں اس لئے ان جواہرات کی قدر کریں۔ دنیا میں کوئی بھی چیز اگر پہلی مرتبہ دی جاتی ہے تو اس کا لطف اور اس کے حقائق کیا ہوتے ہیں وہ اہل بینش سے پوشیدہ نہیں اس وجہ سے ہم مزید کچھ نہیں کہیں گے کہ ہمیں یہ خدشہ پیدا ہو گیا ہے کہ کہیں اس خود ثنائی کا پہلو نہ نکل آئے اور یہ احتمال ہمارے لئے سوہانِ روح ہوگا۔

واضح ہو کہ اس نقش معظم کے وفق میں تمام تر اسماء نہیں آسکتے اور جو آتے ہیں وہ ہم آپکے حضور پیش کرتے ہیں مگر اس سے پہلے ہم آپکو اس راز عظیم سے آگاہ کر دیں جو اپنے حساب کی وجہ سے آپکی عقل کو ورطہ حیرت میں ڈال دے گا اور آپ انگشت بدنداں رہ جائیں گے۔

واضح باد کہ ننانوے اسماء باری تعالیٰ ترمذی شریف کی ایک حدیث سے لیے گئے ہیں جو کہ آج ہماری اسلامی دنیا میں مروج ہیں کہ جن کو ہم ننانوے اسمائے باری تعالیٰ کے

نام سے جانتے ہیں۔ ہمارا یہ حساب انہی ننانوے اسمائے تعالیٰ کے کنہ حقائق پر مشتمل ہے۔

راز (۱) تمام اسمائے رب عظیم تعداد میں ننانوے ہیں۔

(۲) اس نقش میں ٹھیک ۳۳ اسمائے تعالیٰ پر کیے جاسکتے ہیں یعنی تمام تر اسماء کا ایک ثلثِ کامل۔

(۳) باقی ۶۶ اسماء کے جمیع اعداد کو جب ہم لیتے ہیں تو وہ بھی ایک کامل نقش کی صورت میں ہمارے سامنے آتے ہیں۔

(۴) کم سے کم اعداد کی رفتار سے پر ہونے والا نقش بھی اسم ذات اللہ کا ہے۔ نیز اسم وکیل کا بھی ہے اس لئے حرفی مراتب کے لحاظ سے ہم اس ذات یعنی ''اللہ'' کے نقش کو مقدم مانتے ہیں۔

(۵) جن ۳۳ اسماء کا علیحدہ علیحدہ نقش بنا۔ اگر ہم ان تمام اعداد کو جمع کر دیں تو بھی ایک کامل نقش بنتا ہے۔

(۶) الشیخ محمود العالم الفلکی صاحب مجلۃ طوالع الملوک نے ''الاوفاق للامام الغزالی'' میں جو نقش معشر دیا ہے۔ اس میں ننانوے اسماء دے کر آخیر میں اسم ''محمد'' لکھ کر نقش کو مکمل کیا ہے کہ جس صورت میں طول میں سے اور عرض میں سے صرف ایک ضلع کے اعداد میں اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم آتا ہے۔ اور باقی نو اضلاع طول و عرض میں نہیں آتا نیز ایک وقت میں صرف دس اسماء سے نقش کا وفق بنتا ہے۔ ہم باری تعالیٰ کی بارگاہ ایزدی میں کمال انکساری سے سر جھکاتے ہوئے عرض کرتے ہیں کہ ہم نے تمام اسمائے نودونہ میں جب اسم ''محمد'' کو حد ادب کے ساتھ کامل صورت میں یعنی ''محمد رسول اللہ'' کو شامل کیا تو ایک کامل وفق بن گیا۔ یہ درحقیقت اس ذات کریمی کا احسان ہے کہ میرے عرقِ انفعال

کے صلے میں اس عظیم راز سے آگاہ کر دیا کہ نہ صرف ننانوے اسماءِ باری تعالیٰ پر ہو گئے بلکہ ''محمد رسول اللہ'' بھی اس نقش کے کمال کا جزو بن گیا۔

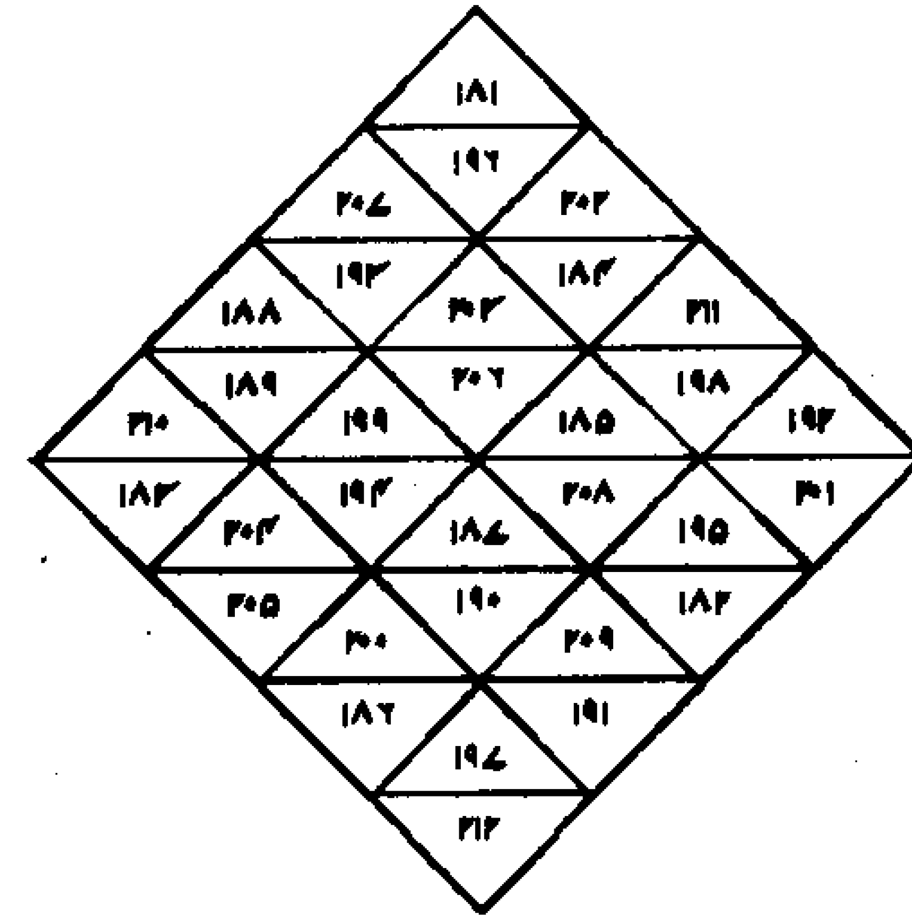
(۷) جب ہم نے اسم ''حی قیوم'' کو اکٹھا کیا تو بھی اس کا کامل نقش بن گیا۔

(۸) ہم نے بسملہ الشریفۃ کا کامل نقش بھی آپ حضرات کی روحانی سیرابی کے لئے پیش کیا تھا۔

اوپر مذکورہ کیے گئے تمام نقوش آپ اس باب میں ملاحظہ کر سکیں گے۔ ان اسمائے مقدسہ کے روحانی خواص کے ساتھ، جو کہ ان اسماء سے منسوب ہیں۔

نقش

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ



معلوم ہو کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں جو اسرار رب عظیم نے ودیعت کر رکھے ہیں۔ ان کو جو شخص معلوم کرے وہ آگ میں نہیں جل سکتا۔ اور جو اس کے وفق کو لکھ کر اپنے پاس رکھے وہ کبھی نہیں جل سکتا۔

روایت ہے کہ رب عظیم کی طرف جو کتابیں اہل زمین کی طرف نازل ہوئیں وہ ایک سو چار صحیفے ہیں جن میں ساٹھ صحیفے حضرت شیث علیہ السلام پر نازل ہوئے اور تیس صحیفے حضرت علیہ السلام پر اور دس صحیفے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تورات کے نازل ہونے سے

پیشتر نازل ہوئے۔ اور اس کے بعد چار بڑے صحیفے تورات اور زبور اور انجیل اور قرآن شریف نازل ہوئے۔ اور ان مصاحف کا ذکر قرآن میں بھی آیا ہے۔ ملاحظہ کیجئے۔

۱۔ وَقَالُوۡا لَوۡلَا یَاۡتِیۡنَا بِاٰیَۃٍ مِّنۡ رَّبِّہٖ اَوَلَمۡ تَاۡتِہِمۡ بَیِّنَۃُ مَا فِی الصُّحُفِ الۡاُوۡلٰی۔ سورۃ ۲۰ آیت ۱۳۳

۲۔ اَمۡ لَمۡ یُنَبَّاۡ بِمَا فِیۡ صُحُفِ مُوۡسٰی۔ سورۃ ۵۳ آیت ۳۶

۳۔ بَلۡ یُرِیۡدُ کُلُّ امۡرِیٴٍ مِّنۡہُمۡ اَنۡ یُّؤۡتٰی صُحُفًا مُّنَشَّرَۃً۔ سورۃ ۷۴ آیت ۵۲۔

۴۔ فِیۡ صُحُفٍ مُّکَرَّمَۃٍ۔ سورۃ ۸۰ آیت ۱۳۔

۵۔ وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتۡ۔ سورۃ ۸۱ آیت ۱۰۔

۶۔ اِنَّ ہٰذَا لَفِی الصُّحُفِ الۡاُوۡلٰی۔ سورۃ ۸۷ آیت ۱۸۔

۷۔ صُحُفِ اِبۡرٰہِیۡمَ وَمُوۡسٰی۔ سورۃ ۸۷ آیت ۱۰۔

۸۔ رَسُوۡلٌ مِّنَ اللّٰہِ یَتۡلُوۡا صُحُفًا مُّطَہَّرَۃً۔ سورت ۹۸ آیت ۲۔

تو سب کتابوں کے معانی کا مجموعہ قرآن شریف میں ہے اور قرآن مجید کے معانی کا مجموعہ سورۃ فاتحہ ہے اور سورۃ فاتحہ کا مجموعہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں ہے اور بسم اللہ کا مجموعہ ''ب'' حرف میں ہے۔ اور اسی ''ب'' کا ہم نے کتاب ھٰذا کے ابتدائیے میں ذکر کیا ہے۔ اب ہم یہاں اس کی مزید شرح کرتے ہیں کہ:

الست بربکم کے بعد جب ارواح نے ''بلیٰ'' کہا، تو انہوں نے خدا کی ذات اور تمام تر صفات اس کی ربوبیت اس کی خالقیت اسی کی رزاقیت اس کی بادشاہت اس کی قدرت کا ذکر اور اعتراف اسی ''بلیٰ'' کے کلمے سے کیا۔ اور کتاب کے ابتدائیے کو اگر آپ نے غور سے پڑھا ہوگا (اور ہم نے آپ کو سمجھانے کی خاطر اس کو ٹھیک اسی پیرائیہ میں بیان

کرنے کی پوری کوشش کی تھی کہ عام فہم ہو) تو آپ کو پتا چل گیا ہوگا کہ اسی ''ب'' کو خدائے عزوجل نے انسان کے لئے منتخب کرنا فرمایا اس لئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ:

''الف'' اگر اللہ تعالیٰ کا پہلا حرف ہے تو:

''ب'' ارواح کا پہلا حرف ہے۔

اسی ''ب'' کے یہ معنی بھی ہے کہ جو خدائے عزوجل فرماتا ہے:

بِیْ مَاکَانَ وَبِیْ مَایَکُوْنُ ''یعنی میرے ہی ساتھ تھا وہ جو تھا اور میرے ہی ساتھ وہ ہے جو ہوگا''۔

ایک روایت یہ بھی ہے کہ جب بسم اللہ نازل ہوئی تو اس کے نازل ہونے سے عرش ہلا تھا اور ملائکہ دوزخ نے یہ کہا تھا کہ جس نے اس کو پڑھا وہ دوزخ میں داخل نہ ہوگا اور اس میں انیس (١٩) حروف ہیں اور ملائکہ محافظین دوزخ بھی انیس (''١٩'') ہیں۔ (اسی انیس کے تمام تر فلسفے کا ذکر آپ کو ہماری آئندہ آنے والی کتاب مکاشفات نور میں ملے گا۔ اور قرآن پاک کے انیس کے فلسفے پر یہ دنیائے انسانیت کی پہلی مستند و محققانہ دستاویز ہوگی جس کی نظر تاریخ عالم پیش کرنے سے قاصر ہوگی)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ جب بسم اللہ نازل ہوئی تو ابر مشرق کی طرف بھاگا تھا اور ہوا ٹھہر گئی تھی اور سمندر چڑھ آیا تھا اور جانور گردن جھکا کر خاموش ہو گئے تھے، اور شیطانوں کو آسمان سے شہاب ثاقب مارے گئے تھے اور خداوند تعالیٰ نے قسم کھائی تھی کہ جب میرا نام کسی مریض پر دم کیا جائے گا تو اس کو شفا حاصل ہوگی اور جس چیز یا کام پر لیا جائے گا اس میں برکت دی جائے گی۔

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بسم اللہ

الرحمٰن الرحیم اور اسم اعظم میں اتنا فرق ہے۔ جتنا آنکھ کی سفیدی اور سیاہی میں۔

رزق کے لئے

اگر طلوع آفتاب کے وقت آفتاب کے مقابل ہو کر تین سو مرتبہ بسم اللہ اور اسی قدر درود شریف پڑھ کر اسی نقش معظم کو ہاتھ میں اٹھا کر دعا مانگے تو خدا اس کو ایسی جگہ سے رزق دے گا جہاں سے اس کا وہم گمان بھی نہ ہوگا اور ایک سال بھی گزرنے نہ پائے گا کہ وہ صاحب ثروت ہو جائے گا۔

کند ذہنی دور کرنے کا عمل

یہ نقش معظم لکھ کر اس کے گرداگرد بسملہ الشریفہ لکھ کر کند ذہن کو نہار منہ پلایا جائے تو اس کا ذہن تیز ہو جائے گا۔

عجائبات اور اسرار عجیبہ کے لئے

اگر کوئی شخص بعد از نماز فجر بسملہ الشریفہ کو ڈھائی ہزار مرتبہ صدق دل اور سچی نیت سے پڑھے اور اس نقش معظم کو دائیں ہتھیلی پر رکھ کر اس پر اپنا رخسار رکھ کر پہلو کے بل لیٹ جائے۔ اسی طرح چالیس روز کرے تو اللہ تعالیٰ اس پر عجائب اور اسرار منکشف کرے گا۔ اور عالم میں جو بات ہونے والی ہوگی وہ اس کو پہلے ہی معلوم ہو جایا کرے گی بصورت خواب یا بصورت الہام۔ مگر رازداری و صفائی باطن اولین شرط ہے۔

تسہیل رزق

تنگیٔ معاش کا شکار شخص اس نقش معظم کو ہرن کی جھلی پر لکھ کر اس کے گرد باریک خط میں بسم اللہ الشریفہ ١٢١ مرتبہ لکھ کر زعفران اور لوبان کی دھونی دے کر اپنے پاس رکھے تو اللہ تعالیٰ اس پر رزق کشادہ کرے۔ اگر قرضدار ہے تو اللہ تعالیٰ ایسے اسباب پیدا فرمائے گا

کہ اس کے قرض دور ہو جائیں گے۔

درد زہ کے لئے

درد زہ میں مبتلا عورت کو یہ نقش معظم اس طرح لکھ کر دیا جائے کہ اسی کے چاروں اطراف میں بسملہ الشریفہ لکھی ہوئی ہو وہ عورت جوں ہی اس نقش کو پیئے گی۔ فوراً بچہ پیدا ہوگا۔

امانیء خانہ کے لئے

اس نقش معظم کو لکھ کر اس کے گرد پینتیس مرتبہ بسملہ الشریفہ لکھی جائے گی تو اس گھر میں شیطان کا گذر نہ ہو اور برکت کی زیادتی ہوگی۔

کاروبار کے لئے

مذکورہ بالا طریقہ پر لکھ کر دوکان میں نمایاں جگہ پر آویزاں کریں گے تو نفع بہت ہوگا۔ اور خریداروں کا ہجوم ہوگا۔

رد اسقاط کے لئے

جس کی اولاد نہ جی پاتی ہو اور مرجاتی ہو یا حمل اسقاط ہو جاتا ہو تو اس نقش معظم کے گرد اکسٹھ مرتبہ بسملہ الشریفہ لکھ کر عورت طہارت کے اوقات میں باندھے رکھے تو اس کی اولاد زندہ رہے گی۔ تجربہ شدہ ہے۔

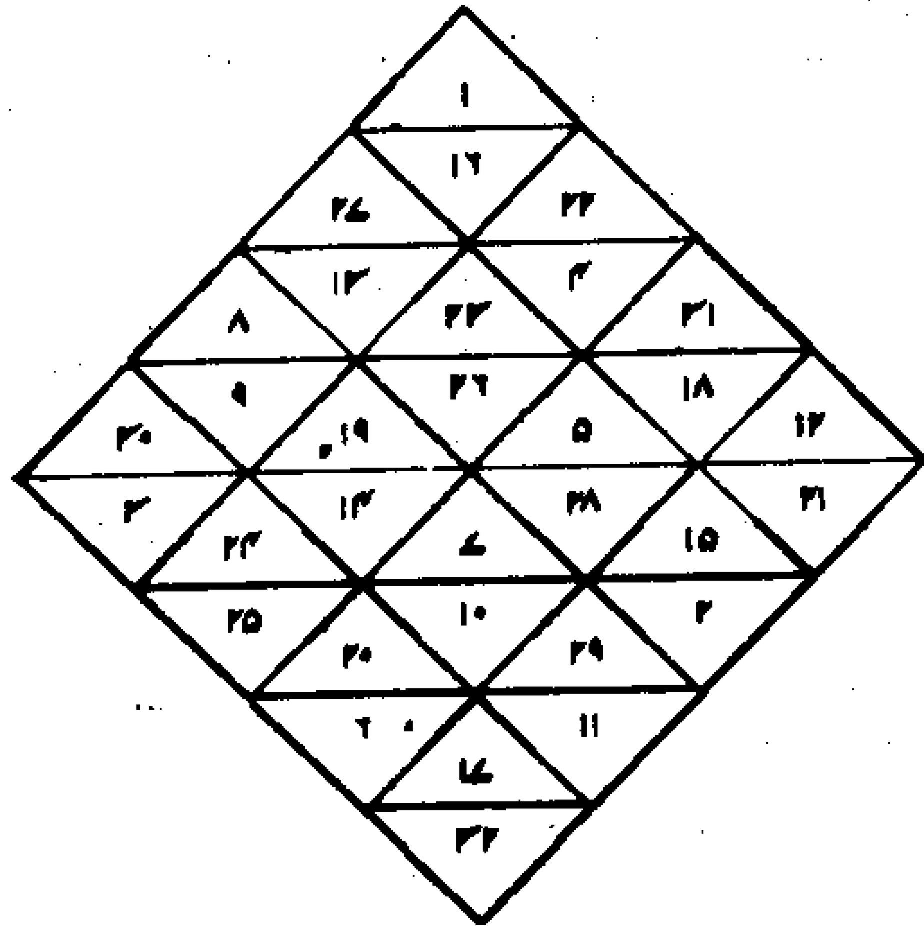
کھیتی میں برکت کے لئے

اگر شرف عطارد کے موقعہ پر اس نقش معظم کو لوح چاندی پر لکھ اور انتہائی باریک خط میں سومرتبہ بسم اللہ الشریفہ کندہ کی جائے اور اسے زمین میں اس جگہ پر دفن کیا جائے جہاں سے اس کھیتی کو پانی آتا ہو تو وہ کھیتی خوب پھلے گی پھولے گی اور جراثیم کے حملے سے محفوظ رہے گی، عظیم الاثر اور راقم کا مجرب ہے۔

لقوہ کے لئے

اگر لقوے کا کوئی مریض ایک بالکل کورے آئینے پر اسے گاڑھی اور پختہ سیاہی سے فجر کی نماز کے فوراً بعد لکھے اور جوں ہی طلوع آفتاب ہو تو اسے ایک کامل ساعت تک دیکھتا رہے۔ یاد رہے کہ اس نقش معظم کو پہلے پیر کے روز سے شروع کرنا ہے۔ اگر تکلیف بہت زیادہ ہے تو ہر قمر کی ساعت میں یہ عمل دہرائے اور بلا تعین تعداد بسملہ الشریفہ پڑھتا رہے۔ انتہائی سرعت سے اس کے چہرے کے عضلات میں اعتدال پیدا ہوگا۔

واضح ہو کہ بسم اللہ کے فوائد لاحصر ہیں۔ ہم طوالت کے خوف سے بس انہی پر اکتفا کرتے ہیں۔ تاکہ باقی اسماء پر بھی اختصاراً لکھا جائے۔ بسم اللہ الشریفہ کے تو اتنے خواص ہیں اور اس کے ایسے دینی اور دنیوی اور روحانی پہلو ہیں اور اس میں حروف کا اور اعداد کا ایسا عظیم فلسفہ پنہاں ہے کہ جولانیء طبع اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ اس پر پوری کتاب بھی لکھ لی جائے تو قلم تھک جائے گا اور کتاب ضخیم ترین ہو جائے مگر اس کے اسرار کم نہ ہو پائیں گے اور پھر بھی اتنے باقی رہ جائیں گے کہ جن کو بیان کرنے کے لئے یہ ہماری زندگی ناکافی ثابت ہوگی۔



اللہ

لفظ اللہ اسم اعظم بھی ہے۔ لفظ ال لہ میں دونوں آخری حروف ساکن ہیں اور

پہلے حرف ال میں ہمزہ ہے جو گویائی کے پیش نظر الف کہلاتا ہے اور اسی حرف الف نے تمام دیگر حروف پر تجلی کر کے ان کو حقیقت کا لباس پہنایا ہے۔ حرف الف کی تجلی سے جب دوسرے تمام حروف مقہور ہو گئے تو اللہ تعالیٰ کی تجلی رحمت نے انہیں ۲۸ حروف ذاتی قرار دیا۔ پھر اللہ تعالیٰ کی دوسری مرتبہ کی تجلی نے انہیں علویات و سفلیات کی معرفت دے کر اسباب مشقت پر تصرف دیا۔

امر اول یہ ہے کہ حروف کی شکل کو اسرار عنایت الٰہی سے بلندی نصیب ہوئی پھر ان حروف کو اسرار مقبول کا احاطہ دیا گیا ہے اور یہ ۲۸ حروف باوجود الگ الگ ہونے کے سب در اصل ایک ہی ہیں اور ان سے انشراح صدر ہوتا ہے۔ جو رسول اکرم کا احسان عظیم ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ۔ لفظ اللہ میں پہلے حرف پر حرکت اور دوسرا ساکن ہے تاکہ اول و آخر دونوں الگ الگ معلوم ہوں اور آخر و آخرت ہی انتہائے حیات دنیاوی ہے۔ حرکت کی تعریف سب جانتے ہیں اور سکون یعنی ساکن ہونا در اصل اسرار سکون و اطمینان اور الف کی قوتوں کے اسرار پوشیدہ رکھنے کا راز ہے، چونکہ اس اسم میں اسرار حرکت و سکون دونوں جمع ہیں اس لئے یہ باطن کا باطن اور اسرار انشراح صدر ہے۔

لفظ اللہ میں الف اس کی ذات کی جانب اشارہ ہے اور پہلا لام عہد میثاق کے لئے اور دوسرا لام تعین نظر اور تیسرا لام دنیا میں پختگی کے لئے ہے۔ تاکہ مقبولیت عوام و تکلیف شرعی یہ سب اسرار الف کے ذریعے لوگوں کو نصیب ہوں اور حرف ہا تکمیل حکم یوم آخرت کے لئے ہے۔ جس میں تمام اگلے پچھلے جمع ہوں گے۔

امام بونی نے شمس المعارف الکبریٰ میں فرمایا تھا کہ لفظ اللہ میں میں چودہ حروف

ہیں لیکن ان کی شرح انہوں نے نہیں فرمائی تھی، جناب اقبال الدین مترجم کتاب مذکورہ نے اسی کتاب کے حاشیے پر لکھا تھا کہ اسم اللہ میں چودہ حروف اس طرح ہیں کہ ال لہ میں دو الف اور دو لام ان چاروں حروف کو تین میں ضرب دینے سے حاصل ضرب بارہ میں حرف ہا کے دو حرف جمع کرنے سے چودہ ہو گئے۔ (ص ۵۷۵)

جناب اقبال الدین احمد کے فہم نے جتنا کام کیا انہوں نے اس کی وضاحت کرنے کی کوشش کی۔ لیکن ہم یہاں آپ کو اس اصل راز سے آگاہ کرتے ہیں جو علیٰ وجہ البصیرت مکاشفات سے ہمیں حاصل ہوا۔

واضح باد کہ اسمائے باری تعالیٰ میں سے اسم اللہ ایسا اسم عظیم ہے جس کا ہر جز وایک اسم ہے۔ اگر ایک ایک حرف ہم نکالتے جائیں گے تو بھی جو باقی رہے گا وہ اسم ہی رہے گا۔

ملاحظہ کیجئے اسم ''اللہ'' جو کامل اسم کے طور پر قرآن پاک میں ۲۶۹۸ مرتبہ استعمال ہوا اور ۳۴ آیات کے اول میں استعمال ہوا ہے۔ ملاحظہ فرمالیجئے۔

(۱) ۴۲/ ۱۷ (۲) ۴۰/ ۶۴ (۳) ۴۰/ ۷۹ (۴) ۴۰/ ۶۱ (۵) ۱۴/ ۳۲
(۶) ۳۲/ ۴ (۷) ۶۵/ ۱۲ (۸) ۳۰/ ۴۰ (۹) ۳۰/ ۵۴ (۱۰) ۱۳/ ۲ (۱۱) ۴۵/ ۱۲
(۱۲) ۱۴/۲ (۱۳) ۳۰/۴۸ (۱۴) ۱۱۲/۲ (۱۵) ۳۹/۶۲ (۱۶) ۳۷/۱۲۶ (۱۷) ۳/۰۲
(۱۸) ۲/۲۵۵ (۱۹) ۲۷/۲۶ (۲۰) ۲۰/۸ (۲۱) ۴/۸۷ (۲۲) ۴۶/۱۳ (۲۳) ۴۲/۱۹
(۲۴) ۳۹/۲۳ (۲۵) ۲۴/۳۵ (۲۶) ۲/۵۷ (۲۷) ۳۰/۱۱ (۲۸) ۲۹/۶۲ (۲۹) ۱۳/۲۶
(۳۰) ۳۹/۴۲ (۳۱) ۲۲/۶۹ (۳۲) ۲/۱۵ (۳۳) ۲۲/۷۵ (۳۴) ۱۳/۸۔

ان چونتیس آیات میں وہی ترتیب ہے جو لغت (Dictionary) میں ہوتی ہے۔

اب ہم نے اسم اللہ میں سے پہلا حرف نکال لیا تو "لِلّٰہِ" ہوا دیکھیے پورے اللہ کے معنوں میں قرآن پاک میں تو بیسوں مرتبہ استعمال ہوا ہے۔ ہم یہاں ان آیات کا تذکرہ کریں گے جو لِلّٰہِ سے شروع ہوتی ہیں اور ان کے آگے "وَ" ہے جس کا مطلب اہل بنیش سے پوشیدہ نہیں کہ وہ "اور" کے معنیٰ رکھتا ہے۔ ملاحظہ کیجئے جو ٹھیک ۱۷ مرتبہ آیات کے شروع میں آیا ہے یعنی اسم اللہ کا نصف کامل ۳۴+۲=۱۷۔

اب اسی لغت کی ترتیب سے ملاحظہ فرمالیجئے ۱۷ آیات۔

(۱) ۷/ ۱۸۰ (۲) ۲/ ۱۱۵ (۳) ۴۸/ ۷ (۴) ۱۱/ ۱۲۳ (۵) ۱۶/ ۷۷
(۶) ۵۳/ ۳۱ (۷) ۳/ ۱۰۹ (۸) ۴/ ۱۲۶ (۹) ۴/ ۱۳۲ (۱۰) ۴/ ۱۳۱ (۱۱) ۳/ ۱۲۹
(۱۲) ۳/۱۸۹ (۱۳) ۲۴/۴۲ (۱۴) ۴۵/۲۷ (۱۵) ۴۸/۱۴ (۱۶) ۱۶/۴۹ (۱۷) ۱۳/۱۵۔

اور خالص لِلّٰہِ سے شروع ہونے والی آیات چار ہیں جو کہ یہ ہیں۔

(۱) ۳۱/۲۶ (۲) ۲/۸۴ (۳) ۵/۱۲۰ (۴) ۴۲ /۴۹، اور اس بتائی گئی آیات میں بھی ہجی کی ترتیب بدرجہ اولیٰ قائم ہے۔

اب ہم نے اسم اللہ سے دوسرا حرف نکال دیا تو "لہٗ" بچا اب دیکھیے قرآن پاک میں "لہٗ" سے ٹھیک "۹" آیات شروع ہوتی ہیں جن کا بالکل مفہوم "اللہ" کا متبادل ہے۔

(۱) ۱۳/۱۴ (۲) ۲۲/۶۴ (۳) ۲۰/۶ (۴) ۴۲/۴ (۵) ۱۳/۱۱ (۶) ۳۹/۶۳
(۷) ۴۲/۱۲ (۸) ۵۷/۵ (۹) ۵۷/۲۔

اب ہم نے اسم اللہ کے پہلے تین حروف نکالے تو "ہ" بچا جو ضمیر ہے اور اس میں مضمر ہے اسم ھُو۔

ہم یہاں پر ان "ھُو" کا تذکرہ کریں گے جن سے آیت شروع ہوتی ہے یہ

آیات تعداد میں ۳۱ ہیں اور ان میں آیت ۹/۳۳، اور ۶۱/۹، بالکل سو فیصدی ایک جیسی ہیں اگر ہم اس تکرار کو حذف کر دیں گے تو ۳۰ کا عدد تام نکل آئے گا اب ملاحظہ کیجئے ان آیات کی لغت کی ترتیب۔

(۱) ۵۷/۳ (۲) ۴۰/۶۵ (۳) ۵۹/۲ (۴) ۴۸/۲۸ (۵) ۹/۳۳ (۶) ۹/۳۳
(۷) ۶۱/۹ (۸) ۴۸/۴ (۹) ۳/۷ (۱۰) ۱۶/۱۰ (۱۱) ۲۶/۲ (۱۲) ۱۰/۵ (۱۳) ۶۷/۱۵
(۱۴) ۱۰/ ۶۷ (۱۵) ۳۵/ ۳۹ (۱۶) ۵۷/ ۴ (۱۷) ۲/ ۲۹ (۱۸) ۶۴/ ۲ (۱۹) ۴۰/ ۶۷
(۲۰) ۶/ ۲ (۲۱) ۷/ ۸۹ (۲۲) ۴۰/ ۶۸ (۲۳) ۴۰/ ۱۳ (۲۴) ۱۳/ ۱۲ (۲۵) ۱۰/ ۲۲
(۲۶) ۳۳/ ۴۳ (۲۷) ۳/ ۶ (۲۸) ۵۷/ ۹ (۲۹) ۵۹/ ۲۴ (۳۰) ۵۹/ ۲۳
(۳۱) ۵۹/۲۲۔

اور ایک اور بھی آیت ہے ۱۰/۵۶ جو صرف "ھوَ" سے شروع ہوتی ہے۔ اب ذرا ان آیت کی تفصیل سے بھی مختصراً آگاہی دیتے چلیں تو آپ کے ذوق علمی کے لئے اچھا عمل ہوگا۔

اسی ترتیب کی پہلی آیت ہوالاول سے شروع ہوتی ہے اور دوسری ہوالحی سے۔

اور تیسری سے لیکر اٹھائیسویں آیت ہُوَ الَّذِیْ سے شروع ہوتی ہے۔ اور انتیسویں سے لیکر اکتیسویں تک ھواللہ سے شروع ہوتی ہیں جبکہ تیسویں آیت ھُوَ یُحْیِی وَیُمِیْتُ وَاِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ ہے۔ یہ آیات اور ان کا تسلسل جو آپ محض چند لمحوں میں نظر سے گذار رہے ہیں وہ ہماری برسوں کی انتھک اور لامتناہی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ ان آیات کے نمبروں میں پہلا نمبر آیت کا ہے اور دوسرا سورت کا مثال کے طور پر اسی آخری مثال میں جو پہلی آیت کا اشارہ ہے ۳/۵۷ اس کا مطلب ہے کہ سورہ ۵۷ کی آیت نمبر ۳۔

کوئی مشکل بات نہیں اگر اس طرح آپ ان تمام تر آیات کو جو ہم نے اس ضمن میں مذکورہ کی ہیں آپ خود کسی کتاب میں لکھ لیں تو آپ کو بے انتہا اسرار سے آگاہی ہوگی کہ یہ وہ آیات ہیں جن کو اگر یکجا کر کے دیکھ لیا جائے گا تو اسم ذات کی شرح کھل کر سامنے آجائے گی، ہم تمام تر آیات دے بھی دیتے لیکن اس طرح کتاب اور بھی طویل ہو جاتی اور آپ اس لذت سے بھی محروم رہ جاتے جو خود لکھنے سے آپکو حاصل ہوتی۔ نیز جیسا کہ ہم بیان کر چکے کہ ان آیات میں لغت کی ترتیب (Sequence of Dictionary) بھی نظر آئے گی جو قبل ازیں آپکو تاریخ اسلامی میں اس موجودہ کتاب کے سوا کہیں نظر نہیں آئے گی۔ واللہ الموفق۔

تو ہم بات کر رہے تھے چودہ حروف کی کہ جو اسم ذات میں ہیں۔ آپ نے ملاحظہ فرمالیا کہ اسم ذات درحقیقت چار اسماء پر مشتمل ہے ال ل ھ۔ ل ل ھ۔ ل ھ۔ ھُو یہ گیارہ حروف ہیں اور "باطن ان میں تین حروف ہیں "ف م ی" یعنی الف کا "ف" لام کا "م" اور میم کی "ی" اور جملہ حروف چودہ بنتے ہیں۔ آپ ان حروف کو جتنا بھی بسط کریں گے تو باطن میں آپکو صرف یہی تین حروف ملیں گے اور آخری حد تک بھی بسط کے مراحل سے گذریں گے تو بھی چودہ ہی رہیں گے اس سے نہ کم ہوں گے نہ زائد۔

تو لفظ اللہ میں چودہ حروف ہیں اور ارض وسماء بھی چودہ ہیں کائنات کی تمام اشیاء بلکہ ہر ذرّہ اسرار اسم اللہ کی وجہ سے قائم ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرمایا ہے کہ "وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا اَوْ كَرْهًا. خلاصہ یہ کہ الف اس کی ذات پر لام اس کی صفات پر اور حرف ھا بواطن اسماء پر دلالت کر رہا ہے۔ اپنے مدرکات کے ساتھ اور پہلا لام بہ نسبت عقل کے روح ہے۔ اور دوسرا لام گویائی اور نطق پر دلالت کر رہا ہے۔ اور روح

دراصل صفتِ حیات ہے اور لام کو دل سے نسبت ہے اس لئے کہ وہ نفس سے بنا ہے۔ اور حرف ھا کے ذریعے خلوتوں کو عبور کیا جاتا ہے۔ اور خلوت نام ہے اندھے پن کا جسے اسرار الف سے جدا کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو عماء تاریکی میں پھر فضا میں پیدا کیا اور فضاء دراصل عالم اشیاء ہے۔

بعض عارفین نے کہا ہے کہ لام دراصل اسرار من الاسرار کا ایک راز ہے۔

بعض عارفین کا ماننا ہے کہ الف لام کے درمیان راز کا ایک راز پوشیدہ ہے۔ ان امور پر غور کیا جائے تو اول وآخر اور ظاہر وباطن سب معلوم ہو جائیں گے۔

اور عارفوں کے ھُوھُو کہنے کا مطلب یہ ہے کہ جلا ڈالنے والی حرارت جسم انسانی سے نکل کر روح کی حیثیت میں ہوا بن جاتی ہے اور برودت کی وجہ سے یہ ھُوھُو ہو جاتی ہے۔ واضح ہو کہ ظاہراً یہ ٹھنڈک ہے اور باطناً یہ حرارت ہے۔

اسم اللہ کے تاریخی پس منظر پر حضرت صاحب کے تحریری سلسلے تذکرۃ الاشخاص والاماکن فی القرآن میں اسم اللہ کے عنوان کے تحت فلکیات کے شمارے میں شرح دیکھی جا سکتی ہے۔ پھر وہی بات کہ۔

زمانہ بڑے شوق سے سن رہا تھا
ہم ہی سو گئے داستان کہتے کہتے

مجبوراً پھر قلم کو روکنا پڑتا ہے۔ اور اس اسم اعظم کے خواص پر اجمالاً نظر ڈالی جاتی ہے۔

خواصِ اسم اللہ

جو شخص سردی میں اس اسم کا ذکر کرے گا تو سردی کے الم سے محفوظ رہے گا۔

جو شخص بلغمی عوارض میں مبتلا ہو وہ اس نقش معظم کی لوح پہنے تو بلغمی عوارض جاتے رہیں گے۔

جب شمس برج اسد میں ہو تو اس نقش معظم کو سونے کی لوح پر لکھ کر ساتھ رکھے تو اس میں اتنی قوت پیدا ہوگی کہ طلسمی پانی پر ہاتھ رکھے گا تو وہ خشک ہو جائے گا اور ہر ایک چیز سے مستغنی ہو جائے گا۔

اس لوح کو ہاتھ میں اٹھا کر اسم اللہ کو اس وقت تک پڑھتا رہے جب تک کہ سانس ٹوٹ جائے اسی طرح دوسری بار اور سہ بار کرے۔ دعا مستجاب ہوگی اور مشکلیں آسان ہوں گی۔

اگر اس لوح کو اتوار کے دن طالع حمل میں سونے کی انگوٹھی پر نقش کیا جائے اور ۶۶ مرتبہ اللہ اللہ کہہ کر اس کو پڑھا جائے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کی عزت دوبالا کرے گا۔

یہی خواص اس صورت میں بھی ظاہر ہوں گے جب کہ پیر کے روز چاندی کی انگشتری پر بنا کر بطریق بالا عمل کیا جائے گا۔

واضح ہو کہ ہر اسم باری تعالیٰ میں ایک خاص راز اور حکمتِ بالغہ موجود ہے۔ اسم اللہ اور بسم اللہ الرحمن الرحیم میں موجود فلسفے کا تھوڑا اور بالکل تھوڑا ذکر کیا تو بھی کافی طویل ہو گیا۔ اور یہ طوالت شاید بہت حضرات کو مناسب نہ لگے۔ اس وجہ سے آگے جو نقوش درج کروں گا۔ ان کی مختصری شرح ہوگی کہ جتنی ایک صفحے میں سمو سکے، اس لئے جن حضرات کو یہ شروح اچھی لگیں ان سے معذرت۔

وکیل

۱
۱۶
۲۷ ۲۲
۱۳ ۴
۸ ۲۳ ۳۱
۹ ۲۶ ۱۸
۳۰ ۱۹ ۵ ۱۲
۳ ۱۴ ۲۸ ۲۱
۲۴ ۷ ۱۵
۲۵ ۱۰ ۲
۲۰ ۲۹
۶ ۱۱
۱۷
۳۲

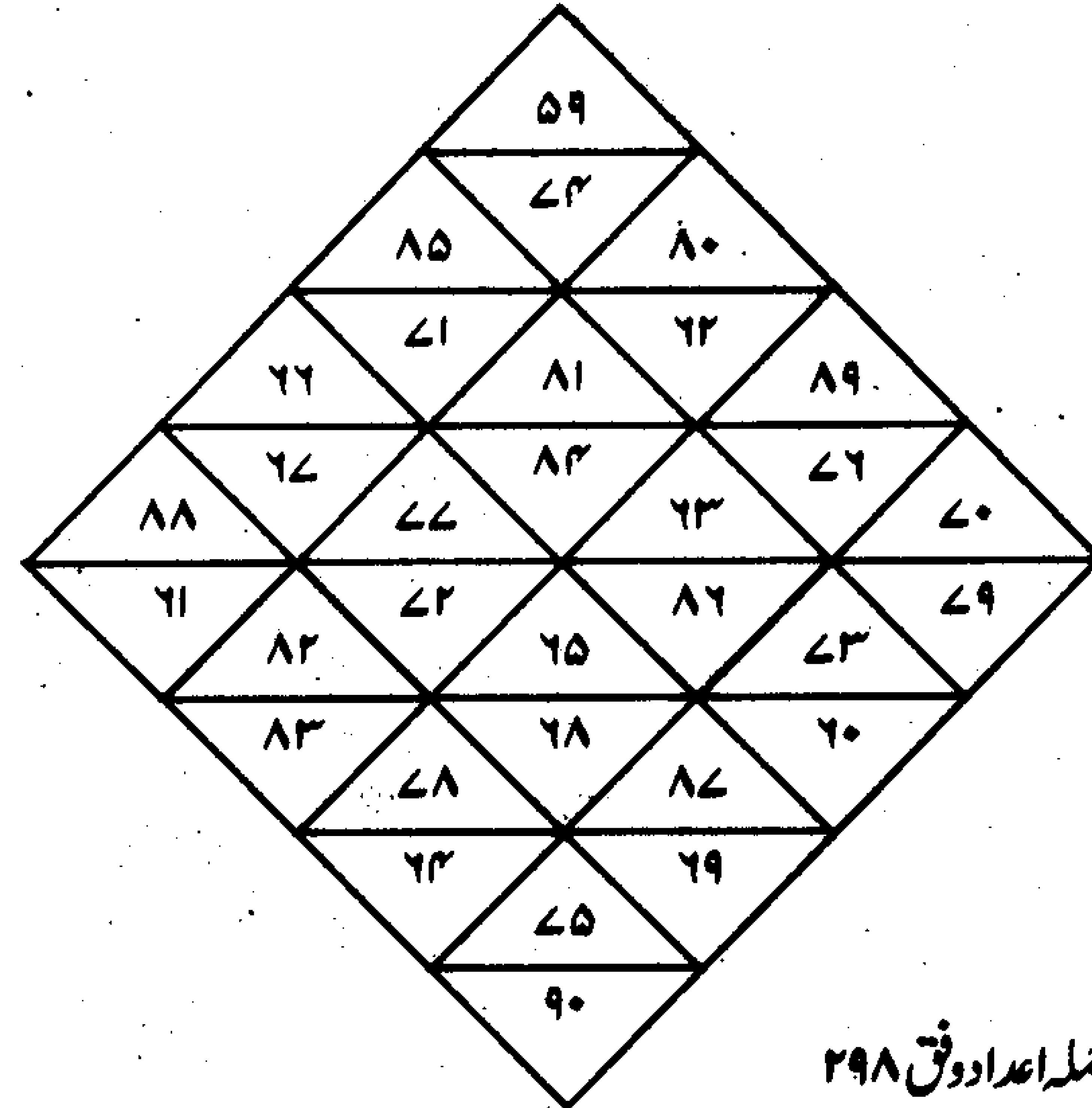
جملہ اعداد وفق ۶۶

خواص

اس اسم کے ذاکر کو توکل حاصل ہوتی ہے۔ اس اسم کا ذکر عارف بنا دیتا ہے۔ امام بونیؒ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''روح القدس نے میرے دل میں یہ بات ڈال دی کہ کوئی شخص مرتا نہیں جب تک اپنا رزق پورا نہ کر لے۔'' اس اسم کے ذاکر کو معارف تکوین سے آگاہی حاصل ہوتی ہے۔

جو تصرف اسم اللہ کرتا ہے وہی تصرف اسم وکیل بھی کرتا ہے کیونکہ دونوں کے اعداد مساوی ہیں۔ اس اسم کا نقش لکھ کر اس کا ورد کرتے ہوئے نقش کو داہنے گال کے نیچے رکھ کر سونے سے خواب میں معاملات کی آگاہی ملتی ہے۔

رحمٰن

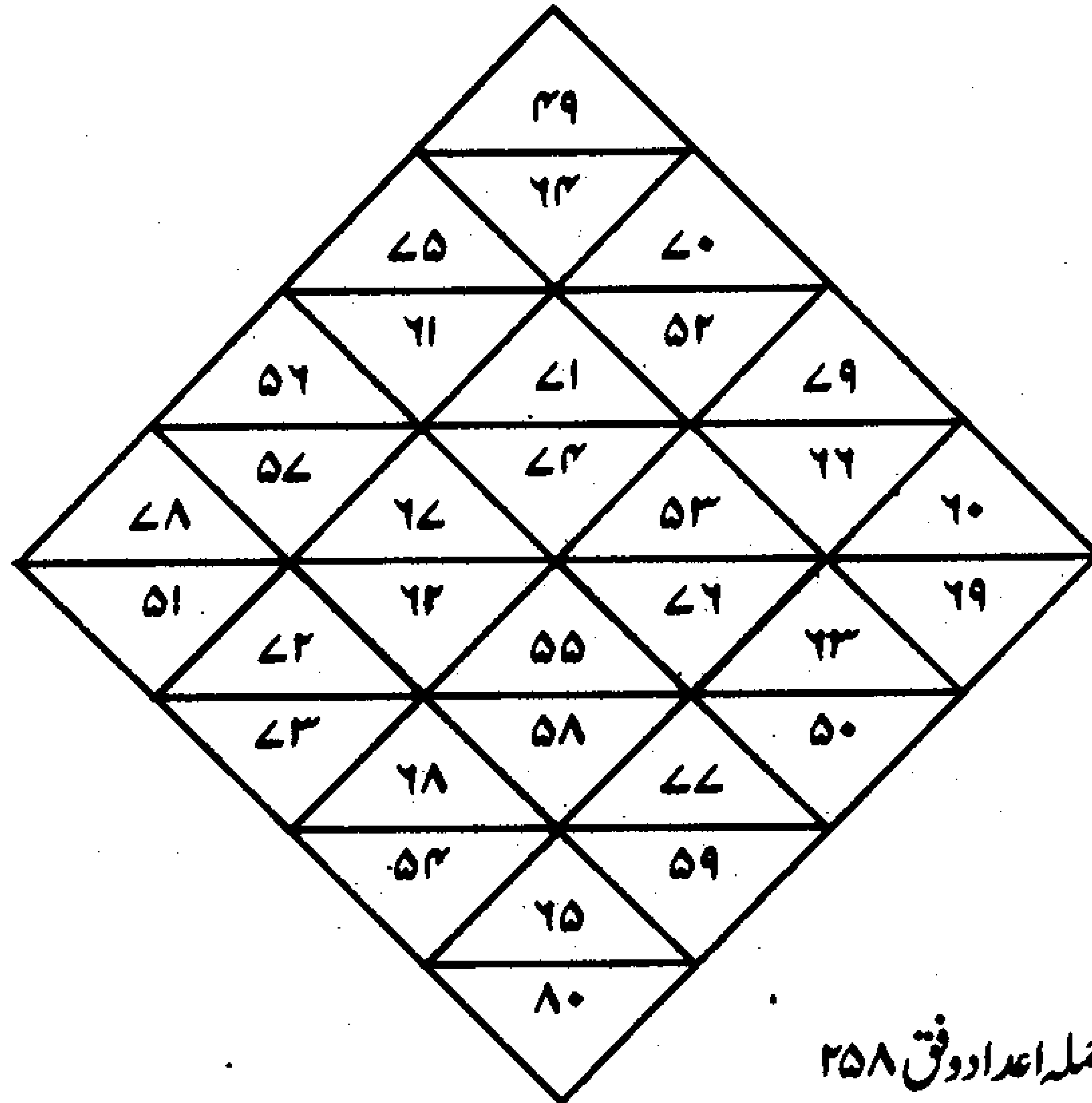


جملہ اعداد وفق ۲۹۸

خواص

اسم الرحمٰن کا ذکر دل کو نرم کرتا ہے اور جلد مطلب برآوری کے لئے بہت سودمند ہے۔ اسم الرحمٰن (۵۰) مرتبہ مشک وزعفران سے اس نقش کے گرد لکھنے سے صاحب نقش خوش قسمت، مبارک اور مقبول عوام ہوجاتا ہے۔ اور قبولیت دعا کے لئے اسم الرحمٰن کا ذکر مؤثر ہے۔ اسم الرحمٰن کا ذکر خلوت میں (۳۲۶) مرتبہ ہر نماز کے بعد پڑھے تو مؤکل آکر ذاکر کی ضروریات پوری کرتا ہے۔ اسم الرحمٰن کے مؤکل کا نام طرفیائیل ہے۔ جس کے تحت پانچ سردار ہیں اور ہر سردار کے تحت (۷۰) صفیں ہیں۔ اسم الرحمٰن نیک ساعت میں سونے یا چاندی کے نگینے پر بمع اسم مؤکل لکھے اور ریاضت کے ساتھ خلوت میں اسم الرحمٰن (۲۹۸) بار ہر نماز کے بعد پڑھے تو مؤکل حاضر ہوتا ہے۔ جو اس نقش کو پاس رکھے اور ہر نماز کے بعد اس کا ذکر کرے تو سب لوگ ذاکر پر لطف وکرم کرتے

رحیم



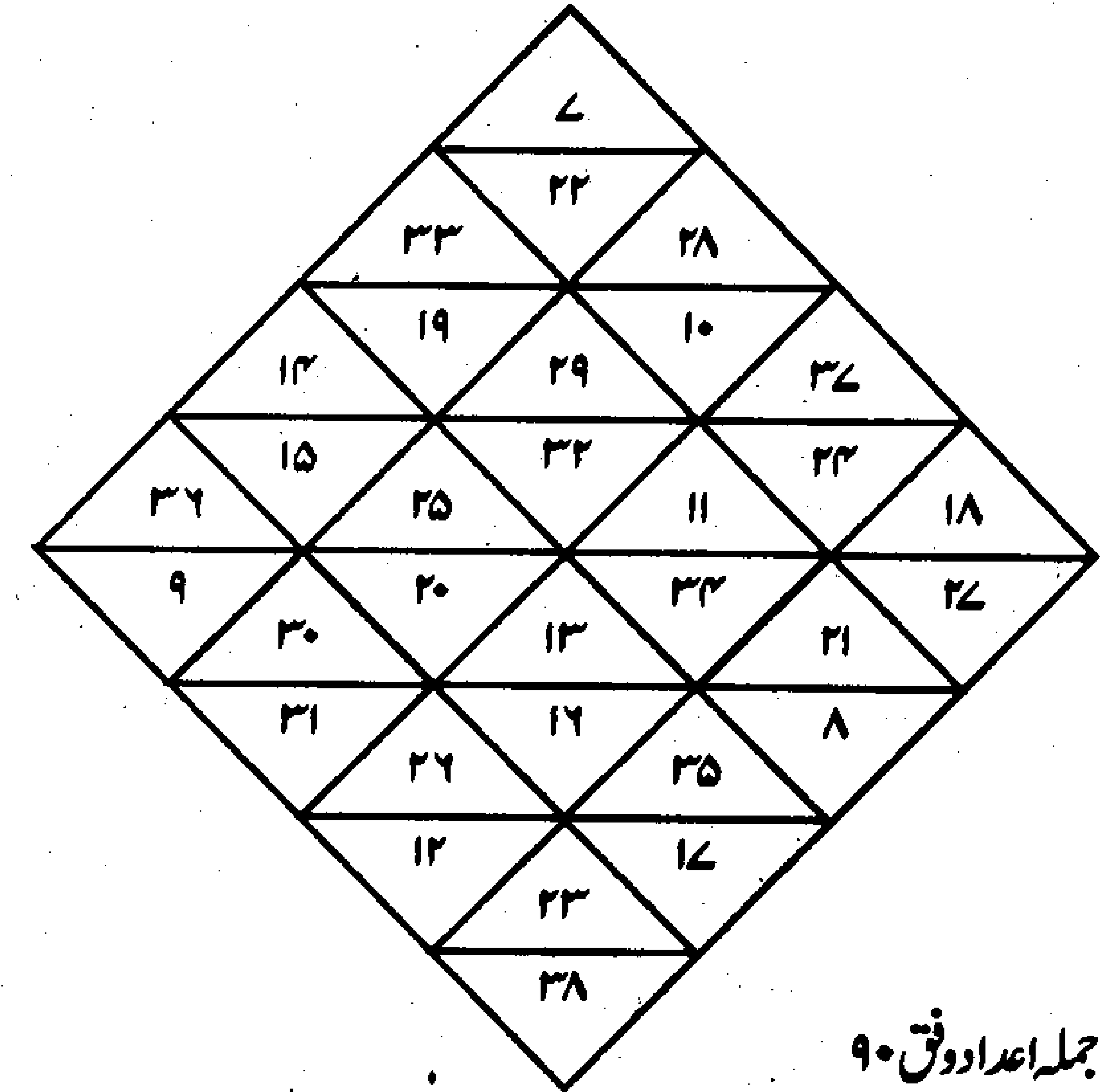
جملہ اعداد وفق ۲۵۸

خواص

چاندی کی تختی پر لکھ کر رونے والے اور ڈرنے والے بچے کے گلے میں ڈالیں تو اس کو فائدہ ہو اور جو کوئی اس کو انگوٹھی پر نقش کر کے پہنے تو خدا تعالیٰ کی شفقت اور رحمت حاصل ہوتی ہے اور جو شخص اس کے بسط کے اعداد کے موافق اس کا ذکر کرے گا تو خدا تعالیٰ اس کا مرتبہ بلند فرمائے گا۔

اسم رحیم کی خلوت ۴۰ دن بشرط ریاضت اور مداومت ہے ذاکر اسم رحیم کا نقش پاس رکھے اور ہر نماز کے بعد اس کا ذکر کرے تو تلاوت کرنے والے کے پاس مؤکل حاضر ہوگا جس کا نام جریال ہے اور جو چار سردار کا رئیس ہے اور ہر سردار دو سو صفوں کا حاکم ہے۔ ذاکر کے پاس آکر حاجت پوری کرتا ہے۔

ملک



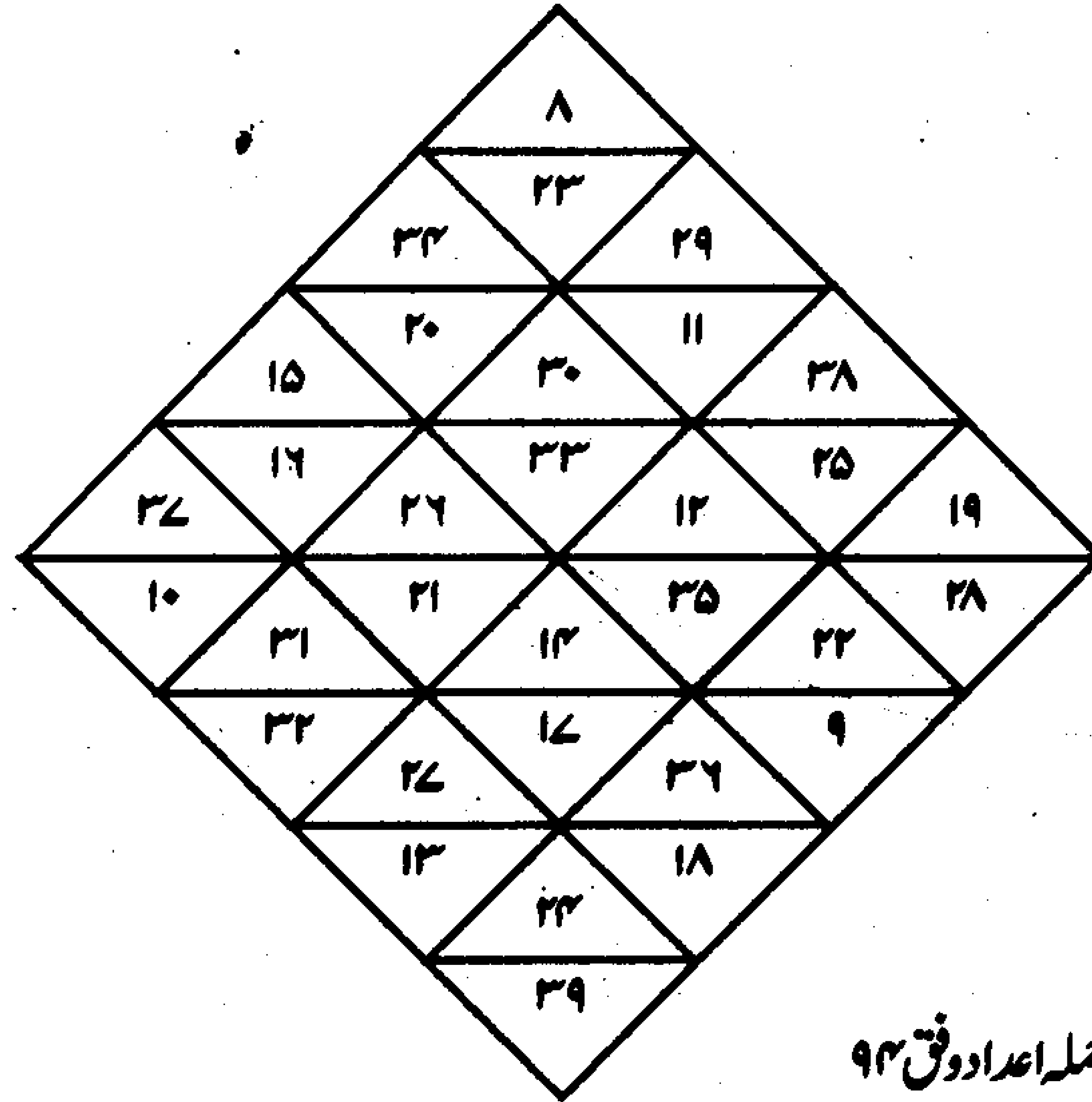
جملہ اعداد وفق ۹۰

خواص

جو اس اسم کا ذکر کرتا ہے اسے یہ اسم ہیبت وعظمت دلاتا ہے۔ اسم ملک کو پیر کے دن چاندی پر کندہ کر کے اس کے گرد مؤکل کا نام لکھ کر اپنے پاس رکھیں اور اس کو (۸۱۰۰) مرتبہ پڑھیں تو اللہ تعالیٰ مراتب بلند کرے گا۔ اس کے مؤکل کا نام ھیھائیل ہے۔ اگر حاکم کے سامنے یہ اسم پڑھا جائے تو حاکم ذاکر کی عزت کرے گا۔

اسم ملک تسخیر ومحبت میں عجیب وغریب اور پرتاثیر ہے اور قضائے حاجت کے لئے بھی پورا اثر دکھاتا ہے، یہ نقش لکھ کر جو شخص اپنے پاس رکھے اور اسم ملک عدد مذکور کے مطابق پڑھ کر مؤکل کو حکم دے تو وہ اس کا حکم پورا کرے گا۔

عزیز



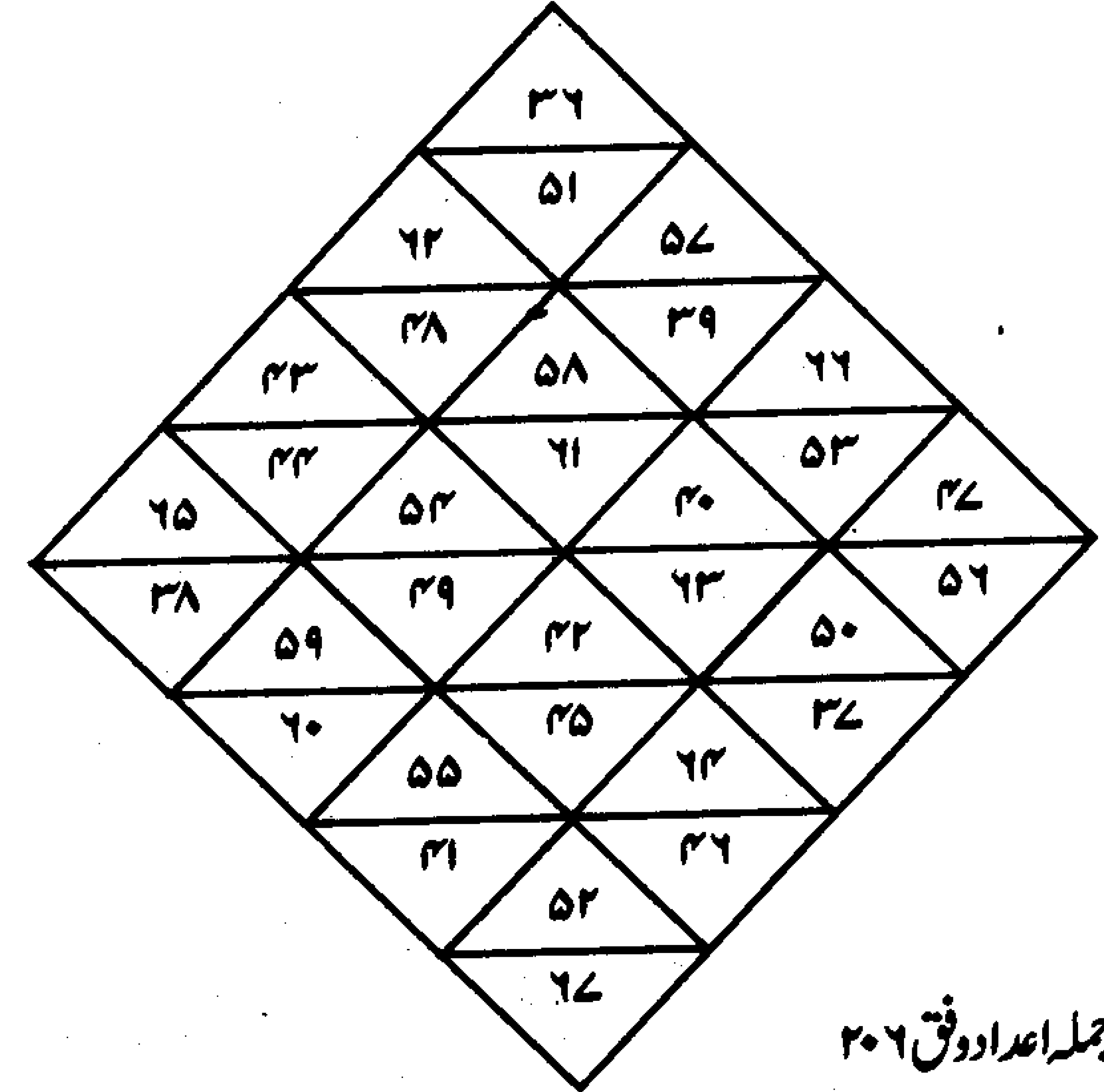
جملہ اعداد وفق ۹۴

خواص

اس اسم کا ذاکر اگر جملہ دیگر خواہشوں کو چھوڑ کر خلوت میں بیٹھ کر (اپنی ضروریات کا اظہار کسی سے نہ کرے) پڑھے اور اس پر مداومت رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کو بے گمان رزق دے گا، یہ اسم متوکلین کے لئے دربے بہا ہے۔

جو اس نقش کو چاندی کی انگوٹھی میں پہنے اور اس کا ذکر جاری رکھے تو اللہ تعالیٰ اسے عزت کی زندگی دیتا ہے جس کے نام کے اعداد اس اسم کے موافق ہیں اس کے حق میں یہ اسم اعظم ہے۔ اس کے ذاکر پر اللہ تعالیٰ عزت وہیبت کے دروازے کھول دیتا ہے اور اسے عالم علوی وسفلی میں ہیبت عطا کرتا ہے۔

جبار



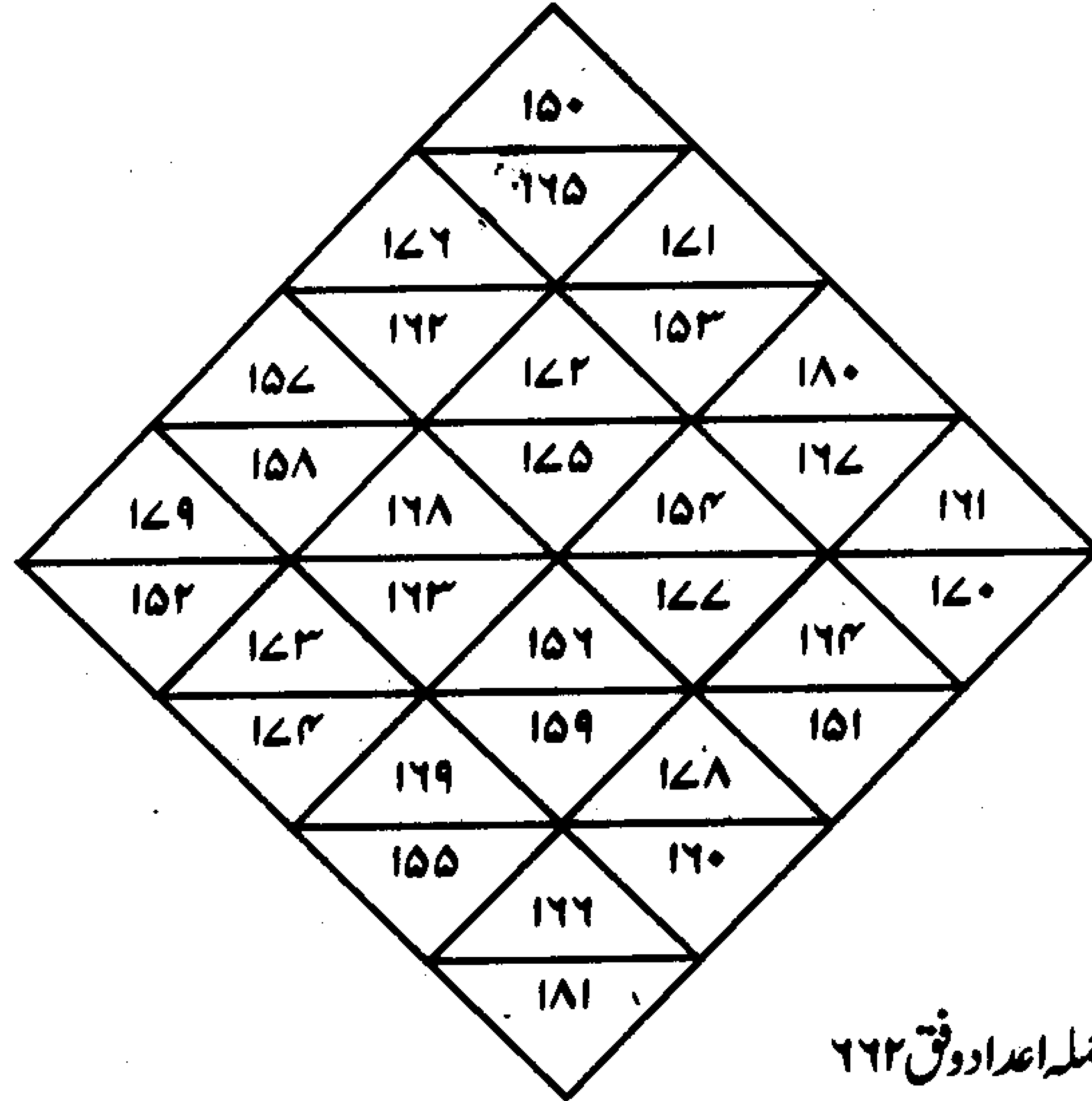
جملہ اعداد وفق ۲۰۶

خواص

اگر کسی کی طبیعت میں تکبر یا رعونت پیدا ہو جائے تو اس اسم کا ذکر کرنے سے طبیعت اعتدال میں آ جائے گی اس اسم کے ذکر سے تکالیف زائل اور دور ہو جاتی ہیں اس نقش کو پاس رکھنے والا عوام میں صاحب عزت ہوتا ہے اور حکام اس کی تعظیم کرتے ہیں۔

اس اسم کے نقش کو چاندی پر کندہ کر کے اس کا ذکر جاری رکھے اور حکام سے ملے تو وہ اس کی عزت کریں گے اور محبت سے پیش آئیں گے۔ اور دشمن برباد ہوں گے۔

متکبر

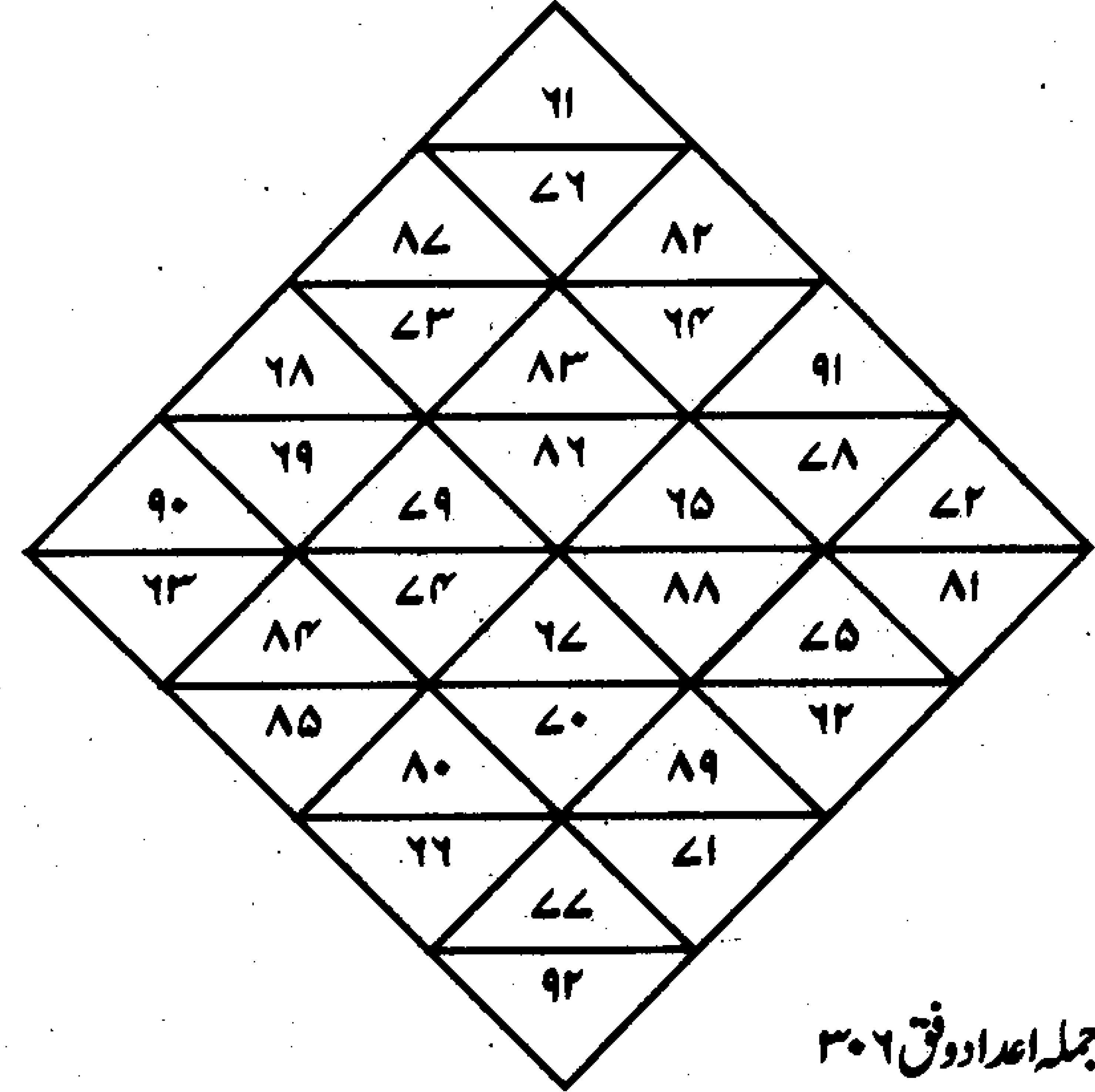


جملہ اعداد وفق ۶۶۲

خواص

اس اسم کے ذاکر پر خاکساری طاری ہوتی ہے اور اس پر اللہ تعالیٰ کا تقرب بڑھتا ہے اور اتنا خشوع وخضوع اس پر طاری ہوتا ہے کہ وہ ہر وقت خوف خداوندی سے کانپتا رہتا ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو نماز میں داڑھی سے کھیلتے ہوئے دیکھ کر فرمایا اگر اس کے دل میں خشوع ہوتا تو اس کے اعضاء پر بھی خشوع طاری ہوتا یعنی یہ شخص اپنی داڑھی سے نہ کھیلتا بلکہ خشوع وخضوع کے ساتھ نماز پڑھتا رہتا۔ اسم متکبر دراصل عابدوں کا ذکر ہے جو شخص اس نقش کو لکھ کر سر پر باندھے تو اللہ تعالیٰ اس کی عزت کراتا ہے اور قدر بڑھاتا ہے اور اس کے دشمنوں کو دفع کرتا ہے۔

قہار

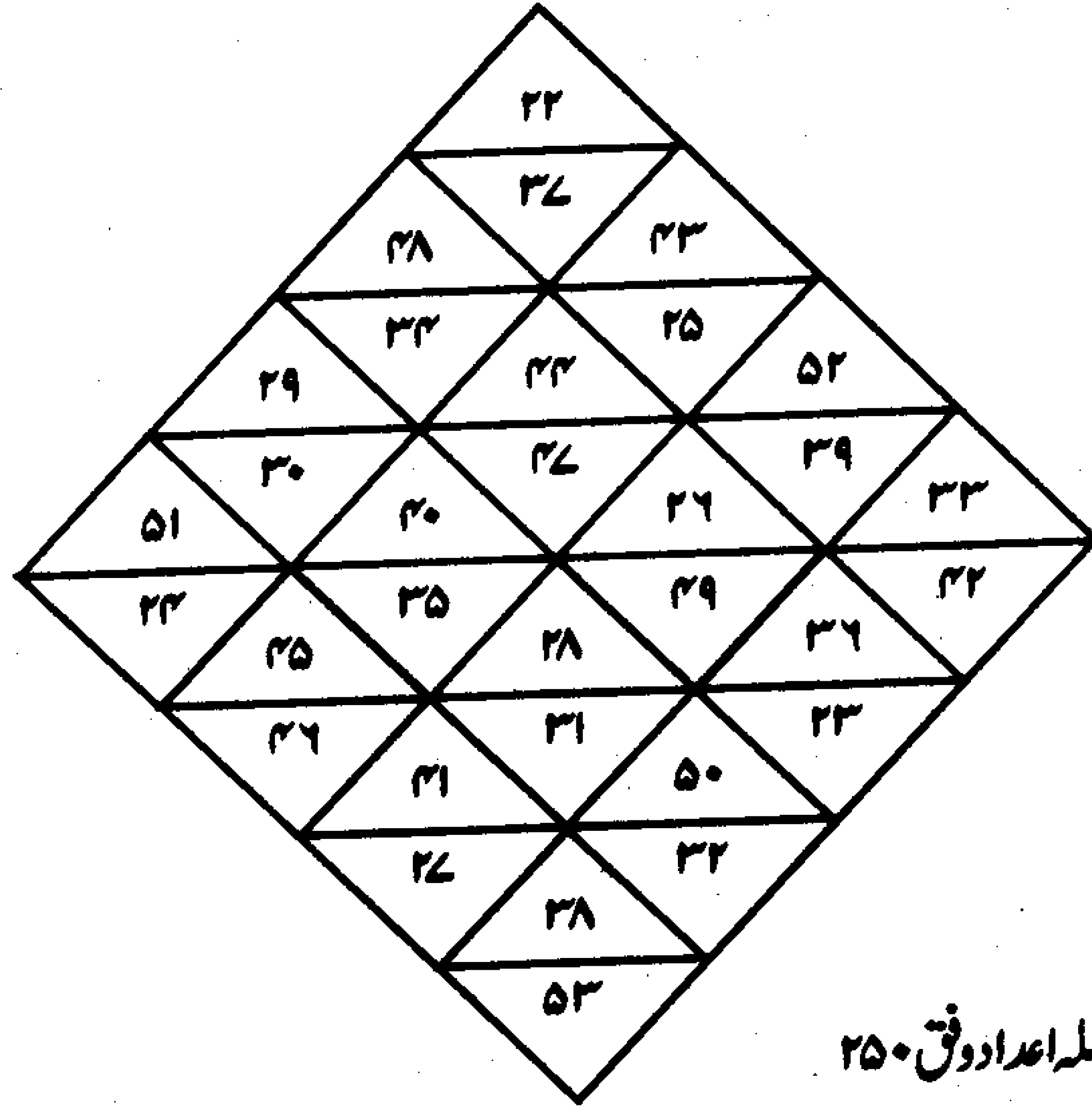


جملہ اعداد وفق ۳۰٦

خواص

اس اسم کے ذاکر کا نفس اور اس کی خواہشیں اور اس کے دشمن بالکل مغلوب ہو جاتے ہیں۔ اس اسم کے ذاکر کو دو طرح کی قوت حاصل ہوتی ہے، ظاہری اور باطنی جس کی وجہ سے ظاہری و باطنی دشمن ختم ہو جاتے ہیں۔ اور اس نقش کو پاس رکھنے والے ذاکر کے ساتھ کوئی بھی بلند آواز میں بات نہ کر سکے گا او چونکہ اس اسم کے رعب پیدا ہوتا ہے۔ اس وجہ سے اگر کوئی حاکم یا وہ شخص جس کے دشمن باطنی بہت ہوں اگر اس نقش کو پاس رکھے گا تو اس کی ہیبت اور دبدبہ قائم ہو جائے گا۔

علیم



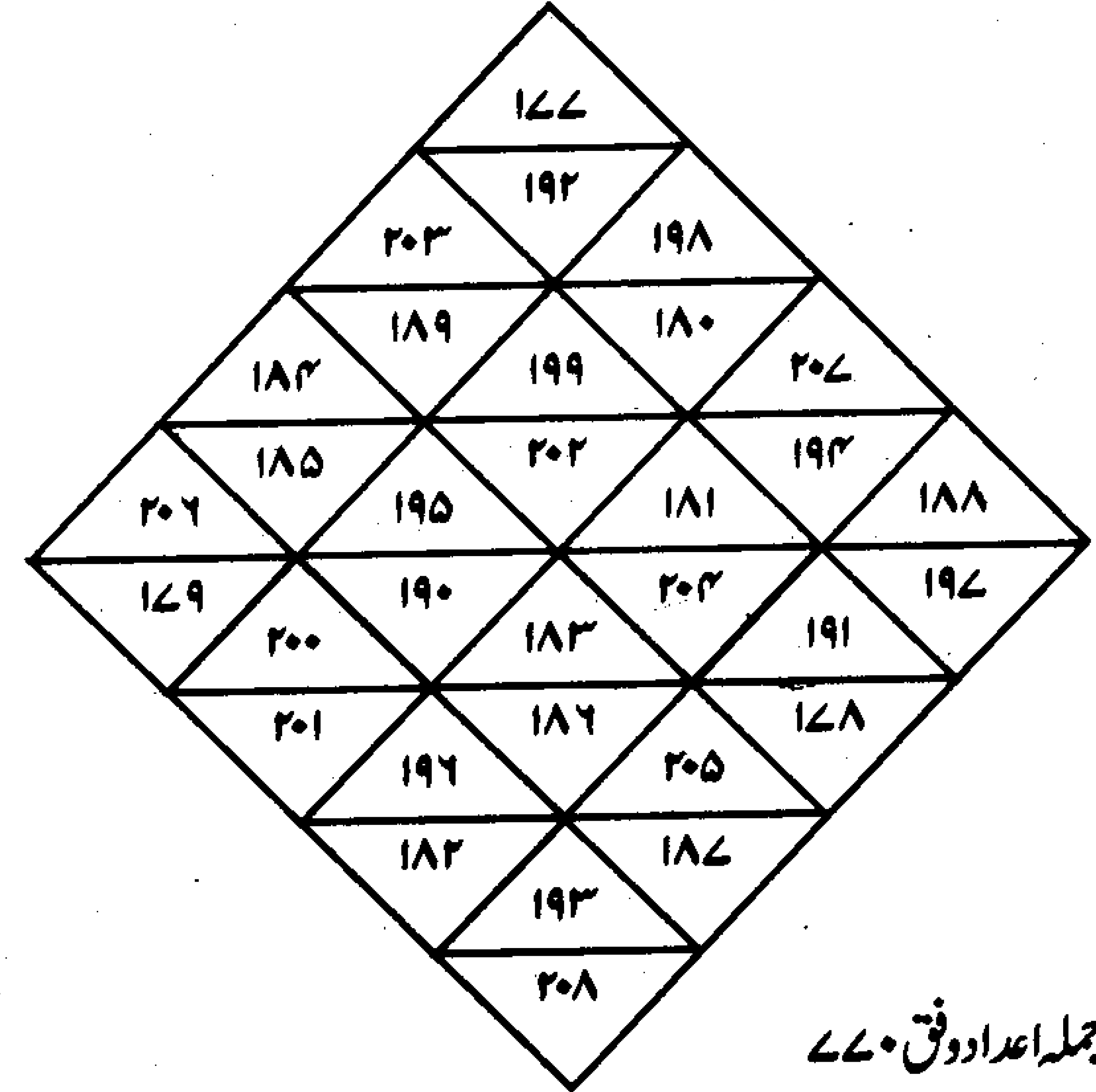
جملہ اعداد وفق ۲۵۰

خواص

امام بونی" فرماتے ہیں کہ "حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جنت ماں کے پاؤں کے تلے ہے اور ماں ہی اپنی اولاد کی معلم ہے اللہ تعالیٰ نے اپنی معلومات اپنی مخلوق کے سپرد کی ہیں اور اپنے مقربین کو ان سے مطلع فرمایا ہے اور آدم کو تمام اسماء کی تعلیم کیے اور امداد کی کے بعد ان پر حروف نازل کیے اور ان حروف سے اسماء کی ترکیب دی ہے اور ان حروف میں سے ہر ایک حرف میں ۹۸۲۹ علوم ہیں اور ہر علم میں ۲۸ علوم ہیں اور اللہ تعالیٰ نے یہ سب آدم علیہ السلام کو سکھائے۔

اس اسم کا ذکر (۲۲۵۰۰) بار ہے اس کے مطابق دن رات پڑھیں اگر یہ نقش لکھ کر کند ذہن کو پلا دیں تو اسے علم نصیب ہو اگر سونے یا چاندی کی لوح پر لکھ کر اپنے پاس رکھے۔ تو اللہ تعالیٰ تمام خلائق میں اس کی عزت کرائے گا۔ اس اسم کے ذاکر کا حافظہ درست ہوتا ہے اور اس کے درجات بلند ہوتے ہیں۔

مذل

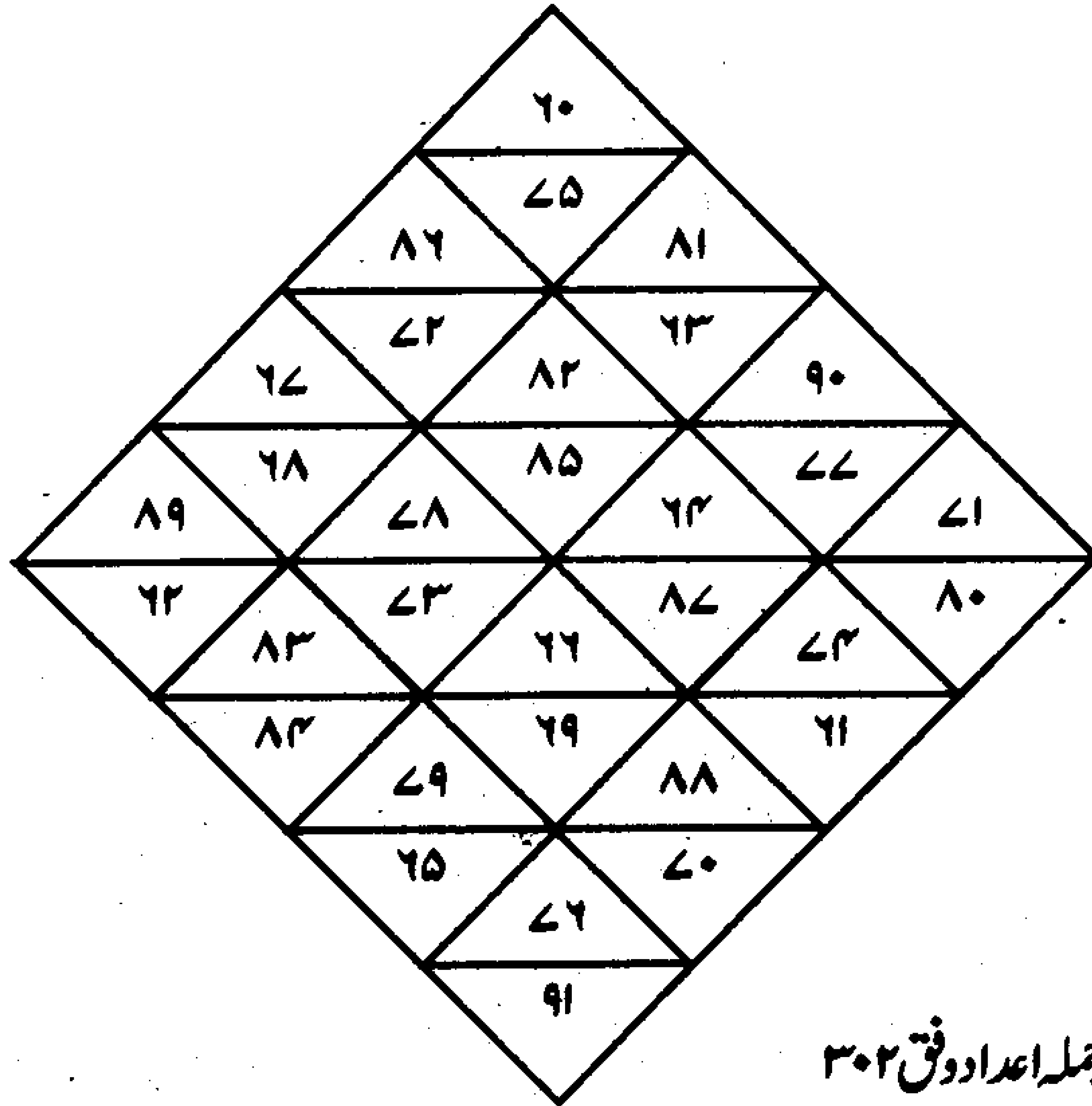


جملہ اعداد وفق ۷۷۰

خواص

اس نقش کو لکھ کر اسے بخور لوبان کا دے کر اپنے پاس رکھنے والا اس اسم کا ذاکر جس کو دیکھے گا وہ مطیع ہو جائے گا۔ اگر حاکم اس عمل کو کرے تو بڑے بڑے سرکش اس کی فرمان برداری کریں۔ جو کوئی اس نقش کو لکھ کر اپنے پاس رکھے اور اس کا ورد کرے تو اس کی ہر مہم آسان ہو جاتی ہے۔ اور دشمن ذلیل وخوار اور ظالم برباد ہو جاتا ہے۔

بصیر



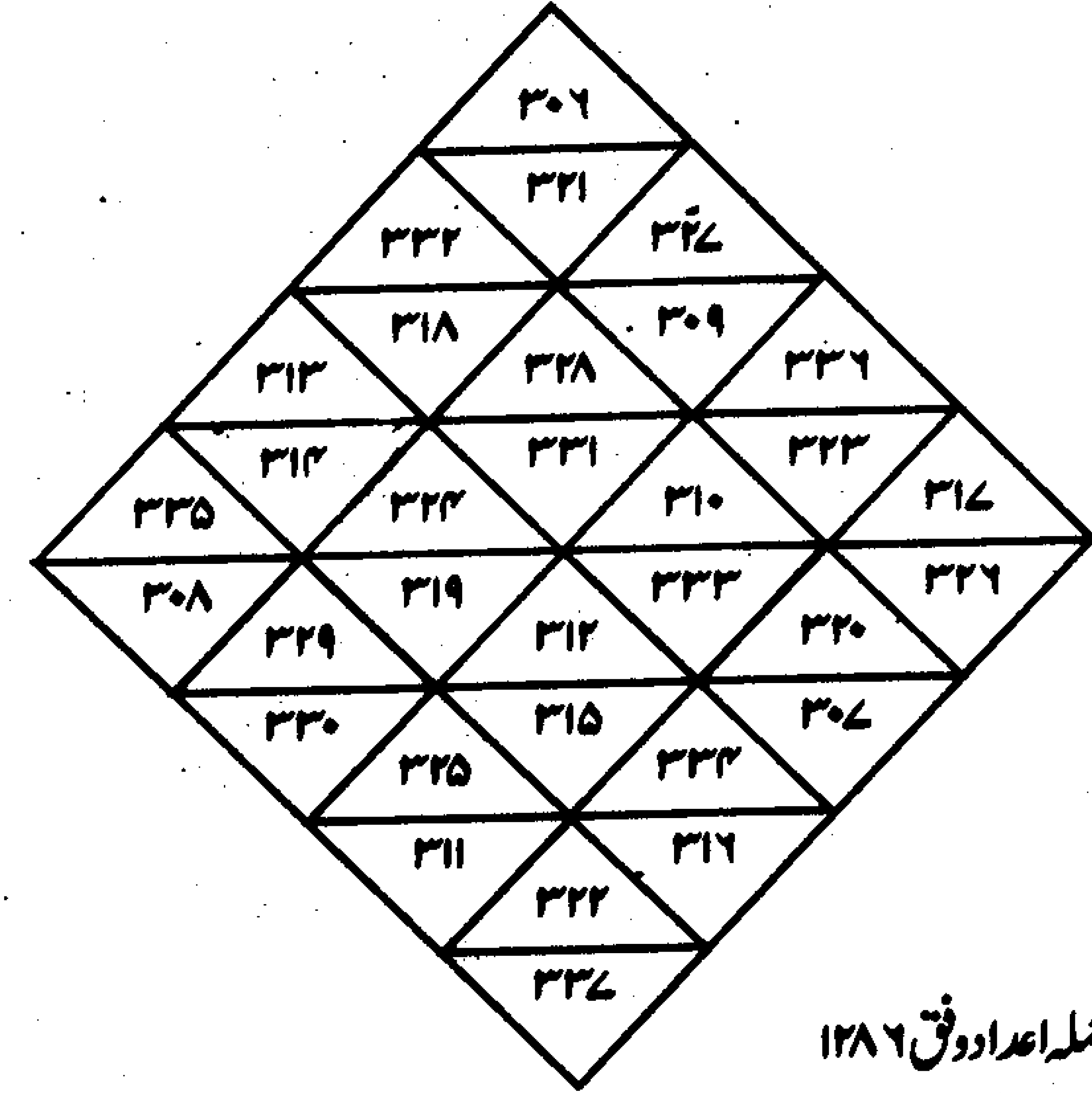
جملہ اعداد وفق ۳۰۲

خواص

صاحب خلوت کو یہ اسم بصیرت اور مراقبہ، حرکات وسکنات عنایت کرتا ہے۔ یہ ذاکر کوئی غیر معتدل حرکت نہیں کرتا بلکہ اپنی آنکھ میں ایک خاص قوت دیکھتا اور مراقبہ میں ایمان کی حلاوت پاتا ہے۔ ذاکر کو لازمی ہے کہ وہ ظاہری وباطنی خطرات سے محفوظ رہے۔ اس اسم کے ذاکر کے دل کی آنکھ اللہ تعالیٰ کھول دیتا ہے کہ وہ حقائق اشیاء کا مشاہدہ کرتا ہے۔

اس نقش کو لکھ کر رکھنے سے اس کا ذاکر ہر برائی سے محفوظ رہتا ہے اور جس کام کا ارادہ کرے وہ اللہ کے حکم سے پورا ہو۔ اس نقش کو مشک وزعفران سے ایک برتن میں لکھیں اور گلاب وعنبر وکافور اس میں حل کر کے آنکھ میں لگائیں تو اللہ تعالیٰ امراض چشم سے نجات عطا کرتا ہے۔

غفور

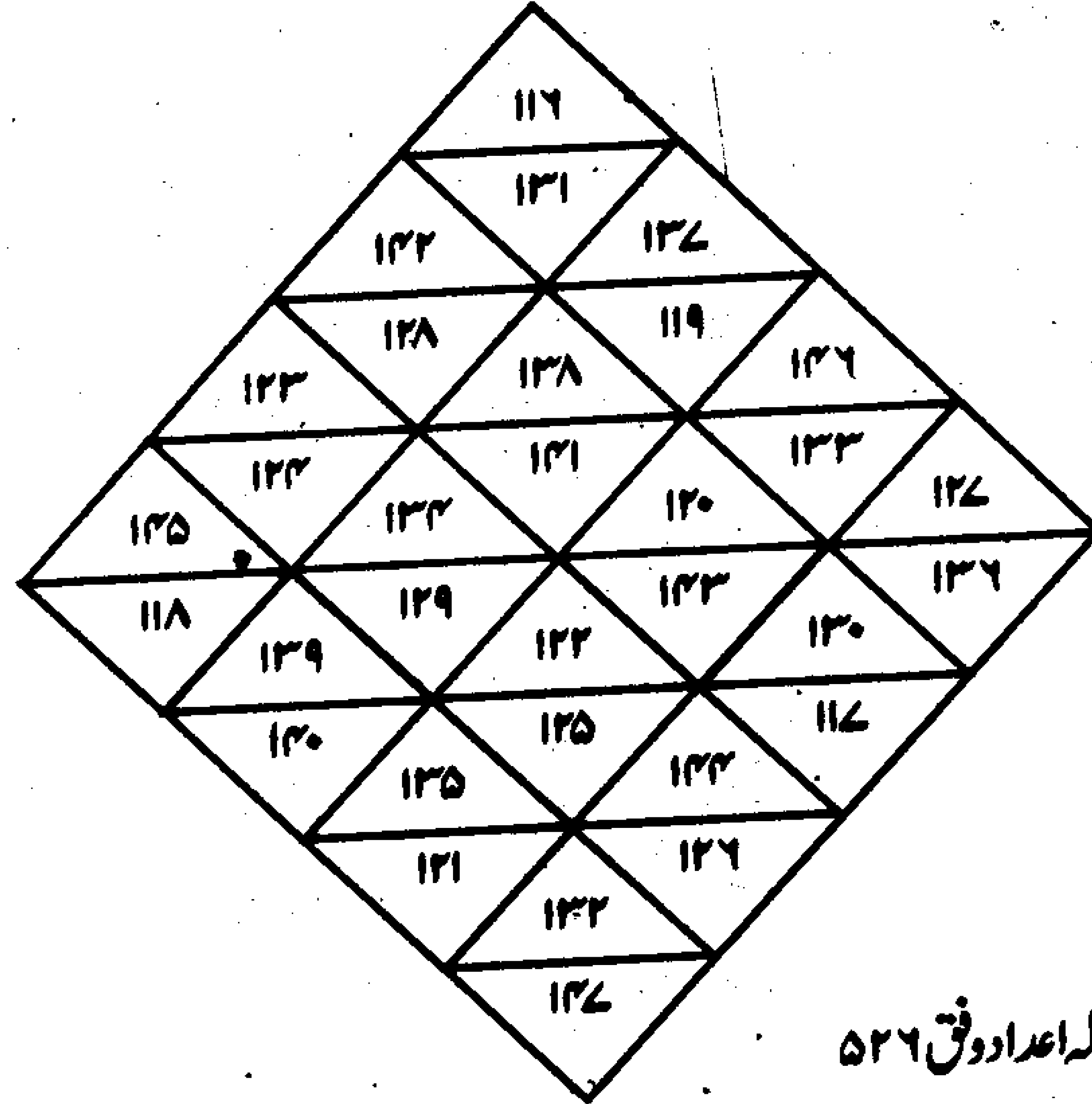


جملہ اعداد وفق ١٢٨٦

خواص

جو کوئی کسی حاکم کا غصہ فرد کرنا چاہیے تو اس کے لئے یہ سود مند ہے۔اس اسم کے مؤکل کا نام حرقطیائیل ہے نیک ساعت میں جو شخص یہ نقش مع اسم مؤکل لکھکر جس کسی کے سامنے جاتے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کی عزت کراتا ہے۔اور دو دشمنوں میں صلح کرانے کے لئے بھی یہ اسم مفید ہے، جن کے گھر میں صلح و اخوت نہ ہو ان کے لئے اس نقش کو لکھ کر پانی میں حل کر کے ان کو پلا دینے اس ان کے دل کی کدورت جاتی رہے گی۔

شکور

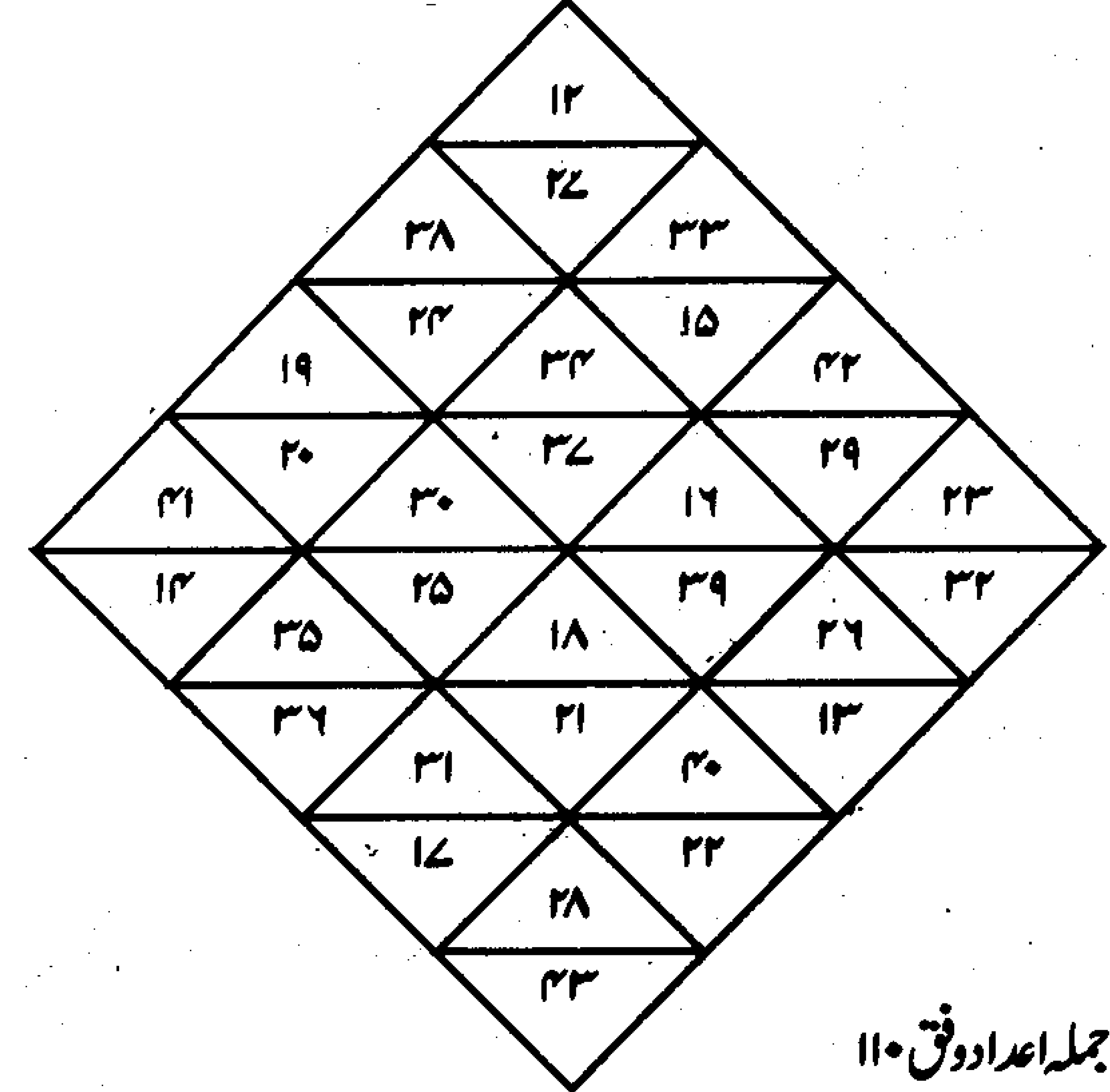


جملہ اعداد وفق ٥٢٦

خواص

شکور وہ ذات عظیم القدر ہے جو ذرہ برابر عمل پر بھی بڑے بڑے درجے اور نعمتیں دیتی ہے اسم شکور کو اس کے اعداد کے مطابق پڑھنے سے غیب سے اس کی حاجات روا ہوتی ہیں۔اس کا نقش حصول برکت اور دوام نعمت کے لئے مفید ہے۔سونے یا چاندی کی تختی یا انگوٹھی کے نگینے پر اس نقش کو لکھ کر اپنے پاس رکھنے سے رزق میں وسعت ہوتی ہے۔

علیّ

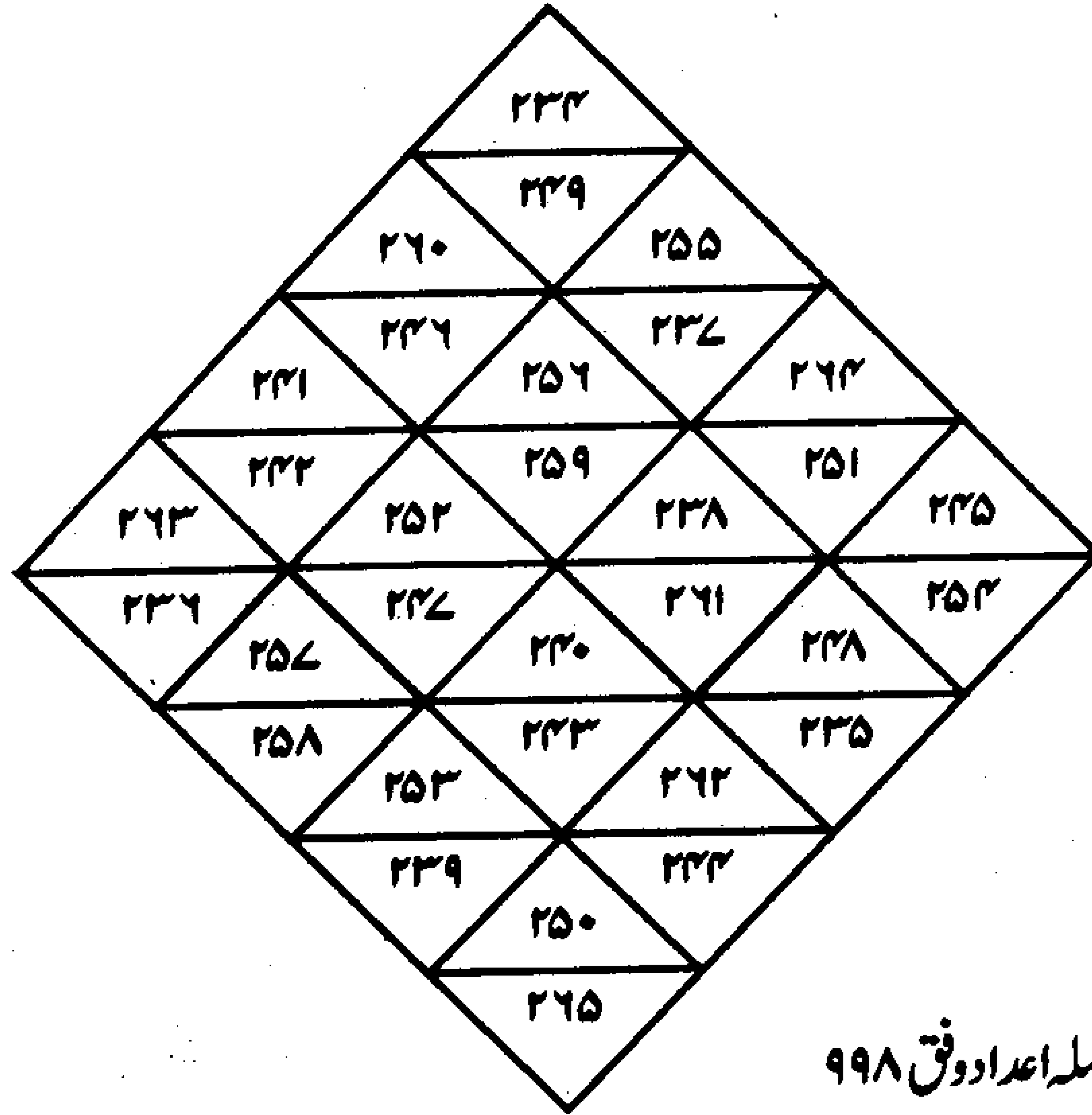


جملہ اعداد وفق ١١٠

خواص

اسم علی وہ ذاتِ اعلیٰ ہے جس کے اوپر کسی اور کا کوئی مرتبہ نہیں، یہ اسم ذاکر کو بلند درجے عنایت کرتا ہے۔ ذاکر اگر پورے انہماک سے اسے پڑھے تو اس کی حاجت روائی ہو جاتی ہے۔ اس اسم کے نقش کو لکھ کر پاس رکھنے والے شخص کی لوگ عزت کرتے ہیں اس اسم کا نقش اگر کوئی حاکم اپنے پاس رکھے تو ماتحت اس کی اطاعت کریں گے اور بغاوت نہیں کریں گے۔ اگر کسی لڑکی کی شادی نہ ہوتی ہو تو چاندی پر یہ نقش کندہ کر کے اس کے گلے میں ڈال دینے سے اس کی شادی جلد سے جلد تر ہو جائے گی۔

حفیظ

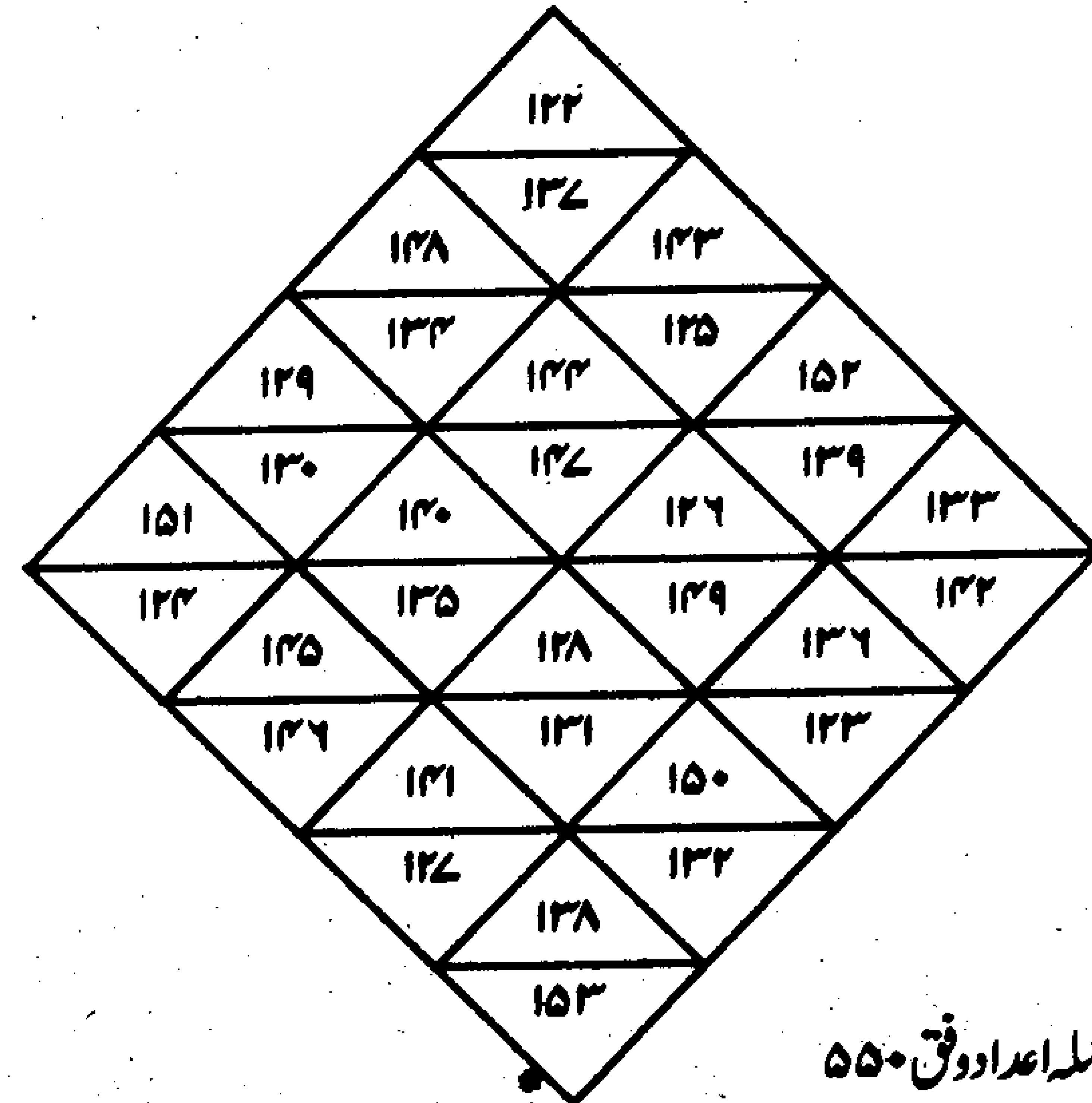


جملہ اعداد وفق ٩٩٨

خواص

حفیظ وہ ذات صاحب اقتدار ہے، جس نے اپنی حفاظت میں مختلف چیزوں کو ایک دوسرے سے محفوظ کر رکھا ہے جیسے پانی اور آگ یا رطوبت اور یبوست یا حرارت اور برودت ہر مسلمان کو لازمی ہے کہ وہ اپنی ایک ایک سانس کی حفاظت کرتا رہے جو شخص مراقبہ کے ساتھ اپنے اوقات کی حفاظت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو ظاہر و باطن کے وسوسوں سے محفوظ رکھتا ہے۔ مؤکل اسم کا حفیائیل ہے۔ اگر اس نقش کو مع اسم مؤکل کے چاندی کی تختی پر لکھ کر مال و دولت کی صندوق میں رکھیں تو جمع شدہ حال ہر آفت سے محفوظ رہتا ہے۔ نظر بد کے لئے اس نقش کو گلے میں ڈال دیا جائے تو عجیب الاثر اور عدیم النظیر ہے۔

مقیت



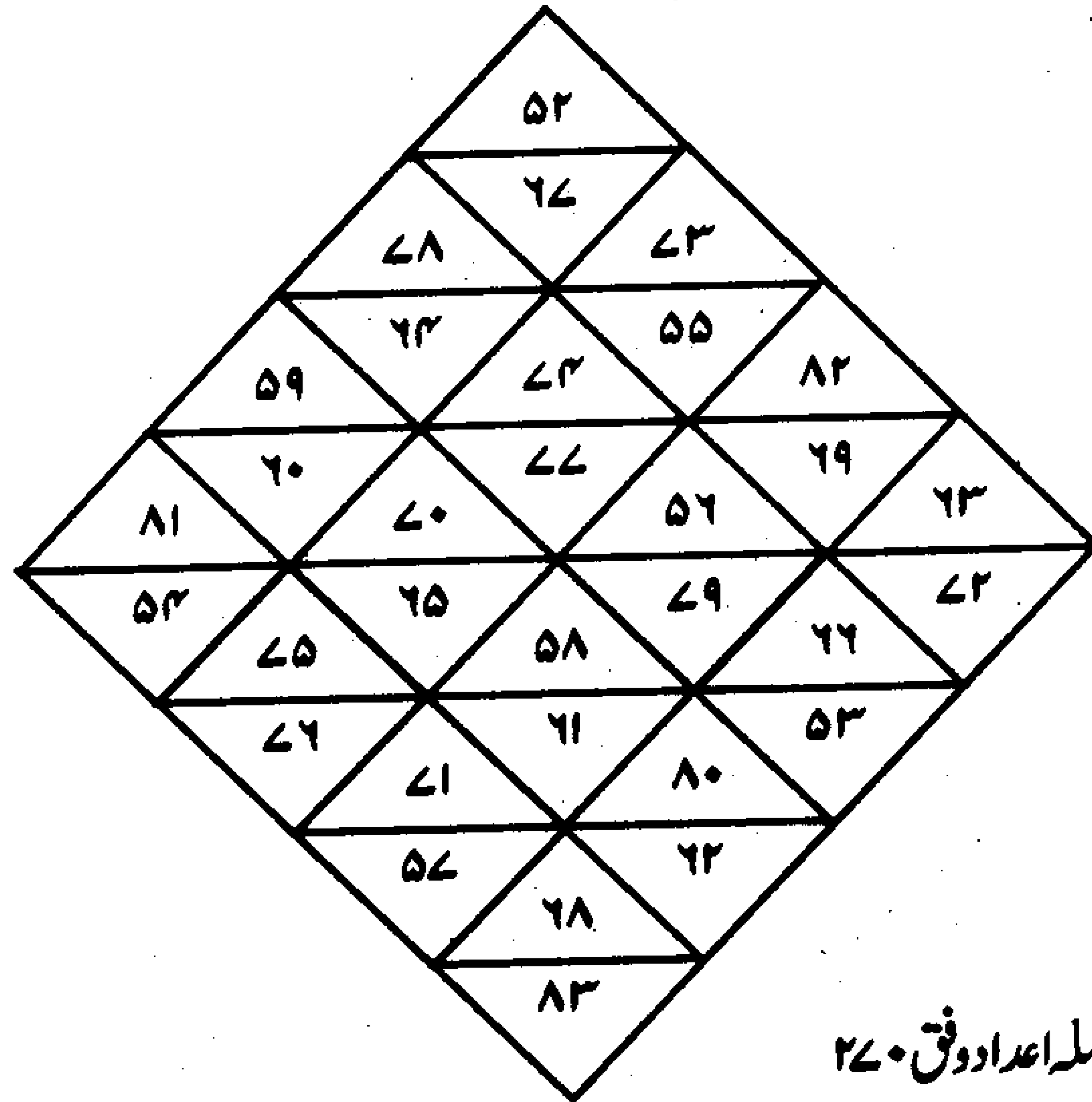
جملہ اعداد وفق ۵۵۰

خواص

مقیت وہ ذات مقتدر ہے جو قوت پیدا کرتی ہے اس کے ذکر سے ارواح عالیہ کی سیری ہوتی ہے باطن میں بھی اللہ تعالیٰ ہی مقیت ہے جو طرح طرح کے کھانے دنیا اور پیٹ بھرنے کا طریقہ و ترکیب جبلت میں ڈال دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی تمام اجسام کو مختلف طرائق سے بہم غذا پہنچاتا ہے تاکہ جسد مضبوط اور روح قائم رہے۔

اسم مقیت کا ذاکر جو چاہے گا اسے حاصل ہوگا، چاندی کی انگوٹھی پر اس نقش کو لکھ کر پہننے والے کو جس قوت کی ضرورت ہو اللہ تعالیٰ اس کی مدد فرماتا ہے۔ اس نقش کے اوپر اسم مقیت اور باقی سہ اطراف میں اسم رزاق لکھ کر کسی مکان میں لگا دیں تو برکت زیادہ ہوگی اور نفسیاتی و نفسانی مریضوں کے لئے اس نقش کا پینا اور پہننا عظیم ترین تاثیر اور شفائے کامل عطا کرتا ہے۔

کریم

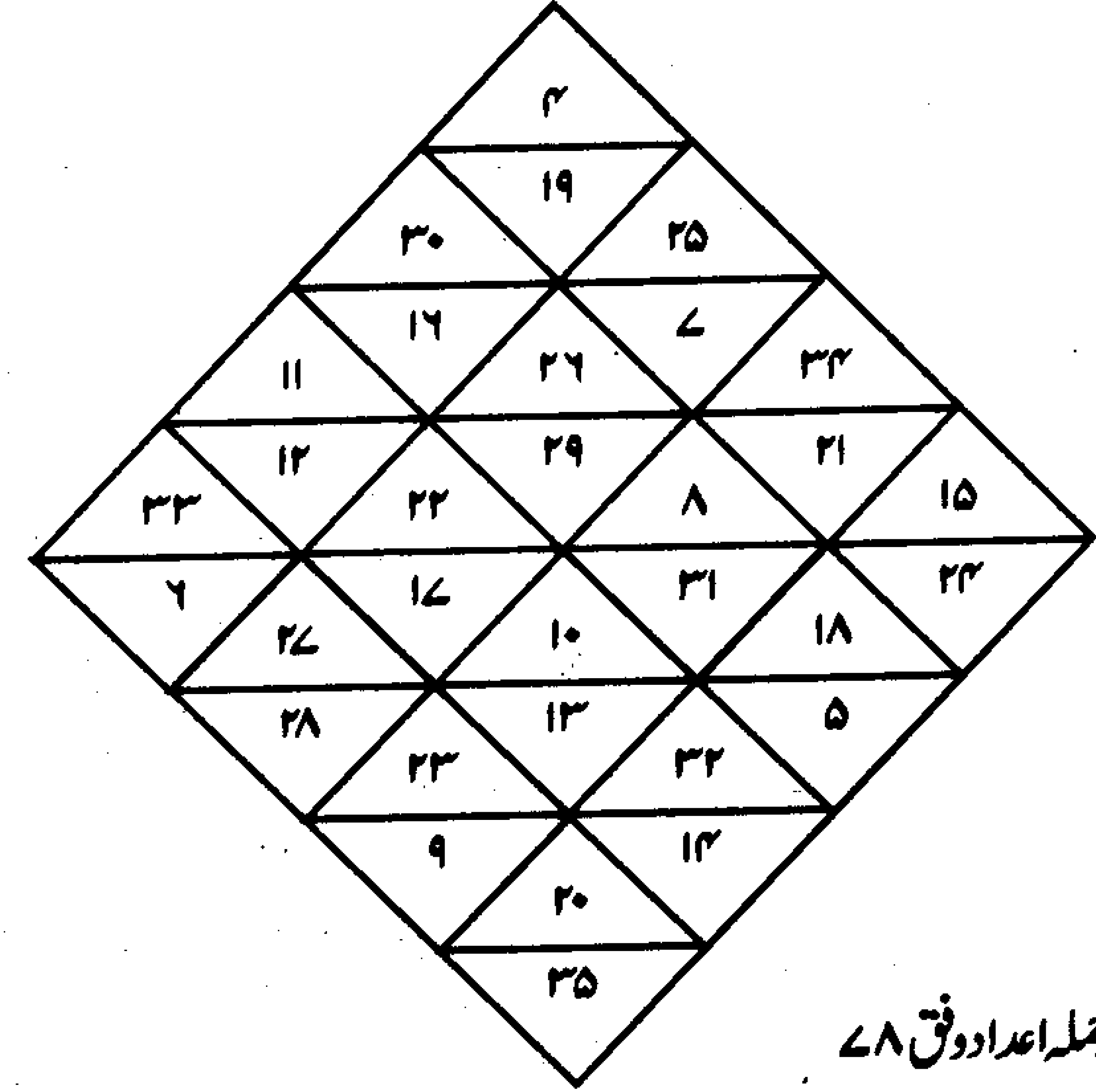


جملہ اعداد وفق ۲۷۰

خواص

کریم وہ ذات ذوالمنن ہے جو قادر ہونے کے باوجود معاف کرتی ہے، اور وعدہ کو وفا دیتی ہے اور اتنا دیتی ہے کہ غنی کردیتی ہے۔ یہ امور صرف اللہ تعالیٰ کے ہیں امام بونی" فرماتے ہیں کہ بعض کتب نازل شدہ میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میرے بندے نے انصاف نہیں کیا مجھے اس پر عذاب کرتے میری رحمت آڑے آتی ہے مگر وہ میری نافرمانی کرتے نہیں شرماتا۔ ایک بزرگ عارف نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اے اللہ ایک بہت ہی حقیر چیز کی مجھے ضرورت ہے مجھے شرم آتی ہے کہ تجھ سے حقیر چیز کا سوال کروں لیکن تیرے سوا کسی اور سے مانگتے شرم آتی ہے حکم ہوا مجھ سے ہی مانگو اگر آٹے کے لئے نمک اور بکری کے لئے چارہ کی ضرورت ہو۔ اس اسم کا دوامی ذاکر اگر نقش لکھ کر اپنے پاس رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کرتا ہے اور ابواب رزق مفتوح کردیتا ہے اور صاحب نقش پر خیر و کرم کی بارش ہوتی ہے۔

حکیم

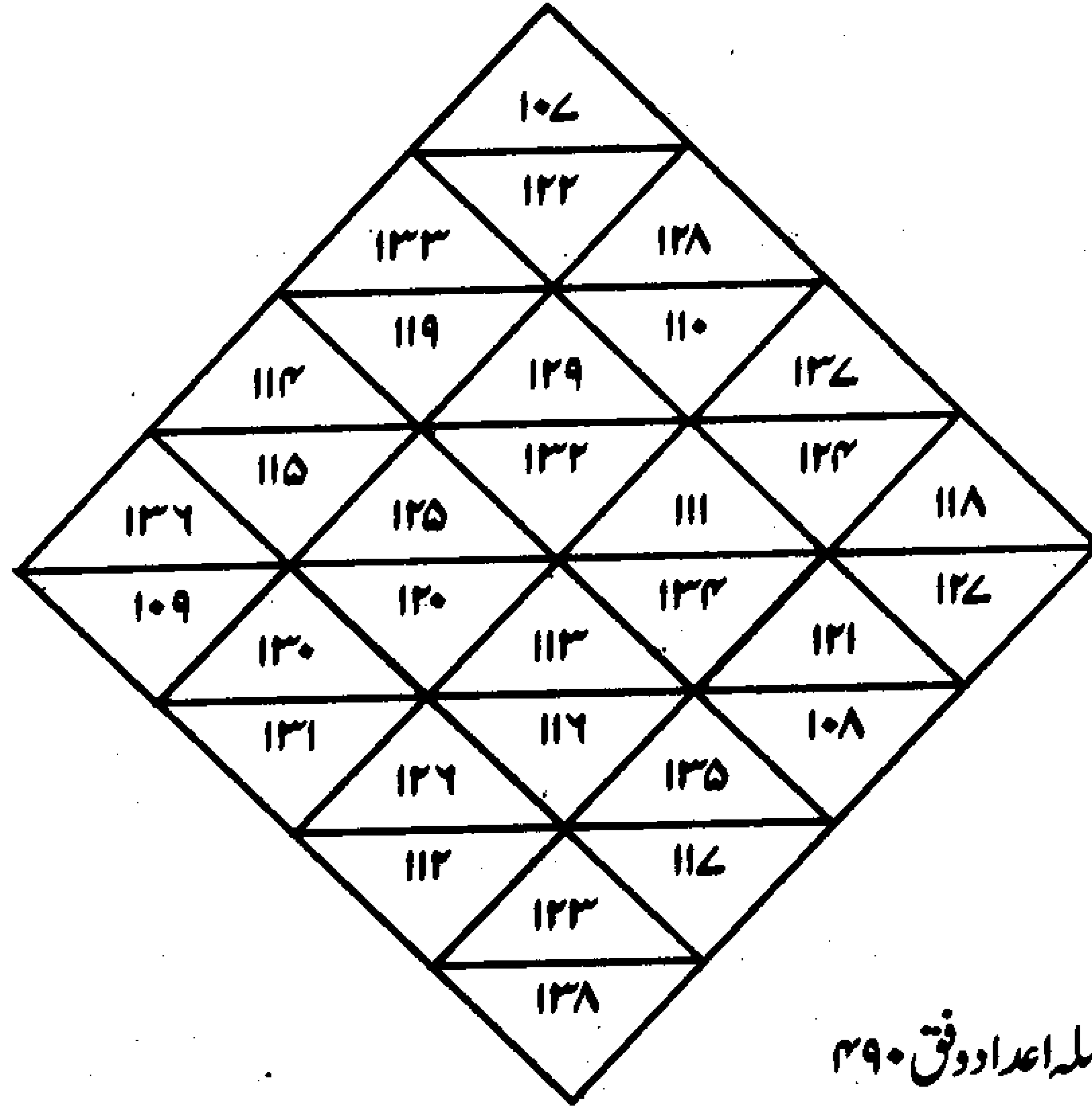


جملہ اعداد وفق ۷۸

خواص

اسم حکیم کی یہ خاصیت ہے کہ اس کو دوامی پڑھنے والا جس عقلی امر کا ارادہ کرے گا وہ اسے حاصل ہوگا۔ اس نقش کو لکھ کر کسی غبی اور بلید بچے کے گلے میں ڈال دیا جائے تو اس کی کند ذہنی ختم ہو جائے گی اگر طبیب یا ڈاکٹر اسے لکھ کر پہنے گا تو اس کا مجوزہ نسخہ مریض کو شفا دے گا۔ اگر کوئی وکیل اس نقش کو پاس رکھے گا تو قوانین براہینہ سے آگاہ ہوگا۔ اگر کوئی منصف یا جج اس کو لکھ کر پاس رکھے گا تو اس کو فیصلہ کرنے میں آسانی ہوگی اور وہ فیصلے مبنی برحق ہوں گے۔

ممیت



جملہ اعداد وفق ۴۹۰

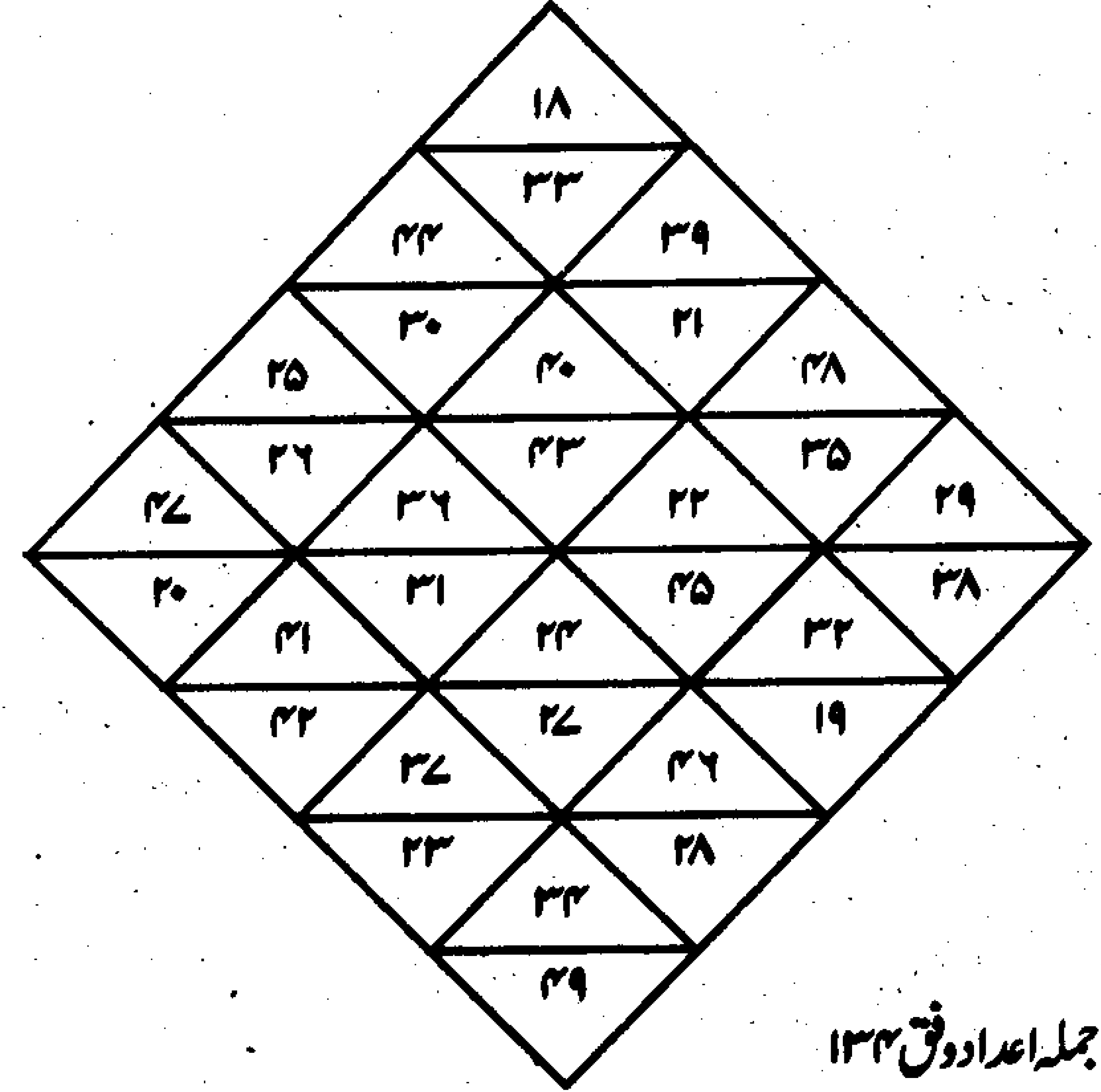
خواص

اس اسم کو ہمیشہ اس طرح ذکر کیا جائے گا "المحی الممیت"، ان دونوں اسماء کے ذکر سے ابواب خیر مفتوح ہو جاتے ہیں اور لوگ ان کی بے حد عزت کرتے ہیں۔

خواہشات نفسانی کے ابطال کے لئے اس نقش کو پلایا جائے تو عجیب تاثیر کا اظہار ہوگا۔

اگر اس نقش کے نیچے دشمن کا نام لکھ کر موافق اصول علم اس کو استعمال کرے گا تو دشمن کی ہیبت و حشمت جاتی رہے گی اور وہ دشمنی بھول جائے گا۔

صمد



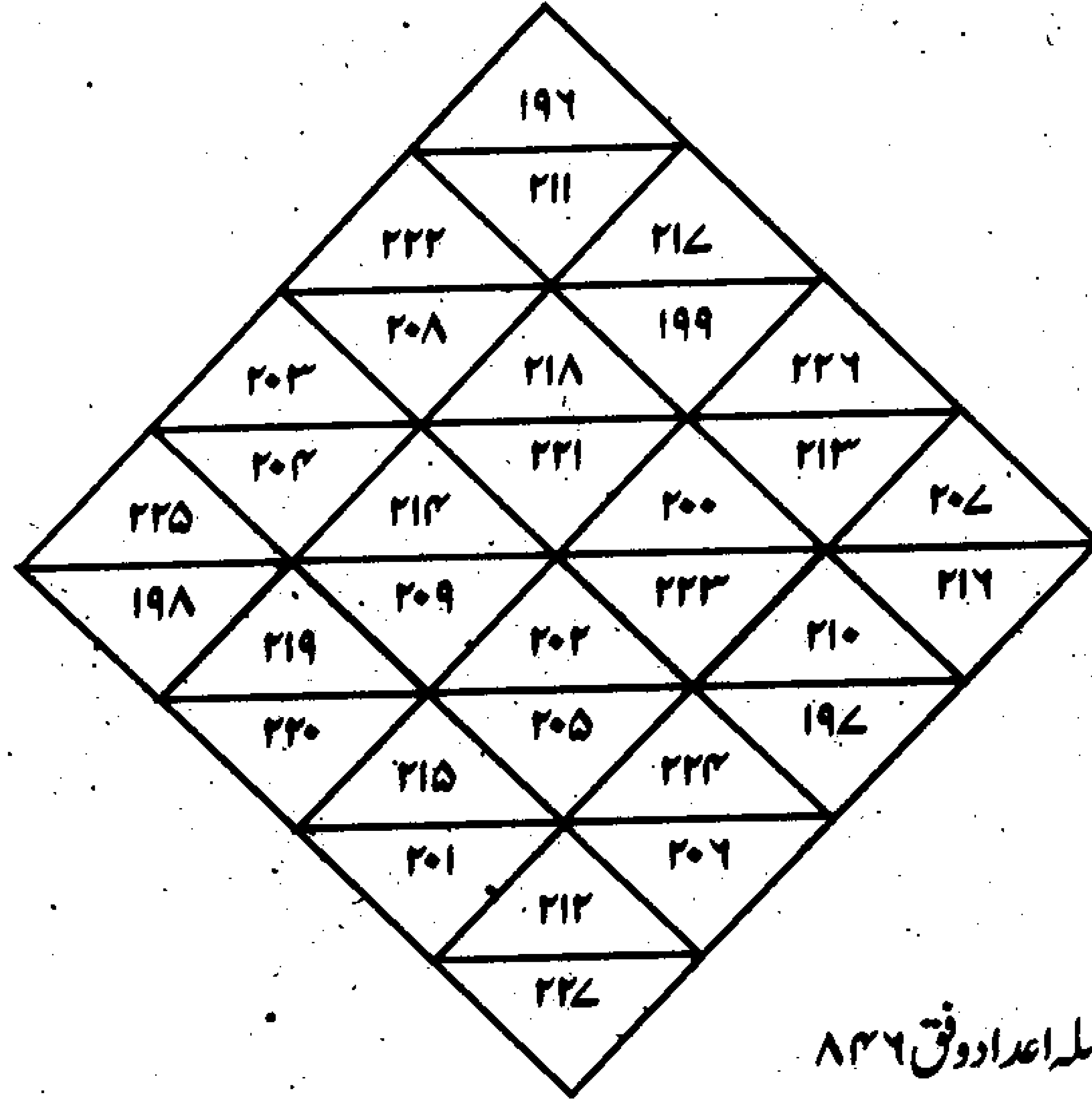
جملہ اعداد وفق ۱۳۴

خواص

واضح ہو کہ تمام تر اسمائے الٰہیہ میں سے دو اسماء ایسے ہیں جن کی ریاضت طویل ترن ہے تبھی مرتبہ کمال کو پہنچا جاسکتا ہے۔ وہ ہیں اسم صمد اور اسم وہاب۔

اسم صمد قرآن میں اللہ الصمد کے لحاظ سے آیا ہے اور ہر دو اسماء صامت ہیں۔ اس اسم کے ذاکر کے باطنی و ظاہری درجات بہت ہی بلند ہوتے ہیں۔ اس اسم کے پڑھنے سے جوع و عطش ختم ہو جاتی ہے اور نفسانی خواہشیں ختم ہو جاتی ہیں اس اسم میں وہ خواص ہیں کہ اشیاء کو عدم سے وجود میں لاتے ہیں۔ اور طی الارض و حجاب الابصار کی قوتیں پیدا ہوتی ہیں اس اسم کے ذاکر اور حامل نقش پر رزق کے ابواب کھلتے ہیں اور تنگی و عسرت ختم ہو جاتی ہے۔

مؤخر

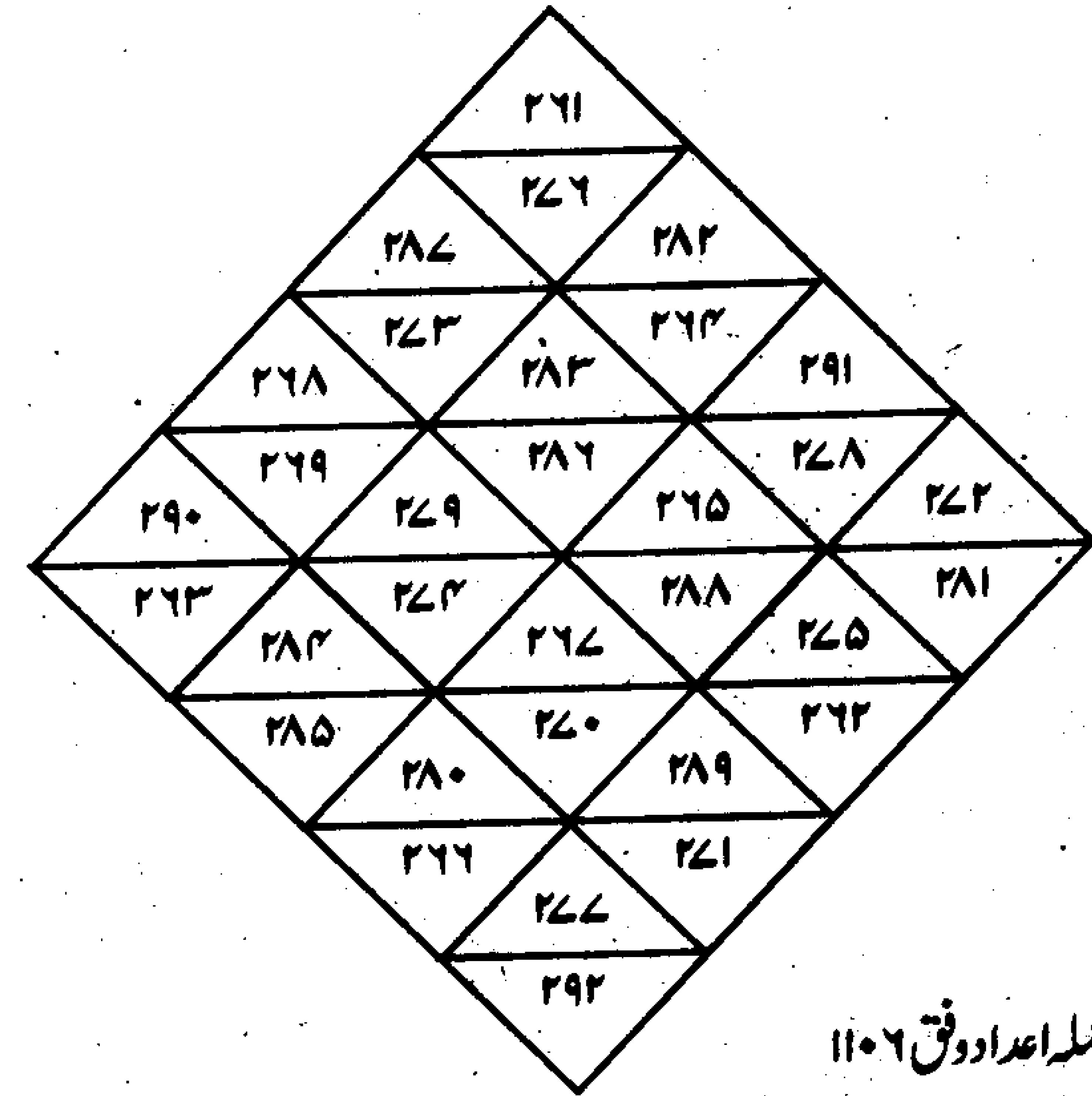


جملہ اعداد وفق ۸۳۶

خواص

اسمائے عظام مقدم و مؤخر میں سے اسم مؤخر اس نقش میں کامل آجاتا ہے اور یہ بہت ہی لطیف اور حکمت والی بات ہے۔ اس لئے کہ تقدیم تو ہو چکی اب اخروی مراحل ہیں، ہر چیز اپنے آخری مراحل سے گذر رہی ہے۔ سب کچھ آخری ہے، دور بھی آخری ہے امت بھی آخری ہے، تقدیم ایک خالص فطرت ہے جب کہ تاخیر تمام مکافات عمل کی مرہون منت ہے۔ اختصاراً عرض ہے کہ انسان پیدا ہوا یہ بھی آزمائش، صحت و ممات اور حتمی انجام باقی کے مراحل ہیں۔ اور یہ بحث طویل ہے۔ اسی پر تدبر کرو۔ اسم مؤخر کے ذاکر کے جسمانی اعضاء طاقتور ہوتے ہیں۔ اس نقش کے اوپر اسم مقدم لکھ کر پاس رکھنے والے کو اللہ تعالیٰ نور عطا کرتا ہے اور کل موجودات میں اس کا نام پھیلاتا ہے۔

ظاہر

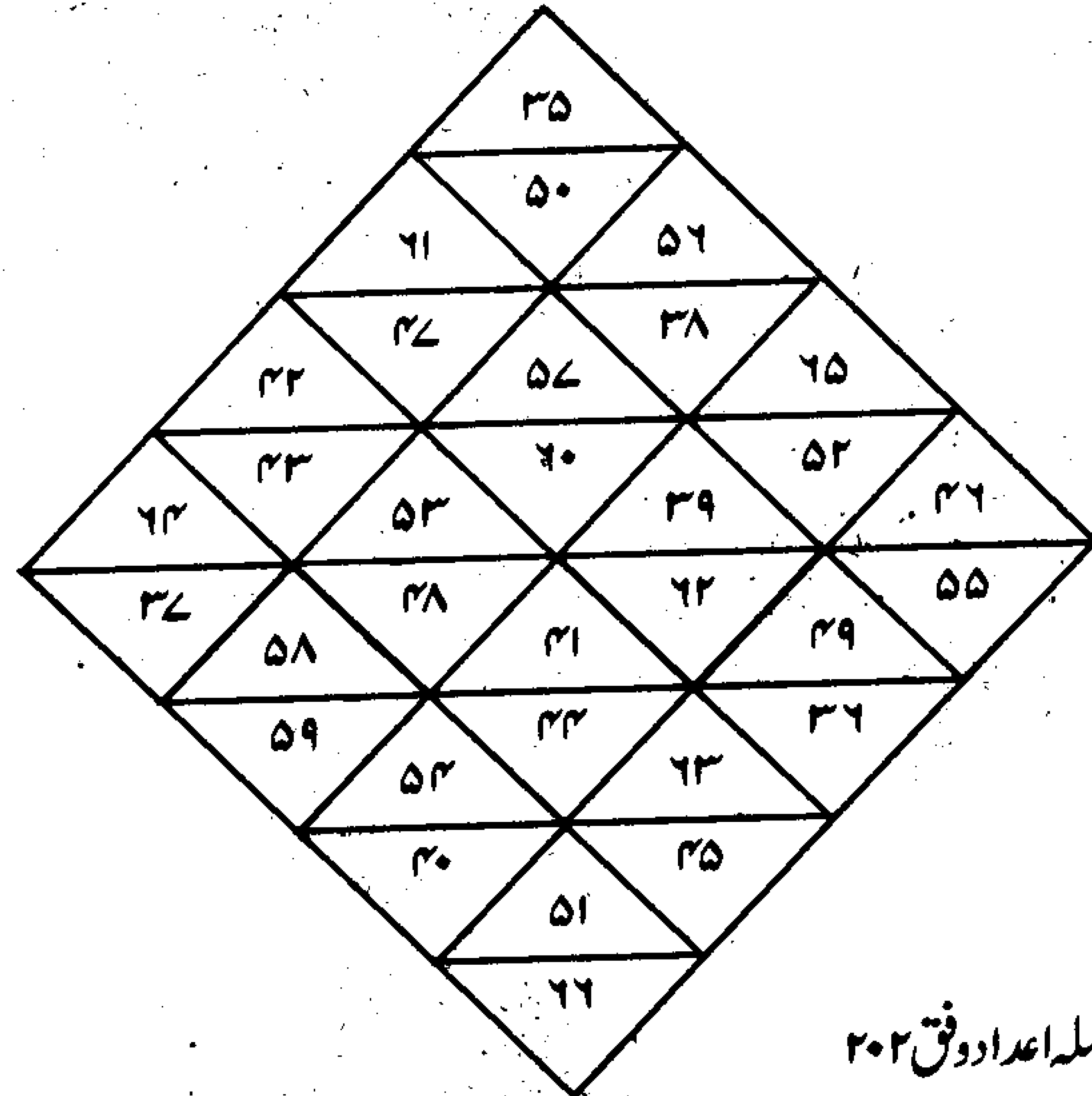


جملہ اعداد وفق ۱۱۰۶

خواص

کتنی عجیب بات ہے کہ اسم الظاہر والباطن میں سے اسم ظاہر اس عظیم وفق میں ظاہر ہے یہ ایک بہت ہی لطیف نکتہ ہے۔ ظاہر جو ایک وجہ سے ظاہر ہوتا ہے دوسری وجہ سے باطن نہیں ہوتا اللہ تعالیٰ تم کو ادراک دے تا کہ تم اس نسبت کو سمجھ سکو گے جو باطن سے ہے استدلال اور نقل کے ذریعے جس کو طلب کرو گے تو ظاہر ہے یہ مسئلہ طولانی ہے تو ہم اشاروں پر اکتفا کرتے ہیں اللہ کی قدرت سے اخبار ظاہر ہیں اور اس حکمت سے کچھ اشیاء باطن میں ہیں۔ یوں سمجھئے کہ جو اجساد و بطون ظاہر ہیں ان کے پس پردہ باطن میں ایسی قوتیں اور محرکات ہیں جس کی وجہ سے انہیں تحرک ہوتا ہے اور کائنات میں کوئی چیز جو ظاہر ہے وہ ساکن نہیں گو کہ وہ ظاہر ہمارے ادراک سے ماورا ہو۔ اس نقش کے اوپر مؤکل عمتیائیل کا نام لکھو اور ھوالاول والآخر والظاہر والباطن پڑھو، راز کی باتیں معلوم ہونگی اور امور مخفیہ سے آگاہی ہوگی۔

بر



جملہ اعداد وفق ۲۰۲

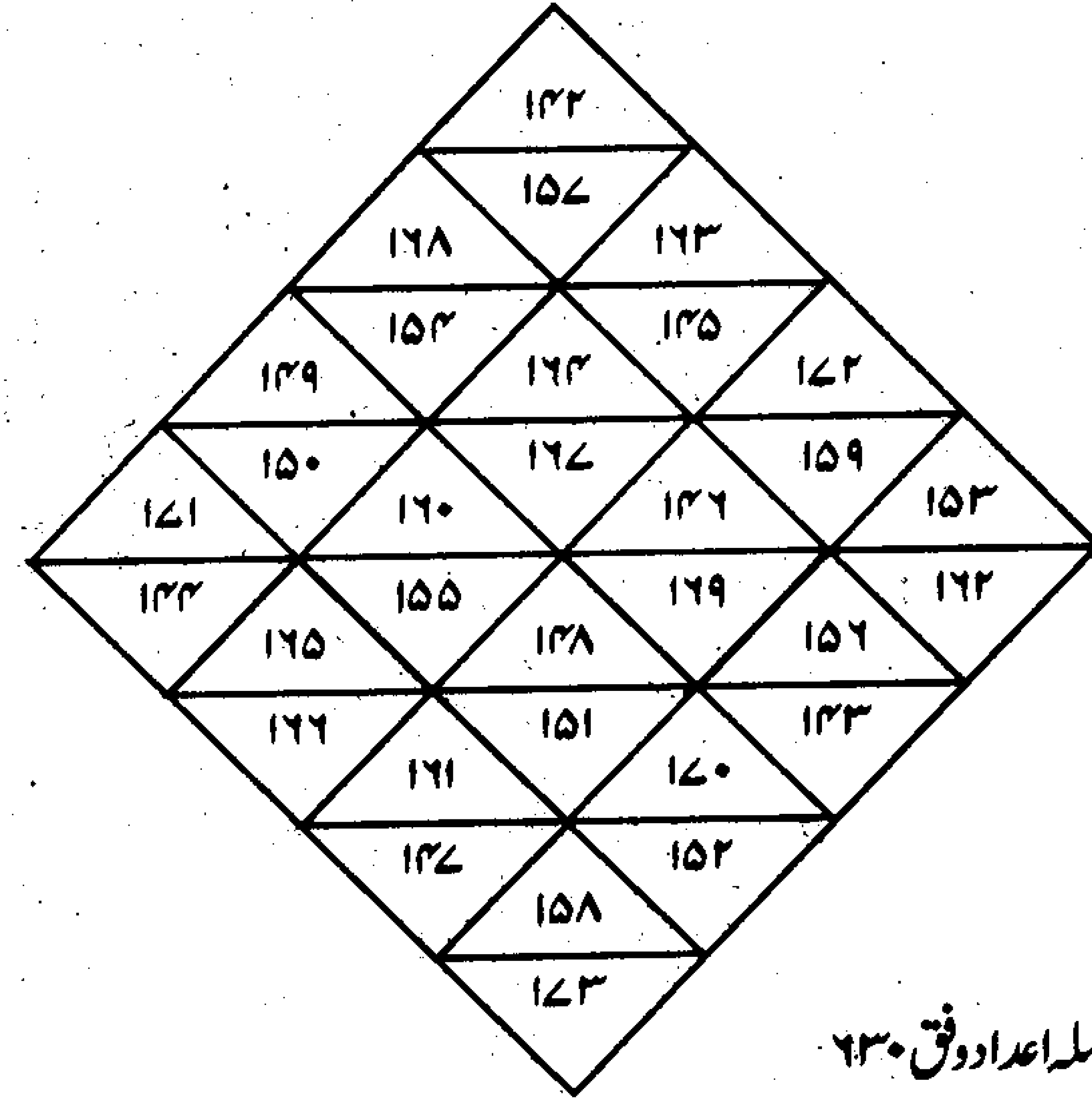
خواص

لفظ بر کے معنی حق کے ہیں اور تقدیم و تاخیر سے یہ اسم رب بھی ہے۔ اور ظاہر ہے کہ ہر دو کے اعداد موافق ہیں۔

اسم ''البر'' کے ذاکر کو چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کے حقوق کا پاس رکھے، نیکی کرے اور نماز پڑھے اور روزہ رکھے اور نیک لوگوں کی ہم نشینی میں رہے اور کسی شخص پر اعتراض نہ کرے۔

خلوت اور ریاضت سے اس اسم کو اس کے جذر کے اعداد کے مطابق پڑھنے سے اور اس نقش کو پاس رکھنے سے مؤکل خواب یا بیداری میں آ کر علم اکسیر بتا تا ہے۔ نماز کے بعد یہ اسم پڑھنے والے کی زبان سے اللہ تعالیٰ حکمت کا کلام جاری کرتا ہے اور یہ نقش رکھنے والا بابرکت ہو جاتا ہے۔

منتقم



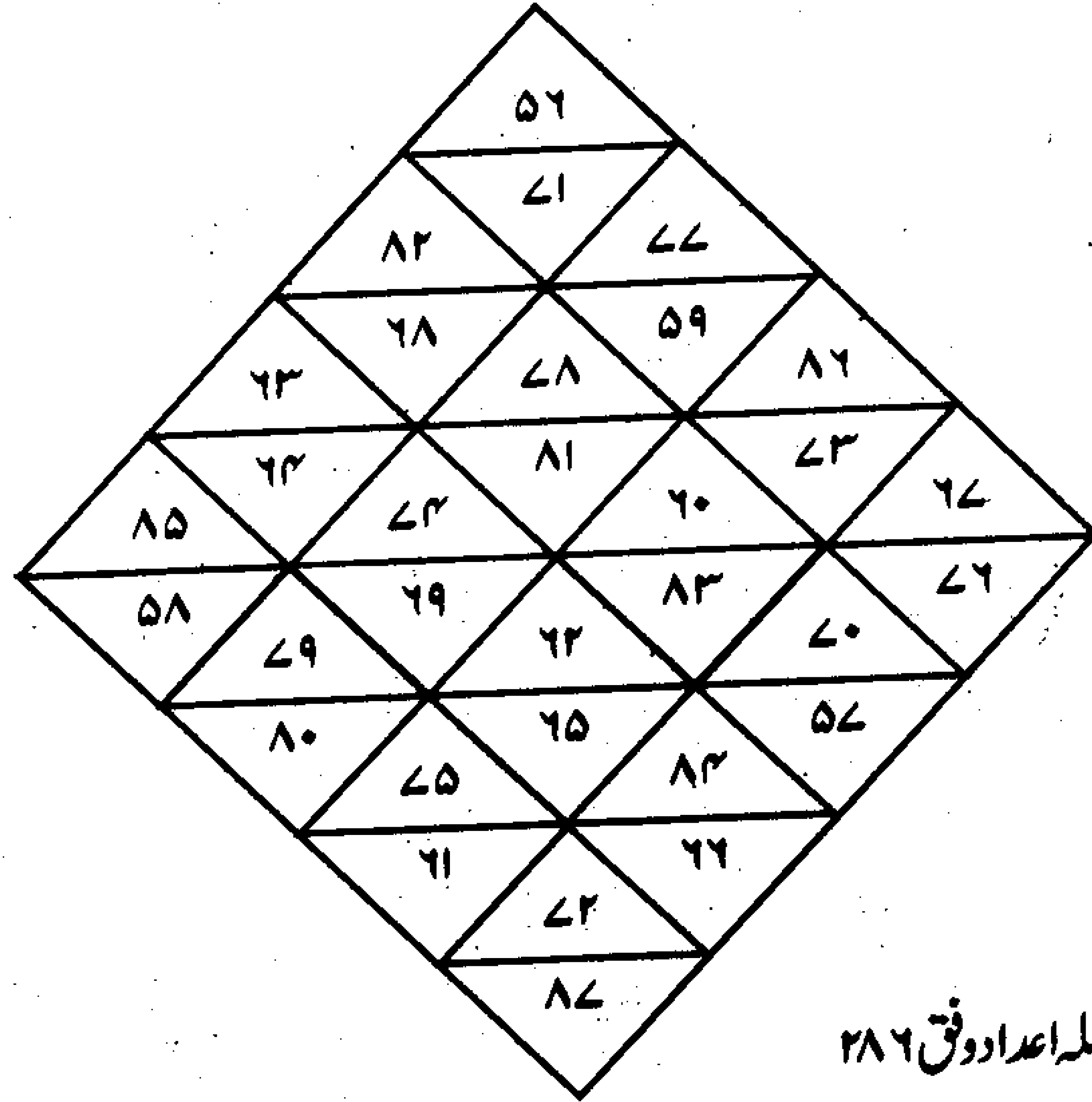
جملہ اعداد وفق ۶۳۰

خواص

منتقم وہ احکم الحاکمین ہے جو نافرمانوں اور سرکشوں کو عذاب کی تنبیہ کرتا اور عذاب سے قبل مہلت اور فرصت دیتا ہے اور اس عرصہ میں اسکو خوف بھی دیتا ہے کہ وہ اپنے کرتوتوں سے باز آجائیں۔

انتقام لینے کے لئے: اس نقش کو لکھ کر اس کے نیچے جس سے انتقام لینا مقصود ہو اس کا نام اور مقصد لکھ کر اس اسم کو اس کے اعداد کے موافق پڑھ کر اس اسم کے مؤکل طلیائیل کو حکم دو کہ وہ اسے ہلاک کرو اور نقش کو موافق اصول علم صرف کرو۔ جنات کے دفیعہ کے لئے یہ اسم عجیب اثر رکھتا ہے۔ قمر منزل عواء میں جائے تو اس نقش کو سیسہ کی تختی پر لکھو اور مؤکل کا نام بھی لکھو آسیب زدہ کو دو تو جن اس کے قریب نہیں آئے گا اور اگر آیا تو جل جائیگا۔

رؤف



جملہ اعداد وفق ۲۸۶

خواص

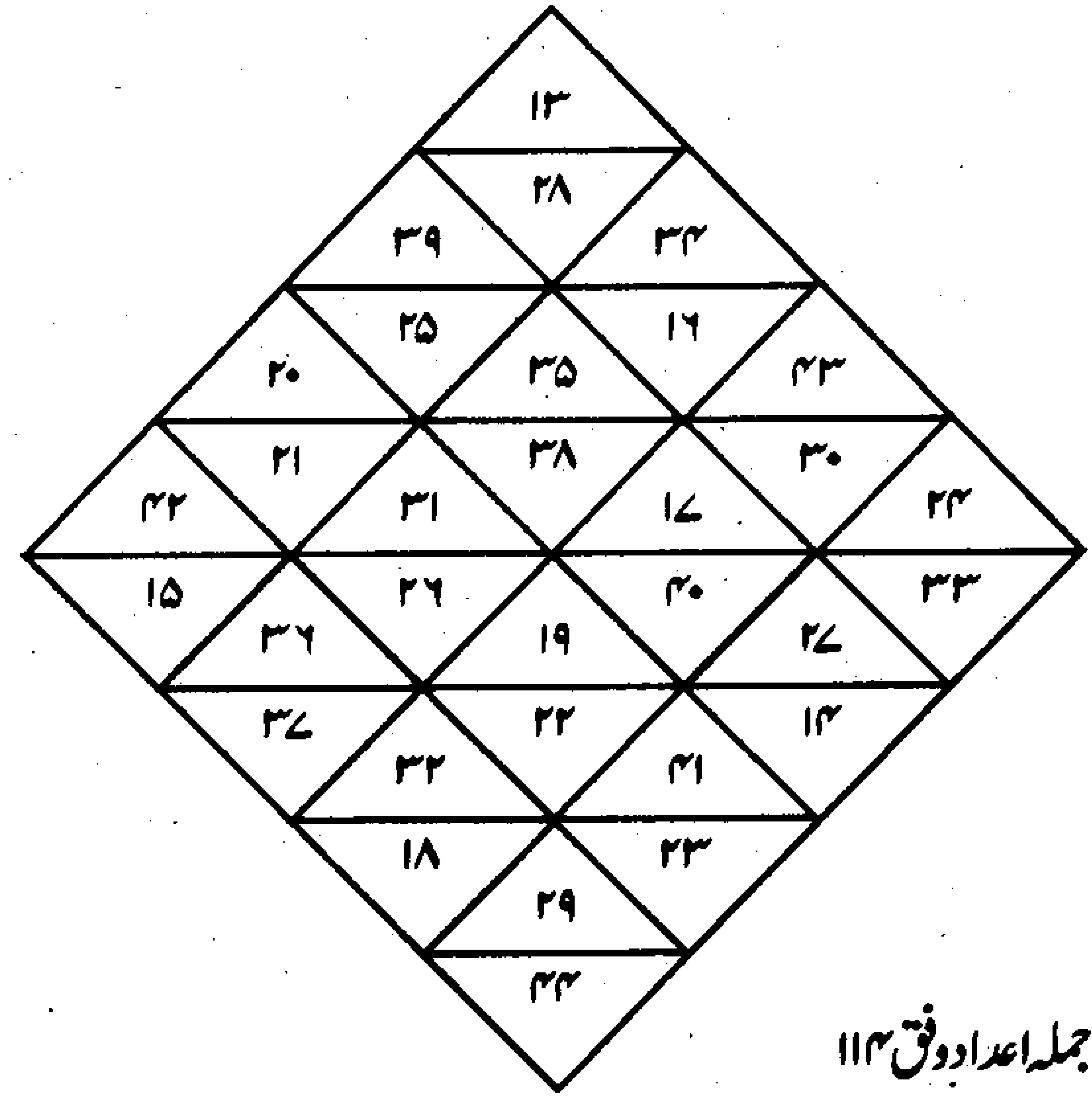
رؤف کے معنی ہیں بہت زیادہ رحم والا اس کی تفصیل اسم رحیم سے ملحق ہے اور اس کا تخلق و معانی اسم ودود میں لکھے جاتے ہیں۔

اس اسم کے ذاکر کو کشف ہوتا ہے۔

اس نقش کو لکھ کر سرہانے میں رکھ دیا جائے اور اس اسم کا ذکر کرتے ہوئے سو لیا جائے تو خواب میں چارہ معلوم ہو جائے گا۔

اگر اس نقش کو لکھ کر اس کے نیچے اسم ودود اور اسم رؤف میں مطلوب کے اسم کو امتزاج حرفی دیا جائے اور پھر طالب اپنے پاس رکھے تو بڑی محبت پیدا ہوتی ہے۔

جامع

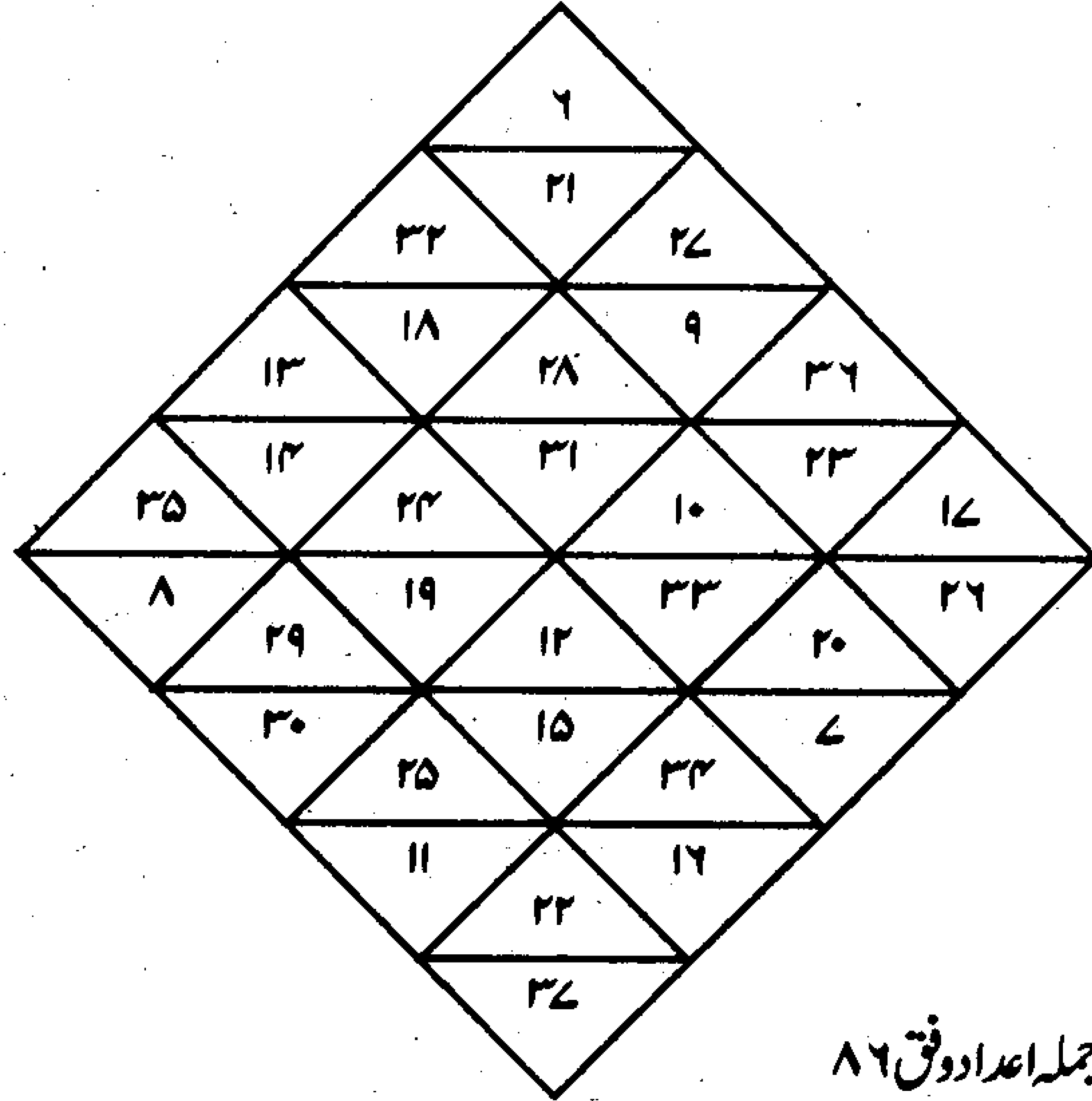


جملہ اعداد وفق ۱۱۴

خواص

جامع وہ ذات مجتمع ہے جو مماثل، متضاد، متبائن اشیاء کو جمع کرے اللہ تعالیٰ تمام انسانوں کو ایک جگہ پر جمع کرے گا یہ مماثلات ہے۔ متبائنات کو جمع کرنے کی مثال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جمیع اجرام و جمادات و معدنیات و نباتات کو کائنات میں جمع کیا ہے حالانکہ ہر چیز اپنے وجود میں ہر حال سے مختلف ہے۔ اور متضادات جمع کرنے کی مثال یہ ہے کہ حرارت و برودت اور رطوبت و یبوست کو جسم میں جمع کیا ہے حالانکہ یہ باہمی ضدین ہیں۔ گم شدہ اشیاء کی واپسی اس سے ہوتی ہے۔ یہ نقش مکان میں رکھنے سے اور اعداد کے موافق پڑھنے سے اور یا جامع الناس لیوم لا ریب فیہ اجمعنی علیٰ کذا و کذا پڑھنے سے گم شدہ چیز واپس ہوتی ہے اس نقش سے میاں بیوی میں صلح پیدا ہوتی ہے۔

بدیع



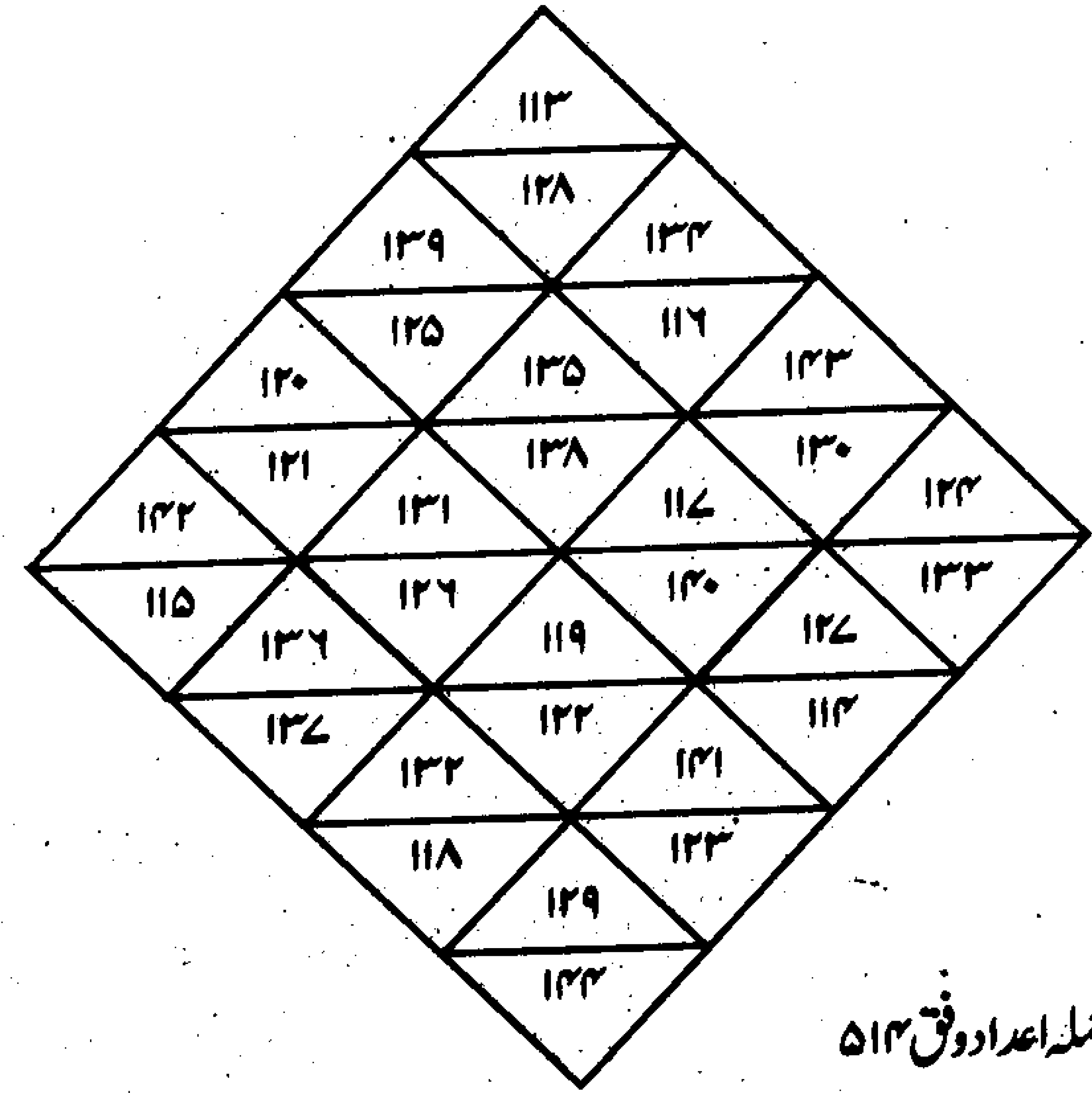
جملہ اعداد وفق ۸۶

خواص

بدیع وہ ذات ہے جو اپنی ذات میں انوکھی ہے اس کے احکام یا اس کی صفات کے ہم مثل کوئی اور چیز نہیں ہے۔

اسم بدیع کے ذاکر کو عالم ملکوت سے آگاہی ہوتی ہے۔ اسم بدیع کو اس کے بسط کے اعداد کے موافق پڑھنا چاہیے۔ اس کے مؤکل کا نام حفیائیل ہے جو خواب یا بیداری میں آکر اسرار مخلوقات منکشف کرتا ہے جو حاکم اپنے عہدہ سے معزول ہو گیا ہو وہ اس اسم کے ذکر سے اپنا عہدہ پالے گا۔ اور یہ نقش مال و اسباب کی حفاظت کے لئے بڑا ہی پرتاثیر ہے۔

رشید



جملہ اعداد وفق ۵۱۴

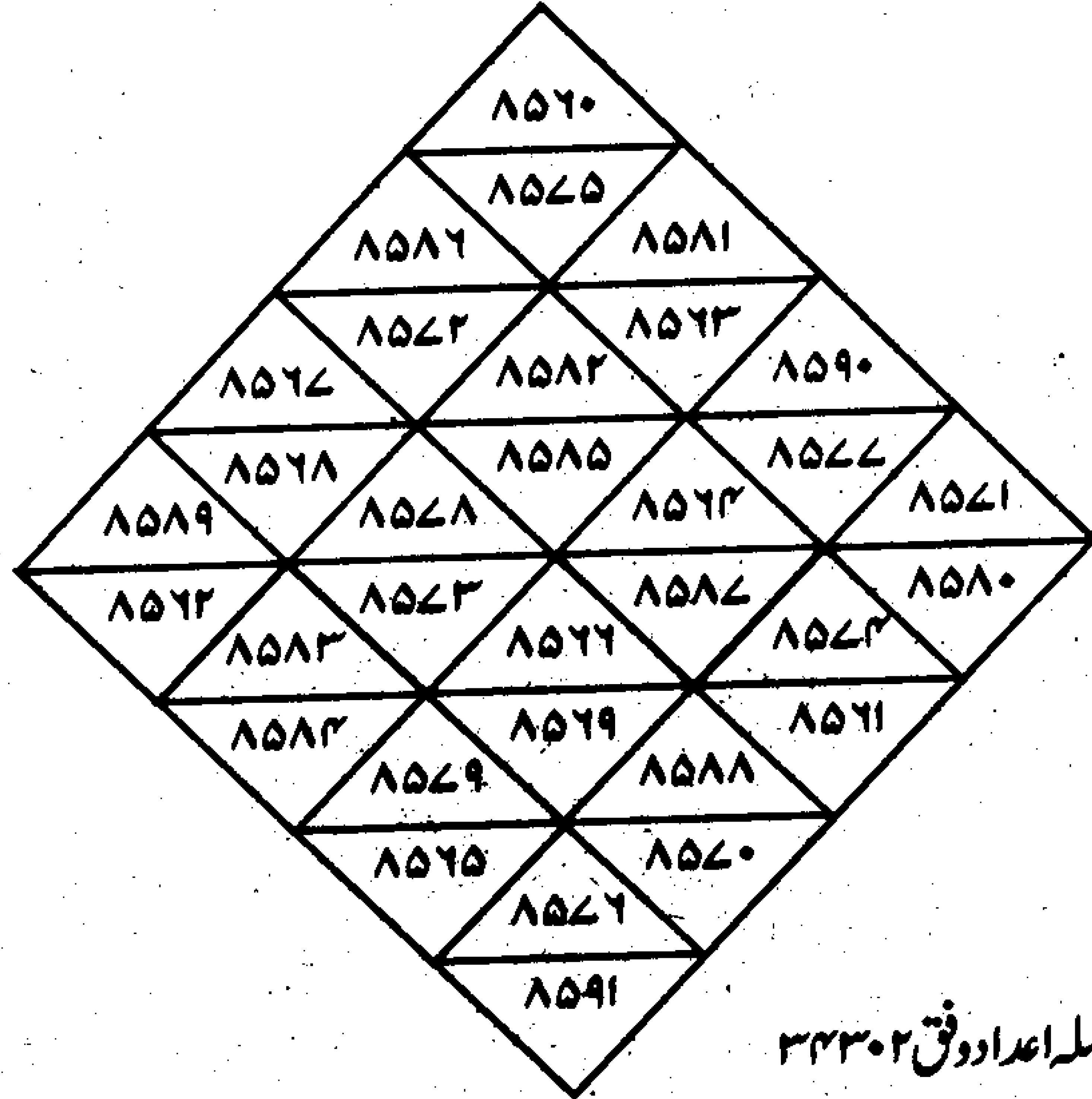
خواص

رشید وہ ذات ہے جو کل امور کی بغیر کسی مشیر کے خود مرجع اور خود ہی ان کا مدبر ہے۔

اس اسم کو اس کے اعداد کے موافق خلوت میں پڑھنے سے ذاکر میں یہ تاثیر پیدا کرتا ہے کہ جس پر توجہ کرے گا اس کو ہدایت ہوگی۔

یہ نقش جو اپنے پاس رکھے گناہوں سے باز رہے گا اور شرابی کو ۴۰ روز تک پلائے تو وہ شراب نوشی سے توبہ کرلے گا۔

اسمائے نودونہ اور محمد رسول اللہ



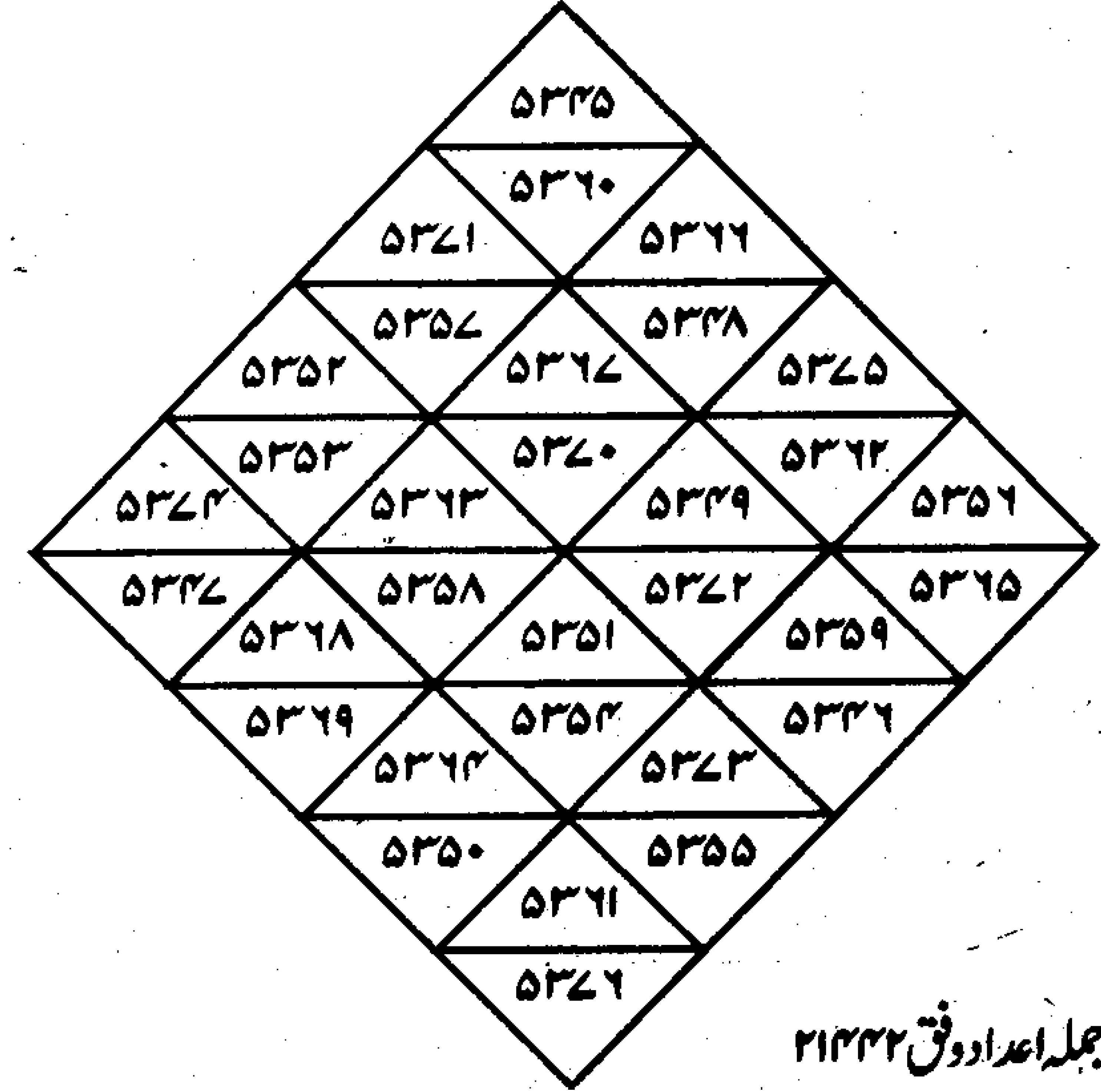
جملہ اعداد وفق ۳۴۳۰۲

خواص

یہ نقش معظم جمیع اسماء الحسنیٰ (۱۹۹ اسماء) سے مزین ہے چونکہ تمام اسمائے الٰہی میں ایک جلال ہے اور ذات محمدیہ صہ میں غایت درجہ کا جمال ہے اس وجہ سے یہ نقش معظم جلال و جمال کا مرکب ہے۔ اور ایک حسین امتزاج ہے۔

اس نقش کے فوائد لاحصر ہیں، کوئی بھی جائز ضرورت ہو کسی بھی قسم کی گردش دوراں ہو، کسی بھی قسم کے آسیب کا اثر ہو۔ اس نقش کے پاس رکھنے اور اس کو پینے سے تمام تکالیف رفع ہوتی ہیں، اپنے اعداد و جملہ اسماء الحسنیٰ وشمولیت اسم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیائے علم کی تاریخ کا پہلا کامل نقش ہے۔ اس کی قدر کریں۔

وہ ۶۶ اسماء جن کا نقش انفرادی نہیں بن سکا



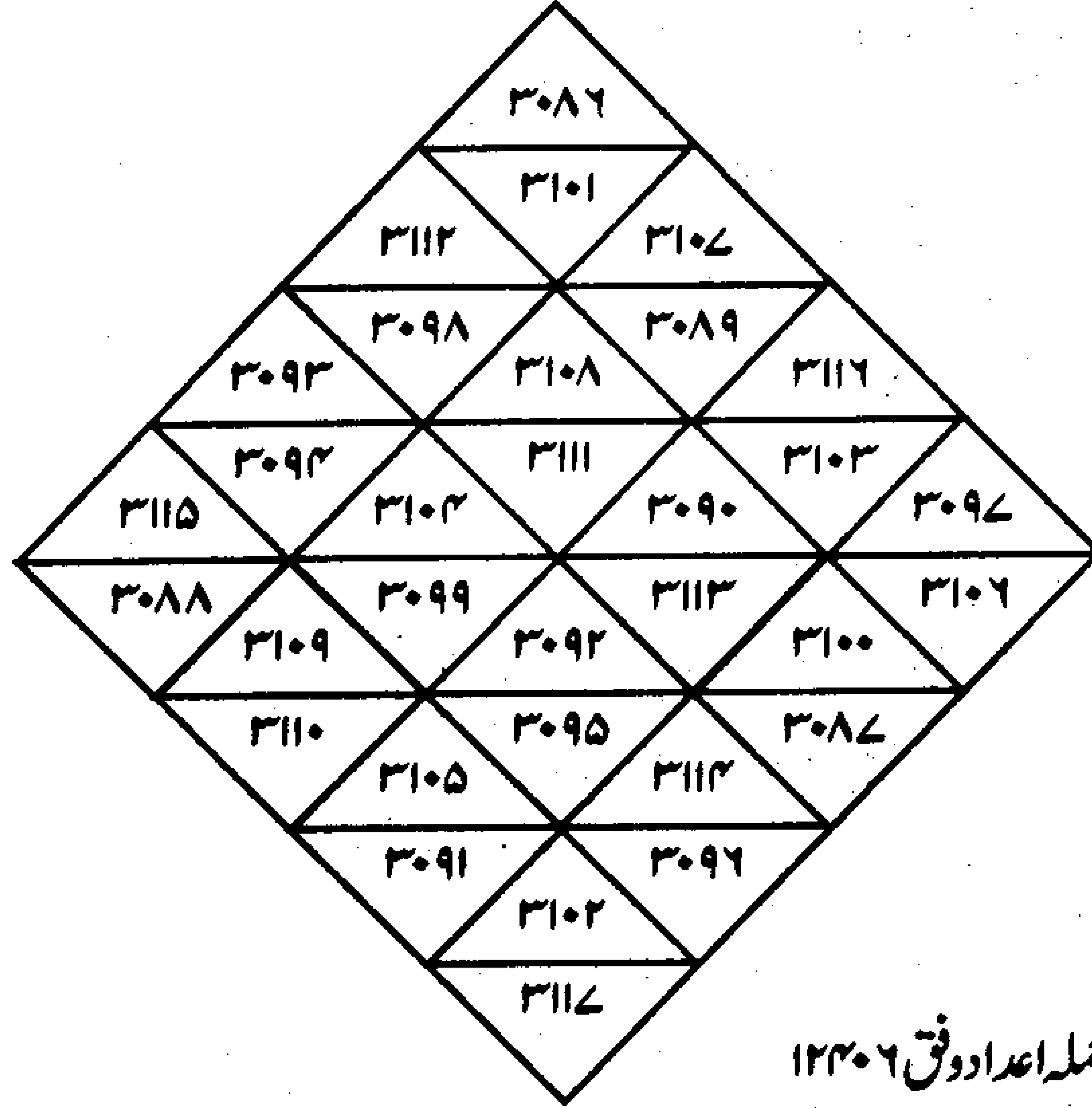
جملہ اعداد وفق ۲۱۴۴۲

خواص

اس نقش مقدس میں ایک عظیم راز پوشیدہ ہے یہ ان اسماء سے مزین ہے جو انفرادی نقوش میں نہیں آ سکے۔ بلکہ ایک جامع صورت میں اس کامل صورت میں ڈھل گئے مثال۔حی۔قیوم۔لطیف۔وہاب۔غنی۔ذوالجلال والاکرام وغیرہما۔

یہ نقش پاس رکھنے سے غیب سے امداد حاصل ہوتی ہے اور رزق میں وسعت پیدا ہوتی ہے۔امور مخفیہ کی اطلاع ہوتی ہے۔حاکم کے سامنے عزت ہوتی ہے اور درجات بلند ہو جاتے ہیں، علم میں اضافہ ہوتا ہے اور آپس کی رنجشیں ختم ہو جاتی ہیں۔

وہ ۳۳ اسماء جن کا کامل و انفرادی وفق بنا



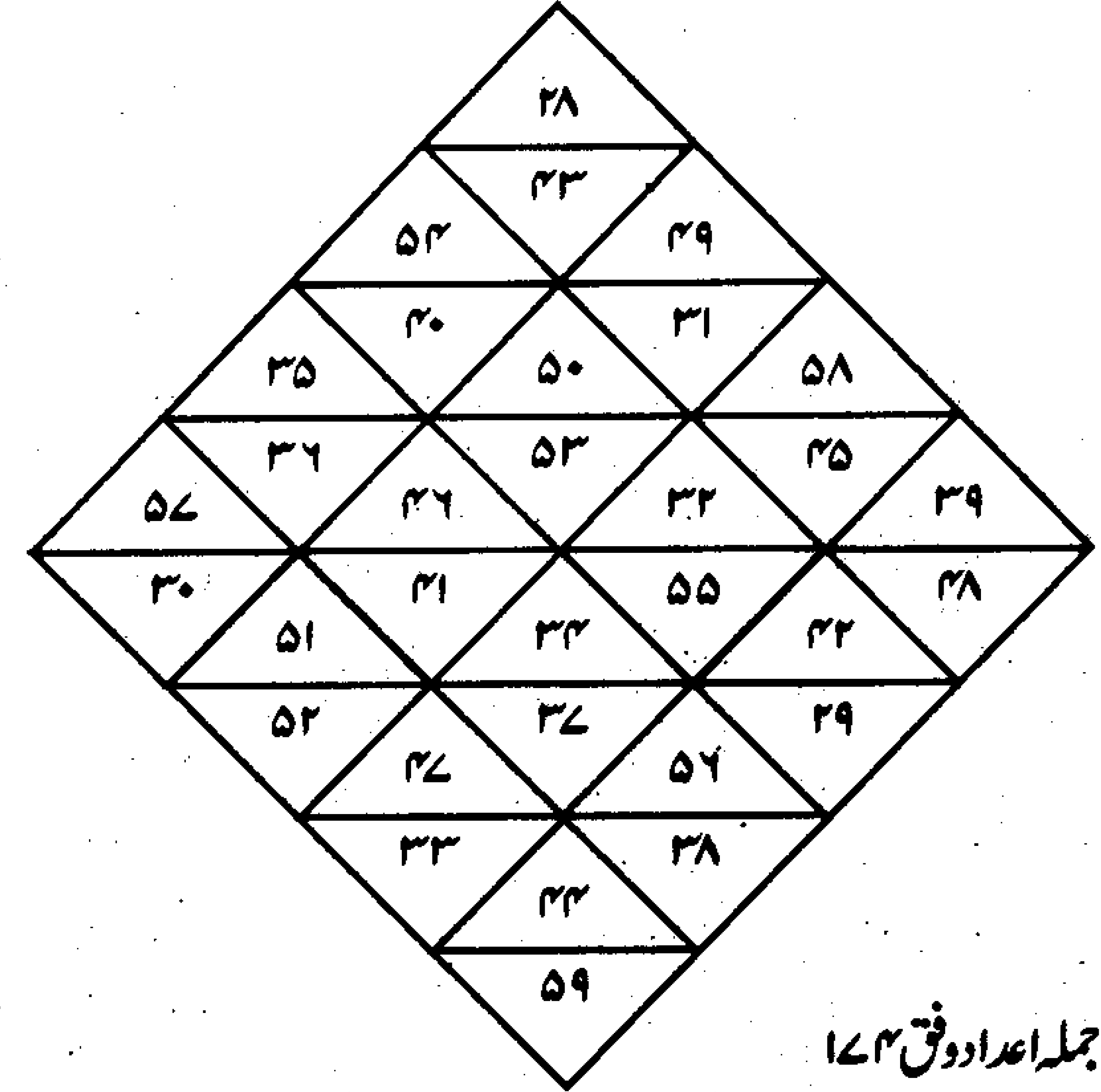
جملہ اعداد وفق ۱۲۴۰۶

خواص

اس میں وہ تمام مفرد اسماء کاملہ ہیں جو اس نقش میں ظاہر صورت میں ڈھل گئے تو تو ظاہر ایک حصہ ہے اور باطن اس سے دوگنا اس میں ایک بہت ہی عجیب نکتہ پوشیدہ ہے کاش کہ تم جان سکو کہ عالمِ ظاہر سے عالمِ باطن دوگنا ہے۔

یہ نقش معظم جن اسماء سے مرکب ہے اس میں الظاہر والباطن سے ظاہر اور مقدم و مؤخر سے مؤخر، اسم قہار، اسم مذل، اسم ممیت سے مزین ہے۔ جس کی وجہ سے یہ نقش بہت ہی جلالی ہے۔ اس کے پہننے اور پاس رکھنے سے سرکش اپنی سرکشی سے باز آئیں گے اور اعداء دفع ہوں گے، حکام عزت کریں گے، کم ہمت والا پاس رکھے گا تو اسے ہمتِ عظیم حاصل ہوگی، ڈپریشن کے مرض والون کے لئے نعمتِ عظیم ہے۔

حی قیوم



جملہ اعداد وفق ۱۷۴

خواص

اس وفق میں قدرت کا ایک عظیم راز پوشیدہ ہے کہ دونوں اسماء پھر ایک صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ علماء دین کا اس بات پر اجماع ہے کہ یہ اسمائے عظام ہی درحقیقت اسم اعظم ہیں اور یہ قرآن پاک میں تین مقامات پر صریحاً مذکور ہوئے ہیں اور مشہور ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ قرآن میں تین مقام پر اسم اعظم ہے۔

یہ نقش شرف شمس میں لکھ کر پاس رکھنے سے قبولِ عظیم پیدا ہوتا ہے۔ اگر مطلوب کے نام کے ساتھ اس نقش کو ساعت سعید میں لکھا جائے تو محبت عظیم پیدا ہوگی۔ اگر پرچم پر لگائیں تو فتح نصیب ہو ان اسماء کا دوامی ذاکر جو چاہے وہ تصرف کر سکتا ہے۔ (یہ نقش معظم اس حساب میں نہیں آتا جو آپ نے ملاحظہ فرمالیا محض تفنن طبع کی خاطر درج کیا گیا ہے)۔

نقش بھرنے کا عظیم طریقہ

اب حسب وعدہ ہم اس نقش کے بھرنے کا طریقہ بیان کر رہے ہیں۔

یہ طریقہ پہلی مرتبہ متعارف کرایا جا رہا ہے۔ غور سے ملاحظہ فرمائیں۔ جس عدد کا نقش بھرنا مطلوب ہو اس عدد سے ۶۶ عدد منہا کریں۔ اور پھر اس عدد کو چار پر تقسیم کریں۔ اور یہ دیکھیں کہ کہیں پر کوئی کسر تو نہیں آ رہی، اگر کسر آ رہی ہے تو اس عدد کا نقش بھرا نہیں جا سکتا۔ اس نقش کے لئے ایسی ہی عدد کی ضرورت ہوتی ہے جو ۶۶ منہا کرنے کے بعد چار پر پورا تقسیم ہو جائے۔ اب چار پر تقسیم کرنے سے جو خارج قسمت حاصل ہوا، اس میں قانون کا ایک عدد شامل کر کے چال کے مطابق ایک ایک عدد زیادہ کرتے نقش مکمل کریں۔ کامل نقش بن جائے گا۔ آپ پر یہ لازم ہوتا ہے کہ ہمیں اپنی دعائے خیر میں یاد رکھیں کہ ایک عظیم راز سے آپ کو آگاہی دی گئی ہے۔ جس راز سے کتاب ہٰذا سے پہلے دنیائے علم میں کوئی بھی آگاہ نہ تھا۔

ہمیں یقین ہے کہ آج کے بعد اس نقش کو باقاعدہ طور پر معمول رکھا جائے گا۔ اور اپنے مقاصد کے نقوش اس طریقے پر بھرے جائیں گے۔

فصل چهارم

عظیم راز پیوستہ بہ اسرار الحروف و زکات ابجد

قرآن پاک میں حروفِ ملفوظی جن کو تاریخ اسلام و تاریخ دنیا میں پہلی مرتبہ پیش کیا جا رہا ہے۔

قارئین نے ملاحظہ فرمالیا ہوگا کہ ہم نے زکات ابجد میں اٹھائیس حروف کی عزیمتیں درج کی ہیں، ان میں سے ستائیس حروف کی زکات امام بونیؒ کی عظیم تصنیف شمس المعارف الکبریٰ میں موجود ہے جبکہ اٹھائیسویں حرف (جو بلحاظ مراتب ۲۶واں حرف ہے) ض کی زکات نہیں ہے۔

یہاں پر ایک مزے کی بات آپ کو بتاتے چلیں جو آپ کو بالیقیناً حیران کر دے گی کہ ابن الحاج التلمسانیؒ کی عظیم تصنیف شموس الانوار میں بھی ستائیس حروف کی تصریفات درج ہیں، اور نہیں ہے تو حرف ضاد کی نہیں ہے، یہ سوال اور یہ مسئلہ ہمیں اچنبھے میں ڈالے ہوئے تھا کہ آخر حرف ضاد ان کی تحریرات سے محو کیوں ہے۔

دوسری طرف حضرت صاحب نے حرف ضاد کی جو زکات و عزیمت دی ہے، اس میں برخلاف تمام عزیمتوں کے حروف مقطعات کی بہتات ہے، اس کی کیا وجہ ہے؟ نیز انہوں نے سر ایر التکسیر نامی کتاب کا تذکرہ بھی کیا ہے کہ جس سے حروف کی عزیمتیں استخراج کی جاسکتی ہیں، ہم نے یہ کتاب سر ایر التکسیر تو نہیں دیکھی البتہ ہمیں یقین کامل ہے کہ حرف ضاد کی عزیمت اس میں بھی نہیں ہوگی، اس لئے کہ جب قدماء کی شمس المعارف و شموس الانوار میں بھی یہ عزیمت موجود نہیں ہے تو سر ایر التکسیر والا

شخص کہاں سے لایا ہوگا، اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ حرف "ضاد" کی عزیمت حضرت صاحب کے الہام کی مرہونِ منت ہے۔

ہم جب آج مؤرخہ ۱۵ اکتوبر ۲۰۰۵ء کو عنایتِ خداوندی سے حروف ملفوظیہ کے ایک ایسے اسرار تک پہنچے ہیں (جو آج تک دنیائے علم میں نہیں پیش کیا گیا) تو جب ہم نے اس پر توقف کیا تو ہمیں حروف کے اسرار دیکھ کر بڑا ہی تحیر ہوا ہے۔ اور ہم انگشت بدنداں رہ گئے ہیں، آیئے اب آپ کو بھی اس عظیم راز سے آگاہی دیں۔

بتوفیقِ الٰہی جب ہم نے اس بات پر تدبر کیا کہ قرآن پاک کی آیات میں کتنی مرتبہ حروف ملفوظی صورت میں آئے ہیں تو ہمیں جو نتائج ملے وہ اس عظیم جدول میں ملاحظہ کریں جس میں قرآن پاک کے تمام تر ملفوظی حروف درج ہیں۔

ہم نے کس طرح حروف کی تخریج کی مندرجہ ذیل مثال سے ملاحظہ فرمائیں۔

سورہ ۳۹ کی ۳۶ ویں آیت ہے۔

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ. اس آیت میں "کاف" ملفوظی استعمال ہوا ہے۔ اور ہم نے اس سے "کاف" استخراج کیا۔

اب ٹھیک اسی پر قیاس کر کے پورے قرآن میں موجود حروف ملفوظیہ لیے گئے ہیں۔ اب آپ ان کی جمیع تفصیل دیکھیں۔

جدول اگلے صفحے پر ملاحظہ کریں:

قرآن پاک میں موجود ملفوظی حرف	موضوع بحث حرف	قرآن پاک میں کتنی مرتبہ تکرار کی
ال ف	ا	۲۵۳
ب ا	ب	۱۸۱۴
ج ی م	ج	۸
دال	د	۳۵۱
ھا	ھ	۲۳۳۷
واو	و	۳۸۵
زا	ز	۲۳۵
ح ا	ح	۲۵۹
طا	ط	۱۵۰
ی ا	ی	۲۳۹۵
ک اف	ک	۱۷
ل ام	ل	۳۱۹
م ی م	م	۴۰
ن ون	ن	۲۳۴
س ی ن	س	۱۹
ع ی ن	ع	۱۰۵
ف ا	ف	۱۲۱۴
ص اد	ص	۷
ق اف	ق	۱۳
را	ر	۱۴۳۸
ش ی ن	ش	۷
ت ا	ت	۷۴۶
ث ا	ث	۹۱
خ ا	خ	۱۳۵
ذال	ذ	۹۱
ض اد	ض	؟؟
ظا	ظ	۳۴
غ ی ن	غ	۱۴

اس لحاظ سے کم سے کم تعداد کے حروف ہیں ''صاد'' اور ''شین'' جو سات سات مرتبہ استعمال ہوئے ہیں اور زیادہ سے زیادہ اعداد ہیں ''یا'' کے جو ۲۳۹۵ ہیں۔

یہ حروف کی تکرار کی جدول کیا ظاہر کرتی ہے یہ تو ایک طویل مرحلہ ہے کہ پھر طویل حسابات میں جانا پڑے گا، سردست آپ کو محض دو حروف کی تکرار کے بارے میں بتاتے ہیں۔

ایک ''میم'' ہے جو کہ ۴۰ مرتبہ مکرر ہوا ہے جبکہ ''م'' کے اعداد بھی چالیس ہیں۔

دوم ''غین'' جو ۱۴ مرتبہ استعمال ہوا ہے۔ اب یہ ''غین'' لفظی تقدم و تاخر سے ''غنی'' ہے اور ''وہاب'' کے اعداد ۱۴ ہیں، پس فی الوقت آپ لوگوں کے لئے اتنا ہی کافی ہے۔ کہ ہم نفس مضمون سے ہٹتے جاتے ہیں، آپ نے اس پوری جدول میں غور سے دیکھا ہوگا تو پتہ چلے گا کہ ضاد قرآن پاک میں کہیں بھی تکرار نہیں کرتا۔ اور یہ ایک بہت ہی عجیب بات ہے۔

اب ہم یہ نہیں جانتے کہ امام بونی اور ابن الحاج التلمسانی دعوات میں سے حرف ضاد سے کیوں پہلوتہی کر گئے۔

اب ایک اور بات بھی کہ یہ حرف ضاد عکسی صورت میں قرآن پاک میں چار مقامات پر آیا ہے۔

۱۔ ولقد اضل منکم جبلا کثیرا ۳۶/۶۲

۲۔ ولقد اضلوا کثیرا ۷۱/۲۴

۳۔ والذین اتخذوا مسجد اضرارا ۹/۱۰۷

۴۔ لقد اضلنی عن الذکر بعدا ۲۵/۲۹

ہر چہار آیات میں ''ض اد'' عکسی صورت میں آیا ہے یعنی ''داض'' کی صورت میں۔

اب ہم یہ بھی نہیں جانتے کہ کیا ان ہی وجوہات کی بناء پر حضرت صاحب نے اس دعوت میں حروف مقطعات کا زیادہ استعمال کیا ہے۔

جہاں تک ہمارے قیاسات کا تعلق ہے کہ گو کہ ہر سہ حضرات جو اپنے اپنے دور کے اسرار الحروف کے ماہر رہے ہیں، اور ہمیں یقین ہے کہ انہوں نے ہماری طرح حروف گنے نہیں ہونگے۔ ان کے علم والہام میں کیسی نہ عظیم سچائی اور نا قابل یقین حد تک ہم آہنگی اور اشتراک پایا جاتا ہے۔ جبکہ دو تو پہلو تہی کر گئے، جب کہ مؤخر الذکر نے عکس کی نار کو مقطعات کے نور سے بجھا کر اس کو ٹھنڈا کر کے پیش کر دیا، اور اس کو اس قابل بنایا کہ دعوت بھی ہو جائے اور رجعت بھی نہ کرے، اور یہ ان کا ہم پر عظیم احسان ہے، جس کے لئے ہم ان کے نہایت ہی شکر گذار ہیں۔

عائلی نقشبندی

فصل پنجم

زکات سورہ فاتحہ

سورہ فاتحہ کی ''دعوت الکبیر'' کی زکات کا طریقہ صغیر آپ ملاحظہ کر چکے ہیں۔ ہم یہاں پر حسب وعدہ تمام نقوش (الواح) اور تمام عزیمتیں درج کر رہے ہیں۔

یہ زکات آپ نے اگر ادا کر لی تو گویا آپ ہفت اقلیم کے بادشاہ ہو گئے اس لئے کہ اس زکات سے ہفت کواکب کے اثرات وخواص پر اس سے تصرف حاصل ہوتا ہے اور عامل کے قلم میں اور عمل میں تاثیر پیدا ہوتی ہے۔ اس زکات کی تفصیل ''الواح الجواہر'' قسط اول (اکتوبر ۱۹۹۷ع) میں درج ہے، ہم حسب وعدہ تمام عزیمتیں اور نقوش درج کر رہے ہیں۔

اتوار کے روز کا نقش

۳۳۲	۸۳۹	۱۰۷۹	۲۸۰۰	۱۳۹۶	۱۳۹
۱۳۷۰	ولا فی الجبال صدرات ولا فی الاشجار ورقات · ۱۴۷ · ۱۸۸۲ ۶۸۶	ولا فی البحار قطرات ۱۵۶۳ · ۱۷۲ · ۲۶۸۳ ۸۸۷	ولا فی الارض غمرات ۸۹۱ · ۳۶۰ · ۸۸۷ ۵۱۵۱	اللّٰھم ان لیس فی السموات دورات ۱۳۲۵ · ۳۳۳ ۵۱۸	۲۸۶۲
۸۹۲	۲۸۰۱ ولا فی الاجسام حرکات · ۳۶۱ · ۸۸۷ ۰۵۱	۱۳۹۵ ۱۲۳۳ · رب العالمین · ۵۸۶۲ ۱۱۸	۸۳۰ ۱۳۶۱ · الحمد للہ · ۲۶۸۲ ۵۸۶	۱۰۷۸ ۱۵۶۳ · ۱۷۱ ۵۸۷	۲۶۸۲
۱۲۳۳	۱۳۹۴ ولا فی الحیوان لحظات · ۳۳۲ · ۲۲۸۲ ۱۱۸	۲۷۹۸ ۸۸۹ · روقیائیل · ۸۷۰ ۷۱۵۱	۱۰۸۱ ۱۵۱۵ · حی قیوم · ۵۶۸۲ ۷۸۷	۸۳۱ ۱۳۶۲ · ۱۳۹ ۸۸۶	۲۶۸۷
۱۵۶۳	۱۰۸۰ ۱۶۳ · ۲۶۸۱	۸۳۲ ۱۳۶۲ · ۱۵۰ · ۲۶۸۱	۱۳۹۳ ۱۲۳۲ · ۳۳۱ · ۲۲۸۲	۲۷۹۹ ۸۹۰ · ۳۵۹	۱۸۷
۳۵۸	۶۸۷	۶۸۶	۱۱۸	۷۱۵۱	۱۷۴

اتوار کے روز کی عزیمت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ أَجِبْ یَارُوْقِیَائِیْل سَمِیْعًا مُطِیْعًا أَنْتَ وَخُدَّامِکَ اَلْمُذْھَبُ وَعَوْنِکَ اَبُوْا عَبْدُاللّٰہِ بِحَقِّ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ العالمین وَبِحَقِّ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَبِحَقِّ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَبِحُرْمَۃِ الْمَلٰئِکَۃِ الْمُوَکِّلِیْنَ بِقَوَائِمِ الْعَرْشِ اَبْجَد۔

پیر کے روز کا نقش

۴۱۰	۸۳۹	۱۰۷۹	۲۸۰۰	۱۳۹۶	۳۳۹
۱۳۷۰	ولا فی الجبال صدرات ولا فی الاشجار ورقات · ۳۲۸ · ۱۸۸۲ ۶۸۶	ولا فی البحار قطرات ۱۵۶۳ · ۵۵۴ · ۲۶۸۳ ۸۸۷	ولا فی الارض غمرات ۸۹۱ · ۲۳۹ · ۸۸۷ ۵۱۵۱	اللّٰھم ان لیس فی السموات دورات ۱۳۲۵ · ۲۹۰ ۵۱۸	۲۸۶۲
۸۹۲	۲۸۰۱ ولا فی الاجسام حرکات · ۲۵۰ · ۸۸۷ ۰۵۱	۱۳۹۵ ۱۲۳۳ · الرحیم · ۵۸۶۲ ۱۱۸	۸۳۰ ۱۳۶۱ · الرحمن · ۲۶۸۲ ۵۸۶	۱۰۷۸ ۱۵۶۳ · ۵۵۳ ۵۸۷	۲۶۸۲
۱۲۳۳	۱۳۹۴ ولا فی الحیوان لحظات · ۲۸۸ · ۲۲۸۲ ۱۱۸	۲۷۹۸ ۸۸۹ · جبرائیل · ۸۷۰ ۷۱۵۱	۱۰۸۱ ۱۵۱۵ · رحمن رحیم · ۵۶۸۲ ۷۸۷	۸۳۱ ۱۳۶۲ · ۳۳۰ ۸۸۶	۲۶۸۷
۱۵۶۳	۱۰۸۰ ۵۵۵ · ۲۶۸۱	۸۳۲ ۱۳۶۲ · ۳۳۱ · ۲۶۸۱	۱۳۹۳ ۱۲۳۲ · ۲۸۷ · ۲۲۸۲	۲۷۹۹ ۸۹۰ · ۲۳۸	۱۸۷
۲۸۹	۶۸۷	۶۸۶	۱۱۸	۷۱۵۱	۵۵۲

پیر کے روز کی عزیمت

اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَارَحْمٰنُ یَارَحِیْمُ أَجِبْ یَا جِبْرَائِیْلَ وَیَا شُدْحَائِیْلَ سَمِیْعًا مُطِیْعًا أَنْتَ وَخُدَّامِکَ مِرَۃُ الْاَبْیَضِ بِن الْحَارِث وَعَوْنِکَ اَبُوالنُّوْرِ بِحَقِّ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَبِحَقِّ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ وَبِحَقِّ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَبِحُرْمَۃِ الْمَلٰئِکَۃِ الْمُوَکِّلِیْنَ بِقَوَائِمِ الْعَرْشِ ھُوْزَحِ۔

منگل کے روز کا نقش

۲۱۹	۸۳۹	۱۰۷۹	۲۸۰۰	۱۳۹۶	۲۳۹
۱۳۷۰	ولا فی الجبال مدرات ولا فی الاشجار ورقات · ۳۲۸ · ۱۳۶۶ ۷۶۳	ولا فی البحار قطرات ۱۵۶۳ · ۵۵۳ · ۱۶۷۳ ۸۲۶	ولا فی الارض غمرات ۸۹۱ · ۲۳۹ · ۸۳۲ ۱۵۱۹	اللهم ان لیس فی السموات دورات ۱۲۳۵ · ۲۹۰ · سخرنی قلوب المخلوقات ۶۱۵	۲۲۶۶
۸۹۲	۲۸۰۱ ولا فی الاجسام حرکات · ۲۵۰ · ۸۳۳ ۱۵۲۰	۱۳۹۵ ۱۲۳۳ · الرحیم · ۲۲۶۵ ۶۱۴	۸۳۰ ۱۳۶۱ · الرحمٰن · ۱۳۶۷ ۷۶۵	۱۰۷۸ ۱۵۶۲ · ۵۵۳ · اهل الارضین والسموات ۸۲۵	۱۶۷۲
۱۲۳۳	۱۳۹۳ ولا فی العیون لحظات · ۲۸۸ · ۲۲۶۴ ۶۱۳	۲۷۹۸ ۸۸۹ · جبرائیل · ۸۳۰ ۱۵۱۷	۱۰۸۱ ۱۵۶۵ · رحمٰن رحیم · ۱۶۷۵ ۸۲۸	۸۳۱ ۱۳۶۲ · ۳۳۰ · سخرت بها ۷۶۶	۱۳۶۸
۱۵۶۳	۱۰۸۰ ولا فی النفوس خطرات · ۵۵۵ · ۱۶۷۴ الا وهی بک عارفات	۸۳۲ ۱۳۶۳ · ۳۳۱ · ۱۳۶۹ ولک شاهدات	۱۳۹۳ ۱۲۳۲ · ۲۸۷ · ۲۲۶۳ وعلیک دلالات	۲۷۹۹ ۸۹۰ · ۲۳۸ · مطیعات التی وفی الملک مسخرات	۸۳۱
۳۲۹	۸۲۷	۷۶۷	۶۱۲	۱۵۱۸	۵۵۲

منگل کے روز کی عزیمت

مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ یَامَلِکُ یَا قُدُّوْسُ اَجِبْ یَاعِزْرَائِیْلَ وَیَا سَمْسَمَائِیْلَ سَمِیْعًا مُطِیْعًا اَنْتَ وَخُدَّامِکَ الْاَحْمَرَ وَعَوْنِکَ اَبُوْ مَحْزَرَ بِحَقِّ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ وَبِحَقِّ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَبِحُرْمَۃِ الْمَلٰئِکَۃِ الْمُوَکِّلِیْنَ بِقَوَائِمِ الْعَرْشِ طِیْکَلِ۔

بدھ کے روز کا نقش

۲۷۸	۸۳۹	۱۰۷۹	۲۸۰۰	۱۳۹۶	۱۵۸
۱۳۷۰	ولا فی الجبال مدرات ولا فی الاشجار ورقات · ۱۵۷ · ۱۳۶۶ ۷۶۳	ولا فی البحار قطرات ۱۵۶۳ · ۱۱۲۸ · ۱۶۷۳ ۸۲۶	ولا فی الارض غمرات ۸۹۱ · ۱۱۳ · ۸۳۲ ۱۵۱۹	اللهم ان لیس فی السموات دورات ۱۲۳۵ · ۲۷۹ · سخرنی قلوب المخلوقات ۶۱۵	۲۲۶۶
۸۹۲	۲۸۰۱ ولا فی الاجسام حرکات · ۱۱۵ · ۸۳۳ ۱۵۲۰	۱۳۹۵ ۱۲۳۳ · ایاک نستعین · ۲۲۶۵ ۶۱۴	۸۳۰ ۱۳۶۱ · ایاک نعبد · ۱۳۶۷ ۷۶۵	۱۰۷۸ ۱۵۶۲ · ۱۱۲۷ · اهل الارضین والسموات ۸۲۵	۱۶۷۲
۱۲۳۳	۱۳۹۳ ولا فی العیون لحظات · ۲۷۷ · ۲۲۶۴ ۶۱۳	۲۷۹۸ ۸۸۹ · میکائیل · ۸۳۰ ۱۵۱۷	۱۰۸۱ ۱۵۶۵ · علی عظیم · ۱۶۷۵ ۸۲۸	۸۳۱ ۱۳۶۲ · ۱۵۹ · سخرت بها ۷۶۶	۱۳۶۸
۱۵۶۳	۱۰۸۰ ولا فی النفوس خطرات · ۱۱۳۹ · ۱۶۷۴ الا وهی بک عارفات	۸۳۲ ۱۳۶۳ · ۱۲۰ · ۱۳۶۹ ولک شاهدات	۱۳۹۳ ۱۲۳۲ · ۲۷۲ · ۲۲۶۳ وعلیک دلالات	۲۷۹۹ ۸۹۰ · ۱۱۳ · مطیعات التی وفی الملک مسخرات	۸۳۱
۱۱۳	۸۲۷	۷۶۷	۶۱۲	۱۵۱۸	۱۱۳

بدھ کے روز کی عزیمت

اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ یَاعَلِیُّ یَاعَظِیْمُ اَجِبْ یَامِیْکَائِیْلَ وَیَا نَوَائِیْلَ سَمِیْعًا مُطِیْعًا اَنْتَ وَخُدَّامِکَ بُرْقَانَ وَعَوْنِکَ اَبُوالْعَجَائِبِ بِحَقِّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ وَبِحَقِّ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَبِحُرْمَۃِ الْمَلٰئِکَۃِ الْمُوَکِّلِیْنَ بِقَوَائِمِ الْعَرْشِ مَنْسَعِ۔

جمعرات کے روز کا نقش

۱۰۱۲	۸۳۹	۱۰۷۹	۲۸۰۰	۱۳۹۶	۲۱
۱۳۷۰	ولا فى الجبال مدرات / ولا فى الشجار ورقات (۲۰) ۱۲۸۲ / ۶۸۷	ولا فى البحار قطرات / ۱۵۲۳ (۷۷۱) ۱۲۶۳ / ۸۸۷	ولا فى الارض غمرات / ۸۹۱ (۳۸۳) ۸۳۲ / ۶۱۵۱	للهم ان ليس فى السموات دورات / ۱۲۳۵ (۱۰۱۳) / ۵۱۸	۳۲۲۶
۸۹۲	۲۸۰۱ / ولا فى الاجسام حركات (۳۸۵) ۲۸۷ / ۰۸۵۱	۱۳۹۵ / ۱۲۳۳ (الصراط المستقیم) ۵۲۶۵ / ۹۱۸	۸۳۰ / ۱۳۶۱ (اهدنا) ۲۶۸۱ / ۵۸۶	۱۰۷۸ / ۱۵۲۳ (۷۷۰) / ۵۸۷	۱۲۶۳
۱۲۳۳	۱۳۹۴ / ولا فى العیون لحظات (۱۰۱۱) ۲۸۲۶ / ۹۱۸	۲۷۹۸ / ۸۸۹ (اسرافیل) ۰۸۷ / ۶۱۵۱	۱۰۸۱ / ۱۵۲۵ (کبیر متعال) ۵۲۶۱ / ۷۸۷	۸۳۱ / ۱۳۶۲ (۶۲) / ۸۸۶	۱۲۶۸
۱۵۲۳	۱۰۸۰ / ولا فى النفوس خطرات (۷۷۲) ۱۲۶۳	۸۳۲ / ۱۳۶۳ (۶۳) ۱۲۸۶	۱۳۹۳ / ۱۲۳۳ (۱۰۱۰) ۳۲۲۶	۲۷۹۹ / ۸۹۰ (۳۸۳)	۱۳۸۷
۳۸۲	۶۸۷	۶۸۶	۹۱۸	۷۱۵۱	۷۷۳

جمعرات کے روز کی عزیمت

إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ يَاكَبِيْرُ يَامُتَعَالَ أَجِبْ يَاإِسْرَافِيْلَ وَيَا صَرْفِيَائِيْلَ سَمِيْعًا مُطِيْعًا أَنْتَ وَخُدَّامِكَ شَمْهُوْرَشْ وَعَوْنِكَ اَبُوْ وَلِيْلَمْبَحَقِّ إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ وَبِحَقِّ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ وَبِحُرْمَةِ الْمَلٰئِكَةِ الْمُؤَكِّلِيْنَ بِقَوَائِمِ الْعَرْشِ فَصْقِرٍ.

جمعہ کے روز کا نقش

۷/۲	۸۳۹	۱۰۷۹	۲۸۰۰	۱۳۹۶	۱۰۹۱
۱۳۷۰	ولا فى الجبال مدرات / ولا فى الشجار ورقات (۱۰۹۰) ۱۲۸۲ / ۶۸۷	ولا فى البحار قطرات / ۱۵۲۳ (۱۱۶۹) ۱۲۶۳ / ۸۸۷	ولا فى الارض غمرات / ۸۹۱ (۱۸۳) ۸۳۲ / ۶۱۵۱	للهم ان ليس فى السموات دورات / ۱۲۳۵ (۷۱۷) / ۵۱۸	۳۲۲۶
۸۹۲	۲۸۰۱ / ولا فى الاجسام حركات (۱۸۵) ۲۸۷ / ۰۸۵۱	۱۳۹۵ / ۱۲۳۳ (انت عظیم) ۵۲۶۵ / ۹۱۸	۸۳۰ / ۱۳۶۱ (صراط الذین) ۲۶۸۱ / ۵۸۶	۱۰۷۸ / ۱۵۲۳ (۱۱۶۸) / ۵۸۷	۱۲۶۳
۱۲۳۳	۱۳۹۴ / ولا فى العیون لحظات (۷۱۵) ۲۸۲۶ / ۹۱۸	۲۷۹۸ / ۸۸۹ (عینیائیل) ۰۸۷ / ۶۱۵۱	۱۰۸۱ / ۱۵۲۵ (کافی غنی) ۵۲۶۱ / ۷۸۷	۸۳۱ / ۱۳۶۲ (۱۰۹۲) / ۸۸۶	۱۲۶۸
۱۵۲۳	۱۰۸۰ / ولا فى النفوس خطرات (۱۱۷۰) ۱۲۶۳	۸۳۲ / ۱۳۶۳ (۱۰۹۳) ۱۲۸۶	۱۳۹۳ / ۱۲۳۳ (۷۱۳) ۳۲۲۶	۲۷۹۹ / ۸۹۰ (۱۸۳)	۱۳۸۷
۱۸۲	۶۸۷	۶۸۶	۹۱۸	۷۱۵۱	۱۱۷۱

جمعہ کے روز کی عزیمت

صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ يَاكَافِيُّ يَاغَنِيُّ أَجِبْ يَاعَيْنِيَائِيْلَ سَمِيْعًا مُطِيْعًا أَنْتَ وَخُدَّامِكَ زُوْبَعَةِ اَبْيَضَ وَعَوْنِكَ اَبُوالْحَسَنِ بِحَقِّ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ وَبِحَقِّ الْكَافِيُّ الْغَنِيُّ وَبِحَقِّ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ وَبِحُرْمَةِ الْمَلٰئِكَةِ الْمُؤَكِّلِيْنَ بِقَوَائِمِ الْعَرْشِ شَتْشَخٍ.

ہفتہ کے روز کا نقش

۹۵۹	۸۳۹	۱۰۷۹	۲۸۰۰	۱۳۹۶	۳۳۳
۱۳۷۰	ولا فی الجبال مدرات · ولا فی الاشجار ورقات · ۳۳۳۳ · ۱۶۸۸ · ۷۸۶	ولا فی البحار قطرات · ۱۵۲۳ · ۷۹۵ · ۱۲۷۳ · ۸۸۷	ولا فی الارض غمرات · ۸۹۱ · ۲۱۳ · ۲۳۷ · ۶۱۵۱	اللهم ان لیس فی السموات دورات · ۱۲۳۵ · ۹۶۰ · [illegible] · ۵۱۸	۱۲۲۸
۸۹۲	۲۸۰۱ · ولا فی الاجسام حرکات · ۲۱۵ · ۱۳۸۷ · ۰۸۵۱	۱۳۹۵ · ۱۳۲۳ · ولا الضالین · ۲۲۸۵ · ۸۱۱	۸۳۰ · ۱۳۷۱ · غیر المغضوب علیهم · ۱۲۸۲ · ۵۸۶	۱۰۷۸ · ۱۵۲۳ · ۷۹۴ · [illegible] · ۵۸۷	۱۲۷۳
۱۳۳۳	۱۳۹۴ · ولا فی العیون لحظات · ۹۵۸ · ۲۲۸۸ · ۸۱۱	۲۷۹۸ · ۸۸۹ · کسفیائیل · ۸۷۰ · ۶۱۵۱	۱۰۸۱ · ۱۵۱۵ · فتاح رزاق · ۲۷۸۵ · ۷۸۷	۸۳۱ · ۱۳۷۲ · ۳۳۳۵ · [illegible] · ۸۸۶	۱۲۷۸
۱۵۲۳	۱۰۸۰ · ولا فی النفوس خطرات · ۷۹۶ · ۱۲۸۷ · [illegible]	۸۳۲ · ۱۳۷۲ · ۳۳۳۶ · ۱۶۸۹ · [illegible]	۱۳۹۳ · ۱۳۳۳ · ۹۵۷ · ۲۲۸۳ · [illegible]	۲۷۹۹ · ۸۹۰ · ۲۱۳ · [illegible] · [illegible]	۱۳۸۷
۳۱۳	۷۸۶	۶۸۶	۸۱۱	۷۱۵۱	۷۹۷

ہفتہ کے روز کی عزیمت

غَیرِالْمَغضُوبِ عَلَیْهِمْ وَلَاالضَّالِیْنَ آمِینْ یَافَتَّاحُ یَارَزَّاقُ اَجِبْ یَاکَسْفِیَائِیْلُ سَمِیْعًا مُطِیْعًا نْتَ وَخُدَّامِکَ مَیْمُوْنَ سِیَافُ السَّحَابِیُ وَعَوْنِکَ اَبُوْ نَوْخَ بِحَقِّ غَیرِالْمَغضُوبِ عَلَیْهِمْ وَلَاالضَّالِیْنَ آمِیْنْ وَبِحَقِّ الْفَتَّاحُ الرَّزَّاقُ وَبِحَقِّ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم وَبِحُرْمَةِ الْمَلٰئِكَةِ الْمُوَكَّلِیْنَ بِقَوَائِمِ الْعَرْشِ ذَضَظَغ.

دعائے خاص

اَللّٰهُمَّ اِنَّ لَیْسَ فِیْ السَّمٰوٰاتِ دَوْرَاتٍ☆ وَلَا فِیْ الْاَرْضِ غَمَرَاتٍ☆ وَلَافِیْ الْبِحَارِ قَطَرَاتٍ☆ وَلَا فِیْ الْجِبَالِ مَدَرَاتٍ☆ وَلَافِیْ الْاَشْجَارِ وَرَقَاتٍ☆ وَلَا فِیْ الْاَجْسَامِ حَرَکَاتٍ☆ وَلَافِیْ الْعُیُوْنِ لَحَظَاتٍ☆ وَلَا فِیْ النُّفُوْسِ خَطَرَاتٍ☆ اِلَّا وَهِیَ بِکَ عَارِفَاتٍ☆ وَلَکَ شَاهِدَاتٍ☆ وَعَلَیْکَ دَلَائِلَاتٍ☆ وَفِیْ الْمُلْکِ مُسَخَّرَاتٍ☆ سَخِّرْنِیْ قُلُوْبَ الْمَخْلُوْقَاتِ☆

یہ الواح جو آپ نے ملاحظہ فرمالیں ان الواح کو، کواکب کے شرف، اوج اور سعادت کے اوقت پر لکھنے سے ان کواکب کے منسوبی خواص سے آپ استفادہ کرسکیں گے۔

اختصاراً یہاں پر ان کے اثرات کا ذکر کیا جاتا ہے۔

لوح شمس: صحت کے لئے ،تقویت قلب کے لئے ،کاروبار میں ترقی کے لئے ،حکام سے مفاد حاصل کرنے کے لئے اور ملازمت میں استحکام کے لئے کام میں آئے گی ،واضح باد کہ یہ اور باقی الواح فاتحہ اپنی صورت میں وجودِتام رکھتی ہیں اس لئے یہ الواح بعداز ریاضت گوکہ کسی خاص وقت کی رہین نہیں ہیں تاہم اگر ان کو کواکب کے شرفات کے موقع پر یا ان کی سعادت کی گھڑیوں میں تیار کریں گے تو سونے پر سہاگا والی تمثیل اس پر صادق آئے گی۔

موضوع کے حوالے سے یہاں پر ایک چھوٹی سی جدول دی جاتی ہے۔جس سے آپ شرف واوج وفرح وترفع کو معلوم کر سکتے ہیں۔

نام کواکب	شمس	قمر	مریخ	عطارد	مشتری	زہرہ	زحل
شرف	حمل ۱۹ درجہ	ثور ۳ درجہ	جدی ۲۸ درجہ	سنبلہ ۱۵ درجہ	سرطان ۱۵ درجہ	حوت ۲۷ درجہ	میزان ۲۱ درجہ
اوج	سرطان ۲۰ درجہ	سنبلہ	اسد ۱۹ درجہ	عقرب ۵ درجہ	میزان ۲ درجہ	جوز ۲۲ درجہ	قوس ۱۳ درجہ
فرح	قوس	جوزا	سنبلہ	حمل	دلو	اسد	حوت
ترفع	اسد	ثور	حمل	سنبلہ	قوس	میزان	دلو

لوح قمر: گھریلو معاملات کی درستگی کے لئے، تجارت میں افزونی کے لئے، دماغی امراض کے لئے، حفاظت اطفال کے لئے، اور بالخصوص ہسٹیریا کے لئے زیادہ مؤثر ثابت ہوگی۔

لوح عطارد: علم میں اضافے کے لئے اگر کسی غبی اور بلید بچے کو پہننے کے لئے دی جائے گی تو اس کا علم کی طرف میلان ہوگا، جس آدمی کو نسیاں (بھول جانے کا مرض) لاحق ہو تو اس کو مالکنگنی کے روغن سے لکھکر پینے کے لے دی جائے اور ایک گلے میں باندھنے کے لئے دی جائے تو انشاء اللہ العزیز اس کا عارضہ جاتا رہے گا۔ ردِ سحر کے لئے یہ لوح عظیم ترین ثابت ہوگی اس کے لئے اس لوح کو لکھ کر متواتر پندرہ روز تک پینے سے اور ساتھ میں ایک سر پر باندھنے سے، سحری اثرات باطل ہوجائیں گے۔ نیز یہی لوح اہل قلم کو مسخر کرنے کے لئے بھی مفید ثابت ہوگی۔ نیز اگر کوئی بے وجہ کسی کیس میں عدالتوں کے چکر لگاتا ہو اور مقدمہ ختم ہونے کا نام نہ لیتا ہو تو یہ لوح معظمہ لکھ کر پاس رکھنے اور اس عزیمت کے پڑھنے سے، اس کی جلد ہی جان چھوٹ جائے گی۔

لوح زھرہ: میاں بیوی کے درمیان ناچاقی ختم کرنے کے لئے، جائز و شرعی لوازمات کے تقاضوں کے مطابق اگر کوئی رشتہ مطلوب ہو تو اس لوح معظمہ کے نیچے مقصد لکھ

کر ایک ہوا میں لٹکانے کے لئے دی جائے اور ایک پہننے کے لئے دی جائے اور روزانہ رات کو اس عزیمت کو ۲۲۱ مرتبہ پڑھنے کی ہدایت کی جائے، خدا نے چاہا تو اس رشتہ میں اگر خیر مضمر ہوگا تو وہ رشتہ طے پائے گا اور اگر اس کے عواقبات میں کوئی شر پوشیدہ ہوگا تو وہ رشتہ کبھی بھی نہیں ہوگا۔ یاد رہے کہ نوری اعمال سے آپ یہ توقع قطعاً نہ رکھیں کہ آپ کا ہر حال میں مطلب پورا ہونا ضروری ہو اور وہ بھی اسی صورت میں جبکہ اس کے نتائج ناموافق ہوں۔

یہ لوح دافع جنات بھی ہے اگر کسی کو جنات تنگ کرتے ہوں تو یہ لوح مبارکہ اس کو پہننے کے لئے دی جائے اور ایک لوح لکھ کر اس کو تھوڑے سے پانی میں حل کریں اور پھر اس پانی میں صندل سفید بھگو دیں اور اسکو خشک ہونے دیں بعد ازاں یہی بخور لیں اور اس کے ساتھ لہسن کی گانٹھ کو روزانہ متاثر کے رہنے والے کمرے میں جلائیں، انشاء اللہ العزیز، جنات کے اثرات سے نجات مل جائے گی ہم اپنی عادت کے مطابق آپ کو یہاں ایک گر کی بات بتاتے ہیں کہ کلمات مقدسہ کو اس کی اصل عبارت میں جلانے کا کبھی بھی قبیح کام نہ کریں جہاں پر اگر کسی آیت، سورت یا اسماء مقدسہ کا بخور لینا ضروری ہو تو آپ یہی طریقہ استعمال کریں، ہم نے اگر کہیں بھی کلماتِ مقدسہ کے بخور کا ذکر کیا ہے تو اس سے مراد یہی طریقہ ہے۔

کہتے ہیں کہ جس نے پانی پیا ہوتا ہے اسے کسی کی تشنگی کا احساس نہیں ہوتا۔ ہم بھی عموماً یہ فرض کر لیتے ہیں کہ کوئی بات جو ہم جانتے ہیں وہ دوسرے بھی جانتے ہیں اور اسی وقت ہمارے ذہن سے یہ قطعاً بات نکل جاتی ہے کہ ہم لوگ تو نقل در نقل اور اغلاط عامہ سے بھرے ہوئے علم پڑھنے کے عادی ہیں یا یوں کہیں کہ نقل در نقل اور غلط در غلط علم ہم لوگوں کے سر پر تھوپا گیا ہے۔ اس لئے لوگ نہیں جانتے کہ علم کیا ہے اس کے قواعد و ضوابط کیا ہیں۔

تو اگر آپ کو خدمت خلق کا جذبہ ہے تو یہ بخور آپ تیار کر کے رکھ لیں اس طرح نہیں کہ جو جنات کا مریض آئے تو آپ اس کو لوح لکھ کر دیں اور کہیں کہ اس پانی کے سوکھنے کا انتظار کریں اور اگر اس مریض میں ذرہ برابر بھی عقل ہوگی تو آپ سے یہی سوال کرے گا اور بالیقین بھنا کر، کرے گا کہ یہ بات آپ نے کہاں سے سیکھی اور دروغ برگردن راوی کے مصداق آپ سارا الزام بیچارے عائلی کے سر پر تھوپ دیں۔ جو آپ لوگوں کو علم دے کر بھی مفت میں مورد الزام ٹھہرایا جائے گا۔

لوح مریخ: جس شخص کا بدن کمزور ہو، یا جسے امراض خون کا عارضہ ہو، یا قوت مردمی کی کمی ہو، یا ایسا دلیر ہو کہ پتہ گرنے کی آواز سے بھی دہل جاتا ہو تو سرخ رنگ کی روشنائی سے اسے لکھ کر پینے کے لئے بھی دیں تو پہننے کے لئے بھی اور مالش کرنے کے لئے بھی دیں اس کے عوارض ختم ہو جائیں گے۔

لوح مشتری: مالی استحکام کے لئے، کاروبار میں برکت کے لئے اسے سبز روشنائی سے لکھ کر ایک سائل کو پہننے کے لئے دیں اور ایک نمایاں جگہ پر آویزاں کرنے کے لئے دیں۔ اس کے جائز مقاصد حل ہو جائیں گے۔

لوح زحل: یہ لوح ان افراد کے لئے بہت مفید ثابت ہوگی جو سدا کرائے کے مکان میں رہتے ہوں، اور اپنا اسی گز کا مکان بھی نہ بنا پاتے ہوں۔ یا ایسے لوگ جو سدا مالی خسارے اور گھوٹالے پر گھوٹالے کا شکار ہوں اس لوح کا یہ اعجاز ہے کہ مناسب رصد فلکیہ میں اسے بنا کر دینے سے اوپر درج کیے مسائل حل ہو جائیں گے۔ اور یہ لوح ان حضرات کے لئے بھی مفید ثابت ہوگی جن کے گھرانے ہمیشہ جنگ وجدل کا نمونہ پیش کرتے ہوں۔
یہ لوح مقدسہ لکھ کر ایسے پانی میں ملا دیا جائے جہاں سے تمام لوگ پانی پیتے ہوں، تو ہفتہ عشرہ

تک معجزنما اثرات رونما ہوں گے۔ اور یہ سلسلہ اس وقت تک چلایا جائے جب تک کہ تمام لوگ باہم شیر وشکر نہ ہو جائیں۔

کیا مجھے اب یہ بتانا بھی ضروری ہے کہ جس لوح کو بھی آپ استعمال کریں تو اس کی منسوبی عزیمت کو بھی سائل کو پڑھنے کے لئے دیں!؟

واضح باد کہ تعین تعداد آپکی بصیرت پر موقوف ہے۔ کہ سائل کو آپ اتنا پڑھنے کے لئے دیں جتنا وہ پڑھ بھی سکے ویسے ان عزائم کی خصوصی تعداد ۲۲۱ مرتبہ ہے، لیکن کس کو کتنی تعداد پڑھنے کے لئے دی جائے جسے وہ پوری توجہ اور خوشی سے پڑھ سکے یہ آپکی صوابدید پر منحصر ہے۔ اور یہ ایک جمیع اصول بھی ہے جس کا اطلاق تمام مواقع پر ہوتا ہے۔

آخری بات اس ضمن میں یہ بھی ہے کہ جب بھی آپ کوئی لوح تیار کریں کم از کم ۲۱ مرتبہ **اللّٰھم ان لیس الخ** اس پر دم کر دیں تا کہ عمل میں تاثیر پیدا ہو جائے اور نقش رواں ہو جائے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فصل ششم

آیاتِ قرآن

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا
فِي السَّمَآءِ ☆ (۲۴۔ ابراہیم)

اِنَّ وَلِيِّيَ اللّٰهُ الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ ☆ (۱۹۶۔ اعراف)

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ
وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ☆ (۲۱۔ حشر)

فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ
الْمُفْسِدِيْنَ ☆ وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ☆ (۸۱۔۸۲۔ یونس)

فَلَمَّا رَاَيْنَهٗ اَكْبَرْنَهٗ وَقَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا اِنْ هٰذَآ
اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ ☆ (۳۱۔ یوسف)

اَلَمْ تَرَ اِلٰى رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ وَلَوْ شَآءَ لَجَعَلَهٗ سَاكِنًا ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ
عَلَيْهِ دَلِيْلًا ☆ ثُمَّ قَبَضْنٰهُ اِلَيْنَا قَبْضًا يَّسِيْرًا ☆ (۴۵۔۴۶۔ فرقان)

عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ عَادَيْتُمْ مِّنْهُمْ مَّوَدَّةً وَاللّٰهُ قَدِيْرٌ وَاللّٰهُ
غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ☆ (۷۔ ممتحنہ)

وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ☆ (۴۹۔ ذاریات)

اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ ☆ (۱۰۔ فاطر)

اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ ☆ (۱۲۲۔ انعام)

وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِي الظُّلُمٰتِ اَنْ
لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ☆ (۸۷۔ الانبیاء)

اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ
الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ وَسَخَّرَ لَكُمُ
الْاَنْهٰرَ ☆ وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَآئِبَيْنِ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ☆
وَءَاتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ ☆ (۳۲۔۳۳۔۳۴۔ ابراہیم)

ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَآئِفَةً مِّنْكُمْ وَطَآئِفَةٌ قَدْ
اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجٰهِلِيَّةِ يَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ
مِنْ شَيْءٍ قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ يُخْفُوْنَ فِيْ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ يَقُوْلُوْنَ
لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِيْنَ
كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ وَلِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ
مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ☆ (۱۵۴۔ آلِ عمران)

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا
سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ
ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْئَهٗ فَاٰزَرَهٗ
فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ وَعَدَ اللّٰهُ
الَّذِيْنَ ءَامَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ☆ (۲۹۔ فتح)

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ

بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ☆ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّاهُوَ عَلَيْهِ
تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ☆ (١٢٨۔١٢٩۔ توبہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَالْعَصْرِ☆ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ☆ إِلَّاالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُواالصّٰلِحٰتِ
وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا☆ وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا☆ وَقَالَ الْاِنْسَانُ
مَالَهَا☆ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا☆ بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا☆ يَوْمَئِذٍ
يَصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ☆ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ☆
وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آیت الف

اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّاهُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَاتَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَانَوْمٌ لَهٗ مَافِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي
الْاَرْضِ مَنْ ذَاالَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا بِاِذْنِهٖ يَعْلَمُ مَابَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا
يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖ اِلَّابِمَاشَآءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
وَلَايَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَالْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ☆ (٢٥٤۔ بقرہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آیت ب

بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ☆ (١١٧۔ بقرہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آیت ج

وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا☆ (٨١۔ اسراء)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آیت د

دَعْوٰهُمْ فِيْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ وَءَاخِرُ دَعْوٰهُمْ اَنِ
الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ☆ (١٠۔ یونس)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آیت ہ

هُوَاللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّاهُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَالرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ☆ (٢٢۔ حشر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آیت و

وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَايَشَآءُ وَيَخْتَارُ مَاكَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَتَعٰلٰى
عَمَّايُشْرِكُوْنَ☆ (٦٨۔ قصص)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آیت ز

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ
الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ
الدُّنْيَا وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ☆ (١٤۔ آل عمران)

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

آیت حٰم

حٰمٓ ☆ عٓسٓقٓ ☆ كَذٰلِكَ يُوۡحِىۡۤ اِلَيۡكَ وَاِلَى الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِكَ اللّٰهُ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ☆ (۱۔۳۔ شوریٰ)

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

آیت طٰہٰ

طٰهٰ ☆ مَاۤ اَنۡزَلۡنَا عَلَيۡكَ الۡقُرۡاٰنَ لِتَشۡقٰٓى ☆ اِلَّا تَذۡكِرَةً لِّمَنۡ يَّخۡشٰى ☆ تَنۡزِيۡلًا مِّمَّنۡ خَلَقَ الۡاَرۡضَ وَالسَّمٰوٰتِ الۡعُلٰى ☆ اَلرَّحۡمٰنُ عَلَى الۡعَرۡشِ اسۡتَوٰى ☆ (۱۔۵۔ طٰہٰ)

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الۡمُلۡكِ تُؤۡتِى الۡمُلۡكَ مَنۡ تَشَآءُ بِيَدِكَ الۡخَيۡرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ☆ تُوۡلِجُ الَّيۡلَ فِى النَّهَارِ وَتُوۡلِجُ النَّهَارَ فِى الَّيۡلِ وَتُخۡرِجُ الۡحَىَّ مِنَ الۡمَيِّتِ وَتُخۡرِجُ الۡمَيِّتَ مِنَ الۡحَىِّ وَتَرۡزُقُ مَنۡ تَشَآءُ بِغَيۡرِ حِسَابٍ ☆ (۲۶۔۲۷۔ آلِ عمران)

آیات کھیعص حمعسق

آیت اول

وَاضۡرِبۡ لَهُمۡ مَّثَلَ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا كَمَآءٍ اَنۡزَلۡنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخۡتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الۡاَرۡضِ فَاَصۡبَحَ هَشِيۡمًا تَذۡرُوۡهُ الرِّيٰحُ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ مُّقۡتَدِرًا ☆ (۴۵۔ کہف)

آیت دوم

هُوَ اللّٰهُ الَّذِىۡ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عٰلِمُ الۡغَيۡبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحۡمٰنُ الرَّحِيۡمُ ☆ (۲۲۔ حشر)

آیت سوم

وَاَنۡذِرۡهُمۡ يَوۡمَ الۡاٰزِفَةِ اِذِ الۡقُلُوۡبُ لَدَى الۡحَنَاجِرِ كٰظِمِيۡنَ مَا لِلظّٰلِمِيۡنَ مِنۡ حَمِيۡمٍ وَّلَا شَفِيۡعٍ يُّطَاعُ ☆ (۱۸۔ غافر)

آیت چہارم

عَلِمَتۡ نَفۡسٌ مَّاۤ اَحۡضَرَتۡ ☆ فَلَاۤ اُقۡسِمُ بِالۡخُنَّسِ ☆ الۡجَوَارِ الۡكُنَّسِ ☆ وَالَّيۡلِ اِذَا عَسۡعَسَ ☆ وَالصُّبۡحِ اِذَا تَنَفَّسَ ☆ (۱۴۔۱۸۔ تکویر)

صٓ وَالۡقُرۡاٰنِ ذِى الذِّكۡرِ ☆ بَلِ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا فِىۡ عِزَّةٍ وَّشِقَاقٍ ☆ (۱۔۲۔ صٓ)

آیت النور

اَللّٰهُ نُوۡرُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ مَثَلُ نُوۡرِهٖ كَمِشۡكٰوةٍ فِيۡهَا مِصۡبَاحٌ اَلۡمِصۡبَاحُ فِىۡ زُجَاجَةٍ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوۡكَبٌ دُرِّىٌّ يُّوۡقَدُ مِنۡ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيۡتُوۡنَةٍ لَّا شَرۡقِيَّةٍ وَّلَا غَرۡبِيَّةٍ يَّكَادُ زَيۡتُهَا يُضِىۡٓءُ وَلَوۡ لَمۡ تَمۡسَسۡهُ نَارٌ نُوۡرٌ عَلٰى نُوۡرٍ يَهۡدِى اللّٰهُ لِنُوۡرِهٖ مَنۡ يَّشَآءُ وَيَضۡرِبُ اللّٰهُ الۡاَمۡثَالَ لِلنَّاسِ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيۡمٌ ☆ (۳۵۔ النور)

آیاتِ شفا

وَيَشۡفِ صُدُوۡرَ قَوۡمٍ مُّؤۡمِنِيۡنَ ☆ (۱۴۔ توبہ)

وَاِذَا مَرِضۡتُ فَهُوَ يَشۡفِيۡنِ ☆ (۸۰۔ الشعراء)

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدۡ جَآءَتۡكُمۡ مَّوۡعِظَةٌ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِى الصُّدُوۡرِ وَهُدًى

وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ☆ (٥٧۔یونس)

ثُمَّ كُلِيْ مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ فَاسْلُكِيْ سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا يَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ إِنَّ فِيْ ذَالِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ☆ (٦٩.النحل)

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَاهُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَلَايَزِيْدُ الظَّالِمِيْنَ إِلَّاخَسَارًا ☆ (٨٢۔الاسراء)

قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ ☆ (٤٤۔فصلت)

نوید علوم

ہماری آئندہ آنے والی کتب کی مختصر تفاصیل

علوم روحانیہ پر کام کرتے کرتے کبھی کبھی ہم تھک جاتے ہیں، اور یوں بھی کہ یہ علوم پر تو کام نہیں ہے بلکہ ایک عہد کا بوجھ ہے ایک قرن کا بوجھ ہے، جو ہم نے اپنے اوپر لاد لیا ہے، کبھی کبھی تو یہ خیال آتا ہے کہ بس عائلی! بہت کام کرلیا، اب مزید بوجھ اپنے ذمہ نہ کر، پھر جب ہم دیکھتے ہیں کہ "لایکلف اللہ نفسھا الاوسعھا" (اللہ کسی پر اس کی برداشت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا) تو پھر یک گونہ تقویت ہوتی ہے کہ شاید یہ بھی اسی کی منشاء کے مطابق ہے کہ ہم یہ بوجھ اٹھالیں۔

بالخصوص حروف نورانیہ کی کتاب مکاشفاتِ نور اور قرآن پاک کے اعداد کو حصر میں لانے والی کتاب مکاشفات قرآن پر جب جب ہم نے کام کیا تو یوں لگتا تھا کہ یہ امانت بھی اسی قبیل کی ہے کہ

"انا عرضنا الامانۃ علی السمٰوٰت والارض والجبال فابین ان یحملنھا وحملھا الانسان' انہ کان ظلوما جھولا" سورہ احزاب

(بے شک ہم نے پیش کی امانت آسمانوں پر اور پہاڑوں پر پس انہوں نے اس کا بار اٹھانے سے انکار کیا اور اس سے ڈر گئے اور اٹھالیا اس کو انسان نے بے شک وہ ظالم اور نادان تھا)

بھلا آسمانوں اور زمین کی پہاڑوں کی، دریاؤں اور سمندروں کی یہ مجال کہاں تھی کہ خدا تعالیٰ کی کتاب فطرت کا عظیم بوجھ اٹھا سکتے، انسان ہی ایسا نادان تھا کہ اتنی عظیم امانت کا بار اٹھانے کا ذمہ لے لیا اور وہ اس کے سینے میں رکھ دی گئی۔

حافظ شیرازی نے بھی شاید ایسی ہی کیفیات سے گذر کر کہا تھا۔

آسمان بارِ امانت نتوانست کشید قرعہء فال بنام من دیوانہ زند ''حافظ''

ادھر کام کے بوجھ کا یہ عالم اور ادھر احباب کا پرزور اصرار کہ آپ کتب لکھیں اور ہر حالت میں لکھیں، اور مجبوراً ہم نے حامی بھرلی ہے یہ کتب اس علم کے طویل ترین سلسلے پر پھیلے ہوئے ہمارے وہب وکسب پر مشتمل ہیں، اگر زندگی نے ساتھ دیا تو یہ کتب آپ تک ضرور پہنچیں گی انشاءاللہ۔ گو کہ ان تعارفی چند سطور سے شاید پیش کی جانے والی کتب کا مکمل تعارف نہ بھی ہو پائے تاہم اس سے اندازہ ضرور لگایا جاسکتا ہے کہ اصل میں علم کس چیز کو کہا جاتا ہے اور یہ بھی کہ، علم جو واقعی علم ہے ہوتا کیا ہ، یہ جو آپ تعارف ملاحظہ فرمالیں گے وہ اس طرح نہیں ہے کہ وہ محض ایک خواب ہے، بلکہ وہ سو فیصد تعبیر ہے، اس لئے کہ جتنی بھی کتب کا تذکرہ کیا جارہا ہے، ان پر بیشتر کام ہو چکا ہے، اور یہ کام منتشر اجزاء کی صورت میں ہے کہ جس طرح ہمیں یہ علم حاصل ہوا، اب خالی ہم کو صرف ترتیب دینی ہے۔ تا کہ آپ لوگ سمجھ سکیں۔

ہمارا یہ نصب العین ہے کہ علم آپ لوگوں تک پہنچے اور یہ ہمارا ایماندارانہ عزم ہے، اب آگے اس رب عزوجل کی منشائے حکیمانہ ہے کہ وہ اس علم سے جو اس کی ذاتِ کریمی نے ہمیں عطا کیا وہ آپ لوگوں تک بخوبی منتقل ہو سکے اس لئے کہ رب عزوجل کے اس عطا کردہ علم کو ہم نے صدق دل سے آپ لوگوں کی ایک امانت سمجھا ہے اور جسے بہر صورت مستحقین تک پہنچانے کے لئے رہتی زندگی تک ہمارا عزم رہے گا۔ آپ لوگوں سے التماس ہے کہ آپ ہمارے حق میں دعائے خیر کرتے رہیں تا کہ ہم اپنا یہ فرض خوش اسلوبی سے نبھا سکیں۔

عائلی نقشبندی